امام منذری رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق تالیف "الترغیب والترہیب" سے منتخب

صحیح

الترغیب والترہیب

تحقیق

فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

ترجمہ: حافظ محمد ساجد حکیم حفظہ اللہ

انتخاب: ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا حفظہ اللہ

دار العلم ممبئی

www.minhajusunat.com

بسم الله الرحمن الرحيم
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ
صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ اور شاداب رکھے جس نے ہم سے
کوئی حدیث سنی، پھر اسے یاد کر کے لوگوں تک پہنچا دیا

(سنن أبی داؤد، العلم، حدیث ٣٦٦)

امام منذری رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق تالیف الترغیب والترہیب سے منتخب

جلد دوم

تحقیق

فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

ترجمہ: حافظ محمد ساجد حکیم حفظہ اللہ

انتخاب: ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا حفظہ اللہ

تقریظ: فضیلۃ الشیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

تصدیر: فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

دار العلم ممبئی

سلسلہ مطبوعات دارالعلم نمبر 243

نام کتاب	:	(منتخب) صحیح الترغیب والترہیب
جلد	:	دوم
تحقیق	:	علامہ ناصرالدین البانی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ	:	حافظ محمد ساجد حکیم حفظہ اللہ
انتخاب	:	حافظ محمد ساجد حکیم حفظہ اللہ وحافظ محمد راشد رندھاوا حفظہ اللہ
ناشر	:	دارالعلم، ممبئی
طابع	:	محمد اکرم مختار
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	:	۲۰۱۵ء
مطبع	:	بھاوے پرائیویٹ لمیٹڈ، ممبئی

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel. (+91-22) 2308 8989, 2308 2231
Fax : (+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

جنازہ اور اس کے متعلقہ کا بیان 402

تقریظ

برسہائے برس سے لارڈ میکالے کے رائج لادینی نصاب تعلیم کی کوکھ سے الحاد، زندیقیت اور اسلام مخالف نت نئے فتنے اٹھ رہے ہیں اور ان کے بداثرات سے ہمارا ایک طبقہ مقصد حیات یعنی اسلامی عقائد و اعمال اور اسلامی اخلاق و آداب کو اساطیر، مذہب اسلام کو قصہ پارینہ، موت اور بعداز موت پیش آمدہ اَن دیکھے ہولناک واقعات اور مناظر کو افسانہ باور کر چکا ہے۔ بنابریں موجودہ دور کی بڑھتی بے راہ روی کی روک تھام کے لیے بڑی شدت سے یہ ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ کوئی ایسا حدیثی مجموعہ سلیس و شگفتہ اور عام فہم رواں دواں اردو میں شائع کیا جائے جس میں مستند احادیث کے حوالہ سے اعمال صالحہ، خصائل حمیدہ، اخلاق رشیدہ، صفات جمیلہ، آداب جلیلہ اور عادات نبیلہ کا شوق دلایا گیا ہو اور ان کے اجر و ثواب کو موثر پرایۂ میں بیان کیا گیا ہو اور ساتھ ہی اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانیوں یعنی اعمال سیئہ، اخلاق قبیحہ، صفات رزیلہ اور خصائل ذمیمہ سے بھرپور طریقہ سے نفرت دلائی گئی ہو اور ان کے انجام بد سے ڈرایا گیا ہو، چونکہ واعظوں اور مقرروں کو زیادہ تر ایسی روایات کی تلاش ہوتی ہے جو ترغیب و تحریض اور انذار و تبشیر پر مشتمل ہوتی ہیں۔ وعظ و نصیحت کے موضوع میں جس کتاب کو چار دانگ عالم میں شہرت اور پذیرائی حاصل ہوئی ہے وہ حافظ منذری رحمہ اللہ و طاب ثراہ کی کتاب الترغیب والترھیب ہی ہے، جس کی تالیف ہی اسی مقصد کے حصول کے لیے ہوئی ہے چونکہ ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا حفظہ اللہ خداداد توفیق سے دعوت وارشاد کا داعیہ بھی اپنے سینے میں سموئے ہوئے ہیں جونہی ان کی نظر اس کتاب پر پڑی اور اپنے ذوق سے ہم آہنگ پایا تو قاری محمد ساجد حفظہ اللہ سے جدید اسلوب میں اس کتاب کے ترجمہ کی فرمائش کر دی۔ قاری صاحب موصوف نے ان کی اس فرمائش کو عملی جامہ پہناتے ہوئے اپنے استاذ مولانا بلال احمد حفظہ اللہ کے علمی تعاون سے میدان صحافت اور نشر و اشاعت میں رائج اردو زبان میں ڈھال دیا۔ ماشاءاللہ ترجمہ بڑا فصیح و بلیغ اور مؤثر اسلوب کی شان لیے ہوئے ہے۔ دونوں فاضل مترجم اگرچہ کوچہ و قلم و قرطاس میں نو وارد ہیں مگر سلیس و شگفتہ اور رواں دواں ترجمہ پر سرسری نظر ڈالنے سے یوں لگتا ہے

کہ ان کو اس کوچہ سے نہ صرف دیرینہ آشنائی حاصل ہے بلکہ ترجمہ اور تفہیم کتاب میں کہنہ مشق بھی ہیں۔ ان کے اس نقش اولین کے تناظر سے امید بندھتی ہے کہ میرے یہ دونوں ارشد تلامذہ مستقبل کے بہت اچھے قلمکار اور مسلک اہل حدیث کی آبیاری میں تاحین حیات کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ ان شاء اللہ

خدا بھلا کرے ڈاکٹر صاحب کا کہ جو حدیث کی نشر واشاعت اور تبلیغ وترویج کے نیک جذبہ سے سرشار ہو کر اس کتاب کی جلد اول پر خطیر رقم صرف کر کے عصر حاضر میں اشاعت وطباعت کے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ آرٹ پیپر پر دلکش کمپوزنگ، دیدہ زیب طباعت اور خوبصورت تجلید کے ساتھ اشاعت کی سعادت سمیٹ چکے ہیں۔ پہلی جلد میں حدیث رقم 1 سے حدیث رقم 1043 تک 1043 حدیثیں آ چکی ہیں اور زیرنظر دوسری اور آخری جلد حدیث رقم 1044 سے حدیث رقم 1880 تک 832 احادیث پر مشتمل ہے۔ اس دوسری جلد میں بھی انہی تمام خوبیوں اور رعنایوں کا التزام کیا گیا ہے۔ جن کا پہلی جلد میں تھا۔

اگر چہ مولف رحمہ اللہ ہر ایک حدیث کے آخر میں صحیح وسقیم کا حکم بیان فرما کر صیانت حدیث کے مقدس فریضہ سے سبکدوش ہو چکے تھے۔ تاہم فن ہذا الشان سے تحقیقی شغف رکھنے والوں کی ضیافت طبع کے پیش نظر فاضل مترجمین نے ہر ایک حدیث کے آخر میں محدث عصر حاضر اور فن رجال کے غواص فضیلۃ الشیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحکیم بھی حوالہ قرطاس کر دی ہے، جس سے اہل ذوق یقیناً قند مکرر کا لطف اٹھائیں گے۔

اللہ رب العزت کے حضور بصمیم قلب اور سوداء فواد سے دعاء والتجا ہے کہ وہ ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا حفظہ اللہ کے جان و مال تقویٰ وطہارت، اخلاص وایثار اور للّٰہیت میں برکت وزیادت فرمائے۔ میرے لیے یہ بڑی خوش کن بات ہے کہ ڈاکٹر صاحب بعجلت تام اس دوسری جلد کی طباعت واشاعت کی سعادت حاصل کرنے کی ٹھان چکے ہیں جزاہ اللہ جزیل الجزاء۔

امید واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل ورحمت سے حافظ منذری رحمہ اللہ وطاب ثراہ، فاضل مترجمین اور سراپا اخلاص اور ریاء ونمود سے ناآشنا اور راقم کے کرم فرما ڈاکٹر موصوف کی یہ عظیم دینی پیشکش الحاد وزندیقیت کی شب دیجور میں ٹامک ٹوئیاں مارنے والوں کے لیے روشن قندیل اور مینارہ نور ثابت ہوگی۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم اور احسان عظیم سے اس دینی کاوش کو مترجمین اور ناشر کے لیے نجات کا باعث اور بلندی درجات کا زینہ

بنائے اور مسلک اہل حدیث اور منہج سلف کی اشاعت کی مزید توفیق ارزانی فرمائے اور ہم سب کے لیے موجب ہدایت بنائے اور اس خالص علمی اور تبلیغی کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے۔۔

الحمدلله لوليه والصلوٰة والسلام على نبيه محمد و بنعمته تتم الصحلت۔

محمد عبیداللہ خان عفیف بن الشیخ محمد حسین بلوچ غفرله والديه و لا خويه

❀❀❀

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ وصحبہ و من تبعھم باحسان الی یوم الدین . اما بعد!

اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر بے شمار اور ان گنت انعامات واحسانات ہیں جن کا شکر بجالانا تو درکنار ہم تو انہیں شمار بھی نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○))

''اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو تم انہیں شمار نہیں کر سکتے یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔'' [النحل: 18]

مجھ گنہگار پر اللہ عزوجل کے احسانات میں سے ایک بہت بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے مجھ جیسے کم علم اور طفلِ مکتب کو اپنے دین حنیف کی خدمت کے لئے منتخب فرمایا:

فَالْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ.

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ:

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے اپنے مشفق استاذ قاری محمد یوسف صدیقی حفظہ اللہ کے شوق دلانے پر حفظ القرآن کے بعد 1996 میں المدرسۃ العالیہ تجوید القرآن میں علم تجوید کے حصول کے لیے داخلہ لیا۔ جہاں فضیلۃ الشیخ القاری المقری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ، فضیلۃ الشیخ قاری المقری نجم الصبیح حفظہ اللہ اور فضیلۃ الشیخ قاری عبدالواحد حفظہ اللہ کی زیرنگرانی تجوید کا دوسالہ کورس مکمل کیا۔ شیخ صاحب کی وہ نصیحت مجھے اب بھی یاد ہے کہ ''بیٹا سنو! یہ نہ سمجھنا کہ تم

قرآن کے قاری بن گئے ہو بلکہ ہم نے تو تمہیں قرآن پڑھنے کا طریقہ بتلایا ہے۔''

پھر 1998ء میں جب سندِ فراغت حاصل کی تو اس تذبذب کا شکار تھا کہ عصری تعلیم حاصل کروں یا درس نظامی میں داخلہ لوں۔ میں مشورہ کے لئے اپنے استاذ فضیلۃ الشیخ قاری ادریس العاصم ﷾ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے دینی تعلیم کو جاری رکھتے ہوئے جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں میں درس نظامی کے لئے داخلہ لینے کی ترغیب دلائی۔ میں نے جامعہ میں داخلہ لیا اور اپنی دینی تعلیم کی ابتداء کی، پھر دوران تعلیم جن مشفق اساتذہ کرام کی شفقت مجھ پر رہی وہ بزرگ ہستیاں یہ ہیں۔

شیخ الحدیث مفتی عبید اللہ خان عفیف ﷾، فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالغفار روپڑی ﷾، فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالوہاب روپڑی ﷾، فضیلۃ الشیخ قاری حنیف مدنی ﷾، فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالشکور ﷾، فضیلۃ الشیخ حافظ طیب شاھد روی ﷾، فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالجبار مدنی ﷾، فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین غوری ﷾، فضیلۃ الشیخ جابر حسین مدنی ﷾، فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالرشید راشد ﷫، فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن محمدی ﷫، فضیلۃ الشیخ حافظ عیسیٰ قصوری ﷾، فضیلۃ الشیخ شیخ محمد ﷾، فضیلۃ الشیخ عمران ناصر ﷾، فضیلۃ الشیخ مولانا بلال احمد ﷾، فضیلۃ الشیخ حافظ امتیاز احمد ﷾، فضیلۃ الشیخ عبدالرشید ﷾ وَمَتَّعَنَا اللّٰهُ بِطُوْلِ حَيَاتِهِمْ۔

سن 2005ء میں جامعہ سے سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد عرصہ دو سال مرکز لارنس روڈ میں بطور مدرس ذمہ داری سنبھالی اور پھر 2007ء سے لے کر آج تک جامعہ اہلحدیث میں بطور مدرس ذمہ داری نبھا رہا ہوں۔ میرے مشفق استاذ حافظ عبدالوہاب روپڑی ﷾ چونکہ قرآن کی تفسیر لکھ رہے ہیں اس لیے انہوں نے مجھے اپنا کاتب مقرر فرمایا، دوران کتابت تفسیر حافظ صاحب کے متعدد تفسیری نکات سے مجھے استفادہ حاصل کرنے کا موقع ملا۔ دعا ہے کہ اللہ ان کی خدمتِ قرآن وحدیث اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مرکز لارنس روڈ میں دوران تدریس میری ملاقات ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا صاحب ﷾ سے ہوئی، ڈاکٹر صاحب نے سب سے پہلے مجھ سے تجوید پڑھی پھر کچھ سورتوں کا ترجمہ بعد میں شیخ البانی ﷫ کی تحقیق سے مزین صحیح الترغیب والترھیب جو کہ ۳ جلدوں میں تھی مکمل پڑھی۔ دوران سبق میں ناچیز اور ڈاکٹر صاحب بعض ایسی احادیث مبارکہ کو

جودعوت وارشاد، اصلاحِ احوال، ترغیب وترہیب اور فضائل اعمال میں زیادہ مؤثر اور دل میں اتر جانے والی تھیں ان پرنشان لگاتے گئے۔ پھراس کے ترجمہ پر کام شروع کیا گیا جو کہ آج اللہ کی توفیق سے اپنی منزل مقصود کو پہنچ گیا ہے۔ پہلی جلد کی طرح دوسری جلد کی نظر ثانی میرے انتہائی مستند استاذ فضیلۃ الشیخ مولانا بلال احمد ﷾ نے کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس دوسری جلد کی متعدد احادیث کا ترجمہ بھی ان سے کروایا گیا۔

ترجمہ کی تکمیل تک ڈاکٹر صاحب کا تعاون میرے شامل حال رہا۔ اس پر اللہ سے دعا گو ہوں کہ اللہ عزوجل ڈاکٹر صاحب کے علم، عمل، عمر، رزق اور آل واولاد میں برکت عطا فرمائے اور اس کتاب کی نشر واشاعت میں ان کا تعاون قبول فرما کر ان کے والدین کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔

اس کتاب کا ترجمہ کرتے وقت مجھے اپنی کم علمی کا مکمل ادراک واحساس رہا۔ لیکن میرے ماں باپ کی طرف سے ملنے والی دعائیں، اور میرے اساتذہ کی حوصلہ افزائی مجھے اس خدمت حدیث پر انگیخت کرتی رہی۔ اللہ سے دعا ہے کہ مرتے دم تک میں اسی طرح قرآن وسنت کی خدمت میں مصروف عمل رہوں۔ باقی اگر اس کتاب کے ترجمہ میں کوئی خوبی ہے تو اس میں رب کائنات کی رحمت اور احسان عظیم ہے، والدین کی دعاؤں اور میرے اساتذہ کرام کے فیض کا اثر ہے۔ جبکہ تمام غلطیوں، خامیوں اور کوتاہیوں کا میں اکیلا ذمہ دار اور معترف ہوں اور اللہ رب العزت سے عفو ودرگزر کا طلب گار رہوں۔

احادیث کے انتخاب میں اس بات کو مدنظر رکھا گیا ہے کہ تکرار سے اجتناب کرتے ہوئے تمام ابواب سے احادیث مبارکہ کو قلم قرطاس کیا جائے۔

یہ سب اللہ کی خاص رحمت وتوفیق کا ثمر ونتیجہ ہے جس پر ہم بارگاہِ رب العالمین میں سجدہ ریز ہیں اور اس کارِ خیر میں حصہ لینے والے تمام احباب کے بے حد شکر گزار ہیں۔

جَزَاهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ وَ وَفَّقَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاهُمْ لِمَا يُحِبُّ وَ يَرْضٰى:

اس تمام تر سعی وکوشش کے باوجود اگر اس کتاب کی (طباعت) کمپوزنگ اور ترجمہ میں کسی قسم کی کوئی غلطی و کوتاہی رہ گئی ہو تو قارئین کرام اس سے ہمیں آگاہ فرمائیں، ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے گی۔ علمی وتحقیقی کاموں میں اصلاح ونظر ثانی کی ہمیشہ گنجائش رہتی ہے اور اہل علم نے ہر دور میں ان غلطیوں کی

نشاندہی کر کے دینِ حنیف کی عظیم خدمت سرانجام دی۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی سے دعاء ہے کہ اے رب العالمین! ہماری اس کوشش کو ہمارے اور ہمارے والدین واہل وعیال کے لیے صدقہ جاریہ اور توشہ آخرت بنا۔ اور اس کارِ خیر میں حصہ لینے والے تمام دوست و احباب (محترم جناب ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا، قاری عبیدالرحمٰن، محترم احمد صہیب، رشید سبحانی اور ناصر محمود حفظہم اللہ) کے لیے اسے صدقہ جاریہ بنا کر اس کوشش کو امت کی اصلاح کا ذریعہ بناتے ہوئے اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرما۔ آمین

مترجم: حافظ محمد ساجد حکیم

۲/۱/۱۴۳۶ھ

۲۷/۱۰/۲۰۱۴ء

لباس اور زیب وزینت کا بیان

انسانی دنیا میں لباس کی اہمیت مسلّم ہے، ابوالبشر سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک ہر کوئی اپنے جسم کو کسی نہ کسی لباس سے ہی ڈھانپتا آیا ہے۔ لباس اور انسان اس طرح لازم وملزوم ہیں کہ پیدائش کے دن سے لے کر وفات پھر قبر میں دفن کیے جانے تک لباس انسان کی تعظیم، تکریم اور زیب وزینت کا باعث ہے۔ لباس ہی کے ذریعہ انسان دیگر حیوانات سے ممتاز ہوتا ہے۔ لباس جہاں خوبصورتی کا ذریعہ ہے وہاں انسان کے لئے سردی اور گرمی سے بچاؤ کا ایک مفید ذریعہ ہے، لباس ایک ایسی اللہ کی نعمت ہے کہ جس سے کوئی بھی عورت یا مرد مستثنیٰ نہیں۔

اسلام اپنے ماننے والوں کو زندگی گذارنے کے لیے ایک مکمل ضابطہ حیات کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ چنانچہ بحیثیت مسلمان ہمیں اس امر سے مکمل آگاہی ہونی چاہیے کہ لباس زیب تن کرنے کے لحاظ سے اسلام کی تعلیمات و احکامات کیا ہیں؟ اسلام نے کس لباس کو جائز اور کس لباس کو ناجائز قرار دیا ہے؟ مرد وعورت کا لباس کیسا ہو؟

لباس کا مقصد:

لباس کا اصل مقصد ستر پوشی ہے یعنی ایک مسلمان مرد وعورت کو ایک ایسا لباس پہننا چاہیے کہ جو ان کے قابل شرم اعضا کو چھپا لے، لیکن عورت کے لئے حجاب بھی لازم ہے یعنی اجنبی مردوں کے سامنے نہ صرف ستر پوشی ضروری ہے بلکہ عورت کے لیے سارا جسم ہی چھپانا ضروری ہے۔ لباس کا دوسرا مقصد زیب وزینت اور خوبصورتی کا حصول ہے، لباس درحقیقت ستر پوشی کے ساتھ ساتھ انسان کو ایسی خوبصورتی اور جمال مہیا کرتا ہے کہ اس کے جسمانی عیوب ونقائص کو چھپا کر اسے ایک صحیح وسالم جسم والا ظاہر کرتا ہے۔

لباس کا تیسرا مقصد جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمایا وہ تقویٰ اور پرہیزگاری ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ﴾

''اورلباس تو تقویٰ والا ہی سب سے اچھا ہے۔'' [الاعراف: 20]

یعنی ظاہری لباس کے ساتھ ساتھ باطنی لباس یعنی تقویٰ اختیار کرنا بھی ضروری ہے یعنی انسان فضول خرچی سے اور غیر شرعی لباس سے اجتناب کرے۔

مرد کا ستر:

مرد کا ستر ناف اور گھٹنے کا درمیانی حصہ ہے۔ اس کے چند دلائل حسب ذیل ہیں:

① رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا بَيْنَ السُّرَّةِ وَالرُّكْبَةِ عَوْرَةٌ))

''ناف اور گھٹنے کے درمیان جو کچھ ہے ستر ہے۔''

[حسن: ارواء الغليل: 271، السنن الصغرى للبيهقى: 233]

② فرمان نبوی ہے کہ ((اَلْفَخِذُ عَوْرَةٌ)) ''ران ستر ہے۔''

[صحيح: صحيح الجامع الصغير: 1683، سنن ابو داود: 4014، جامع الترمذى: 2795]

③ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معمر رضی اللہ عنہ کو رانیں ننگی کیے ہوئے دیکھا تو فرمایا:

((يَا مَعْمَرُ غَطِّ فَخِذَيْكَ فَإِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ))

''اے معمر! اپنی رانوں کو ڈھانپ لو کیونکہ رانیں ستر میں شامل ہیں۔'' [حسن: مسند احمد: 290/5، شیخ شعیب ارناؤوط نے اسے حسن کہا ہے۔ الموسوعة الحديثية: 22495، حاكم: 180/4، بغوى: 2251، طبرانى الكبير: 551/19، البتہ شیخ البانیؒ نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔ المشكاة: 3114]

عورت کا ستر:

آزاد عورت کا سارا جسم ستر ہے سوائے چہرے اور ہاتھوں۔ چند دلائل ملاحظہ فرمائیے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ وَ لَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ ﴾

''عورتیں اپنی ٹانگیں زمین پر اس طرح مت ماریں کہ ان کی خفیہ زینت کا پتہ چل جائے۔'' [النور:31]

(ابن حزم رحمہ اللہ) یہ آیت نص ہے کہ عورت کی ٹانگیں اور پنڈلیاں ستر ہیں۔ [المحلی: 243/3]

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہبند کا ذکر کیا تو انہوں نے عورت کے متعلق پوچھا کہ وہ اسے کس قدر لمبا کرے؟

((فَالْمَرْاَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تُرْخِيْ شِبْرًا، قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: اِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا، قَالَ: فَذِرَاعٌ لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ))

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک بالشت لٹکا لے۔'' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس سے تو اس کے پاؤں ننگے ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایک ہاتھ لٹکا لے اور اس سے زیادہ نہ کرے۔''

[صحيح: غاية المرام: 90، صحيح ابوداود، ابوداود: 4117، كتاب اللباس: باب في قدر الذيل: 460]

(البانی رحمہ اللہ) یہ حدیث دلیل ہے کہ عورتوں کے پاؤں بھی ستر میں شامل ہیں اور یہ بات عہد نبوی میں عورتوں میں معروف تھی۔ قرآن کریم کے اس ارشاد ﴿ وَ لَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ ﴾ میں اس حقیقت کی طرف اشارہ موجود ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ))

''عورت (مکمل) ستر ہے۔'' [صحيح: المشكاة: 3109، صحيح الترغيب: 346، صحيح الجامع الصغير: 6690، صحيح ترمذى، ترمذى: 1093، كتاب الرضاع: باب ماجآء في كراهية الدخول على المغيبات]

جائز وناجائز لباس

① کفار کا لباس ممنوع ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے کہ ''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں شمار ہوگا۔''

[صحیح: صحیح الجامع الصغیر: 6149، سنن ابو داؤد: 4031، کتاب اللباس: باب فی لبس الشھرۃ]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر دو سرخ (زرد سرخی مائل) رنگ کے کپڑے دیکھے تو فرمایا ''یہ کفار کے کپڑے ہیں لہٰذا انہیں مت پہنو۔''

[مسلم: 2077، کتاب اللباس و الزینة: باب النھی عن لباس الرجل الثوب المعصفر، أحمد: 162/2]

② بے ہودہ لباس کا ممنوع ہونا:

عریاں لباس سے مراد ایسا چست و تنگ یا باریک لباس ہے جس سے انسان کے قابل ستر اعضاء ظاہر ہوں۔ اس قسم کا لباس اس لئے ناجائز ہے کیونکہ لباس پہننے کا اولین مقصد ہی ستر پوشی ہے اور جو لباس اس مقصد کو پورا نہیں کرتا وہ پہننا کیونکر جائز ہوسکتا ہے؟

فرمانِ نبوی ہے کہ ''دو قسم کے لوگ جہنمی ہیں جو ابھی تک میں نے نہیں دیکھے ① وہ قوم جن کے پاس گائیوں کی دُموں کی مانند کوڑے ہوں گے اور وہ ان کے ساتھ لوگوں کو ماریں گے ② وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود (لباس کی تنگی و باریکی کی وجہ سے) ننگی ہوں گی (دوسروں کو اپنی طرف) مائل کرنے والی اور (خود دوسروں کی طرف) مائل ہونے والی ہوں گی۔ ان کے سروں پر (جوڑے) بختی اونٹوں کے کوہانوں کی مانند حرکت کرتے ہوں گے۔ یہ عورتیں نہ تو جنت کو دیکھ سکیں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو ہی محسوس کر سکیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنے اور اتنے فاصلے پر محسوس کی جاسکے گی۔'' [صحیح بخاری: 5844]

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ:

''نبی کریم ﷺ رات کے وقت بیدار ہوئے اور کہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، کیسی کیسی بلائیں اس رات میں نازل ہو رہی ہیں اور کیا کیا رحمتیں اس کے خزانوں سے اتر رہی ہیں، کوئی ہے جو ان حجرہ والیوں کو بیدار کر دے، دیکھو

بہت سی دنیا میں لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی (یعنی جو عورتیں باریک کپڑے پہن کر غیروں کو اپنا جسم دکھاتی پھرتی ہیں انہیں روزِ قیامت یہ سزا دی جائے گی کہ وہ ساری مخلوق کے سامنے ننگی ہوں گی)۔

[صحيح مسلم: 2128]

③ شہرت کا لباس ممنوع ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے کہ ''جس نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔'' [صحيح: صحيح ابن ماجة: 2905، ابن ماجة: 3606، ابو داؤد: 4069، احمد: 139/2]

شہرت کے لباس سے مراد وہ لباس ہے جو عام لوگوں کے لباس سے رنگ میں مختلف ہونے کی وجہ سے شہرت کا باعث بنے۔ لوگوں کی نظریں اس کی طرف اٹھیں اور اسے پہننے والا تعجب وتکبر میں پڑ جائے۔

[النهاية في غريب الحديث: 515/2، نيل الأوطار: 94/2، عون المعبود: 50/11]

یاد رہے کہ یہ حدیث نفیس وعمدہ لباس پہننے کے خلاف نہیں بلکہ عوام (میں مروج علاقائی) لباس سے مختلف، تکبر اور فخر وریاء کے لیے پہنے گئے لباس کی ممانعت میں واضح دلیل ہے۔ [نيل الأوطار: 596/1]

تکبر کا لباس:

ایسا قیمتی وخوبصورت لباس جو محض لوگوں کو دکھانے اور انہیں حقیر ظاہر کرنے کی غرض سے پہنا جائے، حرام ہے کیونکہ فخر وتکبر نہ صرف حرام اور کبیرہ گناہ ہے بلکہ جہنم میں داخلے کا سبب بھی ہے۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ:

''ایک شخص ایک (قیمتی) لباس زیب تن کر کے، تکبر وغرور میں سرمست، سر کے بالوں میں کنگھی کیے ہوئے اکڑ کر اتراتا ہوا جا رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، اب وہ قیامت تک اس میں تڑپتا رہے گا یا دھنستا رہے گا۔'' [صحيح بخاري: 5789]

لباس میں فضول خرچی ممنوع:

لباس میں جیسے شہرت وتکبر اور ریاء ونمود نمائش ممنوع ہے اسی طرح اسراف وبخیلی بھی ممنوع ہے، اس اصول کو بھی ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے کہ لباس کے معاملے میں نہ تو بہت زیادہ فضول خرچی سے کام لیا جائے کہ حد سے زیادہ قیمتی وشوخ لباس پہنا جائے اور نہ ہی بخیلی وکنجوسی اختیار کی جائے کہ ہمیشہ انتہائی گھٹیا وبوسیدہ لباس ہی زیب تن رکھا

جائے بلکہ ان دونوں کے درمیان میانہ روی کا راستہ اختیار کرتے ہوئے حسب توفیق لباس پہننے کی کوشش کرنی چاہیے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾

''اے اولادِ آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کرو اور کھاؤ پیؤ اور فضول خرچی نہ کرو، بیشک وہ (اللہ تعالیٰ) اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' [الاعراف: 31]

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا کہ

﴿وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ﴾

''فضول خرچی نہ کرو، بلاشبہ فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں۔'' [الاسراء: 26-27]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

''جو چاہو کھاؤ اور جو چاہو پہنو جب تک دو چیزوں سے تجاوز نہ کرو: ① فضول خرچی ② تکبر۔'' [صحیح: صحیح الادب المفرد: 366، ابو داؤد: 1698، مسند احمد: 191/2، شیخ شعیب ارناؤوط نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔ الموسوعۃ الحدیثیۃ: 6792]

لباس اور سادگی:

اسلام نے جہاں لباس کے معاملے میں فضول خرچی فخر وتکبر، نمائش، شان وشوکت اور بے جا تکلفات میں پڑنے سے منع کیا ہے وہاں یہ بھی ترغیب دی ہے کہ لباس اور رہن سہن میں سادگی اختیار کی جائے۔ چنانچہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابہ کرام نے ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دنیا (اسبابِ عیش) کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بلاشبہ سادگی ایمان کا حصہ ہے، بلاشبہ سادگی ایمان کا حصہ ہے۔'' یعنی زیب وزینت اور ناز ونعمت کو چھوڑ دینا۔''

[صحیح: صحیح ابو داؤد: **4161**، کتاب الترجل: باب النھی عن کثیر من الارفاء، ابن ماجہ: 4118]

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب روانہ کیا تو انہیں یہ نصیحت فرمائی کہ ''ناز و نعمت کی زندگی سے بچو کیونکہ اللہ کے بندے ناز و نعمت اختیار کرنے والے نہیں ہوتے۔''

[صحیح: السلسلة الصحیحة: 353، صحیح الجامع الصغیر: 2668، مسند احمد: 243/5]

معلوم ہوا کہ لباس ورہائش اور دیگر ضروریاتِ زندگی میں ناز و نعمت چھوڑ کر سادگی اختیار کرنا نہ صرف ایمان کا حصہ ہے بلکہ اللہ کے بندوں کا وصف بھی ہے۔ لہٰذا اگر کوئی قدرت و طاقت کے باوجود قیمتی لباس نہ پہنے بلکہ اللہ کے لئے تواضع اختیار کرتے ہوئے سادہ لباس پہنے تو یہ بہتر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے تواضع اختیار کرتے ہوئے خوبصورت کپڑا پہننا چھوڑ دیا حالانکہ وہ اس کی طاقت بھی رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے عزت کا لباس پہنائیں گے۔''

[حسن لغیرہ: صحیح الترغیب: 2073، ابو داؤد: 4778، بیهقی فی شعب الإیمان: 8304]

تصاویر والا لباس ممنوع ہے:

جس لباس، بستر، چادر یا پردے وغیرہ میں جاندار کی تصاویر ہوں اسے پہننا، گھر میں رکھنا یا زیب و زینت کے کے لیے استعمال کرنا ممنوع و ناجائز ہے۔ اس کے چند دلائل حسب ذیل ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں نے گھر میں ایک تصویر والا پردہ لٹکایا ہوا تھا، اسے دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ تبدیل ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے اس پردے کو پکڑا اور پھاڑ دیا اور پھر فرمایا ''یقیناً روزِ قیامت سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی تخلیق میں اس کی مشابہت کرتے ہیں۔'' [صحیح مسلم: 2107]

درندوں کے چمڑوں کا لباس حرام ہے:

درندے کے لئے عربی میں سَبُعٌ کا لفظ مستعمل ہے۔ اس کی جمع سِبَاع ہے۔ اور درندہ ہر وہ جانور ہے جو چیر پھاڑ کرے۔ [القاموس المحیط: ص938]

اور ہر درندے کا چمڑہ خواہ اسے رنگا گیا ہو یا نہ استعمال کرنا جائز نہیں، نہ اس کا لباس پہنا جا سکتا ہے، نہ اس کا

بستر بنایا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کی چٹائی یا قالین وغیرہ بنا کر اسے گھر میں بچھایا جا سکتا ہے۔

ابو ملیح بن اسامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالیں استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' [صحیح: صحیح ابو داؤد: 4132]

ضرورت سے زائد لباس سے بچیں:

اہل علم کا کہنا ہے کہ ضرورت سے زائد لباس بناتے جانا دراصل فضول خرچی میں شامل ہے اور چونکہ فضول خرچی ممنوع ہے اس لیے ضرورت سے زائد لباس بنانا بھی ممنوع ہے۔ علاوہ ازیں ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان مذکور ہے کہ ''ایک بستر مرد کے لیے، ایک اس کی عورت کے لیے، ایک مہمان کے لیے اور چوتھا بستر شیطان کے لیے ہے۔'' [مسلم: 2084، مسند احمد: 293/3، ابو داؤد: 4142، نسائی: 3385]

مردوں کے لیے ریشمی لباس منع ہے:

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ریشم مت پہنو کیونکہ جس نے اسے دنیا میں پہنا وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔'' [بخاری: 5734، مسلم: 2069]

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک ریشمی لباس لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول! اسے آپ خرید لیجیے اور عید اور وفود کے لیے خوبصورتی حاصل کیجیے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو صرف اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' [بخاری: 5835، مسلم: 2068]

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب میری امت میں ایسے بُرے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو زنا کاری، ریشم پہننا، شراب پینا اور گانے بجانے کو حلال بنا لیں گے۔''

[بخاری: 5590]

مردوں کے لئے ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا منع ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے لٹکا ہو وہ جہنم میں ہوگا۔'' [بخاری: 5787]

اس حدیث میں ''ازار'' کا لفظ مذکور ہے اور ازار جسم کے نچلے حصے پر باندھے جانے والے کپڑے کو کہتے ہیں، اسی لیے اہل لغت نے اس کا معنی ''چادر'' اور ''تہبند'' کیا ہے۔ اب تہبند کے علاوہ کسی نے شلوار، پائجامہ یا پتلون بھی نیچے پہنی ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا تہبند گھسیٹتا ہوا چلے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر رحمت بھی نہیں کرے گا۔'' [بخاری: 5784]

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت تین آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا، نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور نہ ہی ان کا تزکیہ کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ میں نے عرض کی وہ لوگ نقصان والے ہیں، اے اللہ کے رسول! یہ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی الفاظ تین مرتبہ دہرائے۔ میں نے پھر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! یہ کون لوگ ہیں، یقیناً یہ خائب و خاسر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہ لوگ یہ ہیں): ① تہبند یا شلوار ٹخنے سے نیچے لٹکانے والا ② احسان کر کے احسان جتلانے والا ③ جھوٹی قسم کھا کر اپنا سودا فروخت کرنے والا۔'' [صحیح: صحیح الجامع الصغیر: 3067، غایة المرام: 170، الارواء: 900، صحیح الترغیب: 1787، ابو داؤد: 4087، ترمذی: 1211]

معلوم ہوا کہ شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔

شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ہی تکبر ہے۔ بعض روایات میں شلوار نیچے لٹکانے کو تکبر کے ساتھ مقید کیا گیا ہے اور یوں ذکر کیا گیا ہے کہ جو تکبر سے اپنی شلوار نیچے لٹکائے اسے یہ اور یہ سزا ہے۔ اس قید کی وجہ سے بعض لوگوں نے یہ ذہن بنالیا ہے کہ صرف تکبر کے ساتھ شلوار نیچے لٹکانا ممنوع ہے اور اگر ایسی کوئی نیت نہ ہو تو پھر شلوار نیچے لٹکانے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن ان حضرات کا یہ زعم درست نہیں کیونکہ فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق شلوار نیچے لٹکانا بذاتِ خود تکبر ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ ''اپنا تہبند آدھی پنڈلی تک اونچا رکھو اور اگر ایسا نہ کر سکو تو ٹخنوں تک کر سکتے ہو، ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکانے سے بچ کیونکہ یہ تکبر ہے۔'' [صحیح: صحیح ابو داؤد: 4084]

اس روایت سے معلوم ہوا کہ شلوار یا تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکانا بذاتِ خود ہی تکبر کی علامت ہے خواہ لٹکانے والے کی نیت کچھ بھی ہو اس لیے مطلقاً یہ عمل حرام ہے۔

عورتوں اور مردوں کا لباس میں مشابہت کرنا منع ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ "عورت جیسا لباس پہننے والے مرد اور مرد جیسا لباس پہننے والی عورت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔" [صحیح: صحیح ابن ماجه: 1903، غاية المرام: 86، صحیح ابو داؤد: 4098، کتاب اللباس: باب فی لباس النساء، مستدرك حاكم: 194/4، مسند احمد: 325/2، ابن حبان : 1455]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں اور عورتوں سے مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔" [بخاری: 5885]

سفید لباس کی ترغیب:

سفید رنگ کا لباس اور کفن اسلام میں پسندیدہ ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سفید لباس زیب تن کیا کرو، یہ تمہارے ملبوسات میں بہترین اور عمدہ لباس ہے اور اپنے مرنے والوں کو بھی اسی میں کفن دیا کرو۔" [صحیح: صحیح ابو داؤد: 3284، أبو داؤد: 3878، جامع الترمذی: 994، ابن ماجة: 1472، أحمد: 247/1، عبدالرزاق: 6200، حاکم: 354/1]

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سفید لباس پہنو کیونکہ یہ بہت پاکیزہ اور عمدہ لباس ہے۔" [صحیح: صحیح ابن ماجه: 3567]

شلوار قمیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں میں قمیص زیادہ پسند تھی۔"

[صحیح: صحیح الترغیب: 2028، ابو داؤد: 4025، ترمذی: 1764]

عہد رسالت میں بالعموم لباس میں دو چادریں استعمال کی جاتی تھیں، ایک چادر اوپر لی جاتی تھی اور دوسری نیچے باندھی جاتی تھی۔ اوپر والی چادر کو رداء جبکہ نیچے والی کو ازار کہا جاتا تھا۔ اہل علم کا کہنا ہے کہ یہ حدیث ثبوت ہے کہ قمیص پہننا مستحب ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چادروں کے مقابلے میں قمیص کو اس لئے زیادہ پسند فرمایا ہے کیونکہ ایک تو

اس سے ستر پوشی زیادہ ہوتی ہے اور دوسرے یہ کہ اسے چادروں کی طرح باندھنا اور سنبھالنا بھی نہیں پڑتا۔[نیل الاوطار: 103/2، تحفة الاحوذی: 372/5، شرح ریاض الصالحین لابن عثیمین (تحت الحدیث: 794)]

نماز میں مرد وعورت کا لباس:

مردوں کے لیے ضروری ہے کہ نماز کے دوران اُن کے ستر میں سے کچھ بھی ننگا نہ ہو۔ جمہور اہل علم کا کہنا ہے کہ ستر پوشی نماز کے فرائض میں سے ایک فرض ہے۔[فتح الباری: 13/2]

امام شوکانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ حق بات یہی ہے کہ ستر ڈھانپنا نماز کے لیے واجب ہے۔

[نیل الأوطار: 540/1]

مرد کے ستر کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے کہ وہ ناف اور گھٹنوں کا درمیانی حصہ ہے۔ ستر پوشی کے ساتھ مرد پر یہ بھی ضروری ہے کہ نماز کے وقت اس کے کندھوں پر کوئی کپڑا موجود ہو۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ ”تم میں سے ہرگز کوئی شخص ایسے ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے کہ جس کا کوئی حصہ اس کے کندھے پر نہ ہو۔“

[بخاری: 359, 360]

اگر کپڑا کم ہو تو صرف تہبند باندھ کر بھی مرد کی نماز درست ہے۔

[بخاری: 361، مسلم : 3010، ابن خزیمه: 767]

اور اگر وسعت ہو تو ستر پوشی کے علاوہ زیب وزینت کے تقاضے پورے کرنا بھی بہت بہتر ہے کیونکہ قرآن کریم کی آیت ﴿يَـٰبَنِىٓ ءَادَمَ خُذُوا۟ زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ کے مفہوم میں یہ چیز شامل ہے۔ علاوہ ازیں درج بالا حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مرد نمازی کے لیے سر ڈھانپنا ضروری نہیں، تاہم اگر وہ سر پر ٹوپی یا پگڑی پہنے اور ہمہ وقت سر کو ڈھانپ کر رکھے تو یہ بہتر ضرور ہے۔

عورتوں کے لیے ستر پوشی (سوائے چہرے اور ہاتھوں کے مکمل جسم چھپانا) کے ساتھ صرف یہ ضروری ہے کہ ان کے سر پر اَوڑھنی ہو کیونکہ فرمان نبوی ﷺ ہے کہ ”اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں فرماتے۔“[صحیح: صحیح ابو داؤد: 596، أبو داؤد: 767]

لباس اور دُعا:

لباس پہننے کی دعا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کوئی کپڑا پہنا اور پھر کہا:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ))

''ہر طرح کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور مجھے میری ذاتی قوت و طاقت کے بغیر یہ عطا کیا۔''

تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔

[حسن: صحیح ابو داؤد: 4023، دارمی: 2623، حاکم: 507/1]

نیا لباس پہننے کی دعا۔سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی نیا لباس پہنتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْهِ اَسْاَلُكَ مِنْ خَیْرِهٖ وَ خَیْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَ شَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ))

''اے اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے لیے ہی ہے، تو نے ہی مجھے یہ پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کی برائی اور اس چیز کی برائی کی پناہ مانگتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا۔''

[صحیح: صحیح ابو داؤد: 4020، ترمذی: 1822]

زینت کا بیان:

اسلام کے بیان کردہ چند مختصر زیب وزینت کے اصول:

① وہ زیب وزینت شریعت میں ممنوع نہ ہو، کیونکہ جس سے منع کیا گیا ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔

② اسے اختیار کرنے سے کفار کی مشابہت لازم نہ آتی ہو۔

③ اسے اختیار کرنے سے مرد و عورت کی ایک دوسرے سے مشابہت نہ ہوتی ہو۔

④ وہ زینت اللہ کی تخلیق کو بدلنے کے ضمن میں نہ آتی ہو۔

⑤ اسے اختیار کرنے سے جسم کو کسی قسم کا نقصان نہ ہو۔

⑥ اس میں مال کا ضیاع یا فضول خرچی نہ ہو۔

⑦ اس میں وقت کا ضیاع نہ ہو کہ انسان ہمہ وقت اسی میں لگا رہے اور یادِ الٰہی یا فرائض سے ہی غافل ہو جائے۔

⑧ اس کے ذریعے دوسروں کے سامنے فخر و غرور یا تکبر و اکڑ کا اظہار نہ ہوتا ہو۔

⑨ اسے اختیار کرنے میں فطرت کی خلاف ورزی نہ ہو۔

⑩ اس زینت کے لئے مرد یا عورت کو اپنے قابل ستر اعضاء کسی غیر کے سامنے ظاہر نہ کرنے پڑیں۔

1- سفید کپڑے پہننے کی ترغیب

1044 عن سمرة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ : ((البسوا البیاض ؛ فإنّها أطهر و أطیب، و کفّنوا فیها موتاکم)).

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ صاف و شفاف اور بہترین ہوتے ہیں، اور سفید کپڑوں میں ہی اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو۔

[صحیح۔ جامع الترمذی: 994، سنن ابن ماجه: 1472، المستدرك للحاکم: 354/1, 185/4]

2- قمیص پہننے کی ترغیب اور لباس بے جا طویل ہونے اور تکبر کرتے ہوئے نماز یا نماز کے علاوہ عام حالات میں ٹخنوں سے نیچے کپڑا وغیرہ لٹکانے پر وعید

1045 عن أم سلمة رضی اللّٰه عنها قالت: ((كانَ أحبَّ الثيابِ إلى رسولِ اللّٰه ﷺ القميصُ)).

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کپڑوں میں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو قمیص پسند تھی۔

[صحيح۔ سنن أبی داوٗد: 4025، المستدرك للحاكم: 4/192، سنن ابن ماجه: 3575، جامع الترمذی: 1762]

1046 عن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما قال: ما قال رسولُ اللّٰه ﷺ في الإزار فهو في القميصِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے پر جو) رسول اللہ ﷺ نے تہبند کے بارے میں بیان فرمایا وہی قمیص کے متعلق بیان فرمایا: (یعنی شلوار وغیرہ کی طرح کرتہ یا قمیص بھی ٹخنوں سے نیچے کرنا ممنوع ہے اور ان کو زیادہ لمبا کرنا بھی درست نہیں)۔[حسن۔ سنن أبی داوٗد: 4095]

1047 عن زيد بن أسلم عن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما قال: دخلت على النبی ﷺ وعليَّ إزارٌ يَتَقعْقَع، فقال: ((مَنْ هذا؟)). فقلتُ: عبدُاللّٰه بنُ عمر. قال: ((إنْ كنتَ عبدَاللّٰه فارْفَعْ إزارَك)). فرفعتُ إزاری إلى نِصْفِ الساقينِ. فَلَمْ تَزلْ إزْرَتُه حتَّى مات.

زید بن اسلم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرا تہبند نیچے زمین پر گھسٹ رہا تھا (یعنی ٹخنوں سے نیچے تھا) آپ ﷺ نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہوں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تو واقعی عبداللہ رضی اللہ عنہما ہے پھر تو اپنے تہبند کو ٹخنوں سے اونچا کر لے۔'' چنانچہ میں نے اسی وقت اپنے تہبند کو آدھی پنڈلی تک اونچا کر لیا۔ زید بن اسلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ پھر مرتے دم تک سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا تہبند آدھی پنڈلی تک بلند رہا۔

[صحيح۔ مسند أحمد: 141/2]

1048 عن أبی ذرٍّ الغفاری رضی اللّٰه عنه عن النبيِّ ﷺ قال: ((ثلاثَةٌ لَا يُكَلِّمُ اللّٰه يومَ القيامَةِ، ولا ينظُر إليهِمْ، ولا يُزَكِّيهِمْ، ولهم عذابٌ أليمٌ)) قال: فَقرأَها رسولُ اللّٰه ﷺ ثلاثَ مرَّاتٍ.

قال أبو ذر: خابوا وخَسِروا ، مَنْ هُمْ يا رسولَ اللّٰه؟ قال: ((المُسْبِلُ ، والمنَّانُ ، والمنفِّقُ سلعَتَهُ بالحلْفِ الكاذِبِ)) وفي رواية ((المسبل إزاره)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تین قسم کے افراد سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ (نرمی سے) کلام نہیں فرمائے گا، نہ ان کی طرف (نظرِ رحمت سے) دیکھے گا، نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات تین مرتبہ دوہرائی۔ میں نے عرض کی: وہ کون لوگ ہیں، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ بہت گھاٹے اور خسارے میں پڑے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''① کپڑا لٹکانے والا (مرد جو ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکائے) ② احسان کرکے جتلانے والا ③ وہ جو جھوٹی قسم سے اپنا مال بیچے۔''

[صحيح۔ صحيح مسلم: 106، سنن أبي داؤد: 4087، جامع الترمذي: 1211، سنن ابن ماجه : 2208]

1049 عن هُبيْبِ بْنِ مُغْفِلٍ ۔ بضم الميم وسكون المعجمة و كسرالفاء۔ رضي اللّٰه عنه: أنَّه رأى محمَّدًا القرشيَّ قام فجرَّ إزارَه ؛ فقال هُبيْبٌ :سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول:((مَنْ وَطِئَهُ خُيَلاءَ؛ وَطِئهُ في النارِ)).

سیدنا ہبیب بن مغفل رضی اللہ عنہ نے محمد قرشی رحمہ اللہ کو اس حال میں کھڑے ہوئے دیکھا کہ ان کا تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹک رہا تھا۔ سیدنا ہبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جس نے اپنا کپڑا تکبر کرتے ہوئے ٹخنوں سے نیچے لٹکایا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔'' (کپڑے کو ٹخنوں سے نیچے کرنا ہی تکبر ہے)

[صحيح۔ مسند احمد: 437/3، مسند أبي يعلى الموصلي: 1539، طبراني في الكبير: 543/22]

1050 عن ابن مسعود رضي اللّٰه عنه قال : سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول: ((مَنْ أَسْبَلَ إزارَه في صَلاتِه خُيلاء؛ فليسَ مِنَ اللّٰه في حِلٍّ ولا حَرامٍ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جس نے نماز میں تکبر کرتے ہوئے اپنا تہبند ٹخنوں کے نیچے لٹکایا، اللہ اس کے گناہ معاف نہیں فرمائے گا، نہ برے کاموں سے اسے بچائے گا۔'' (یا اس کے لیے جنت کو حلال اور جہنم کو حرام نہیں فرمائے گا یا جب وہ اللہ کی طرف سے کسی حلال کام میں نہیں تو اس کے لیے بھی کوئی احترام نہ ہوگا۔) [صحيح۔ سنن أبي داؤد: 637]

3-نیا کپڑا پہننے کی دعا کی ترغیب

1051 عن معاذِ بْنِ أنسٍ رضی اللّٰہ عنه قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ : ((مَنْ أَكَلَ طعامًا فقال : (اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّی وَلَا قُوَّةٍ) ؛ غُفِرَله ما تقدّمَ مِن ذنْبه....)). وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ....

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کھانا کھانے کے بعد یوں دعا کرے: [اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّی وَلَا قُوَّةٍ] ''تمام تعریف اس اللہ کی ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور بغیر میری کسی کوشش و قوت کے مجھے یہ رزق عنایت فرمایا۔'' تو اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔'' ''اور جو کوئی کپڑا پہنے پھر یہ دعا کرے [اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّی وَلَا قُوَّةٍ] ''تمام تعریف اس اللہ کی ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور بغیر میری کسی کوشش اور قوت کے مجھے یہ عنایت فرمایا۔'' تو اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔'' [حسن لغیرہ۔ سنن أبی داوٗد: 4023]

4- عورتوں کے لیے ایسا باریک لباس پہننے پر وعید کہ جس سے جسم نظر آئے

1052 عن عبداللہ بن عَمرٍو رضی اللہ عنهما قال: سمعتُ رسولَ اللہ ﷺ يقول: ((يكونُ في آخرِ أُمَّتي رجالٌ يركَبون على سُروجٍ كأَشْباه الرِّحالِ ينزِلون على أبْوابِ المساجد، نِساؤهُم كاسياتٌ عارِياتٌ، على رؤوسِهِنَّ كأَسْنِمَةِ البُخْتِ العِجافِ، الْعَنُوهُنَّ فإنَّهُنَّ مَلْعونَاتٌ، لو كانَ وراءَكُم أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ خَدَمَتْهُنَّ نِساؤكم كما خَدَمكُم نساءُ الْأُمَمِ قبلَكُمْ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: میری امت کے آخری دور میں کچھ ایسے مرد ہوں گے جو کہ عمدہ سواریوں پر سوار ہو کر آئیں گے اور مسجدوں کے دروازوں پر سواریوں سے اتریں گے (یعنی ظاہری طور پر دین دار نظر آئیں گے) لیکن ان کی عورتیں کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی (یعنی لباس انتہائی باریک یا جسم کے خدوخال کو ظاہر کرنے والا ہوگا) ان کے سروں پر موٹی تازی بختی اونٹنیوں کی کوہان کی طرح جوڑے ہوں گے، ان پر لعنت کرو کیونکہ ان پر (اللہ کی طرف سے) پھٹکار کی جا چکی ہے اگر تمہارے بعد کوئی امت ہوتی تو تمہاری (ایسی بے دین) عورتیں ان کی اسی طرح خدمت گذار ہوتیں جس طرح تم سے پہلی امتوں کی عورتیں (باندیاں اور لونڈیاں) تمہاری خدمت گزار ہیں۔

[حسن- صحیح ابن حبان: 5753، المستدرك للحاكم: 8346]

1053 عن أبي هريرة رضي اللہ عنه قال: قال رسولُ اللہ ﷺ: ((صِنْفانِ مِنْ أهلِ النارِ لَمْ أرَهُما: قومٌ معهم سِياطٌ كأذْنابِ البَقرِ يضرِبونَ بها الناسَ، ونساءٌ كاسياتٌ عارياتٌ، مُميلاتٌ مائلاتٌ، رؤوسُهنَّ كأَسْنِمَةِ البُخْتِ المائلَةِ؛ لا يدْخُلْنَ الجنَّةَ ولا يجِدْنَ ريحها، وإنَّ ريحَها لتوجَدُ مِنْ مسيرَةِ كذا وكذا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنمیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں کہ جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا ① ایسی قوم کہ جس کے پاس گائے کی دُموں کی مانند کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے ② ایسی عورتیں جو (باریک یا تنگ) لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، مَردوں کو اپنی طرف

مائل کرنے والیاں اور مَردوں کی طرف مائل ہونے والیاں ان کے سر موٹی تازی بختی اونٹنیوں کی کوہانوں کی مانند ہوں گے اور یہ جنت کی خوشبو تک نہ پاسکیں گی اور جنت کی خوشبو اتنے اتنے فاصلہ سے آ رہی ہو گی۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:2128]

5-مردوں کے لئے ریشمی لباس پہننے اوران پر بیٹھے اورسونے کے زیورات پہننے پر وعیداورعورتوں کے لئے ان دونوں کو چھوڑنے کی ترغیب

1054 عن عليّ رضى الله عنه قال: ((رأيتُ رسولَ الله ﷺ اَخَذَ حريراً فجعَله في يَمينِه، وذَهبًا فجعَله فى شماله ، ثمَّ قال:((إنَّ هذينِ حرامٌ على ذكورِ أُمَّتى)).

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ریشم اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑا اور سونا اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑا، پھر فرمایا: ''بلاشبہ یہ دونوں میری امت کے مَردوں پر حرام ہیں۔''

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داوٗد: 4057، سنن نسائی: 5144]

1055 عن أبى هريرة رضى الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((مَنْ لَبِسَ الحريرَ فى الدنيا؛ لَمْ يَلْبَسْه فى الآخِرَة ، ومَنْ شَرِبَ الخمرَ في الدنيا ؛ لَمْ يشْربْهُ فى الآخِرَة ، ومَنْ شَرِبَ فى آنيةِ الذهبِ والفِضَّةِ ؛ لَمْ يشربْ بِها فى الآخِرةِ . ثم قال :لباسُ أهْلِ الجنَّةِ ، وشرابُ أهلِ الجنَّة ، وآنِيةُ أهلِ الجنَّةِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں ریشمی لباس پہن لیا وہ آخرت میں ریشمی لباس نہیں پہن سکے گا، اور جس نے دنیا میں شراب پی وہ آخرت میں نہ پیئے گا۔ اور جس نے دنیا میں سونے اور چاندی کے برتنوں میں پیا وہ آخرت کو ان میں نہ پیئے گا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ریشمی لباس) جنتیوں کا لباس ہے، (شراب) جنتیوں کا مشروب ہے۔ (سونے اور چاندی کے برتن)

جنتیوں کے برتن ہیں۔[صحیح۔ المستدرك للحاكم: 141/4]

1056 عن عقبة بن عامر رضی الله عنه قال: ((أُهدِیَ لِرَسولِ الله ﷺ فَرُّوجُ حريرٍ ، فلَبِسَه ، ثمَّ صلى فيه، ثمَّ انْصرَف فنَزعهُ نَزْعًا شديداً كالكارِهِ لَهُ ، ثُمَّ قال: ((لا يَنْبغي هذا لِلْمُتّقينَ)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک ریشمی جبہ بطورِ تحفہ دیا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے پہن کر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو اسے زوردار انداز میں نفرت کرتے ہوئے کھینچ کر جسم سے اتار پھینکا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریشمی لباس پرہیزگار (مردوں) کے لئے جائز و مناسب نہیں۔[صحیح۔ صحیح البخاری:375، صحیح مسلم:2075]

1057 عن أنسٍ رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((إذا اسْتَحلَّتْ أمّتي خمْسًا فعليهمُ الدمارُ: إذا ظَهر التلاعُنُ ، وشرِبوا الخمورَ، ولَبِسوا الحريرَ، واتَّخذوا القِيَانَ، واكْتَفى الرجالُ بالرِجالِ ، والنساءُ بالنساءِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میری امت پانچ چیزوں کو حلال سمجھنے لگے گی تو ان پر تباہی آ جائے گی ① جب لعن وطعن (گالی گلوچ اور دوسروں کو برا بھلا کہنا) عام ہوگا۔ ② لوگ شراب پئیں گے ③ (مرد) ریشمی لباس پہنیں گے ④ جب گانے بجانے کے آلات اور گانے والیاں عام ہو جائیں گی ⑤ مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے اپنی خواہشات کی تکمیل کرنے لگیں گے۔

[حسن لغیرہ۔ بیہقی فی الشعب: 5469]

1058 عن ابن عباس رضی الله عنهما: أنَّ رسولَ اللّه ﷺ رأى خاتَمًا مِنْ ذَهبٍ في يد رجلٍ فَنزَعه وطرحَه ، وقال: ((يعمَدُ أحدُكم إلى جمرةٍ مِنْ نارٍ فَيطْرَحُها في يدِه؟!)) فقيلَ لِلرَّجُلِ بعدَ ما ذَهَب رسولُ اللّه ﷺ: خُذْ خاتَمَكَ انْتَفعْ به. قال: لا واللّه، لا آخُذُه وقد طرَحَه رسولُ اللّه ﷺ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کے ہاتھ میں رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی دیکھی چنانچہ آپ ﷺ نے اسے اس کے ہاتھ سے اتار کر پھینک دیا۔ اور فرمایا: کیا تم آگ کا انگارہ اپنے ہاتھ

میں پہن لیتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اس آدمی سے لوگ کہنے لگے اپنی انگوٹھی پکڑ اور (فروخت کر کے) اس سے فائدہ اٹھا: وہ کہنے لگا بالکل نہیں اللہ کی قسم، جسے رسول اللہ ﷺ نے (اتار کر) پھینک دیا میں اسے ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا۔[صحيح۔ صحيح مسلم: 2090]

1059 عن أبي سعيد رضي الله عنه ؛ **أنَّ رجلًا قدِمَ مِنْ (نَجْرانَ) إلى رسول الله ﷺ وعليه خاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ ، فأعْرَضَ عنهُ رسولُ اللّٰه ﷺ وقال:((إنَّك جئتَني وفي يدك جمرَةٌ مِنْ نارٍ)).**

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نجران سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منہ موڑ لیا اور فرمایا: تو میرے پاس اس حال میں آیا ہے کہ تیرے ہاتھ میں آگ کا انگارہ ہے۔ [صحيح لغيره۔ سنن النسائی: 5188]

1060 عن أنسٍ رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: **((قال اللّٰه عزّوجلَّ :مَنْ تركَ الخمرَ وَهُوَ يقدِرُ عليه ؛ لأُسْقِينَّه مِنهُ في حَظيرَةِ القُدُسِ ومن ترك الحَرير وهو يقدِرُ عليه لأَكْسَونَّهُ إيَّاهُ في حَظِيْرَةِ القُدُسِ)).**

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جس شخص نے شراب پینے پر قدرت رکھنے کے باوجود شراب نوشی چھوڑ دی تو میں یقیناً اسے روز قیامت جنت میں (دنیاوی شراب سے بہت بہتر) شراب پلاؤں گا۔ اور جس نے ریشمی لباس پہننے کی طاقت رکھنے کے باوجود ریشمی لباس نہ پہنا تو میں اسے یقیناً جنت کا ریشمی لباس پہناؤں گا۔ [حسن لغيره۔ مسند البزار: 7381]

1061 وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: **((ويلٌ للنساءِ مِنَ الأحْمرَيْنِ : الذهبِ والمعَصْفَرِ)).**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو سرخ چیزیں (بطور فخر وریاء پہننے) کی وجہ سے عورتوں کے لیے ہلاکت و بربادی ہے ① سونا ② رنگ برنگے بھڑکیلے کپڑے۔

[حسن۔ بيهقي في الشعب: 6190، صحيح ابن حبان:5968]

6-مردوں کا عورتوں اور عورتوں کا مردوں کی لباس، گفتگو اور حرکات وسکنات میں مشابہت اختیار کرنے پر وعید

1062 عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: ((لعنَ رسولُ الله ﷺ المتشبِّهينَ مِنَ الرجالِ بالنساءِ ، والمتشبِّهاتِ مِنَ النساءِ بالرجالِ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مَردوں اور مَردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت و پھٹکار بھیجی۔

[صحیح۔ صحيح البخاری:5885، سنن أبی داوٗد: 4097، جامع الترمذی: 2784، سنن ابن ماجه:1904]

1063 عن ابن عمر رضی الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: ((ثلاثَةٌ لا يدخلونَ الجنَّةَ : العاقُّ لوالِدَيْه ، والدَّيُّوثُ ، ورَجُلَةُ النساءِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے ① ماں باپ کا نافرمان ② وہ شخص جو اپنی بیوی (وغیرہ) کی بے پردگی پر اسے کچھ نہ کہے ③ مَردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں۔

[حسن، صحیح۔ نسائی فی الکبری:2562، المستدرك للحاكم:72/1، مسند البزار:1875]

1064 عن عمار بن ياسر رضی الله عن رسول الله ﷺ قال: ((ثَلاثَةٌ لا يَدْخُلونَ الجنَّةَ أبداً: الديُّوث ، والرجُلَةُ مِنَ النساءِ ، ومدْمِنُ الخَمْرِ)). قالوا: يا رسولَ الله! أما مُدمنُ الخمرِ فقدْ عرَفْناه ، فما الديُّوثُ؟ قال: ((الذی لا يُبالی مَنْ دَخلَ علی أهْلِهِ)) قلنا : فما الرجُلَةُ مِن النساء ؟ قال: ((التی تَشَبَّهُ بالرجالِ)).

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے ① دیوث ② مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں ③ شراب کا عادی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! شراب کے عادی کی تو ہمیں پہچان ہے لیکن دیوث کسے کہتے ہیں؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیوث اسے کہتے ہیں کہ جو اس بات کی پروانہ کرے کہ اس کی بیوی کے پاس کون آتا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر عرض کی کہ "الرجلة من النساء" سے مراد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی عورتیں جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔

[صحیح لغیرہ۔ طبرانی، ذکرہ الهیثمی فی مجمع الزوائد: 327/4]

7-لباس میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اقتداء کرتے ہوئے عاجزی اختیار کرنے کی ترغیب اور لباس میں نمود ونمائش اور فخر کرنے پر وعید

1065 عن معاذ بن أنس رضی اللّٰه عنه ؛ أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال: ((**مَنْ تركَ اللباسَ تواضُعًا للّٰه وهو يقدِرُ عليه ؛ دعاهُ اللّٰهُ يومَ القِيامَةِ على رؤوسِ الخلائقِ حتى يخيِّره مِنْ أيِّ حُلَلِ الإيمان شاء يَلْبَسُها**)).

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مالدار ہونے کے باوجود جس شخص نے عاجزی وانکساری کرتے ہوئے قیمتی لباس پہننا چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ساری مخلوق کے سامنے بلاکر اختیار دے گا کہ ایمان کے جس لباس کو پہننا چاہے پہن لے۔

[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی 2481، المستدرك للحاكم : 61/1]

1066 وعن أبی أُمامَة بن ثعلبة الأنصاری ـ واسمه إیاس رضی اللّٰه عنه قال: **ذَكَر أصْحابُ رسولِ اللّٰه ﷺ يومًا عنده الدنيا، فقالَ رسولُ اللّٰه ﷺ : ((ألا تسْمَعون ، ألا تسْمَعون؟ إنَّ البذاذَة مِنَ الإيمان ، إن البذاذة من الإيمان. يعنى التَّقَحُّلَ**)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک دن آپ ﷺ کے سامنے دنیا کے (اسباب عیش وعشرت کا) ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بلاشبہ سادگی ایمان کا حصہ ہے، بلاشبہ سادگی ایمان کا حصہ ہے۔" یعنی زیب وزینت اور تنعم کو چھوڑ دینا۔

[حسن لغیرہ۔ سنن أبی داود: 4161]

1067 روي عن عبدالله بن عمر رضی الله عنهما قال توفی رسولُ اللّٰه ﷺ وإن نمرةً من صوف تنسج له.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے اور آپ ﷺ کے پاس اون کی بنی ہوئی صرف ایک چادر تھی۔[صحیح۔ بیهقی فی الشعب6165]

1068 عن أنسٍ قال: رأيت عمرَ رضی اللّٰه عنه –وهو يومَئذٍ أميرُ المؤمنينَ– وقد رَقَّع بينَ كَتِفَيْهِ بِرِقَاعٍ ثَلاثٍ ، لَبَّد بعضها على بعضٍ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اپنے دورِ خلافت میں انہوں نے ایسا لباس پہنا ہوا تھا کہ ان کے کندھوں کے درمیان (قمیص پر) تین پیوند لگے ہوئے تھے۔

[صحیح موقوف۔ مالك فی المؤطا: 1752]

1069 روي عن فاطمة بنتِ رسولِ اللّٰه ﷺ قالتْ: قال رسولُ الله ﷺ: ((شرارُ أُمَّتی الذين غُذُّوا بالنعيمِ ؛ الذين يأْكُلونَ ألْوانَ الطعامِ ، ويلْبَسونَ ألوانَ الثيابِ ، و يتشدَّقونَ فی الكَلامِ)).

سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جنہیں متعدد نعمتوں سے نوازا گیا، جو مختلف اقسام کے کھانے کھاتے اور رنگا رنگ لباس پہنتے رہے لیکن وہ بدکلام تھے۔[حسن لغیرہ۔ ابن أبی دنیا فی کتاب ذم الغیبة: 10]

1070 عن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما يرفعه قال: ((مَنْ لَبِسَ ثوبَ شُهْرةٍ ؛ أَلْبسهُ اللّٰه إيَّاهُ يومَ القِيامَةِ ، ثُمَّ أَلْهَبَ فيهِ النار، ومنْ تشبَّه بقوم فهو مِنْهُمْ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) جس نے دنیا میں نمائشی لباس شہرت کے لئے پہنا تو قیامت کے دن اللہ اسے یہی لباس دے گا (یعنی جنتی لباس سے محروم ہوگا) اور جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہوگا۔[حسن لغیرہ۔ و سنن ابن ماجه: 3607]

8- فقیر پر کپڑے وغیرہ صدقہ کرنے کی ترغیب

1071 روي عن عمر رضي الله عنه مرفوعًا: ((أفْضَلُ الأعمالِ إدخالُ السرورِ على المؤمِن؛ كسوتَ عورَتَه، وأشبعتَ جوعتَه، أو قَضَيْتَ له حاجةً)).

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) سب سے افضل عمل کسی مسلمان کو خوش کرنا ہے کہ تو اسے لباس پہنا دے یا اسے بھوک میں کھانا کھلائے یا اس کی کوئی ضرورت پوری کر دے۔

[الطبرانی فی الأوسط: 5081]

9- سفید بال باقی رکھنے کی ترغیب اور انہیں نوچنے کی کراہت کا بیان

1072 عن فضالةَ بن عُبيد رضي الله عنه؛ أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: ((من شاب شيبةً في الإسلام؛ كانت له نوراً يوم القيامةِ)). فقال رجلٌ عند ذلك: فإن رجالاً ينتفون الشيبَ. فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: ((من شاءَ فلينتفْ نورَهُ)).

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام کی حالت میں بڑھاپے کو پہنچا تو یہ بڑھاپا اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا، ایک شخص نے عرض کی (اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!) چند لوگ سفید بالوں کو اکھاڑ دیتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا دل چاہتا ہے وہ اپنے نور کو اکھاڑ دے۔ [حسن۔ مسند احمد: 210/2، طبرانی فی الکبیر: 782/18 طبرانی فی الأوسط: 5489]

1073 عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: كان يُكْره أنْ ينتِفَ الرجلُ الشعرةَ البيْضاءَ مِنْ رأسه ولحيَتِه.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی (مسلمان) آدمی اپنے سر اور داڑھی کے سفید بال اکھاڑے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 2341]

1074 عن أبي هريرة؛ أنَّ النبيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ((لا تَنْتُفوا الشيْبَ؛ فإنَّه نورٌ يومَ القِيامَةِ، مَنْ شابَ

شيبةً ؛ كتبَ الله له بها حَسنَةً ، وحَطَّ عنه بها خَطيئةً ، ورفَعَ لهُ بِها درجَةً)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید بالوں کو اکھاڑا مت کرو، یقیناً یہ تو قیامت کے دن نور ہوگا، اور جس شخص نے اسلام کی حالت میں بڑھاپے کو پایا، اس (سفید بال) کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھے گا، اور اس کا ایک گناہ معاف کرے گا اور اس کا ایک درجہ بلند کرے گا۔ [حسن، صحیح۔ صحیح ابن حبان: 2985]

10- داڑھی کو سیاہ رنگ لگانے کی ممانعت

1075 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما؛ قال: قال رسول الله ﷺ: ((يكون قومٌ يخضبونَ في آخرِ الزمانِ بالسوادِ؛ كَحَوَاصِلِ الحَمَامِ، لا يريحونَ رائِحَةَ الجنَّةِ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قربِ قیامت کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو (داڑھی وغیرہ کو) سیاہ رنگ لگائیں گے جس طرح کبوتر کی پوٹ ہوتی ہے (۲۱) وہ لوگ جنت کی خوشبو تک نہ پا سکیں گے۔ [صحیح۔ سنن ابی داؤد 4212، السنن الکبری للنسائی: 5075، مسند أحمد: 2470، مسند أبی یعلی الموصلی: 2596]

11- مصنوعی بال لگانے اور لگوانے، چہرے کے بال اکھڑوانے، جسم کے کسی حصہ میں سوراخ کر کے سرمہ بھرنے یا بھروانے اور دانتوں میں خوبصورتی کے لئے فاصلہ کروانے کی ممانعت

1076 عن أسماء رضی اللّٰہ عنہا : أنَّ امْرأةً سألتِ النبیَّ ﷺ فقالَتْ :یا رسولَ اللّٰہ !إنَّ ابْنَتی أصابَتْها الحَصْبَة فتمرَّقَ شَعْرُها ، وإنّي زَوَّجْتُها؛ أفأصِلُ فِيه ؟ فقال : ((لعَنَ اللّٰہ الواصِلَةَ والموصُولَةَ)).

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میری بیٹی کے چیچک نکل آئی ہے اور بال جھڑ گئے ہیں اور میں نے اس کی شادی طے کر دی ہے کیا میں اس کے بالوں میں دوسرے (مصنوعی) بال ملا دوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے (اپنے بالوں میں مصنوعی) بال ملانے والی اور ملوانے والی پر لعنت کی ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5936، 5941۔ صحیح مسلم: 2122، سنن ابن ماجہ: 1988]

1077 عن ابن مسعودٍ رضي اللّٰہ عنہ ؛ أنّہ قال: لَعَنَ اللّٰہ الواشِماتِ والمُسْتَوْشِمَاتِ، والمتَنَمِّصَاتِ والمتَفَلِّجاتِ لِلْحُسْنِ ، المغيِّراتِ خَلْقَ اللّٰہ. فقالَتْ لہُ امْرَأةٌ فی ذلك. فقالَ:وما لی لا ألْعَنُ مَنْ لَعَنَہُ رسولُ اللّٰہ ﷺ وھو فی کتابِ اللّٰہ؟ قالَ اللّٰہ تعالی:﴿وما آتاکُم الرَّسولُ فَخُذوہُ وما نَھاکُم عَنْہُ فانتَھُوا﴾.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ''لعنت کی ہے اللہ نے ان عورتوں پر جو جسم گودیں اور گدوائیں۔ اور جو حسن کی خاطر دانتوں میں فاصلہ کروائیں، اللہ کی تخلیق کو تبدیل کریں۔ ایک خاتون سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہا: مجھے آپ سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو جسم گودیں اور گدوائیں۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے کیا ہوا کہ میں ان پر لعنت نہ کروں جن پر رسول اللہ ﷺ

نے لعنت کی ہے اور یہ اللہ کی کتاب میں بھی وارد ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی ﴿وما آتاکُم الرَّسولُ فَخُذوهُ وما نَهاکُم عَنهُ فانتَهُوا﴾ ''اور رسول جو کچھ تمہیں دے دیں وہ لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔'' [صحیح۔ سنن أبی داؤد:4169، صحیح البخاری: 5939، صحیح مسلم: 2125]

12- عورتوں اور مردوں کے لیے اِثمد سرمہ لگانے کی ترغیب

1078 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما؛ أنَّ النبيَّ ﷺ قال: ((**اكْتَحِلوا بالإثْمِدِ ؛ فإنَّه يَجلو البصرَ، ويُنبتُ الشعَر**)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اِثمد سرمہ لگایا کرو یہ نظر کو تیز کرتا اور (پلکوں کے) بالوں کو خوب اگاتا ہے۔

[**صحيح لغيره**۔ جامع الترمذی:1757، سنن نسائی 5113، صحیح ابن حبان: 5423]

1079 عن عليّ بنِ أبي طالبٍ رضى الله عنه؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((**عليكُم بالإثْمِدِ ؛ فإنَّه مَنْبَتَةٌ لِلشعَرِ، مَذْهَبَةٌ لِلْقَذى ، مَصْفاةٌ لِلْبَصَرِ**)).

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اِثمد سرمہ لگایا کرو یہ (پلکوں کے) بال خوب اگاتا، آنکھوں کی خوب صفائی کرتا اور نظر کو بھی خوب تیز کرتا ہے۔

[حسن، صحیح۔ طبرانی فی الکبیر:1831]

کھانے اور پینے کے احکام ومسائل

اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے خوراک ایک عظیم نعمت ہے۔ انسانی بقا کے لئے کھانا پینا لازم وملزوم کی حیثیت رکھتا ہے۔ انسان کی تخلیق کا بنیادی مقصد عبادت الٰہی ہے اور عبادت گذاری کے لئے ہر دم تیار رہنے کی غرض سے کھانے اور پینے کی اشد ضرورت ہے، تاکہ ایک مؤمن کی صحت اس کا بھرپور ساتھ دے اور وہ بڑھ چڑھ کر عبادت الٰہی میں حصہ لے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی مزید رحمت یہ ہے کہ اس نے کھانے اور پینے کی صرف وہی اشیاء ہمارے لیے حلال کیں کہ جو ہماری صحت اور تندرستی کے لئے فائدہ مند تھیں خواہ وہ دانے ہوں، پھل ہوں یا جانور ہوں۔ جبکہ انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہر چیز کو حرام قرار دے دیا گیا۔

حلال کھانے کا حکم

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۡ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴾

''اے لوگو! زمین میں جتنی بھی حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں انہیں کھاؤ پیو اور شیطانی راہ پر نہ چلو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔'' [البقرہ: 168]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھاؤ، پیو اور صدقہ کرتے رہو جب تک کہ فضول خرچی اور تکبر اس کے ساتھ نہ مل جائے۔ [حسن: سنن النسائی: 2559، سنن ابن ماجہ: 3605]

کھانے اور پینے کے چند آداب:

① صرف حلال چیز ہی کھائی جاسکتی ہے۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۡ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴾

''لوگو! زمین میں جتنی بھی حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں انہیں کھاؤ پیو اور شیطانی راہ پر نہ چلو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔'' [البقرہ: 168]

② حرام سے اجتناب ضروری ہے۔ مثلاً مردہ جانور، خنزیر کا گوشت، ذبح کے وقت بہنے والا خون، غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز، ہر کچلی والا اور پنجے سے شکار کرنے والا جانور وغیرہ۔

③ کھانے سے پہلے بسم اللہ اور فارغ ہو کر الحمد للہ پڑھنا چاہیے۔

④ کھانے میں عیب نکالنا خلافِ سنت ہے۔

⑤ کھانا دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے ہی کھانا چاہیے۔

⑥ کھانے میں پھونکیں مارنا منع ہے۔

⑦ بوقت ضرورت کھڑے ہو کر کھانا پینا جائز ہے۔

⑧ لیٹ کر یا ٹیک لگا کر کھانا درست نہیں۔

⑨ مشروب کو تین سانسوں میں پینا چاہیے، ہر بار منہ برتن سے ہٹا کر سانس لینا چاہیے۔

کھانے سے پہلے بسم اللہ سنت بھی اور باعثِ برکت بھی:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) آیا اس نے سارا کھانا دو لقموں میں کھا لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ بسم اللہ پڑھ لیتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا ایک روایت میں ہے کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اُسے بِسْمِ اللّٰہ کھانے پر ضرور پڑھ لینی چاہیے، لیکن اگر وہ (کھانے کے) شروع میں بسم اللّٰہ پڑھنا بھول گیا تو چاہیے کہ (کھانے کے دوران) یہ پڑھ لے (بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ)۔

[**صحيح لغيره:** سنن أبي داؤد: 3767، جامع الترمذي: 1858، سنن ابن ماجه: 3264، صحيح ابن حبان: 5214]

گھر میں داخل ہونے، کھانے اور پینے سے پہلے اللہ کا ذکر شیطان سے حفاظت کا ذریعہ:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوا اور داخل ہوتے وقت اللہ کا نام لے اور کھاتے وقت (بھی) اللہ کا نام لے تو شیطان (اپنے لشکر کو) کہتا ہے کہ (اس گھر میں) نہ تمہارا ٹھکانہ ہے اور نہ ہی رات کا کھانا ہے اور جب کوئی گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان (اپنے لشکر کو) کہتا ہے کہ تم نے رات کا ٹھکانہ پالیا ہے اور جب کھاتے وقت (بھی) اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے تم نے رات کا ٹھکانہ اور رات کا کھانا بھی پالیا ہے۔ [صحیح: صحیح مسلم: 2018، سنن أبي داوٗد: 3765، جامع الترمذی: ، نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: 178، سنن ابن ماجہ: 3887]

سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرنے کی سزا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اِسے آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔ اور جس نے دنیا میں شراب پی وہ اِسے آخرت میں پی نہ سکے گا، اور جس نے دنیا میں سونے اور چاندی کے برتنوں میں (کھایا اور) پیا وہ آخرت میں ان برتنوں میں (کھا) پی نہ سکے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (کیونکہ یہ ریشم) جنتیوں کا لباس ہے، (شراب) جنتیوں کا مشروب ہے، (سونے و چاندی کے برتن) جنتیوں کے برتن ہیں۔ [صحیح: المستدرك للحاکم: 141/4]

ہمیشہ برتن کے کناروں سے کھایئے برکت باقی رہے گی:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے، لہٰذا اس کے کناروں سے کھاؤ اور درمیان سے نہ کھاؤ۔ [صحیح لغیرہ: سنن أبی داوٗد: 3772، جامع الترمذی: 1805، مسند أحمد: 270/1، سنن ابن ماجہ: 3277، صحیح ابن حبان: 5245]

مل جل کر کھانے کی اہمیت:

سیدنا وحشی بن حرب رحمہ اللہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (ایک دن) عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم (اگرچہ خاصی مقدار میں) کھانا کھاتے ہیں لیکن ہمارا پیٹ نہیں بھرتا

تو آپ ﷺ نے پوچھا: تم لوگ الگ الگ کھانا کھاتے ہو یا اکٹھے مل کر کھاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ ہم لوگ تو الگ الگ کھاتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم لوگ اپنے کھانے پر اکٹھے بیٹھا کرو اور اس پر (یعنی کھاتے وقت) اللہ کا نام لیا کرو، تمہارے لیے اس (کھانے) میں برکت عطا کی جائے گی۔

[حسن لغيره: سنن أبي داوٗد:3764، سنن ابن ماجه: 3286، صحيح ابن حبان: 5224]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے محبوب اور پسندیدہ اللہ کے نزدیک وہ کھانا ہے جس پر زیادہ سے زیادہ ہاتھ پڑیں (یعنی کھانے والے زیادہ ہوں)۔

[حسن لغيره: مسند أبي يعلىٰ الموصلي: 2041، مجمع الزوائد : 21/5]

بھوک رکھ کر کھانے کی فضیلت:

سیدنا عطیہ بن عامر جہنی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ کھانا کھانے پر مجبور کیا گیا کہ وہ اِسے کھائیں تو اس وقت میں نے انہیں یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: مجھے ضرورت نہیں بیشک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا بیشک دنیا میں زیادہ سیر ہو کر کھانے والا قیامت کے روز لمبی مدت بھوکا رہے گا اور فرمایا: اے سلمان رضی اللہ عنہ! دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔

[صحيح لغيره: سنن ابن ماجه: 3351، بيهقي في الشعب: 6087]

فخر اور ریاکاری کے لئے کھانا کھلانے کی سزا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے (کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا) سب سے بُرا کھانا اس ولیمہ کا ہے جس میں مالداروں کو بلایا جائے اور مسکینوں کو چھوڑ دیا جائے اور جس نے (کھانے کی) دعوت کو قبول نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔

[صحيح: صحيح البخاري: 5177، صحيح مسلم:1432، سنن أبي داوٗد: 3742، سنن ابن ماجه: 1913]

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کے کھانے سے منع فرمایا جو کھانا دوسرے کے مقابلے میں فخر کرنے کے لیے کھلاتے ہوں۔

[صحيح لغيره: سنن أبي داوٗد: 3754]

برکت چاہیے تو کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کی بجائے انگلیوں کو چاٹ لیجیے:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کہ شیطان تمہارے ہر کام کے وقت تمہارے پاس موجود ہوتا ہے یہاں تک کہ تمہارے کھانے کے وقت بھی تمہارے پاس موجود رہتا ہے لہٰذا تم میں سے جب کسی شخص کا کوئی نوالہ گر جائے تو چاہیے کہ اس کو اٹھا لے (مٹی وغیرہ) جو چیز اس کو لگ گئی ہو اس کو صاف کر کے کھا لے، اور اِسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے نیز جب کھانا کھا چکے تو چاہیے کہ اپنی انگلیاں چاٹ لے کیوں کہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کے کون سے کھانے (کے کس حصہ) میں برکت ہے۔

[صحیح: صحیح مسلم: 2033، البیهقی فی الشعب: 5467، سنن ابن ماجه: 3269]

کھانے کھا کر اللہ کا شکر ادا کرنے کی فضیلت:

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی کھانا کھایا پھر یہ دعا پڑھی۔ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَطْعَمَنِیْ هَذَا الطَّعَامَ ، وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ'' (تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھ کو یہ روزی دی بغیر میری کسی قوت وطاقت کے) تو (اس دعا کے پڑھنے پر) اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

[حسن لغیره: سنن أبی داوٗد: 4023، سنن ابن ماجه: 3285، جامع الترمذی: 3458]

19 کھانے وغیرہ کا بیان

1- کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے کی ترغیب اور چھوڑنے پر وعید

1080 عن عائشة رضي الله عنها قالت : كانَ النبيُّ ﷺ يأكُلُ طعاماً في سِتَّةٍ مِنْ أصحابه ، فجاءَ أعرابيٌّ فأكلَه بلُقْمَتين ، فقال رسولُ اللّٰه ﷺ :((أما إنَّه لوْ سَمَّى لكفَاكُمْ)). وفي روايةٍ : ((فإذا أكَل أحدُكم طعامًا ، فلْيذْكُرِ اسْمَ اللّٰه عليه ، فإنْ نَسِيَ في أوّلِه ، فلْيَقُلْ :بِسْمِ اللّٰه أوّلَه و آخِرَه)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ اپنے چھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) آیا اس نے سارا کھانا دو لقموں میں کھالیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ بسم اللہ پڑھ لیتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا ایک روایت میں ہے کہ (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اُسے بِسْمِ اللّٰه کھانے پر ضرور پڑھ لینی چاہیے، لیکن اگر وہ (کھانے کے) شروع میں بسم اللّٰه پڑھنا بھول گیا تو چاہیے کہ (کھانے کے دوران) یہ پڑھ لے (بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ)۔ [صحیح لغیرہ: سنن أبی داود: 3767، جامع الترمذی: 1858، سنن ابن ماجہ: 3264، صحیح ابن حبان: 5214]

1081 عن جابرٍ رضي الله عنه ؛ أنَّه سمعَ النبيَّ ﷺ يقول : ((إذا دَخَل الرجلُ بيتَه فذكَر اللّٰه تعالى عندَ دُخولِه وعندَ طَعامِه ؛ قال الشيطانُ :لا مَبِيتَ لكُم ولا عَشاءَ. وإذا دَخَل فلَمْ يذْكُرِ اللّٰه عندَ دُخولِه؛ قال الشيطانُ :أدركْتُم المَبِيتَ ، وإذا لَمْ يذْكُرِ اللّٰه عِندَ طعامِه ؛ قال الشيطانُ :أدركْتُم المبِيتَ و العَشَاءَ .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوا اور داخل ہوتے وقت اللہ کا نام لے اور کھاتے وقت (بھی) اللہ کا نام لے تو شیطان (اپنے لشکر کو) کہتا ہے کہ (اس گھر میں) نہ تمہارا ٹھکانہ ہے اور نہ ہی رات کا کھانا ہے اور جب کوئی گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان (اپنے لشکر کو) کہتا ہے کہ تم نے رات کا ٹھکانہ پالیا ہے اور جب کھاتے وقت (بھی) اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے تم نے رات کا ٹھکانہ اور رات کا کھانا بھی پالیا ہے۔ [صحیح: صحیح مسلم: 2018، سنن أبی داوٗد: 3765، جامع الترمذی: ، نسائی فی عمل الیوم واللیلة: 178، سنن ابن ماجه: 3887]

1082 عن حذيفة ـ هو ابن اليمان ـ رضي الله عنه قال: كنَّا إذا حضرْنا معَ رسولِ اللّٰه ﷺ طعامًا لَمْ يَضعْ أحدُنا يَده حتى يبْدأَ رسولُ اللّٰه ﷺ، وأنَّا حضرنا معَه طعامًا، فجاء أعرابيٌّ كأنَّما يُدفَعُ، فذَهَب ليضَعَ يده في الطعامِ؛ فأَخذَ رسولُ اللّٰه ﷺ بيَدِه. ثمَّ جاءتْ جاريَةٌ كأنَّما تُدفَعُ، فذهبت لِتَضَع يَدها في الطعامِ؛ فأخذَ رسولُ اللّٰه ﷺ بيدها وقال: ((إنَّ الشيطان يَستَحِلُّ الطعام الذي لَمْ يُذكَرِ اسْمُ اللّٰه عليه، وإنَّه جاء بهذا الأعْرابيِ يستحلُّ به؛ فأخذتُ بيده، وجاء بهذِهِ الجاريَةِ يسْتَحِلُّ بها؛ فأخذتُ بيدها، والذي نفسي بيدِه إنَّ يَده لفي يدي مع أيْديهِما)).

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کے لیے حاضر ہوتے تو ہم میں سے کوئی اس وقت تک کھانے کو ہاتھ نہ لگاتا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع نہ فرما دیتے۔ (ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ) ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے (ہی) تھے کہ ایک عرابی بھوک کی شدت سے بے تاب ہو کر (ایسی تیزی سے آیا کہ) گویا کہ اس کو کوئی دھکیل کر لا رہا ہو، آتے ہی اس نے کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا پھر ایک بچی آئی (اس تیزی سے) گویا کہ اس کو دھکیل کر لایا جا رہا ہو وہ بھی کھانے پر ہاتھ ڈالنے والی ہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: شیطان اس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ شیطان اس اعرابی کو لے کر آیا تاکہ اس کے ذریعہ کھانا کھالے (اس لیے کہ یہ اللہ کا نام نہیں لے گا تو شیطان کو کھانے کا موقع مل جائے گا) لہٰذا میں نے اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا، شیطان اس بچی کو دھکیل کر لایا تاکہ اس کے ساتھ اسے بھی کھانے کا موقع مل جائے میں

نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ شیطان کا ہاتھ (بھی) میرے ہاتھ میں ہے۔

[صحیح: صحیح مسلم: 2017، نسائی فی عمل الیوم اللیلة: 273، سنن أبی داوٗد: 3766]

2- سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کرنے پر وعید اور ان برتنوں کا مردوں اور عورتوں دونوں پر حرام ہونے کا بیان

1083 عن حذيفة رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((لا تَلْبَسوا الحريرَ ولا الدِّيبَاجَ ، ولا تشْرَبوا في آنيةِ الذهبِ والفضَّةِ ، ولا تأكُلوا في صِحافِها ، فإنَّها لهُمْ في الدنيا ، ولكُم في الآخِرَةِ)).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: موٹا اور باریک (کسی بھی قسم کا) ریشم نہ پہنو اور نہ ہی سونے چاندی کے برتن میں پیو اور نہ ہی سونے و چاندی کے برتنوں میں کھاؤ، اس لیے کہ ان (کفار اور مشرکین) کے لیے یہ دنیا میں ہے اور تمہارے لیے آخرت میں ہے۔

[صحیح: صحیح البخاری: 5633، صحیح مسلم: 2067]

1084 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((مَنْ لبسَ الحريرَ في الدنيا لَمْ يلبَسْهُ في الآخرةِ، ومَنْ شرِب الخمرَ في الدنيا لَمْ يشربْهُ في الآخِرَةِ ، ومَنْ شربَ في آنيَةِ الذهَبِ والفضَّةِ لَمْ يشرَبْ بِها في الآخِرَة ـ ثم قال :ـ لِباسُ أهلِ الجنَّةِ ، وشَرابُ أهلِ الجنَّةِ ، وآنيةُ أهلِ الجنَّةِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے

آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔ اور جس نے دنیا میں شراب پی وہ اِسے آخرت میں پی نہ سکے گا، اور جس نے دنیا میں سونے اور چاندی کے برتنوں میں (کھایا اور) پیا وہ آخرت میں ان برتنوں میں (کھا) پی نہ سکے گا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (کیونکہ یہ ریشم) جنتیوں کا لباس ہے، (شراب) جنتیوں کا مشروب ہے، (سونے وچاندی کے برتن) جنتیوں کے برتن ہیں۔ [صحيح: المستدرك للحاكم: 141/4]

3-بائیں ہاتھ سے کھانے، پینے پر وعید اور برتن میں پھونک مارنے کی ممانعت اور مشکیزے کے منہ سے پینے اور برتن کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پینے کی ممانعت

1085 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن النبي ﷺ قال : ((لِيأْكُلْ أحدُكم بيَمِينه ، ولْيَشْرَبْ بيمِينه ، ولْيأْخُذْ بيمينه ، ولْيُعْطِ بيَمينه ؛ فإنَّ الشيطانَ يأكلُ بشِمالِه ، ويشربُ بشِمالِه ، ويُعطي بشِمالِه، ويأْخُذ بشِمالِه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اس کو چاہیے کہ دائیں ہاتھ سے کھائے، اور دائیں ہاتھ سے ہی پئے۔ (اگر کسی کو کوئی چیز دے تو) دائیں ہاتھ سے ہی دے اور (کسی سے کوئی چیز لے تو) دائیں ہاتھ سے ہی لے، کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے ہی لیتا اور دیتا ہے۔ [صحیح لغیرہ: سنن ابن ماجه: 3266]

1086 عن أبي سعيد الخدريّ رضي الله عنه قال : نهى رسولُ الله ﷺ عنِ الشربِ من ثُلْمَةِ القَدحِ ، وأنْ يُنفَخَ في الشرابِ.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیالے وغیرہ کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پانی پینے اور پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ [صحیح لغیرہ: سنن أبی داوٗد: 3722، صحیح ابن حبان: 5315]

1087 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما: أنَّ النبيَّ ﷺ نَهى أنْ يُتَنفَّسَ في الاناءِ ، ويُنفَخَ فيهِ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے برتن میں سانس لینے اور پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ [صحیح: سنن أبی داوٗد: 3728، صحیح ابن حبان: 5316، جامع الترمذی: 1888]

1088 عن أنس بن مالكٍ رضي الله عنه : أن النبيَّ ﷺ كان يَتنفَّسُ في الإناءِ ثلاثاً . ويقول: ((هو أَمْرأُ وأَرْوى)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پانی پیتے ہوئے تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور یہ بھی فرمایا کرتے کہ اس طریقہ سے پینا زیادہ خوشگوار اور خوب سیراب کرنے والا ہے۔ [صحیح: جامع الترمذی: 1884]

4- برتن کے درمیان سے کھانے کی بجائے کناروں سے کھانے کی ترغیب

1089 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما عنِ النبيِّ ﷺ قال : ((البَركَةُ تنزِلُ وسْطَ الطعامِ ، فكُلوا مِنْ حافَتَيْهِ، ولا تأكُلوا مِنْ وَسطِهِ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے، لہٰذا اس کے کناروں سے کھاؤ اور درمیان سے نہ کھاؤ۔ [صحیح لغیرہ: سنن أبی داؤد:3772، جامع الترمذی: 1805، مسند أحمد: 270/1، سنن ابن ماجه: 3277، صحیح ابن حبان: 5245]

5- سرکہ اور زیتون کے کھانے کی ترغیب اور گوشت کو چھری سے کاٹ کر کھانے کی بجائے نوچ کر کھانے کی ترغیب

1090 عن أم هانيءٍ بنتِ أبي طالب رضي الله عنها قالت: دخَل عليَّ رسولُ الله ﷺ فقال: ((هلْ عندكُم مِنْ شيْءٍ؟)). فقلتُ: لا ، إلا كِسَرٌ يا بِسَةٌ وخَلٌّ. فقال النبيُّ ﷺ: ((قَرِّبيهِ ، فما أقْفَرَ بيتٌ مِنْ أُدْمٍ فيهِ خَلٌّ)).

سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا (جو ابو طالب کی بیٹی یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں) بیان کرتی ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے، پھر آپ ﷺ نے پوچھا کہ (کھانے کے لیے) تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کی: سوکھے ٹکڑے اور سرکے کے علاوہ کچھ نہیں ہے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہی سامنے لے آؤ، وہ گھر سالن سے خالی نہیں جس میں سرکہ ہو۔ [صحیح لغیرہ: جامع الترمذی: 1841]

1091 عن أبي أُسَيْدٍ رضي الله عنه عن رسولِ الله ﷺ قال: ((كُلوا الزيتَ وادَّهنُوا به ؛ فإنَّه مِنْ شجَرةٍ مبارَكةٍ)).

سیدنا ابو اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روغن زیتون کھایا کرو اور بدن پر اس کی مالش کیا کرو، کیونکہ یہ ایک بابرکت درخت (زیتون) کا تیل ہے۔

[حسن لغیرہ: جامع الترمذی: 1852، المستدرك للحاكم: 398/2]

6- مل جُل کر کھانے کی ترغیب

1092 عن وحشي بن حربٍ بن وحشي بن حربٍ عن أبيه عن جده رضي الله عنه قال : قالوا : يا رسولَ الله ! إنا نأكُل ولا نشبَعُ ؟ قال : ((تَجْتَمِعون على طعامِكُم أوْ تَتَفَرَّقونَ ؟)). قالوا : نَتفرَّقُ . قال : ((اجْتَمِعوا على طعامِكُم ، واذْكُروا اسْمَ اللّه ؛ يُبارِكْ لكُم فيهِ)).

سیدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (ایک دن) عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم (اگرچہ خاصی مقدار میں) کھانا کھاتے ہیں لیکن ہمارا پیٹ نہیں بھرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم لوگ الگ الگ کھانا کھاتے ہو یا اکٹھے مل کر کھاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ ہم لوگ تو الگ الگ کھاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم لوگ اپنے کھانے پر اکٹھے بیٹھا کرو اور اس پر (یعنی کھاتے وقت) اللہ کا نام لیا کرو، تمہارے لیے اس (کھانے) میں برکت عطا کی جائے گی۔

[حسن لغیرہ: سنن أبي داوٗد: 3764، سنن ابن ماجه: 3286، صحیح ابن حبان: 5224]

1093 عن جابرٍ رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول : ((طعامُ الواحِدِ يكفي الاثْنَيْنِ و طعامُ الاثْنَيْنِ يكفي الأرْبَعةَ، وطعامُ الأربَعةِ يكفي الثَّمانِيَةَ)). وفي رواية: ((وَيَدُاللّه على الجماعة)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک کا کھانا دو کو اور دو کا کھانا چار افراد کو اور چار کا کھانا آٹھ افراد کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دستِ رحمت جماعت پر ہوتا ہے۔ [صحیح: صحیح مسلم: 2059، جامع الترمذي: 1820، سنن ابن ماجه: 3254، البزار في كشف الأستار: 2874]

1094 عن جابرٍ رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((إنَّ أحبَّ الطعام إلى الله ما كَثُرَتْ عليه الأَيْدِي)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے محبوب اور پسندیدہ اللہ کے نزدیک وہ کھانا ہے جس پر زیادہ سے زیادہ ہاتھ پڑیں (یعنی کھانے والے زیادہ ہوں)۔

[حسن لغیرہ: مسند أبي يعلى الموصلي: 2041، مجمع الزوائد: 21/5]

7- بہت زیادہ پیٹ بھر کر کھانے پر وعید اور کھانے پینے میں بطور فخر بہت زیادہ تکلّف کرنے کی ممانعت

1095 عن أبي هريرة رضي الله عنه أنَّ رجُلاً كان يأكل أكلاً كثيرًا فأسلَم ، فكان يأكل أكلاً قليلاً ، فذكر ذلك لرسول الله ﷺ، فقال : ((**إنَّ المؤمنَ يأكلُ في مِعىً واحدٍ ، وإنَّ الكافِرَ في سَبْعَةِ أمْعاءٍ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بہت زیادہ کھاتا تھا لیکن جب وہ مسلمان ہوا تو اس کی خوراک بہت کم ہو گئی اور جب یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ [صحیح: مؤطا امام مالك: 924/2، صحیح البخاری: 5396، صحیح مسلم: 2063، سنن ابن ماجه: 3256، جامع الترمذی: 1818]

1096 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : **تَجشَّأَ رجلٌ عند رسولِ الله ﷺ ، فقال :((كفَّ عنَّا جُشاءَك، فإنَّ أكْثَرهُمْ شِبَعاً في الدنيا ؛ أطوَلُهم جوعاً يومَ القيامَةِ))**.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ڈکار لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا ڈکار ہم سے روک لے یقیناً دنیا میں اکثر پیٹ بھر کر کھانے والے قیامت کے دن بہت طویل بھوک سے دوچار ہوں گے۔ [صحیح لغیره: جامع الترمذی: 3478، سنن ابن ماجه: 3350، بیهقی فی الشعب: 5646، شرح السنه: 4048]

1097 عن عطية بن عامرٍ الجهني قال: **سمعتُ سَلْمانَ رضي الله عنه وأُكْرِهَ على طعامٍ يأكُلُه ؛ فقالَ :حَسْبي؛ إنّي سمعْتُ رسولَ الله ﷺ يقول :((إنَّ أكثَر الناسِ شِبَعاً في الدنيا ؛ أطوَلُهُم جوعاً يومَ القِيامَةِ)). وقال:((يا سلمانُ! الدنيا سجنُ المؤمنِ ، وجنَّةُ الكافِرِ))**.

سیدنا عطیہ بن عامر جہنی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ کھانا کھانے پر مجبور کیا گیا کہ وہ اسے

کھائیں تو اس وقت میں نے انہیں یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: مجھے ضرورت نہیں بیشک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا بیشک دنیا میں زیادہ سیر ہو کر کھانے والا قیامت کے روز لمبی مدت بھوکا رہے گا اور فرمایا: اے سلمان رضی اللہ عنہ! دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔

[صحيح لغيره: سنن ابن ماجه: 3351، بيهقى فى الشعب: 6087]

1098 عن عليٍّ رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((أنتُم اليومَ خيرٌ أمْ إذا غُدِيَ على أحدِكُم بِجَفْنةٍ مِنْ خُبزٍ ولَحْمٍ، ورِيحَ عليه بأُخْرى، وغدا في حُلةٍ وراحَ في أُخْرى، وستَرتُمْ بيوتَكُمْ كما تُسْتَرُ الكَعْبَةُ؟)). قلنا: بَلْ نحنُ يومَئِذٍ خيرٌ، نتفرغ للعبادة. فقالَ: ((بَلْ أنتُم اليومَ خيرٌ)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم آج بہتر ہو یا جب صبح کرے گا تمہارا ایک گوشت اور روٹی کے بڑے برتن پر اور شام کرے گا دوسرے بڑے برتن پر اور صبح ایک لباس پہنے گا اور شام دوسرا اور اپنے گھروں کی دیواروں کے ساتھ کعبہ کے غلاف کی مانند پردے لٹکاؤ گے ہم نے کہا بلکہ ہم اس دن بہتر ہوں کیونکہ عبادت کے لیے (کام وکاج) سے فارغ ہوں گے آپ ﷺ نے فرمایا بلکہ تم آج (اس تنگدستی میں صبر و شکر کر کے) بہتر ہو۔[صحيح لغيره: جامع الترمذى: 2473]

1099 عن عمرو بن شعيبٍ عن أبيه عن جده قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((كُلوا واشْرَبوا، وتَصدقوا، [والْبَسوا] مالَمْ يُخالِطْهُ إسْرافٌ أو مَخِيل)).

سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھاؤ، پیو اور صدقہ کرتے رہو جب تک کہ فضول خرچی اور تکبر اس کے ساتھ نہ مل جائے۔

[حسن: سنن النسائى: 2559، سنن ابن ماجه: 3605]

1100 عن معاذِ بْنِ جبلٍ رضي الله عنه: أنَّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ لمَّا بعَثَ به إلى أهْلِ اليَمنِ قال له: ((إيَّاكَ والتَّنَعُّمَ، فإنَّ عبادَ اللّٰه لَيْسُوا بالْمُتَنَعِّمِينَ)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول ﷺ نے انہیں یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو ان سے ارشاد

فرمایا: ناز ونعمت کی زندگی بسر کرنے سے بچنا! اس لیے کہ اللہ کے بندے ناز ونعمت کی زندگی بسر نہیں کرتے۔

[حسن: مسند أحمد: 224/5، بيهقي في الشعب: 6178]

1101 عن أبي أمامة رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((سيكونُ رِجالٌ مِنْ أُمّتي يأكُلونَ أَلْوانَ الطّعامِ، ويشرَبونَ أَلْوانَ الشرابِ، ويلبَسونَ أَلْوانَ الثيابِ، ويتَشدَّقونَ في الكَلامِ؛ فأولئكَ شِرارُ أُمّتي)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو مختلف اقسام کے کھانے اور مختلف اقسام کے مشروبات پئیں گے اور رنگا رنگ کپڑے پہنیں گے بلا احتیاط گفتگو کریں گے یہی لوگ میری امت کے بدترین انسان ہیں۔

[حسن لغيره: ابن أبي الدنيا، طبراني في الكبير: 7513، والأوسط: 2351]

1102 وعن الضحاك بن سفيان رضي الله عنه؛ أنَّ رسول الله ﷺ قال له: ((يا ضحّاكُ! ما طَعامُكَ؟)). قال: يا رسولَ الله! اللَّحْمُ واللَّبَنُ. قال: ((ثمَّ يصيرُ إلى ماذا؟)). قال: إلى ما قَدْ عِلمْتَ. قال: ((فإنَّ الله تعالى ضرَبَ ما يَخْرُجُ مِنِ ابْنِ آدَمَ مَثَلاً لِلدُّنْيا)).

سیدنا ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: اے ضحاک رضی اللہ عنہ! تمہارا کھانا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! گوشت اور دودھ، آپ ﷺ نے فرمایا پھر اخیر میں وہ کیا بنتا ہے؟ انہوں نے عرض کی آپ ﷺ کو تو معلوم ہی ہے (کہ وہ انسان کے اندر سے کیسی بدبودار گندگی بن کر نکلتا ہے) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مثال یہی بیان کی ہے کہ جو انسان کے اندر سے (گندگی) نکلتی ہے۔ [صحيح لغيره: مسند احمد: 452/3]

8- بغیر عذر کے دعوت قبول کرنے سے انکار کی ممانعت اور دعوت قبول کرنے کا حکم اور ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کرنے والوں کی دعوت کا حکم

1103 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنّه كانَ يقول : ((شَرُّ الطعامِ طعامُ الوَليمَةِ ، يُدْعى إليها الأغنِياءُ ، ويُتْرَكُ المسَاكينُ ، ومَنْ لَمْ يأْتِ الدعوةَ فقَدْ عَصى اللّٰه ورسولَه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے (کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا) سب سے بُرا کھانا اس ولیمہ کا ہے جس میں مالداروں کو بلایا جائے اور مسکینوں کو چھوڑ دیا جائے اور جس نے (کھانے کی) دعوت کو قبول نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔

[صحيح: صحيح البخاري: 5177، صحيح مسلم:1432، سنن أبي داوٗد: 3742، سنن ابن ماجه: 1913]

1104 عن جابرٍ ـ هو ابنُ عبدِاللّٰه رضي اللّٰه عنهما ـ قال : قال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((إذا دُعِيَ أحدُكم إلى طعامٍ فلْيُجِبْ ، فإنْ شاءَ طَعِم ، وإنْ شاءَ ترَكَ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کھانے پر بلایا جائے تو اس کو چاہیے کہ (دعوت) قبول کرلے۔ چاہے تو کھالے چاہے تو نہ کھائے (لیکن جائے ضرور)۔

[صحيح: صحيح مسلم: 1430، سنن أبي داوٗد: 3740، سنن ابن ماجه: 1751]

1105 عن أبي أيوبَ الأنصاري قال : قال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((ستٌّ خِصالٍ واجِبَةٌ لِلْمُسْلِم على المسلم، مَنْ تركَ شيْئًا منهُنَّ ؛ فقد تَرَكَ حَقًّا واجباً :يُجيبُه إذا دَعاهُ ، وإذا لَقِيَه أنْ يُسَلِّمَ عليه ، وإذا عَطَسَ أنْ يُشَمِّتَه ، وإذا مرِضَ أنْ يَعوده ، [وإذا ماتَ أنْ يَتبَعَ جنَازَتَه] ، وإذا اسْتُنْصِح أنْ يَنْصَح له)).

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق واجب ہیں جو ان میں کوئی چیز چھوڑ دے گا اس نے واجب حق چھوڑا ① جب اسے دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرے ② جب اسے ملے تو سلام کہے ③ جب اسے چھینک آئے تو اس کی چھینک کا جواب دے ④

جب بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کرے ⑤ جب وہ فوت ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ کے لیے جائے ⑥ جب خیر خواہی چاہے تو اس کی خیر خواہی کرے۔[صحیح: صحیح ابن حبان فی کتاب التوبیخ الطبرانی فی الکبیر:4076]

1106 عن عكرمة قال : كان ابنُ عبَّاسٍ رضي الله عنهما يقول : **إنَّ النبيَّ ﷺ نَهى عن طعام المتبارِيَيْن أنْ يُؤْكَلَ.**

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کے کھانے سے منع فرمایا جو کھانا دوسرے کے مقابلے میں فخر کرنے کے لیے کھلاتے ہوں۔

[صحیح لغیره: سنن أبی داوٗد: 3754]

9- حصولِ برکت کے لیے انگلیوں کو صاف کرنے سے پہلے چاٹنے کی ترغیب

1107 وعن جابرٍ رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال : ((إنَّ الشيطانَ يحضرُ أحدَكم عندَ كلِّ شيءٍ مِنْ شانِه، حتّى يَحضرَه عند طعامه ، فإذا سَقَطتْ لُقْمَةُ أحدِكُم ، فليأخُذْها ، فَلْيُمِطْ ما كانَ بِها مِنْ أذَى ، ثُمَّ ليأكُلْها ، ولا يَدعْها للشيطانِ ، فإذا فرغ ، فَلْيَلْعَقْ أصابِعَه ، فإنّه لا يدري في أي طعامِهِ البَرَكَةُ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کہ شیطان تمہارے ہر کام کے وقت تمہارے پاس موجود ہوتا ہے یہاں تک کہ تمہارے کھانے کے وقت بھی تمہارے پاس موجود رہتا ہے لہٰذا تم میں سے جب کسی شخص کا کوئی نوالہ گر جائے تو چاہیے کہ اس کو اٹھا لے (مٹی وغیرہ) جو چیز اس کو لگ گئی ہو اس کو صاف کر کے کھا لے، اور اِسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے نیز جب کھانا کھا چکے تو چاہیے کہ اپنی انگلیاں چاٹ لے کیوں کہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کے کون سے کھانے (کے کس حصہ) میں برکت ہے۔

[صحيح: صحيح مسلم: 2033، البيهقي في الشعب: 5467، سنن ابن ماجه: 3269]

10- کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے شکر وحمد کی ترغیب

1108 عن معاذ بن أنسٍ رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال :((مَنْ أكلَ طَعاماً ثُمَّ قال :(الحمدُ للّٰه الذي أطْعَمني هذا الطَعامَ ، ورزَقَنيهِ مِنْ غيرِ حَوْلٍ مِنّي ولا قُوَّةٍ) ؛ غُفِرَله ما تَقدَّمَ مِنْ ذَنْبِه)).

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی کھانا کھایا پھر یہ دعا پڑھی۔ ''الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَطْعَمَنِیْ هَذَا الطَّعَامَ ، وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ'' (تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھ کو یہ روزی دی بغیر میری کسی قوت و طاقت کے) تو (اس دعا کے پڑھنے پر) اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

[حسن لغیرہ: سنن أبی داوٗد: 4023، سنن ابن ماجه: 3285، جامع الترمذی: 3458]

1109 عن أنس بن مالكٍ رضي اللّٰه عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال : ((إنَّ اللّٰه لَيَرْضَى عن العبْدِ أنْ يأكُلَ الأَكْلَةَ فيَحْمدَه عليها ، ويشرَبَ الشَّرْبَة فيحمدَه عليها)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بندہ سے خوش ہوتا ہے جب بندہ کوئی لقمہ کھا کر اللہ کی تعریف کرتا ہے اور پانی کا ایک گھونٹ پی کر اللہ کی تعریف کرتا ہے۔

[صحیح: صحیح مسلم: 2734، جامع الترمذی: 1816]

11- کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کی ترغیب

1110 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**مَنْ نامَ وفي يَدِه غَمَرٌ ولَمْ يَغْسِلْهُ ، فأصابَه شَيْءٌ ؛ فلا يَلو مَنَّ إلا نَفْسَه**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اس حال میں سو جائے کہ اس کے ہاتھ میں کھانے کی چکنائی کا اثر اور اس کی بو ہو اور وہ اس کو نہ دھوئے اور پھر اس کی وجہ سے اس کو کیڑا وغیرہ کاٹ لے تو وہ صرف خود ہی کو ملامت کرے۔

[صحیح: سنن أبی داوٗد: 3852، جامع الترمذی: 1860، سنن ابن ماجه: 3297]

حکومت، امارت اور قضاء

قاضی اور جج کا منصب ایک انتہائی ذمہ دارانہ منصب ہے کیونکہ اس میں ہر پیش آمدہ مقدمہ اور معاملہ میں جج کو خاطر خواہ اختیار حاصل ہو جاتا ہے اس لیے یہ ایک پر کشش ذمہ داری ہے، فیصلہ کرتے وقت جو اپنے منصب قضاء کا غلط فائدہ اٹھائے تو وہ کسی بھی صورت درست اور صحیح فیصلہ نہیں کر سکتا۔ لیکن جیسے یہ ذمہ داری بغیر سوال کے ملے اور اس میں انصاف کے تقاضے پورے کرے تو یہی ذمہ داری اس کے لیے خیر و برکت کا سامان بن جاتی ہے۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ! حکومت و عہدہ طلب نہ کرو کیونکہ اگر تمہاری طلب (وخواہش) کے بغیر تمہیں حکومت و سیادت دی گئی تو (اللہ کی طرف سے) تمہاری مدد کی جائے گی (کہ تم عدل و انصاف اور نظم وضبط کے ساتھ اس کی ذمہ داریوں کو انجام دے سکو) اور اگر تمہاری (خواہش و) طلب پر تمہیں امارت و سیادت دی گئی تو تجھے اس کے حوالہ کر دیا جائے گا (اللہ کی جانب سے تمہاری مدد نہ کی جائے گی)۔

[صحیح: صحیح البخاری: 7146، صحیح مسلم: 1652]

جج تین طرح کے ہیں:

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں ایک قسم کے تو جنت میں جانے والے اور دو قسم کے دوزخ میں جانے والے ہیں، لہٰذا جنت میں جانے والا قاضی تو وہ شخص ہے جس نے حق کو جانا پھر حق ہی کے مطابق فیصلہ کیا اور جس نے حق کو جانا پھر اس کے باوجود اپنے فیصلہ میں ظلم کیا تو وہ جہنمی ہے، اسی طرح جس شخص نے اپنی جہالت کی وجہ سے حق کو نہ جانا اور اس حالت میں لوگوں کے تنازعات کا فیصلہ کر دیا تو وہ بھی جہنمی ہے۔

[صحیح لغیرہ: سنن أبی داود: 3571، 3572، جامع الترمذی: 1322، سنن ابن ماجہ: 2315]

منصف جج اور اللہ کی مدد:

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ (کا تعاون) قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ عدل وانصاف کا پابند رہے، پھر جب وہ (عدل وانصاف کی پابندی چھوڑ کر) بے انصافی کا رویہ اختیار کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے الگ اور بے تعلق ہو جاتا ہے اور پھر شیطان اس کا ہمدم اور رفیق ہو جاتا ہے۔

[**حسن:** جامع الترمذی: 1330، سنن ابن ماجه: 2312، صحیح ابن حبان: 5062، المستدرك للحاكم: 93/4]

اس لیے قضا و منصف کی ذمہ داری وہی قبول کرے کہ جسے یقین ہو کہ وہ اس ذمہ داری کو کما حقہ ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا جس امام (حکمران) اور والی نے سخت اندھیری رات اس حال میں گزاری کہ وہ اپنے رعیت کو دھوکہ دینے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیگا اور ایک روایت ہے کہ جو بھی حکمران رات اس حال میں گزارے کہ وہ اپنی عوام سے دھوکہ کرنے والا ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی اور اس (جنت) کی خوشبو قیامت کے دن ستر سال کی مسافت سے پائی جائے گی۔[**صحیح لغیرہ:** الطبرانی و ذکرہ الهیثمی فی مجمع الزوائد:212/5]

عدل جنت جبکہ بے انصافی جہنم میں لے جاتی ہے:

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں ایک قسم کے تو جنت میں جانے والے اور دو قسم کے دوزخ میں جانے والے ہیں، لہٰذا جنت میں جانے والا قاضی تو وہ شخص ہے جس نے حق کو جانا پھر حق ہی کے مطابق فیصلہ کیا اور جس نے حق کو جانا پھر اس کے باوجود اپنے فیصلہ میں ظلم کیا تو وہ جہنمی ہے، اسی طرح جس شخص نے اپنی جہالت کی وجہ سے حق کو نہ جانا اور اس حالت میں لوگوں کے تنازعات کا فیصلہ کر دیا تو وہ بھی جہنمی ہے۔

[**صحیح لغیرہ:** سنن أبی داوٗد: 3571، 3572، جامع الترمذی: 1322، سنن ابن ماجه: 2315]

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ عادل حکمران، اللہ کے ہاں نور کے ممبروں پر جگہ پائیں گے جو رحمٰن کے داہنے ہاتھ کی طرف ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں (اور عادل حکمران وہ ہیں) جو اپنے فیصلوں اور اپنے اہل اور اپنے زیر تصرف معاملات میں عدل و انصاف کرتے ہیں۔ [صحیح: صحیح مسلم: 1827، سنن النسائی: 5379]

عہدہ مانگنے کی مذمت:

سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ! حکومت وعہدہ طلب نہ کرو کیونکہ اگر تمہاری طلب (وخواہش) کے بغیر تمہیں حکومت وسیادت دی گئی تو (اللہ کی طرف سے) تمہاری مدد کی جائے گی (کہ تم عدل وانصاف اور نظم وضبط کے ساتھ اس کی ذمہ داریوں کو انجام دے سکو) اور اگر تمہاری (خواہش و) طلب پر تمہیں امارت وسیادت دی گئی تو تجھے اس کے حوالہ کر دیا جائے گا (اللہ کی جانب سے تمہاری مدد نہ کی جائے گی)۔

[صحیح: صحیح البخاری: 7146، صحیح مسلم: 1652]

رعایا پر نرمی اور رسول اللہ ﷺ کی دعا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اس گھر میں یہ دعا کرتے سنا: اے اللہ! جو شخص میری امت کے (دینی ودنیوی) امور میں سے کسی کا والی ومتصرف بنا ہو اور پھر اس نے ان پر سختی اور شدت کی تو اس شخص پر تو بھی سختی اور مشقت مسلط کر دے اور جو شخص میری امت میں سے کسی چیز کا والی بنا ہو اور اس نے میری امت کے لوگوں کے ساتھ نرمی وبھلائی کا برتاؤ کیا تو اس شخص کے ساتھ تو بھی نرمی وشفقت فرما۔

[صحیح: صحیح مسلم: 1828، النسائی فی الکبرٰی: 8873]

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہ کرے اس شخص پر اللہ تعالیٰ رحمت نہیں فرماتا۔

[صحیح: صحیح البخاری: 6013، صحیح مسلم: 2319، جامع الترمذی: 1922، مسند احمد: 40/3]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم جو اس حجرہ والے اور صادق و مصدوق ہیں کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رحمت کو کسی کے دل سے نہیں نکالا جاتا سوائے بد بخت کے دل سے۔

[حسن: سنن أبی داوٗد: 4942، جامع الترمذی: 1923، صحیح ابن حبان: 462]

رشوت لینے اور دینے کی سزا:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی۔ [صحیح: سنن أبی داوٗد: 3580، جامع الترمذی: 1337، سنن ابن ماجه: 2313]

ظلم کی سزا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کی تاریکیاں ہے۔ اور بے حیائی سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ بے حیائی اور فحاشی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا اور بخیلی سے بچو کیونکہ بخیلی (کنجوسی) نے تم سے پہلے لوگوں کو اُبھارا تو انہوں نے اپنوں کے خون بہائے اور حرام کردہ چیزوں کو حلال کر دیا۔ [: صحیح ابن حبان: 6248، المستدرك للحاكم: جلد 1 ص 160 رقم: 29]

ظالموں کی حمایت کرنے کی ممانعت:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اللہ تجھے بے وقوف لوگوں کی سرداری (ان کی مصاحبت وحمایت) سے پناہ میں رکھے۔ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: بے وقوف لوگوں کی سرداری کیا ہے؟ (یعنی اس طرح کی سرداری کب ہوگی اور کیونکر ہوگی اور وہ کون لوگ ہوں گے؟) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے جو میرے طریقہ کار سے رہبری نہیں لیں گے اور نہ میری سنتوں پر چلیں گے لہٰذا جس نے ان کے جھوٹ کو سچ کہا اور (اپنے قول وفعل کے ذریعہ) ان کے ظلم کی امداد وحمایت کی تو نہ ان کا مجھ سے کوئی تعلق ہے اور نہ میں ان سے کوئی تعلق رکھتا ہوں اور نہ وہ لوگ میرے حوض پر میرے پاس آئیں گے اور جن لوگوں نے ان کے جھوٹ کو نہ تو سچ کہا اور نہ ان کے ظلم کی امداد وحمایت کی تو وہ لوگ **مجھ سے** ہیں اور میں ان میں سے ہوں اور وہ حوض پر میرے پاس آئیں گے (پھر فرمایا:)

اے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ! روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو (کی آگ) بجھا دیتا ہے اور نماز اللہ تعالیٰ سے نزدیکی اور قرب کا ذریعہ ہے یا فرمایا کہ (مسلمان ہونے پر) دلیل ہے، اے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ! لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں کچھ تو اپنے نفس کو خرید کر (یعنی اللہ کو راضی کرنے والے کاموں میں لگا کر) اس کو (جہنم سے) آزاد کر دیتے ہیں اور کچھ لوگ (خواہشات میں پڑ کر) اپنے نفس کو بیچ کر اس کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔

[صحیح لغیرہ: مسند احمد: 321/1، مسند البزار: 1609، صحیح ابن حبان:4514]

حدود اللہ میں مداخلت کی سزا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس کی سفارش اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے (نفاذ) میں رکاوٹ بنی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی اور جو جانتے ہوئے باطل میں جھگڑا کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہے گا جب تک وہ اس سے دستبردار نہ ہو جائے اور جس نے مومن کے بارہ میں ایسی بات کی جو اس میں نہیں تھی تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم والوں کی پیپ وگندگی میں رکھے گا جب تک وہ اس بات سے نکل نہ آ جائے (توبہ نہ کر لے یا عذاب نہ بھگت لے)۔

[صحیح: سنن أبی داوٗد: 3597 و 3598، الطبرانی فی الکبیر: 13084، المستدرك للحاكم: 99/4]

جھوٹی گواہی کبیرہ گناہ:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بڑے) کبیرہ گناہوں کا ذکر فرمایا (اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ گناہ بھی ذکر کیے) ① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ② والدین کی نافرمانی کرنا ③ کسی کو قتل کرنا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمھیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ وہ جھوٹی بات یا جھوٹی گواہی ہے۔

[صحیح: صحیح البخاری: 5977، صحیح مسلم: 88]

1- حکمران، منصف اور امیر بننے پر وعید خصوصاً اس کے لیے جسے خود پر اعتماد نہ ہو اور ان عہدوں کو چاہنے اور طلب کرنے پر وعید

1111 صحيح عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((كُلُّكُم راعٍ ومَسْؤولٌ عن رعِيَّتِه، الإمامُ راعٍ ومسؤولٌ عَنْ رعِيَّتِه، والرجلُ راعٍ في أهله ومسؤول عن رِعيَّتِه، والمرأةُ راعية في بيت زوْجِها، ومسؤولَةٌ عن رعِيَّتها، والخادِمُ راعٍ في مالِ سيده ومسؤولٌ عن رِعيَّتِه، وكُلُّكُم راعٍ ومَسؤُولٌ عنْ رِعيَّتِه)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: خبردار! تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور (قیامت کے دن) تم میں سے ہر شخص کو اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہونا ہوگا، لہٰذا امام (سربراہ مملکت وحکومت جو لوگوں کا نگران ہے) اس کو اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہی کرنی ہوگی، اور مرد اپنے گھر والوں کا نگران ہے اس کو اپنے گھر والوں کے بارے میں جوابدہی کرنی ہوگی، عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اس کو اپنے خاوند کے گھر اور اس کے بچوں کے متعلق جوابدہی کرنی ہوگی اور غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے اس کو اس کے مال کے بارے میں جوابدہی کرنی ہوگی لہٰذا تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں ہر ایک کو اپنے ماتحتوں کے بارے میں جوابدہی کرنی ہوگی۔

[صحيح: صحيح البخاري: 5188, 7138، صحيح مسلم: 1829]

1112 عن بريدة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((القُضاةُ ثلاثَةٌ ، واحِدٌ في الجنَّةِ واثْنانِ في النارِ ، فأمَّا الَّذي في الجنَّةِ ، فرجلٌ عرفَ الحقَّ فقَضى بِه ، ورجلٌ عَرفَ الحقَّ فجارَ في الحُكْمِ فهو في النار ، ورجلٌ قَضى لِلنَّاسِ على جَهْلٍ فهو في النارِ)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں ایک قسم کے تو جنت میں جانے والے اور دو قسم کے دوزخ میں جانے والے ہیں، لہٰذا جنت میں جانے والا قاضی تو وہ شخص ہے جس نے حق کو جانا پھر حق ہی کے مطابق فیصلہ کیا اور جس نے حق کو جانا پھر اس کے باوجود اپنے فیصلہ میں ظلم کیا تو وہ جہنمی ہے، اسی طرح جس شخص نے اپنی جہالت کی وجہ سے حق کو نہ جانا اور اس حالت میں لوگوں کے تنازعات کا فیصلہ کر دیا تو وہ بھی جہنمی ہے۔

[صحیح لغیرہ: سنن أبی داؤد: 3571، 3572، جامع الترمذی: 1322، سنن ابن ماجہ: 2315]

1113 عن أبي أمامة رضي الله عنه عن النبي ﷺ ؛ أنه قال: ((ما مِنْ رجُلٍ يلي أمْرَ عَشَرةٍ فما فوقَ ذلك إلا أتى اللّٰه مغلولاً يومَ القيامة يدهُ إلى عُنُقِه ، فَكَّه بِرُّه ، أوْ أوثَقَهُ إثْمُه ، أوّلُها مَلامَةٌ ، وأوْسَطُها نَدَامةٌ، وآخِرُها خِزْيٌ يومَ القِيامَةِ)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دس آدمیوں کی (بھی) یا اس سے زیادہ لوگوں کی امارت یا حکمرانی قبول کی وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس اس طرح طوق میں جکڑا ہوا حاضر ہوگا کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھے ہوں گے یہاں تک کہ اسے اس کی نیکی چھڑوائے گی یا اس کا گناہ اس کو ہلاک کر دے گا اس (حکمرانی) کی ابتداء ملامت ہے اس کا درمیان پشیمانی وندامت ہے اور اس کا انجام قیامت کے دن ذلت ورسوائی ہے۔ [صحیح: مسند أحمد: 267/5، الطبرانی فی الکبیر: 7724]

1114 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول اللّٰه ﷺ قال: ((ويل للأمراءِ ، ويلٌ للعُرفاء ، ويلٌ للأُمناء، لَيَتَمَنَّيَنَّ أقوامٌ يوم القيامة أن ذوائبَهم معلقةٌ بالثريا يُدَلْدَلُون بين السماء والأرض ، وأنهم لم يَلوا عملًا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا افسوس ہے امراء و حکام

پر، افسوس ہے سرداروں پر، افسوس ہے امینوں پر، بہت سے لوگ قیامت کے دن آرزو کریں گے کہ (کاش دنیا میں) ان کے بال ثریا ستارے کے ساتھ باندھ کر انہیں لٹکا دیا جاتا اور آسمان وزمین کے درمیان لٹکے رہتے لیکن ان کو کسی کام کی ولایت وسرداری نہ ملتی۔

[صحيح لغيره: صحيح ابن حبان: 4483، المستدرك للحاكم: 4/91]

1115 عن عبدالرحمن بن سمرة رضي الله عنه قال : قال لي رسولُ الله ﷺ : ((**يا عبدَ الرحمن بن سمرة ! لا تسأل الإمارَةَ ، فإنَّك إنْ أُعطيتَها مِنْ غير مسألةٍ ؛ أُعِنْتَ عليها ، وإنْ أُعطيتَها عَنْ مسألةٍ ؛ وُكِلْتَ إليها**)).

سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ! حکومت وعہدہ طلب نہ کرو کیونکہ اگر تمہاری طلب (وخواہش) کے بغیر تمہیں حکومت وسیادت دی گئی تو (اللہ کی طرف سے) تمہاری مدد کی جائے گی (کہ تم عدل وانصاف اور نظم وضبط کے ساتھ اس کی ذمہ داریوں کو انجام دے سکو) اور اگر تمہاری (خواہش و) طلب پر تمہیں امارت وسیادت دی گئی تو تجھے اس کے حوالہ کر دیا جائے گا (اللہ کی جانب سے تمہاری مدد نہ کی جائے گی)۔

[صحيح: صحيح البخاری: 7146، صحيح مسلم: 1652]

2- مسلمانوں کے اُمور کے ذمہ دار کو عدل و انصاف کرنے کی ترغیب اور رعایا پر مشقت ڈالنے یا ان سے بے تعلق رہنے پر وعید

1116 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰه في ظِلِّه يومَ لا ظِلَّ إلا ظِلُّه: إمامٌ عادِلٌ، وشابٌّ نَشأَ في عبادَة اللّٰه، ورجلٌ قلبُه مُعَلَّقٌ بالمساجِدِ، ورجُلانِ تحابَّا في اللّٰه؛ اجْتَمعا عليه وتَفرَّقا عليه، ورجُلٌ دعَتْهُ امْرأَةٌ ذات مَنْصب وجمالٍ فقال: إنّي أخافُ اللّٰه، ورجلٌ تَصدَّق بصدَقَةٍ فأخْفاها؛ حتى لا تَعْلَمَ شِمالُه ما تُنْفِقُ يَمينُه، ورجلٌ ذكر اللّٰه خالياً ففاضتْ عيْناهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات قسم کے افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دے گا اور اس دن اس کے (عرش کے) سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا ① عادل حکمران ② وہ نوجوان جس کی نشو ونما اللہ کی عبادت کے ساتھ ہوئی ③ وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہے ④ وہ دو آدمی جنہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کی اسی پر اکٹھے ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے ⑤ وہ آدمی کہ جسے ایک حسب و نسب والی خوبصورت عورت نے دعوتِ (زنا) دی تو اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں ⑥ وہ آدمی جس نے اس طرح خفیہ (چھپ کر) صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو سکا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے ⑦ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

[صحیح: صحیح البخاری: 660، صحیح مسلم: 1031]

1117 عن عبداللّٰه بْنِ عُمْرٍو بنِ العاص رضي اللّٰه عنهما قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((إنَّ المُقْسِطينَ عند اللّٰه على منابِرَ منْ نورٍ، عَنْ يمينِ الرَّحمنِ، وكِلْتا يَدَيْهِ يَمينٌ؛ الذين يَعْدِلُونَ في حُكْمِهِمْ وأهليهِمْ وما وُلُّوا)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ عادل حکمران، اللہ کے ہاں نور کے ممبروں پر جگہ پائیں گے جو رحمٰن کے داہنے ہاتھ کی طرف ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں (اور عادل حکمران وہ ہیں) جو اپنے فیصلوں اور اپنے اہل اور اپنے زیر تصرف معاملات میں عدل و انصاف کرتے ہیں۔ [صحیح: صحیح مسلم: 1827، سنن النسائی: 5379]

1118 عن عياض بن حمار رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((أهلُ الجَنَّةِ ثلاثَةٌ : ذو سلْطانٍ مُقْسِطٌ مُوَفَّقٌ ، ورجلٌ رحيمٌ رقيقُ القلْبِ لِكلِّ ذي قُرْبى ومسلمٍ ، وعفيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذو عِيالٍ)).

سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جنتی تین (قسم کے لوگ) ہیں ① وہ بادشاہ یا حاکم جو عدل و انصاف کرنے والا ہو جسے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکی کرنے میں) توفیق دی گئی ہو ② وہ رحم دل شخص جو اپنے تمام قرابت داروں اور عام مسلمانوں کے لیے نرم دل ہو ③ پاکدامن باوجود عیالدار ہونے کے اپنے آپ کو مانگنے سے بچانے والا شخص ہو۔

[صحیح: صحیح مسلم: 2865]

1119 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ :((أربعَةٌ يُبْغِضُهُم الله : البيّاع الحلاّفُ ، والفقيرُ المُخْتالُ ، والشيخُ الزاني، والإمامُ الجائرُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار قسم کے لوگوں کو اللہ ناپسند کرتا ہے ① جو تجارت و کاروبار میں بہت قسمیں کھائے، ② وہ فقیر جو تکبر کرتا ہو ③ بوڑھا زانی ④ ظالم حکمران۔ [حسن: سنن النسائی: 2575، صحیح ابن حبان: 5558]

1120 عن بكير بن وهب قال : قال لي أنس : أحَدِّثُكَ حديثاً ما أحدِّثُه كلَّ أحَدٍ ؟ إنَّ رسولَ الله ﷺ قامَ على بابِ البيْتِ ونحنُ فيه فقال :((الأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ ، إنَّ لي علَيْكُمْ حقّاً ، ولَهُمْ عليكُمْ حقاً مثلَ ذلكَ، ما إن اسْتُرْحِموا رَحِموا ، وإنْ عاهَدوا وَفَوا ، وإنْ حَكَموا عَدَلوا ، فَمَنْ لَمْ يَفْعلْ ذلك مِنْهُم فعليه لَعْنَةُ اللهِ والملائكةِ والناسِ أجْمَعينَ)).

سیدنا بکیر بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایک حدیث بتلاتا ہوں جو میں ہر ایک کو نہیں بتلاتا (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ گھر کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور ہم گھر میں تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام (خلیفہ) قریش میں سے ہوگا، بے شک میرا تمہارے اوپر حق ہے اور ان (قریش کا) تم پر اسی طرح کا حق ہے جب تک ان سے رحم طلب کیا جائے اور وہ رحم کرتے رہیں اور عہد کریں اس کو پورا کرتے رہیں اور فیصلہ کریں اس میں عدل و انصاف کرتے رہیں اور جو اِن (قریش) میں سے ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

[صحيح لغيره: مسند أحمد: 270/2، أبو يعلى: 4032، الطبراني في الأوسط: 6606]

1121 عن ابن أبي أوفى رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللهِ ﷺ: ((إنَّ اللهَ مَعَ القاضي مالَمْ يَجُرْ، فإذا جارَ تَخلَّى عنه ولَزِمَهُ الشيْطانُ)).

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ (کا تعاون) قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ عدل و انصاف کا پابند رہے، پھر جب وہ (عدل و انصاف کی پابندی چھوڑ کر) بے انصافی کا رویہ اختیار کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے الگ اور بے تعلق ہو جاتا ہے اور پھر شیطان اس کا ہمدم اور رفیق ہو جاتا ہے۔

[حسن: جامع الترمذي: 1330، سنن ابن ماجه: 2312، صحيح ابن حبان: 5062، المستدرك للحاكم: 93/4]

1122 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبيِّ ﷺ قال: ((ما مِنْ أَميرِ عَشَرةٍ إلا يُؤْتى به يومَ القِيامَةِ مَغْلولًا، لا يَفكُّه مِنْ ذلك الغلِّ إلا العَدْلُ)). وفي روايةٍ: (أوْ يُوبِقُهُ الجوْرُ)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر امیر و حاکم خواہ وہ دس آدمیوں ہی کا امیر و حاکم کیوں نہ ہو قیامت کے دن اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی گردن میں طوق ہوگا یہاں تک کہ اس کو اس طوق سے یا تو اس کا عدل نجات دلائے گا یا اس کا ظلم ہلاک کرے گا۔

[صحيح لغيره: مسند احمد: 431/1، مسند البزار: 1640]

1123 عن عائشة رضي الله عنها قالتْ: سمِعْتُ رسولَ اللهِ ﷺ يقول في بيتي هذا: ((اللّٰهُمَّ مَنْ

وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا ، فَشَقَّ عليهِمْ ؛ فاشْقُقْ عليه ، ومَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا ، فَرَفَقَ بِهِمْ ؛ فَارْفِقْ به ››.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اس گھر میں یہ دعا کرتے سنا: اے اللہ! جو شخص میری امت کے (دینی ودنیوی) امور میں سے کسی کا والی ومتصرف بنا ہو اور پھر اس نے ان پر سختی اور شدت کی تو اس شخص پر تو بھی سختی اور مشقت مسلط کر دے اور جو شخص میری امت میں سے کسی چیز کا والی بنا ہو اور اس نے میری امت کے لوگوں کے ساتھ نرمی وبھلائی کا برتاؤ کیا تو اس شخص کے ساتھ تو بھی نرمی وشفقت فرما۔

[صحیح: صحیح مسلم: 1828، النسائی فی الکبریٰ: 8873]

1124 عن معقل بن يسارٍ رضى الله عنه عن النبيِّ ﷺ قال : ‹‹ ما مِنْ أميرٍ يلي أمورَ المسلمينَ ثُمَّ لا يَجْهَدُ لَهُمْ، ويَنْصَحُ لَهُم ؛ إلا لَمْ يدْخُلْ معَهمُ الجَنَّةَ ››.

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مسلمانوں کے کاموں کا ذمہ دار بنے پھر ان کے لیے نہ محنت وکوشش کرے اور نہ ان کی خیر خواہی وبھلائی کرے تو وہ ان مسلمانوں کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ [صحیح: صحیح مسلم: 142، الطبرانی فی الصغیر: 213/5]

1125 عن عبدالله بن مغفلٍ المزني رضي الله عنه قال : أشهدُ لَسَمِعْتُ رسول الله ﷺ يقول: ‹‹ ما مِنْ إمام ولا والٍ باتَ ليلَةً سوْداءَ غاشًا لِرَعيَّته ؛ إلا حَرَّمَ اللّٰه عليه الجنَّة ››. وفي رواية له : ‹‹ ما مِنْ إمام يَبيتُ غاشاً لِرَعيَّته ؛ إلا حَرَّمَ اللّٰه عليه الجنَّةَ ، وعَرفُها يوجَدُ يومَ القيامَةِ مِنْ مسيرَةِ سَبْعينَ عاماً ››.

سیدنا عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا جس امام (حکمران) اور والی نے سخت اندھیری رات اس حال میں گزاری کہ وہ اپنے رعیت کو دھوکہ دینے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیگا اور ایک روایت ہے کہ جو بھی حکمران رات اس حال میں گزارے کہ وہ اپنی عوام سے دھوکہ کرنے والا ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی اور اس (جنت) کی خوشبو قیامت کے دن ستر سال کی مسافت سے پائی جائے گی۔ [صحیح لغیرہ: الطبرانی و ذکرہ الهیثمی فی مجمع الزوائد: 212/5]

1126 عن أبي مريم عمرو بن مرة الجهني رضي الله عنه ؛ أنه قال لمعاوية : **سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : ((مَنْ ولاهُ اللّٰه شيئًا مِنْ أمورِ المسْلمينَ ، فاحْتجبَ دونَ حاجَتِهم وخَلَّتِهم وفَقْرِهم ؛ احْتَجبَ اللّٰه دونَ حاجَته وخَلَّتِه وفَقْره يومَ القيامَةِ)). [قال:] فجعل معاوية رجلاً على حوائج المسلمين.**

سیدنا عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے کسی کام کا والی بنایا اور اس نے (مسلمانوں) کی حاجت اور محتاجی سے حجاب کیا (یعنی ان کی ضرورت کو پورا نہ کیا) تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت اور محتاجی سے حجاب فرمائے گا سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ (یہ حدیث سن کر بہت متاثر ہوئے) اور انہوں نے ایک شخص کو اس کام پر مقرر کیا کہ وہ لوگوں کی ضروریات پر نظر رکھتا اور ان کی حاجتوں کو معلوم کر کے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ تک پہنچاتا تھا۔

[صحیح: سنن أبی داؤد: 2948، جامع الترمذی: 1333]

3-رشوت لینے اور دینے والے اور اس معاملہ میں معاون بننے والے کے لیے وعید

1127 عن عبداللّٰه بن عمرو رضي اللّٰه عنهما قال : **لَعَنَ رسولُ اللّٰه ﷺ الراشي والْمُرْتَشِي** .

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی۔ [صحیح: سنن أبی داود: 3580، جامع الترمذی: 1337، سنن ابن ماجہ: 2313]

1128 عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه قال: ((**لَعَنَ رسولُ اللّٰه ﷺ الراشي والمرتَشي في الحُكْمِ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کرنے میں رشوت دینے والے اور لینے والے پر لعنت کی۔ [صحیح لغیرہ: جامع الترمذی: 1336، صحیح ابن حبان: 5076]

4- ظلم کرنے اور مظلوم کی بددُعا لینے اور مظلوم کو رسوا کرنے پر وعید اور مظلوم کی مدد کرنے کی ترغیب

1129 عن أبي ذرٍ رضي الله عنه عن النبيّ ﷺ فيما يروي عن ربّه عزّوجلّ أنّه قال : ((يا عبادي ! إنّي حرّمتُ الظُّلمَ على نفسي ، وجعلتُه بينكم مُحرّماً ، فلا تظالموا)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے حدیثِ قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بندو! یقیناً میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام قرار دے دیا ہے اور میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام قرار دے دیا اس لیے تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔

[صحیح: صحیح مسلم: 2577، صحیح ابن حبان: 385، البیهقی فی الشعب: 7088]

1130 عن أبي هريرة رضي الله عنه ، يبلغ به النبي ﷺ قال : ((إيّاكُمْ والظُّلمَ ، فإنّ الظُّلمَ هو ظُلُماتٌ يومَ القِيامَةِ ، وإيّاكمْ والفُحْش ؛ فإنّ الله لا يحبُّ الفاحِشَ والمتفَحّشَ ، وإيّاكُمْ والشُّحّ فإن الشحّ دَعا مَن كان قَبْلكُم ؛ فَسفَكُوا دماءهم ، واستَحلّوا محارِمَهُمْ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کی تاریکیاں ہے۔ اور بے حیائی سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ بے حیائی اور فحاشی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا اور بخیلی سے بچو کیونکہ بخیلی (کنجوسی) نے تم سے پہلے لوگوں کو اُبھارا تو انہوں نے اپنوں کے خون بہائے اور حرام کردہ چیزوں کو حلال کر دیا۔ [: صحیح ابن حبان: 6248، المستدرك للحاكم: جلد 1 ص 160 رقم: 29]

1131 عن أبي أمامة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((صنفانِ مِنْ أُمّتي لنْ تنالُهُما شفاعَتي : إمامٌ ظلومٌ غَشومٌ ، وكلُّ غالٍ مارِقٌ)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں دو قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی ① وہ بادشاہ جو ظالم و غاصب ہو ② وہ شخص جو راہِ حق سے ہٹنے والا اور دین سے نکل جانے والا۔ [حسن: الطبرانی فی الکبیر: 8/8079]

1132 عن ابن عمر رضي الله عنهما ؛ أن النبي ﷺ كان يقول : ((المسلمُ أخو المسْلم ، لا يَظْلِمُه ولا يَخْذُلُه . ويقول: والّذي نفسي بيده ما تواد اثْنانِ فيفرّق بينهُما إلا بذَنْبٍ يُحْدثُه أحدُهُما)).

سیدنا عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اِسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور آپ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ دو مسلمان آپس میں محبت کرتے ہیں پھر ان میں سے کسی کے گناہ کی وجہ سے آپس میں پھوٹ پڑ جاتی ہے۔ [صحیح لغیرہ: مسند احمد: 68/2]

1133 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال : ((أتَدرونَ ما المُفْلِسُ ؟)). قالوا : المُفْلِسُ فينا مَنْ لا درهمَ له ولا مَتَاعَ . فقال : ((إنَّ المفْلِسَ من أمتي مَنْ يأْتي يومَ القيامةِ بصلاةٍ وصيامٍ وزَكاةٍ ، ويأتي وقد شَتَمَ هذا ، وقَذَفَ هذا ، وأكلَ مالَ هذا ، وسَفَكَ دمَ هذا ، وضَرَبَ هذا ، فيُعْطى هذا مِنْ حَسناتِه ، وهذا مِنْ حَسناتِه ، فإنْ فَنِيتْ حسنَاتُه قَبْلَ أنْ يَقْضِيَ ما عليه ؛ أُخِذَ مِنْ خَطاياهُمْ ، فَطُرِحَتْ عليه ، ثُمَّ طُرِحَ في النارِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) پوچھا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ ہم میں مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس نہ تو درہم و دینار (روپیہ پیسہ) ہو اور نہ سامان و اسباب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا حقیقی مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا مگر حال یہ ہوگا کہ اس نے کسی کو گالی دی تھی کسی پر تہمت لگائی تھی اور کسی کے مال کو (ناحق) کھایا تھا اور کسی کا خون بہایا تھا اور کسی کو (ناحق) مارا تھا۔ تو اس کی نیکیوں میں سے ایک حق والے کو (اس کے حق کے بقدر) نیکیاں دی جائیں گی ایسے ہی دوسرے حق والے کو اس کی نیکیوں میں سے دیا جائے گا، پھر اگر اس کی ساری نیکیاں حقوق کی ادائیگی سے پہلے پہلے ختم ہو جائیں گی تو ان حقداروں اور مظلوموں کے گناہ ان سے لے کر اس شخص پر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ [صحیح: صحیح مسلم: 2581، جامع الترمذی: 2418]

1134 عن أبي عثمان عن سلمان الفارسي وسعد بن مالك وحذيفة ابن اليمان وعبدالله بن مسعود؛

حتی عدَّستَّةً أو سبعةً مِنْ أصحاب النبيِّ ﷺ قالوا : ((إِنَّ الرجلَ لا تُرفع له يومَ القِيامَةِ صحيفَتُه يَرى أنَّه ناجٍ ، فما تَزالُ مَظالِمُ بني آدم تَتْبعه حتى ما يَبْقى له حَسَنَةٌ ، ويُحْمَلُ عليهِ مِنْ سيَّأتِهِمْ)).

ابوعثمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں سیدنا سلمان فارسی، سیدنا سعد بن مالک اور سیدنا حذیفہ بن یمان، سیدنا عبداللہ ابن مسعود حتی اس نے چھ یا سات نبی اکرم ﷺ کے صحابہ شمار کیے ان سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا نامہ اعمال اس کے لیے بلند کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ خیال کرے گا کہ وہ نجات پانے والا ہے۔ بنی آدم پر کیے ہوئے ظلم (روزِ قیامت) ہمیشہ اس کا پیچھا کرتے رہیں گے یہاں تک اس کی کوئی نیکی باقی نہیں رہ جائے گی پھر اس پر ان (مظلوم لوگوں) کی برائیاں ڈال دی جائیں گی۔ [صحیح: البیهقی فی البعث:]

1135 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((ثلاثُ دعَوات لا شكَّ في إجابتهنَّ : دعوةُ المظْلوم ، ودعوةُ المسافِرِ ، ودعوةُ الوالِدِ على الولَدِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کی دعائیں ایسی ہیں جن کے قبول ہونے میں شک نہیں ① مظلوم کی بددُعا ② مسافر کی دعا ③ والد کی اپنے بیٹے کے خلاف بددعا۔

[حسن لغیرہ: جامع الترمذی: 1905]

1136 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((دعوةُ المظلومِ مُسْتَجابةٌ ، وإنْ كانَ فاجِرًا فَفُجورُه على نَفْسِه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مظلوم کی بددُعا قبول ہوتی ہے، اگرچہ وہ بدکار ہی کیوں نہ ہو اور اس کی بدکاری کا وبال اس کی ذات پر ہے۔ [حسن لغیرہ: مسند أحمد: 353/6]

1137 عن خزيمة بن ثابت رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((اتَّقوا دعوةَ المظلومِ ؛ فإنها تُحملُ على الغَمامِ ، يقولُ الله : وعزَّتي وجَلالي لأنْصُرَنَّك ولوْ بَعْدَ حينٍ)).

سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مظلوم کی بددُعا سے بچو یقیناً مظلوم کی بددُعا کو بادلوں پر اُٹھایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں تیری مدد ضرور کروں گا اگرچہ کچھ دیر کے بعد ہی کیوں نہ کروں۔ [حسن لغیرہ: طبرانی فی الکبیر: 3718/6]

1138 عن أبي عبدالله الأسدي قال : سمعت أنس بن مالك رضي الله عنه يقول : قال رسولُ الله ﷺ :((دَعوةُ المظلوم وإنْ كانَ كافِراً ؛ ليسَ دونَها حِجَابٌ)). وقال رسولُ الله ﷺ :((دَعْ ما يُرِيبُكَ إلى ما لا يُرِيبُكَ)).

حضرت ابوعبداللہ اسعد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مظلوم اگرچہ کافر ہی کیوں نہ اس کی دعا (قبول ہونے میں) کوئی رکاوٹ نہیں اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر اس چیز کو چھوڑ کر جو تجھے شک میں مبتلا کرے اس چیز کو اختیار کر جو تجھے شک میں نہ ڈالے۔ [صحيح لغيره: مسند أحمد: 153/3]

1139 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((المسلمُ أخو المسلم ؛ لا يظْلِمُه ، ولا يَخْذُلُه، ولا يَحْقِرُه، التقوى ههُنا، التقوى ههُنا۔ ويشير إلى صدره [ثلاث مرات]۔، بحَسْبُ امْرِىءٍ من الشرِ أنْ يَحْتَقِرَ أخاه المسلمَ، كلُّ المسلمِ على المسلمِ حرامٌ، دَمُه، وعِرْضهُ، ومَالُه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے (لہٰذا) نہ اس پر ظلم و زیادتی کرے، نہ دوسروں کا مظلوم بننے کے لیے اس کو بے یار و مددگار چھوڑے (اسے رسوا نہ کرے) نہ اس کی تحقیر کرے (حدیث کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے سینۂ مبارک کی طرف تین دفعہ اشارہ کر کے فرمایا) ''تقویٰ یہاں ہوتا ہے۔'' کسی آدمی کے لیے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے اور اس کی تحقیر کرے، ہر مسلمان کا خون، اس کا مال، اور اس کی عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ [صحيح: صحيح مسلم: 2564]

1140 عن أبي ذر رضي الله عنه قال : قلت: يا رسول الله ﷺ ! أوصني . قال :((أوصيك بتقوى الله ؛ فإنّها رَأسُ الأمرِ كلِّه)). قلت :يا رسول الله ! زدني . قال :((عليك بتلاوة القرآن ، وذكرِ الله ؛ فإنه نورٌ لك في الأرض ، وذخر لك في السماء)). قلت: يا رسول الله ﷺ ! زدني ، قال :((إياك وكثرةَ الضحك ؛ فإنه يميتُ القلبَ ، ويذهب بنور الوجه)). قلت: يا رسول الله ﷺ ! زدني . قال:((عليك بالجهاد ؛ فإنه رهبانية أمتي)). قلت :يا رسول الله ﷺ ! زدني. قال:

((أَحبَّ المساكينَ وجالِسْهم)). قلت :يا رسول الله !زدني . قال :((انظر إلى من هو تحتَك ، ولا تنظر إلى من هو فوقك ؛ فإنه أجدرُ أن لا تزدري نعمة الله عندك)). قلت :يا رسول الله ﷺ : زدني. قال :((قل الحق وإن كان مراً)).

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کچھ وصیت فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمام امور کی بنیاد اور جڑ ہے میں نے عرض کی کچھ اور بھی اضافہ فرما دیجئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تلاوتِ قرآن اور اللہ کے ذکر کا اہتمام کر یہ دنیا میں تیرے لیے نور ہے اور آسمان میں تیرے لیے ذخیرہ ہے، میں نے اور اضافہ چاہا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ زیادہ ہنسنے سے بچ کیونکہ کہ اس سے دل مر جاتا ہے، اور چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے، میں نے اور اضافہ کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ جہاد کا اہتمام کر میری امت کے لیے یہی رہبانیت ہے (راہب پہلی امتوں میں وہ لوگ کہلاتے تھے جو دنیا کے تمام تعلقات منقطع کر کے اللہ والے بن جاتے) میں نے اور اضافہ چاہا تو آپ ﷺ ارشاد فرمایا کہ فقراء اور مساکین کو دوست بنا ان کے پاس بیٹھا کر، میں نے اور اضافہ چاہا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے سے نیچے والے پر نگاہ رکھا کر (تا کہ شکر کی عادت ہو) اپنے سے اوپر کے درجہ والوں کو مت دیکھ تا کہ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی جو تجھ پر ہیں تو ان کی تحقیر کرنے لگے میں نے اور اضافہ چاہا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حق بات کہہ اگر چہ کڑوی ہو۔

[صحيح لغيره: صحيح ابن حبان: 361، المستدرك للحاكم: 597/2]

1141 عن أنس رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((انصُرْ أخاك ظالماً أوْ مظْلوماً)). فقال رجلٌ :يا رسولَ الله ! أنْصُره إذا كان مظْلوماً ، أفرأيتَ إنْ كانَ ظالِمًا ، كيفَ أنْصُره ؟ قال :((تَحْجُزُه أوْ تَمنَعُه عنِ الظُّلمِ ، فإنَّ ذلك نَصْرُه)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! جو مسلمان مظلوم ہے اس کی مدد تو مجھے کرنی چاہیے لیکن میں اس (مسلمان) کی کس طرح مدد کر سکتا ہوں جو ظلم کر رہا ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: تم اس کو ظلم سے روکو یہی اس کے حق میں تمہاری مدد ہے۔

[صحیح: صحیح البخاری: 6952، جامع الترمذی: 2255]

5- ظالموں کے پاس جانے سے اجتناب کرنے کی ترغیب اور ظالموں کی معیت اور ان کی تصدیق کرنے پر وعید

1142 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((مَنْ بدَا جَفا ، ومَنْ تَبعَ الصَّيْدَ غَفَلَ، ومَنْ أتى أبوابَ السلْطانِ افتُتِنَ، وما ازْدادَ عبدٌ مِنَ السلطان قُرْبًا؛ إلا ازْدادَ مِنَ اللّه بُعْداً)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنگل (دیہات) میں رہتا ہے وہ سخت مزاج ہوتا ہے، جو شخص شکار کے پیچھے پڑا رہتا ہے وہ غافل ہو جاتا ہے اور جو حکمران کے دروازوں پر آتا جاتا ہے وہ فتنہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور جو شخص (ظالم اور بے انصاف) بادشاہ کے جتنا قریب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سے اتنا ہی دور ہوتا چلا جاتا ہے۔ [حسن، صحیح: مسند احمد: 371/2]

1143 عن جابر بن عبدالله رضي الله عنهما : أن النبيَّ ﷺ قال لكعبِ بْنِ عجْرَةَ :((أعاذَكَ اللّه مِنْ إمارَةِ السُّفهاءِ)). قال: وما إمارَةُ السُّفهاء ؟ قال :((أُمَراءُ يكونونَ بَعْدي ، لا يَهْتَدون بِهَدْيي ، ولا يَسْتَنُّون بسنَّتي ، فَمَنْ صَدَّقَهم بكَذبِهم ، وأعانَهم على ظُلْمِهِم ، فأولئك ليسوا مِنّي ، ولسْتُ منهم ، ولا يَرِدُون عليَّ حوْضي . ومن لم يصدقهم بكذبهم ، ولم يعنهم على ظلمهم ؛ فأولئك مني وأنا منهم ، وسيردون على حوضي. يا كعب بن عجرة ! الصيامُ جُنَّةٌ ، والصدقَةُ تطْفِىءُ الخطيئَةَ ، والصلاةُ قُرْبانٌ ، أو قال : برهَان. يا كعب بن عجرة ! الناسُ غادِيانِ ؛ فَمُبْتاعٌ نَفْسَه فمُعْتِقُها ، وبائعٌ نَفْسَه فموبِقُها)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اللہ تجھے بے وقوف لوگوں کی سرداری (ان کی مصاحبت وحمایت) سے پناہ میں رکھے۔ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: بے وقوف لوگوں کی سرداری کیا ہے؟ (یعنی اس طرح کی سرداری کب ہوگی اور کیونکر ہوگی اور وہ کون لوگ ہوں گے؟) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے جو میرے طریقہ کار سے رہبری نہیں لیں گے اور نہ میری سنتوں پر چلیں گے لہٰذا جس نے ان کے جھوٹ کو سچ کہا اور (اپنے قول وفعل کے ذریعہ) ان کے ظلم کی امداد وحمایت کی تو نہ ان کا مجھ سے کوئی تعلق ہے اور نہ میں ان سے کوئی تعلق رکھتا ہوں اور نہ وہ لوگ میرے حوض پر میرے پاس آئیں گے اور جن لوگوں نے ان کے جھوٹ کو نہ تو سچ کہا اور نہ ان کے ظلم کی امداد وحمایت کی تو وہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں اور وہ حوض پر میرے پاس آئیں گے (پھر فرمایا:) اے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ! روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو (کی آگ) بجھا دیتا ہے اور نماز اللہ تعالیٰ سے نزدیکی اور قرب کا ذریعہ ہے یا فرمایا کہ (مسلمان ہونے پر) دلیل ہے، اے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ! لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں کچھ تو اپنے نفس کو خرید کر (یعنی اللہ کو راضی کرنے والے کاموں میں لگا کر) اس کو (جہنم سے) آزاد کر دیتے ہیں اور کچھ لوگ (خواہشات میں پڑ کر) اپنے نفس کو بیچ کر اس کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔

[صحیح لغیرہ: مسند احمد: 321/1، مسند البزار: 1609، صحیح ابن حبان:4514]

1144 عن علقمة بن أبي وقاصٍ الليثي : أنّه مرَّ برجلٍ مِنْ أهلِ المدينَةِ له شَرَفٌ ، وهو جالِسٌ بسوقِ المدينةِ، فقال عَلْقَمَةُ :يا فلانُ !إنَّ لكَ حُرْمَةً وإنَّ لكَ حَقًّا، وإنّي رأيتُك تَدْخُل على هؤلاءِ الأُمَراءِ فتَتكلَّم عندَهُم ، وإنّي سمعْتُ بلال بْنَ الحارِث صاحِبَ رسولِ اللّٰه ﷺ يقولُ : قال رسولُ اللّٰه ﷺ :((إنَّ أحَدَكُم ليتكَلَّمُ بالكلِمَة مِنْ رِضْوانِ اللّٰه ما يَظُنُّ أنْ تَبْلُغَ ما بَلَغَتْ ؛ فيَكْتُبُ اللّٰه له بها رضوانَهُ إلى يوم يَلْقَاهُ ، وإنَّ أحدكم ليتكَلَّمُ بالكلمةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰه مَا يَظُنُّ أنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ ؛ فيَكْتُبُ اللّٰه له بها سخَطه إلى يوْمِ القيامَةِ)). قال علقمة :فانظر ويحك !ماذا تقول ، وما تكلَّم به ، فرب كلام قد منعنيه ما سمعت من بلال بن الحارث .

سیدنا علقمہ بن ابی وقاص لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا گزر ایسے شخص پر ہوا جو مدینہ والوں میں سے تھا اور اس

کا لوگوں میں ایک مقام تھا وہ مدینہ کے بازار میں بیٹھا تھا علقمہ رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا اے فلاں! بے شک تمہارا لوگوں میں ایک مقام ہے اور تمہارا حق ہے اور میں نے تم کو دیکھا کہ تم ان حاکموں کے پاس جاتے رہتے ہو اور ان کے سامنے باتیں کرتے ہو، میں نے سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ عنہ (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں ان) کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بیان کرتے سنا: تم میں سے کوئی ایسا بول بولتا ہے جو اللہ کی خوشنودی و رضا کا ہوتا ہے اور اس کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ اس کا اثر کہاں تک پہنچے گا، اللہ تعالیٰ اس بول کی وجہ سے قیامت تک اس کے لیے اپنی خوشنودی لکھ دیتا ہے اور (بعض دفعہ) کوئی ایسا کلمہ بول دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہوتا ہے اور اس کو پتہ نہیں ہوتا کہ اس کا اثر کہاں تک پہنچے گا اللہ تعالیٰ اس بول کی وجہ سے قیامت تک کے لیے اپنی ناراضگی اس کے لیے لکھ دیتا ہے، سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو فرمایا خیال رکھنا کہ تم حاکموں کے پاس جا کر کیا بول بولتے ہو اور کیا بات کہتے ہو سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کی اس حدیث نے کتنی باتوں کو زبان سے نکالنے سے (مجھے) روک دیا ہے جب سے حدیث میں نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔ [حسن، صحیح: سنن ابن ماجه: 3969، صحیح ابن حبان: 280، جامع الترمذی: 2319، المستدرك للحاكم:1/45]

6- ناحق شخص کی مدد کرنے پر وعید اور حدود اللہ کے نفاذ میں رکاوٹ بننے والی سفارش کی ممانعت

1145 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : سمعتُ رسولَ اللهِ ﷺ يقول :((مَنْ حالتْ شفاعَتُه دونَ حدٍّ من حدودِ اللهِ ؛ فقد ضادَّ اللهَ عزّوجلَّ ، ومَنْ خاصمَ في باطِلٍ وهو يعلَمُ ؛ لَمْ يَزَلْ في سَخَطِ اللهِ حتى يَنْزِعَ ، ومَنْ قال في مؤمنٍ ما ليسَ فيه ؛ أسْكَنَه اللهُ رَدْغَةَ الخَبالِ ، حتى يَخْرُجَ مِمَّا قال)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس کی سفارش اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے (نفاذ) میں رکاوٹ بنی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی اور جو جانتے ہوئے باطل میں جھگڑا کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہے گا جب تک وہ اس سے دستبردار نہ ہو جائے اور جس نے مومن کے بارہ میں ایسی بات کی جو اس میں نہیں تھی تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم والوں کی پیپ وگندگی میں رکھے گا جب تک وہ اس بات سے نکل نہ آجائے (توبہ نہ کر لے یا عذاب نہ بھگت لے)۔

[صحیح: سنن أبی داوٗد: 3597 و 3598، الطبرانی فی الکبیر: 13084، المستدرك للحاكم: 99/4]

1146 عن عبدالرحمن بن عبدالله بن مسعودٍ عن أبيه عن رسولِ الله ﷺ قال : ((مَثَلُ الذي يُعينُ قومَه على غيرِ الحقِّ ؛ كَمثَلِ بعيرٍ تَرَدَّى في بِئْرٍ ، فهو يُنْزَعُ منها بذَنَبِه)).

سیدنا عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اپنی قوم کی ناحق مدد کرتا ہے اس اونٹ کی ہے جو کنویں میں گر جاتا ہے پھر اسے اُس کی دم پکڑ کر باہر نکالا جائے۔

[صحیح: سنن أبی داوٗد: 5119، سنن الکبریٰ للبیهقی: 21078]

7- حاکم وغیرہ کے لیے لوگوں کو راضی کرنے کی خاطر اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے پر وعید

1147 عن رجلٍ من أهلِ المدينة قال : كَتبَ معاويَةُ إلى عائشَةَ :أنِ اكْتُبي إليَّ كِتاباً توصيني فيه ، ولا تُكْثِري عَليَّ ، فكتَبَتْ عائِشةُ إلى معاوِيَةَ :سلامٌ عليك . أما بعدُ ، فإنِّي سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول :((مَنِ الْتمَسَ رِضا اللّٰه بِسَخَطِ الناسِ ؛ كَفاه اللّٰه مؤُنَةَ الناسِ ، ومَنِ الْتَمسَ رضا الناسِ بِسَخطِ اللّٰه ؛ وكَلَه اللّٰه إلى الناسِ))، والسلام عليك.

مدینہ منورہ کے ایک شخص کا بیان ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو خط لکھا اور اس میں درخواست کی کہ آپ مجھے مختصر نصیحتیں لکھیں، بات مختصر اور جامع ہو، بہت زیادہ نہ ہو (تاکہ میں اس پر عمل کر سکوں) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس میں تھا ''تم پر سلام ہو'' ''اما بعد'' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی تلاش میں لوگوں کی ناراضگی سے بے فکر ہو کر لگا رہا اللہ تعالیٰ لوگوں کی ناراضگی کے نقصان سے اس کی کفایت فرما دیں گے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بے فکر ہو کر لوگوں کو خوش کرنے میں لگا رہا اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے حوالہ کر دیں گے والسلام علیک (تم پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو)۔ [صحیح لغیرہ: جامع الترمذی: 2414، صحیح ابن حبان: 276]

8- اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت کرنے کی ترغیب اور مخلوق الٰہی کو اذیت دینے پر وعید

1148 عن جرير بن عبدالله رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ :((مَنْ لا يرحمِ الناسَ ؛ لا يرْحمه الله)).

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہ کرے اس شخص پر اللہ تعالیٰ رحمت نہیں فرماتا۔

[صحیح: صحیح البخاری: 6013، صحیح مسلم: 2319، جامع الترمذی: 1922، مسند احمد: 40/3]

1149 عن عبدالله بن عمرو بن العاصي رضى الله عنهما ؛ أنّ النبي ﷺ قال : ((ارْحَموا تُرْحَموا ، واغْفِروا يُغفَرْ لكُم ، ويلٌ لأقْماعِ القولِ ، ويلٌ للمُصرِّينَ، الذين يصِرُّون على ما فعَلوا وهمْ يَعْلَمون)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم (لوگوں پر) رحم کرو تم پر بھی (اللہ کی طرف سے) رحم کیا جائے گا اور تم لوگوں کی (غلطیوں کو) معاف کرتے رہو تمہاری غلطیوں اور گناہوں کو معاف کیا جائے گا، جہنم کی ایک وادی یا ہلاکت و بربادی ہے ان لوگوں کے لیے جو نصیحتیں سن کر عمل نہیں کرتے اور ہلاکت و بربادی ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنے گناہوں پر باوجود جاننے کے اڑے رہتے ہیں۔ [صحیح: احمد: 165/1 و 219]

1150 عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال : كنّا في بيت فيه نَفرٌ مِنَ المهاجرين والأنْصارِ، فأقْبلَ علينا رسول الله ﷺ ، فجعل كلُّ رجلٍ يوَسِّعُ رجاءَ أنْ يجْلسَ إلى جَنْبه ، ثمَّ قامَ إلى البابِ ، فأخذَ بعَضادَتَيْه ، فقال:((الأئمّةُ مِنْ قريْشٍ ، ولي عليكُم حقٌّ عظيمٌ ، ولَهُمْ ذلك ؛ ما فَعَلوا ثلا ثاً : إذا استُرْحِموا رَحِموا ، وَإِذَا حَكَمُوْا عَدَلُوْا، وإذا عاهَدوا وَفَوْا ، فَمنْ لَمْ يفعلْ ذلك منهُمْ ، فعليهِ لعنةُ اللهِ والملائكةِ والناسِ أجْمعين)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک ایسے گھر میں تھے جس میں انصار و مہاجرین کی ایک

جماعت موجود تھی ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ہم میں ہر شخص جگہ کشادہ کرنے لگا اس امید سے کہ آپ ﷺ اس کے پاس بیٹھیں گے آپ ﷺ دروازہ پر کھڑے ہو گئے اور اس کی دونوں دہلیزوں کو پکڑ لیا اور فرمایا: حکمران قریش میں سے ہوں گے میرا تم پر بہت بڑا حق ہے اور ان کا بھی جب تک وہ تین کام کرتے رہے ① جب ان سے رحم طلب کیا جائے تو رحم کریں ② جب وہ فیصلہ کریں تو انصاف کریں ③ جب وہ وعدہ کریں تو پورا کریں پس جو ان سے ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ، فرشتوں، اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

[صحيح لغيره: طبراني في الأوسط: 6606، مسند احمد: 270/2، أبو يعلى: 4032]

1151 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: **سمعتُ الصادقَ المصْدوقَ صاحِبَ هذه الحُجْرةِ أبا القاسِم ﷺ يقول: ((لا تُنزَعُ الرحمةُ إلاَّ مِنْ شَقيٍّ)).**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوالقاسم ﷺ جو اس حجرہ والے اور صادق ومصدوق ہیں کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رحمت کو کسی کے دل سے نہیں نکالا جاتا سوائے بدبخت کے دل۔

[حسن: سنن أبي داوٗد: 4942، جامع الترمذي: 1923، صحيح ابن حبان: 462]

1152 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما عن النبيّ ﷺ قال: **((ما مِنْ إنسان يَقتُلُ عصفورًا فما فوقَها بغيرِ حقِّها، إلا سألَهُ الله عنها يومَ القِيامَةِ)). قيلَ: يا رسولَ الله! وما حقُّها؟ قال: ((حقُّها أنْ يذْبَحَها فيأكُلَها، ولا يقْطَعَ رأْسَها فيرميَ به)).**

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص کسی چڑیا یا اس سے بھی چھوٹے کسی اور جانور و پرندہ کو ناحق مار ڈالے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے اس (ظلم) کے بارے میں باز پرس کرے گا، آپ ﷺ سے عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! اور اس (چڑیا وغیرہ) کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ اس کو ذبح کیا جائے اور پھر اس کو کھایا جائے یہ نہیں کہ اس کا سر کاٹ کر پھینک دیا جائے۔ [حسن: جامع الترمذي: 3071، سنن ابو داؤد: 2817، المستدرك للحاكم: 331/5]

1153 عن ابن عمر رضي الله عنهما: **أنَّه مرَّ بفتيانٍ مِنْ قريْشٍ قد نَصبوا طيْراً أو دَجاجةً يتَرامَوْنَها، وقد جَعلوا لصاحِبِ الطير كلَّ خاطِئةٍ مِنْ نَبْلِهم، فلمّا رأَوُا ابْنَ عمر تفَرَّقوا. فقالَ ابْنُ**

عمرَ :مَنْ فعلَ هذا ؟ !لَعَنَ اللّٰه مَنْ فعلَ هذا ، ((إنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ لَعنَ مَنِ اتَّخذَ شيئًا فيه الروحُ غَرَضاً)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گزر قریش کے کچھ نوجوانوں کے پاس سے ہوا جو کسی پرندے یا مرغی کو سامنے کھڑا کر کے اس پر تیر چلا رہے تھے (نشانہ بازی کر رہے تھے) اور انہوں نے پرندے والے کے ساتھ یہ معاملہ طے کیا ہوا تھا کہ جو تیر غلط جائے گا وہ اس کا ہوگا جب ان لڑکوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو آتے دیکھا تو بکھر گئے، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کس نے کیا؟ اللہ کی لعنت ہو اس پر جس نے (بھی) یہ کیا، یقیناً رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کسی جاندار چیز کو باندھ کر اس پر نشانہ لگائے۔

[صحیح: صحیح بخاری: 5515، صحیح مسلم: 1958]

1154 عن أبي مسعودٍ رضي اللّٰه عنه قال : كنَّا معَ رسولِ اللّٰه ﷺ في سفرٍ ، فانْطَلق لِحاجَته ، فرأيْنا حُمرَةً معَها فرْخانِ ، فأخْذنا فَرخَيْها ، فجاء تِ الحُمَرَةُ فجعلَتْ تَفَرَّشُ ؛ فجاءَ النبيُّ ﷺ فقال :((مَنْ فَجعَ هذه في وَلَدِها ؟ !ردُّوا ولَدَيْها إليها)). ورأى قريةَ نَمْلٍ قد حرقْناها. فقال:((مَنْ حرقَ هذه ؟)). قلنا :نحنُ . قال :((إنَّه لا ينْبغي أنْ يعذِّبَ بالنارِ إلا رَبُّ النارِ)).

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، ہم نے ایک چھوٹی سی سرخ چڑیا کو دیکھا کہ اس کے ساتھ دو بچے ہیں، ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا تو وہ چڑیا آئی اور ہمارے سروں پر منڈلانے لگی، اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کس نے اس کے بچوں کو پکڑ کر اسے تکلیف پہنچائی ہے؟ اس کے بچوں کو اسے واپس دے دو۔ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ ہم نے چیونٹیوں کی ایک بستی (یعنی جہاں چیونٹیاں رہتی تھیں) آگ لگا دی آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے ان کو آگ سے جلایا؟ عرض کی گئی ہم نے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ آگ سے کسی کو عذاب دے سوائے آگ کے پیدا کرنے والے کے۔ (یعنی اللہ کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ آگ کا عذاب کسی کو دے)۔ [صحیح: سنن أبی داوٗد: 2675]

1155 عن عبداللّٰه بن جعفر رضي اللّٰه عنهما قال : أرْدَفني رسولُ اللّٰه ﷺ خَلْفَه ذات يومٍ ، فأسَرَّ

إليَّ حديثاً لا أحدِّث به أحدًا مِّنَ الناسِ ، وكان أحبُّ ما اسْتَتَر به رسولُ اللّٰه ﷺ لِحاجَته هَدَفاً أو حايِشَ نَخْلٍ ، فدخلَ حائطاً لرجلٍ مِنَ الأنْصارِ ، فإذا فيه جَملٌ ، فلمّا رأى النبيَّ ﷺ حَنَّ وذَرَفَتْ عيناهُ ، فأتاهُ رسولُ اللّٰه ﷺ فَمَسح ذفراه فسكَتَ . فقال :((مَنْ رَبُّ هذا الجملِ ؟ لِمَنْ هذا الجملُ ؟)). فجاء فتى مِن الأنْصارِ ، فقال : لي يا رسولَ اللّٰه ! فقال :((أفلا تَتَّقي اللّٰه في هذه البَهيمَةِ التي مَلَّكَكَ اللّٰه إيَّاها ؟ فإنّه شكا إليَّ إنَّك تُجيعُه وتُدْئبُه)).

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سوار فرمایا اور مجھ سے آہستہ سے کوئی بات ارشاد فرمائی کہ میں کسی اور سے وہ بات نہ کروں اور رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے کھجور کے درختوں کی یا کسی ٹیلہ یا دیوار وغیرہ کی آڑ میں پردہ کرنا پسند فرماتے تھے، چنانچہ آپ ﷺ انصار کے کسی شخص کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا، جب نبی کریم ﷺ پر اس کی نگاہ پڑی تو اس نے درد بھری آواز نکالی اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے، رسول اللہ ﷺ اس کے قریب تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے اس کے کانوں کے نیچے والی ہڈیوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہوگیا، پھر دریافت فرمایا یہ اونٹ کس کا ہے؟ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ ایک انصاری نوجوان آیا انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ میرا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم اللہ سے اس جانور کے بارے میں نہیں ڈرتے جس کا اللہ نے تمہیں مالک بنایا؟ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس سے زیادہ کام لے کر اس کو بہت دکھ پہنچاتے ہو۔ [صحيح: مسند أحمد:205/1، سنن أبي داوٗد: 2549]

1156 عن المعرورِ بن سُوَيْدٍ قال : رأيتُ أبا ذرٍّ بـ (الرَّبْذَةِ) ، وعليه بُرْدٌ غَليظٌ ، وعلى غلامِه مثلُه ، قال : فقال القومُ : يا أبا ذَرٍ ! لو كنت أخذْتَ الذي على غلامِكَ فجعلْتَه مَعَ هذا فكانَتْ حُلَّةً، وكسَوْتَ غلامَكَ ثوباً غَيْرَه؟ قال: فقال أبو ذَرٍ: إنّي كنتُ سابَبْتُ رجلاً ، وكانتْ أمُّه أعْجَمِيَّةً ، فعيَّرْتُه بأمِّه، فشكاني إلى رسولِ اللّٰه ﷺ فقال :((يا أبا ذرٍّ ! إنَّك امْرُؤٌ فيكَ جاهليَّةٌ)). فقال : إنَّهُمْ إخْوانُكم، فَضَّلكُم اللّٰه عليهِمْ ، فَمنْ لَمْ يُلائمْكُمْ فبيعوهُ ، ولا تُعذِّبوا خَلْقَ اللّٰه)).

سیدنا معرور بن سوید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کو ربذہ میں دیکھا کہ ان پر موٹی چادر ہے، اور

ان کے غلام پر بھی ویسی ہی چادر ہے، لوگوں نے کہا اے ابو ذر رضی اللہ عنہ! اگر آپ ﷺ اپنے غلام والی چادر کو اپنی اس چادر کے ساتھ ملا کر پہن لو تو پورا جوڑا ہو جائے گا اور اپنے غلام کو کوئی دوسرا کپڑا پہنا دو؟ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے (ایک مرتبہ) ایک شخص کو برا بھلا کہہ دیا تھا اور اس کی ماں عجمیہ (یعنی غیر عرب) تھی تو میں نے اس کو ماں کے عجمی ہونے کی عار دلائی، تو اس نے میری شکایت رسول اللہ ﷺ سے کر دی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابو ذر رضی اللہ عنہ! (ابھی تک) جاہلیت کی عادت تمہارے اندر ہے (یہ تنبیہ تھی تاکہ آئندہ ایسا نہ کریں) پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے بھائی ہیں، اللہ نے تم کو ان پر فضیلت دی ہے (کہ یہ تمہارے ماتحت رہ کر تمہاری خدمت کرتے ہیں) جو تمہیں ان غلاموں میں مناسب نہ لگے (تمہاری خدمت نہ کریں) تو اس کو بیچ دو اور اللہ کی مخلوق کو (بے جا) سزا مت دو۔ [صحیح: سنن أبی داوٗد: 5157]

1157 عن أم سلمة رضی اللہ عنہا قالتْ : إنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ كان يقولُ في مَرضِه الذي تُوُفِّيَ فيه :((الصلاةَ وما مَلَكَتْ أيْمانُكم)). فما زالَ يقولُها حتى ما يفيضُ لِسَانُه.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس بیماری میں دنیا سے وفات فرما گئے اس میں آپ ﷺ یہ فرماتے رہے: نماز کا پورا اہتمام کرو اور اپنے غلاموں کا خیال رکھو، یہ آپ ﷺ برابر فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی زبان مبارک سے بولا نہیں جا رہا تھا۔ [صحیح: سنن ابن ماجہ: 1625]

1158 وعن عبداللّٰه بن عمر رضي اللّٰه عنهما قال : جاءَ رجلٌ إلي النبيِّ ﷺ فقال :يا رسولَ اللّٰه ! كَمْ أعْفو عنِ الخادمِ ؟ قال :((كلَّ يومٍ سبْعينَ مَرَّةً)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنے خادم اور غلام کی غلطیوں سے کس حد تک درگزر کروں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر روز ستر مرتبہ (درگزر کرو)۔ [صحیح: سنن أبی داوٗد: 5163، جامع الترمذی: 1949]

1159 عن جابرٍ رضي اللّٰه عنهما : أنَّ النبيَّ ﷺ مَرَّ عليه حِمارٌ قد وُسِمَ في وجْهِه ، فقال :((لَعنَ اللّٰهُ الذي وَسَمَه)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک دن) نبی کریم ﷺ کا گزر ایک گدھے پر سے ہوا جس کے چہرہ پر داغ دیا

گیا تھا آپ ﷺ نے (اس کو دیکھ کر) فرمایا: اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اس کو داغا (زخمی کیا) ہے۔

[صحیح: صحیح مسلم: 2116, 2117]

1160 عن جابر بن عبداللّٰه رضي اللّٰه عنهما قال : **مَرَّ حمار بِرسولِ اللّٰه ﷺ قد كُوِيَ في وجْهِه ، يفورُ مِنْخَراهُ مِنْ دَمٍ ، فقال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((لَعَن اللّٰه مَنْ فعَل هذا)). ثُمَّ نَهى عَنِ الكَيِّ فى الوجه، والضرب فى الوجه.**

سیدنا جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس کے چہرہ پر داغ دیا گیا تھا اور اس کے دونوں نتھنوں سے خون بہہ رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایسا کیا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو پھر آپ ﷺ نے چہرے پر داغنے اور مارنے سے منع فرمادیا۔

[صحیح: صحیح ابن حبان: 5626]

9- حکمرانوں اور امیروں کو سچے اور نیک وزیر اور مشیر بنانے کی ترغیب

1161 عن عائشة رضيَ اللّٰه عنها قالتْ : قالَ رسولُ اللّٰه ﷺ : ((**إذا أراد اللّٰه بالأمير خيرًا ، جَعلَ له وَزيرَ صِدْقٍ، إنْ نَسِيَ ذَكَّرَه ، وإنْ ذَكَر أعانَه ، وإذا أراد اللّٰه به غير ذلك ؛ جعلَ له وزير سوءٍ ؛ إنْ نَسيَ لَمْ يُذَكِّرْه، وإنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ**)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی امیر (حکمران) کی (دینی و دنیاوی) بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لیے سچا وزیر و مشیر مقرر فرما دیتا ہے کہ جب وہ امیر (اللہ کے احکام کو) بھول جاتا ہے تو وہ ضرور اس کو یاد دلاتا ہے اور اگر وہ یاد رکھتا ہے تو وہ وزیر اس کو (یاد رکھنے اور ادائیگی کرنے میں) مدد دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کی بھلائی کا ارادہ نہیں کرتا تو اس پر بُرا وزیر و مشیر مسلط کر دیتا ہے، اگر امیر اللہ کے احکام کو بھول جاتا ہے تو وہ (بُرا) وزیر اس کو یاد نہیں دلاتا اور اگر وہ (اللہ تعالیٰ کے احکام کو) یاد رکھے تو وہ وزیر اس کی مدد نہیں کرتا۔ [صحیح لغیرہ: سنن أبی داوٗد: 2932، صحیح ابن حبان: 4494، سنن النسائی: 4204]

1162 عن أبي سعيدٍ الخدريِّ وأبي هريرة رضي اللّٰه عنهما ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال : ((**ما بَعثَ اللّٰه مِنْ نَبيٍّ ولا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَليفَةٍ إلا كانَتْ له بِطانتَانِ : بطانَةٌ تأمُره بالمعروفِ وتَحُضُّه عليه ،** وبِطانَةٌ تأمُرُه بالشرِّ وتَحضُّه عليه ، والمعْصومُ مَنْ عَصمَ اللّٰه)).

سیدنا ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نبی نہیں بھیجا اور ایسا کوئی خلیفہ مقرر نہیں کیا جس کے لیے دو چھپے ہوئے رفیق نہ ہوں، ایک چھپا ہوا رفیق تو نیک کام کرنے کا حکم کرتا ہے اور نیکی کی طرف راغب کرتا ہے، اور دوسرا چھپا ہوا رفیق برائی کا حکم دیتا ہے اور برائی کی طرف راغب کرتا ہے اور معصوم (بے گناہ) وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے محفوظ رکھا۔

[صحیح: صحیح البخاری: 7198]

10- جھوٹی گواہی پر وعید

1163 عن أبي بكرة رضي الله عنه قال : كنّا عندَ رسولِ الله ﷺ فقال: ((ألا أُنَبِّئُكُمْ بأكْبَرِ الكَبائرِ ؟ ـ ثلاثاً ـ : الإشْراكُ بالله ، وعُقوقُ الوالِدَيْنِ ، ألا وشهادَةُ الزورِ ، وقوْلُ الزورِ)). وكان مُتَّكئاً فجلَس ، فَما زالَ يُكَرِّرُها حتَّى قلْنا :لَيْتَه سكَتَ.

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑے تین گناہ نہ بتلاؤں؟ ① اللہ کے ساتھ شرک کرنا ② والدین کی نافرمانی کرنا ③ جھوٹی گواہی دینا، خبردار! جھوٹی گواہی اور جھوٹی بات۔ آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے (ٹیک چھوڑ کر) بیٹھ گئے۔ اور بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم (دل میں) کہنے لگے کاش اب تو آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔

[صحیح: صحیح البخاری: 5976، صحیح مسلم: 87، جامع الترمذی: 1901]

1164 عن أنسٍ رضي الله عنه قال : ذكَرَ رسولُ الله ﷺ الكبائِرَفقال :((الشِرْكُ بالله ، وعُقوقُ الوالدَيْن، وقَتْلُ النَّفسِ)). ـ وقالـ :((ألا أُنَبِّئُكُمْ بأكْبَرِ الكبائر ؟ قولُ الزورِـ أو قال: شهادَةُ الزورِـ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (بڑے) کبیرہ گناہوں کا ذکر فرمایا (اس میں آپ ﷺ نے یہ گناہ بھی ذکر کیے) ① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ② والدین کی نافرمانی کرنا ③ کسی کو قتل کرنا۔ اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمھیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ وہ جھوٹی بات یا جھوٹی گواہی ہے۔

[صحیح: صحیح البخاری: 5977، صحیح مسلم: 88]

حدود کا بیان

''حدود'' لفظ ''حَدٌّ'' کی جمع ہے، شریعت میں اس سے مراد وہ خاص سزائیں ہیں جو مخصوص غلطیوں اور جرائم پر مجرموں کو دی جاتی ہیں۔ یہ حدود اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں۔

حدود اللہ سے تجاوز خطرناک جرم:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ مومن اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب کرے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5223، صحیح مسلم]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝﴾

''یہ اللہ کی حدود ہیں خبردار ان سے آگے نہ بڑھنا اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے تجاوز کر جائیں وہ ظالم ہیں۔'' [البقرة: 229]

حدود اللہ کے نفاذ کی برکت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین میں قائم کی جانے والی ایک حد (شرعی سزا) زمین والوں کے لیے تیس دن بارش برسنے سے زیادہ بہتر ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ: چالیس دن کی بارش سے بہتر ہے)۔

[حسن لغیرہ۔ سنن النسائی: 4904، سنن ابن ماجہ: 2538، صحیح ابن حبان: 4397]

حدود اللہ کا نفاذ اور سیرتِ رسول ﷺ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) قریش کے لوگ ایک مخزومی عورت کے بارے میں بہت فکرمند

ہوئے جس نے چوری کی تھی، (اور نبی کریم ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تھا) ان قریشی لوگوں نے آپس میں یہ مشورہ کیا کہ اس عورت کے مقدمہ میں کون شخص رسول اللہ ﷺ سے سفارش کر سکتا ہے؟ اور پھر انہوں نے کہا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں اس لیے اس بارے میں آپ ﷺ سے بات کرنے کی ہمت اسامہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہو سکتی، (چنانچہ ان سب نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو سفارش کرنے پر آمادہ کیا) سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے (ان لوگوں کے کہنے پر) آپ ﷺ سے سفارش کی، رسول اللہ ﷺ نے (ان کی بات سن کر) ارشاد فرمایا: اے اسامہ! تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں ان کو اسی چیز نے ہلاک کیا کہ ان میں سے اگر کوئی شریف آدمی (یعنی طاقتور) چوری کرتا تو وہ اس کو (سزا دیئے بغیر ہی) چھوڑ دیتے تھے اور اگر ان میں سے کوئی کمزور وغریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے، اللہ کی قسم! اگر محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 3475، سنن أبی داوٗد: 4373، سنن النسائی: 4901، سنن ابن ماجہ: 2547]

عذابِ الٰہی کے اسباب:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میری اُمت پانچ چیزوں کا ارتکاب کرے گی تو اس پر ہلاکت مسلط کر دی جائے گی ① جب ایک دوسرے پر اعلانیہ لعنت کی جائے گی ② لوگ شراب پئیں گے ③ (مرد) ریشمی لباس پہنیں گے ④ گانے بجانے کے آلات اور گانے والیاں ان کو اختیار کیا جائے گا ⑤ مرد، مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ کفایت کریں گی۔

[حسن لغیرہ۔ بیہقی فی الشعب:5469]

زنا ایک مہلک جرم:

سیدنا عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ ہے کوئی دعا کرنے والا اس کی دعا قبول کی

جائے؟ ہے کوئی مانگنے والا کہ اس کے سوال کو پورا کیا جائے؟ ہے کوئی پریشان کہ اس کی پریشانی کو دور کیا جائے؟ چنانچہ کوئی مسلمان ایسا نہیں رہتا جو اس وقت کوئی دعا کرے اور اس کی دعا اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے، سوائے دو قسم کے لوگوں کے ① بدکار عورت جو بدکاری کے ذریعے کماتی ہو ② جو لوگوں پر ظلم و زیادتی کرتے ہوئے ٹیکس وصول کرتا ہو۔[صحیح۔ مسند أحمد: 22/4، الطبرانی فی الکبیر: 839/9]

شرم گاہ کی حفاظت اور جنت کی خوشخبری:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قریش کے جوانو! اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو، بدکاری نہ کرو، خبردار! توجہ سے سنو جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر لی اس کے لیے جنت ہے۔[حسن۔ مستدرك حاکم: 358/4، بیهقی فی الشعب: 5369]

قتل پر سخت وعید:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک پوری دنیا کا ختم ہو جانا ایک مسلمان کے قتل ہو جانے سے زیادہ آسان ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ”اگر آسمان و زمین کی ساری مخلوق بھی ایک مؤمن کے ناحق قتل میں شریک ہو تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں داخل کر دے۔“

[صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجه: 2619، البیهقی فی السنن الکبریٰ: 23/8]

خودکشی حرام ہے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر مار ڈالا وہ ہمیشہ دوزخ میں اپنے آپ کو (پہاڑ سے) گراتا رہے گا اور وہاں ہمیشہ رہے گا۔ اور جس شخص نے زہر پی کر خودکشی کی اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ دوزخ کی آگ میں پیئے گا اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ کی آگ میں رہے گا اور جس شخص نے لوہے کے ہتھیار سے اپنے آپ کو مار ڈالا اس کا وہ ہتھیار دوزخ کی آگ میں اس کے ہاتھ میں ہوگا جس کو وہ اپنے پیٹ میں گھونپے گا اور دوزخ میں ہمیشہ کے لئے رہے گا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5778، صحیح مسلم: 109، جامع الترمذی: 2044، سنن النسائی: 1965]

چھوٹے گناہ تباہی کا پیش خیمہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ جب بھی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے۔ پھر اگر وہ گناہ کو چھوڑ کر توبہ کرے تو دل پاک وصاف کر دیا جاتا ہے، لیکن اگر مسلسل گناہ کرتا چلا جائے (اور توبہ نہ کرے) تو اس کے دل پر گناہوں کی آلودگی غالب آ جاتی ہے اور یہ وہی زنگ ہے جس کا اللہ نے قرآن میں ذکر فرمایا (ہرگز نہیں بلکہ ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا ہے۔[حسن۔ جامع الترمذی: 3335، سنن النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: 418، سنن ابن ماجہ 4244، صحیح ابن حبان: 930]

حدودُ اللہ کی پاسداری سے معاشرہ کی اصلاح یقینی ہے:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو شخص کسی بھی برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کر دے، اگر زبان سے منع کرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کم از کم اسے دل میں برا ضرور جانے (یعنی افسوس کرے کہ میں زندہ ہوں اور یہ کیا ہو رہا ہے) اور یہ ایمان کا سب سے کمزور ترین درجہ ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 175، جامع الترمذی: 2172، سنن ابن ماجہ: 4013، سنن النسائی: 5008]

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود پر قائم ہے اور اس شخص کی جو اللہ کی حدود کو توڑنے والا ہے اس قوم کی طرح ہے جنہوں نے ایک جہاز میں بیٹھنے کے لیے قرعہ اندازی کی پھر بعض لوگ جہاز کے اوپر کے حصہ میں چلے گئے اور بعض لوگ نچلے حصے میں چلے گئے، جب نیچے والوں کو پانی کی ضرورت ہوتی تو وہ جہاز کے اوپر کے حصہ پر آ کر پانی لیتے، پھر اگر وہ یہ خیال کریں کہ ہمارے بار بار اوپر پانی کے لیے جانے سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی ہے اس لیے ہم اپنے ہی حصہ میں سوراخ کھول لیں اور اوپر والوں کو تنگ نہ کریں، ایسی صورت میں اگر اوپر والے ان کو نہ روکیں (اور خیال کر لیں کہ وہ جانیں ان کا کام، ہمیں ان سے کیا واسطہ) تو اس صورت (میں وہ جہاز غرق ہو جائے گا اور) سب

کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کو روک دیں گے تو خود بھی بچ جائیں گے اور سب کے سب بھی ڈوبنے سے بچ جائیں گے۔[صحیح۔ صحیح البخاری:2493، جامع الترمذی: 2173]

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی ایسی قوم میں رہتا ہے جس قوم میں برائی عام ہے اور لوگ اس برائی کو روکنے کی طاقت رکھنے کے باوجود بھی اسے نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ ان کے مرنے سے پہلے ضرور ان پر اپنا عذاب بھیجے گا۔

[حسن لغيره۔ سنن أبي داوٗد:4339، سنن ابن ماجه: 4005، صحيح ابن حبان:300]

1- نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی ترغیب اور اس عمل کو چھوڑنے یا اس میں سستی کرنے پر وعید

1165 صحیح عن أبي سعيدٍ الخدريّ رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول: ((مَنْ رأى مِنكُم مُنكراً فلْيُغَيّرْهُ بِيَده، فإنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلسانِه، فإنْ لم يَسْتطعْ فَبِقَلْبِه، وذلك أضْعَفُ الإيمانِ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو شخص کسی بھی برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کر دے، اگر زبان سے منع کرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کم از کم اسے دل میں برا ضرور جانے (یعنی افسوس کرے کہ میں زندہ ہوں اور یہ کیا ہو رہا ہے) اور یہ ایمان کا سب سے کمزور ترین درجہ ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 175، جامع الترمذی: 2172، سنن ابن ماجہ: 4013، سنن النسائی: 5008]

1166 صحیح لغیرہ عن أبي ذرٍّ رضي الله عنه: أنّ أُناساً قالوا: يا رسولَ اللّٰه! ذَهَب أهلُ الدُّثورِ بالأُجورِ، يصلُّونَ كما نُصلِّي، ويَصومونَ كما نَصومُ، ويتَصدَّقون بفضول أمْوالِهِمْ؟ قال: ((أوليْس قد جَعَل اللّٰه لكُم ما تَصدَّقون به؟ إنَّ بكلِّ تَسْبيحَةٍ صدَقةً، وكلِّ تكبيرةٍ صدقةً، وكلِّ تَحميدَةٍ صَدقة، وكلِّ تَهْليلَةٍ صدَقةً، وأمرٍ بالمعْروفِ صدقةً، ونهيٍ عنْ مُنْكرٍ صدقَةً)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مالدار سارے اجروثواب لے گئے وہ ہماری طرح نمازیں پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور (مزید یہ کہ) وہ اپنی ضرورت سے زائد مال سے صدقہ کرتے ہیں (جب کہ ہم غریب لوگ یہ نہیں کر سکتے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے صدقہ کرنے کی یہ صورت پیدا نہیں کی؟ کہ ہر "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہنے پر صدقہ کا ثواب ہے اور ہر "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہنے پر صدقہ کا ثواب ہے اور ہر "اَلْحَمْدُلِلّٰهِ" کہنے پر صدقہ کا ثواب ہے اور ہر "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہنے پر صدقہ کا ثواب ہے، اور بھلائی کا حکم کرنا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔[صحیح۔ صحیح مسلم:2326]

1167 عن أبي سعيدٍ الخدريّ رضي الله عن عن النبي ﷺ قال: ((أَفْضَلُ الجِهادِ كلمَةُ حقٍّ عند سُلْطانٍ أوْ أميرٍ جائرٍ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل جہاد ظالم بادشاہ یا ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہنا ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داوٗد:4344، جامع الترمذی:2174، سنن ابن ماجه: 4011]

1168 عن جابر رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((سيدُ الشهداءِ حمزةُ بن عبدِ المطلب، و رجلٌ قام إلى إمامٍ جائرٍ فأمَره ونهاه، فقَتَلَه)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہداء کے سردار حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ شخص (بھی) ہے جو ظالم حکمران کے پاس جا کر اس کو بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور وہ (ظالم) حکمران (اس وجہ سے) اسے قتل کر دے۔[صحیح۔ المستدرك للحاكم: 195/3]

1169 عن النعمانِ بْنِ بشيرٍ رضي الله عنهما عنِ النبي ﷺ قال: ((مَثَلُ القائمِ على حدودِ الله، والواقع فيها؛ كمَثلِ قومٍ اسْتَهَموا على سَفينَةٍ، فصارَ بعضُهُمْ أعْلاها، وبعضُهُمْ أسْفَلَها، فكانَ الّذين في أسْفَلِها، إذا اسْتَقَوْا مِنَ الماءِ مَروا على مَنْ فَوْقَهُم، فقالوا: لوْ أنَّا خَرَقْنا في نَصيبِنا خَرْقاً، ولَمْ نُؤْذِ مَنْ فوْقَنا! فإنْ تَرَكُوهُمْ وما أَرادوا هَلَكُوا جَميعًا، وإنْ أَخَذوا على أيْدِيهِمْ نَجَوْا، ونَجَوْا

جميعًا)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود پر قائم ہے اور اس شخص کی جو اللہ کی حدود کو توڑنے والا ہے اس قوم کی طرح ہے جنھوں نے ایک جہاز میں بیٹھنے کے لیے قرعہ اندازی کی پھر بعض لوگ جہاز کے اوپر کے حصہ میں چلے گئے اور بعض لوگ نچلے حصے میں چلے گئے، جب نیچے والوں کو پانی کی ضرورت ہوتی تو وہ جہاز کے اوپر کے حصہ پر آ کر پانی لیتے، پھر اگر وہ یہ خیال کریں کہ ہمارے بار بار اوپر پانی کے لیے جانے سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی ہے اس لیے ہم اپنے ہی حصہ میں سوراخ کھول لیں اور اوپر والوں کو تنگ نہ کریں، ایسی صورت میں اگر اوپر والے ان کو نہ روکیں (اور خیال کر لیں کہ وہ جانیں ان کا کام، ہمیں ان سے کیا واسطہ) تو اس صورت (میں وہ جہاز غرق ہو جائے گا اور) سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کو روک دیں گے تو خود بھی بچ جائیں گے اور سب کے سب بھی ڈوبنے سے بچ جائیں گے۔[صحیح۔ صحيح البخاری:2493، جامع الترمذی: 2173]

1170 عن ابن مسعودٍ رضي الله عنه؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((ما مِنْ نبيّ بَعثهُ اللهُ في أمَّةٍ قَبْلي؛ إلا كانَ له مِنْ أُمّتِه حواريُّونَ وأصحابٌ يأخُذونَ بسُنَّته، ويَقْتَدون بأمْرِه، ثُمَّ إنَّها تَخلُف مِنْ بعْدِهم خُلُوفٌ، يقولونَ مالا يفْعَلون، ويفْعَلونَ مالا يُؤْمَرون، فَمَنْ جاهَدَهُم بيده فهو مُؤْمِنٌ، ومَنْ جاهَدَهُمْ بِلِسانِه فهو مُؤْمِنٌ، ومَنْ جاهَدَهُم بِقَلْبِه فهو مُؤْمِنٌ، وليسَ وَراءَ ذلك مِنَ الإيْمانِ حَبَّةُ خَرْدلٍ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے کسی امت میں اللہ نے کسی نبی علیہ السلام کو نہیں بھیجا مگر اس امت میں ایسے لوگ ضرور تھے، جو اس کے معاون و مددگار بنے اور اس کے طریقہ کار (سنت) کے پیروکار اور اس کے ہر حکم کے فرمانبردار ہوا کرتے تھے، پھر ان کے بعد ان کے جانشین کچھ ایسے بدکردار لوگ ہوئے جو وہ بات اپنی زبانوں سے کہتے اس پر عمل نہ کرتے اور وہ کام کرتے تھے کہ جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا، جو شخص بھی ایسے لوگوں کا اپنے ہاتھ سے مقابلہ کرے وہ مؤمن ہے، اور جو زبان سے ان کی تردید کرے وہ مؤمن اور جو دل میں انہیں برا جانے وہ بھی مؤمن ہے، اسکے بعد ایک رائی کے دانے برابر

بھی ایمان کا کوئی جزء نہیں۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 50]

1171 عن عائشة رضي الله عنها قالت : قلتُ : يا رسولَ الله ! إنَّ الله إذا أَنْزَلَ سَطْوَتَه بأهْلِ الأرْضِ وفيهم الصالِحونَ ، فَيهْلَكونَ بِهَلاكِهِمْ ؟ فقال :((يا عائشةُ ! إنَّ اللّهَ إذا أَنْزَلَ سَطْوَتَه بأهلِ نِقْمَتِه وفيهمُ الصالحون، فَيَصيرونَ مَعَهم، ثُمَّ يُبْعَثون على نِيَّاتِهِمْ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اللہ جب اپنا عذاب زمین کے رہنے والوں پر اتارتا ہے اوران میں کچھ لوگ دیندار بھی ہوتے ہیں تو کیا وہ بھی بروں کے ساتھ ہلاک و برباد ہو جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اللہ تعالیٰ جب اپنا عذاب نافرمانوں پر نازل کرتا ہے اوران میں کچھ نیک لوگ بھی ہوں تو وہ بھی ان کے ساتھ عذاب میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔البتہ آخرت میں سب اپنی اپنی نیتوں کے مطابق (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے۔

[صحیح لغیرہ۔ صحیح ابن حبان: 7314]

1172 عن حذيفة رضي الله عنه عنِ النبي ﷺ قال : ((والَّذي نفسي بيدِه ؛ لَتَأْمُرُنَّ بالمعروفِ، ولَتَنْهَوُنَّ عنِ المنكر ؛ أوْ لَيُوشِكَنَّ اللّه أنْ يَبْعثَ عليكم عِقاباً منه ، ثُمَّ تَدْعونَه فلا يَسْتَجيبَ لكم)).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا حکم کرو گے اور برائی سے روکو گے ورنہ بہت جلد تم پر اللہ اپنا عذاب نازل کرے گا پھر تم دعا کرو گے مگر وہ تمہاری دعائیں قبول نہیں فرمائے گا۔[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2169]

1173 عن أنسٍ رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((لا يُؤْمِنُ عبدٌ حتى أكونَ أحبَّ إليهِ مِنْ وَلَدِه ووَالِدِه والناسِ أجْمَعينَ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ میں اسے اپنے ماں باپ اپنی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 44]

1174 عن جريرٍ رضي الله عنه قال : بايعتُ النبيَّ ﷺ على السمعِ والطاعةِ. فلَقَّنني : فيما

اسْتَطَعْتَ ـ، والنصحِ لكلِّ مسلم. وفي رواية: قال النبي ﷺ: ((الدينُ النصيحَةُ . قاله ثلاثاً)).
قال: قلنا: لِمَنْ يا رسولَ الله ؟ قال: ((لله ولِرَسوله ولأئمَّةِ المسْلمينَ وعامَّتِهِمْ)).

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے (آپ ﷺ کی) ہر بات سننے اور ماننے پر بیعت کی، (لیکن) آپ ﷺ نے مجھے تلقین فرمائی کہ میں اپنی استطاعت کے مطابق سننے اور ماننے پر بیعت کروں اور اس بات پر بیعت کی کہ ہر مسلمان کے لیے ہمدردی اور خیر خواہی کروں اور ایک روایت میں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین نصیحت و خیر خواہی ہے۔ ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! دین کس کے لیے خیر خواہی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے لئے، اس کے رسول ﷺ کے لئے اور مسلمانوں کے حکام اور عوام الناس کے لئے۔ [صحيح۔ صحيح البخاری:57، صحيح مسلم: 194]

1175 عن جرير بن عبدالله رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((ما مِنْ رجلٍ يكونُ في قومٍ يُعملُ فيهم بالمعاصي، يقدِرونَ على أنْ يُغَيِّروا عليهِ، ولا يُغَيِّرونَ؛ إلاَّ أصابَهُم اللهُ منهُ بِعِقابٍ قَبْلَ أنْ يَمُوتوا)).

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی ایسی قوم میں رہتا ہے جس قوم میں برائی عام ہے اور لوگ اس برائی کو روکنے کی طاقت رکھنے کے باوجود بھی اسے نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ ان کے مرنے سے پہلے ضرور ان پر اپنا عذاب بھیجے گا۔

[حسن لغیرہ۔ سنن أبي داود:4339، سنن ابن ماجه: 4005، صحيح ابن حبان:300]

1176 عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال: يا أيُّها الناسُ! إنَّكم تَقْرَؤون هذه الآية: ﴿ يأيُّها الَّذينَ آمَنوا علَيْكُم أنْفسَكُمْ لا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إذا اهْتَدَيْتُمْ ﴾ وإني سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((إنَّ الناسَ إذا رَأوا الظالِمَ فلَمْ يأخُذوا على يديْهِ، أوْشَكَ أنْ يَعُمَّهم اللهُ بعقابٍ مِنْ عِنْدِه)).

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اے لوگو! تم یہ آیت ﴿يأيُّها الَّذينَ آمَنوا علَيْكُم أنْفسَكُمْ لا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إذا اهْتَدَيْتُمْ﴾ ''اے ایمان والو! تم صرف اپنی اصلاح کی فکر کرو کہ جب تم ہدایت پر ہوئے تو کوئی بھی گمراہ رہے تمہیں کچھ نقصان نہ دے گا'' پڑھتے ہو (لیکن اس کا غلط معنیٰ لیتے ہو) پھر سیدنا ابوبکر

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگ جب کسی ظالم کو (ظلم کرتے ہوئے) دیکھیں اور اس کے ہاتھ نہ پکڑیں تو عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنا عذاب نازل فرما دے۔

[صحیح۔ سنن أبي داوٗد: 4338، جامع الترمذی: 3057، سنن ابن ماجہ: 4005، سنن النسائی: 5023، صحیح ابن حبان: 1837]

1177 وعن أبي كثيرٍ السُّحَيمي عن أبيه قال: سألتُ أبا ذرٍ؛ قلتُ: دُلَّني على عملٍ إذا عمِلَ العبدُ به دخلَ الجنَّةَ. قال: سألتُ عن ذلك رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((يُؤمِنُ باللّٰه واليومِ الآخِرِ)). قلتُ: يا رسولَ اللّٰه! إنّ مع الإيمانِ عَملاً؟ قال: ((يَرضَخُ مِمّا رَزَقَهُ اللّٰه)). قلتُ: يا رسولَ اللّٰه! أرأيتَ إنْ كان فَقيرًا لا يَجِدُ ما يَرضَخُ به؟ قال: ((يأمُرُ بالمعروفِ، ويَنْهى عنِ المنكرِ)). قال: قلتُ: يا رسولَ اللّٰه! أرأيتَ إنْ كانَ عَيِيًّا لا يَسْتَطيعُ أنْ يأمُرَ بالمعروفِ، ويَنْهى عنِ المنكرِ؟ قال: ((يَصْنَعُ لأَخْرَقَ)). قال: أرأيتَ إنْ كانَ أَخْرقَ لا يستطيعُ أنْ يَصْنَعَ شيئًا؟ قال: ((يُعين مَغْلوبًا)). قال: أرأيْتَ إن كان ضعيفاً لا يَسْتَطيعَ أن يُعين مَغْلوباً؟ قال: ((ما تريدُ أنْ يكون في صاحِبكَ مِنْ خيرٍ؟ يُمْسِكُ عَنْ أذى الناسِ)). فقلت: يا رسولَ اللّٰه! إذا فَعلَ ذلك دخَل الجَنَّةَ؟ قال: ((ما مِنْ مسلمٍ يفعَلُ خَصْلَةً مِنْ هؤلاءِ؛ إلا أخَذَتْ بيَدِهِ حتى تُدْخِله الجنَّةَ)).

ابو کثیر سحیمی رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے کہ جب بندہ اس پر عمل کرلے تو جنت میں داخل ہو جائے، انہوں نے فرمایا: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھو، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ایمان کے ساتھ عمل بھی ہوتا ہے (تو وہ کیا عمل ہے؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اللہ کی عطا کردہ روزی میں سے دوسروں کو دے، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر وہ غریب آدمی ہو اور اس کے پاس دینے کو کچھ نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر وہ بات کرنے سے عاجز ہو، اور نیک کام کی نصیحت اور برے کاموں سے نہ روک سکتا ہو تو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ضعیف اور کمزور کے

ساتھ احسان کرے (اسکے کام میں ہاتھ بٹائے) میں نے عرض کی اگر وہ خود کمزور اور ضعیف ہو اور کچھ نہ کر سکتا ہو تو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مظلوم کی مدد کرے، میں نے عرض کی کہ اگر وہ خود کمزور اور ضعیف ہو مظلوم کی مدد نہ کر سکتا ہو تو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کیا چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھی میں کوئی ایسی خوبی نہ ہو (کہ جس کے ذریعہ سے وہ نیکی کما سکے تو پھر کم از کم اتنا تو کر لے کہ) خود دوسروں کو تکلیف دینے سے باز رہے، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر وہ یہ کر لے گا تو کیا جنت میں داخل ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مسلمان ان اعمال میں سے کسی عمل کو کر لے گا تو وہ عمل اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دے گا۔ [حسن لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 167/2، صحیح ابن حبان: 373/2]

1178 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((الإسْلامُ أنْ تعبدَ اللهَ لا تُشْرِكُ به شيئًا، وتقيمَ الصلاةَ، وتُؤْتيَ الزكاةَ، وتَصومَ رمضانَ، وتَحُجَّ البيتَ، والأمرُ بالمعروف، والنهيُ عنِ المنكر، وتسليمُك على أهلك، فمنِ انْتَقصَ شَيْئًا مِنْهُنَّ فهو سَهْمٌ مِنَ الإسْلامِ يَدَعُه، ومَنْ تركهنَّ فقد وَلَّى الإسْلامَ ظَهْرَه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان المبارک کے روزے رکھو، حج کرو، نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا، اپنے گھر والوں کو سلام کرنا، جس نے ان اعمال میں سے کسی عمل میں کمی کی تو اس نے اسلام کے ایک حصہ کو چھوڑ دیا۔ اور جو ان سب کو چھوڑ دے یقیناً اس نے اسلام کو اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیا۔

[صحیح لغیرہ۔ المستدرك للحاكم: 21/1]

2- نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والے کا قول اس کے عمل کے خلاف ہونے پر وعید

1179 عن أسامة بن زيد رضي الله عنه قال : سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول :((يُؤْتَى بالرجلِ يومَ القيامَةِ فيُلْقى في النارِ ، فتندلِقُ أقْتابُ بطْنِه ، فيدورُ بِها كما يدورُ الحِمارُ في الرَّحى ، فيجتَمعُ إليه أهلُ النارِ فيقولونَ :يا فلانُ !ما لَكَ ؟ ألَمْ تكنْ تأمُر بالمعروفِ ، وتَنْهى عنِ المنكرِ ؟ فيقولُ :بلى ، كنتُ امرُ بالمعروفِ ولا آتيهِ ، وأَنْهى عنِ المنكرِ وآتيهِ)).

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک شخص کو لا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی وہ ان کے گرد چکی کے گدھے کی طرح گھومے (چکر لگائے) گا جہنمی اس کے گرد جمع ہوکر (حیرت سے) پوچھیں گے تجھے کیا ہوا؟ تو تو ہمیں اچھی باتوں کا حکم دیتا اور بری باتوں سے روکتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کا حکم کرتا لیکن خود نیکیوں سے دور تھا اور تمھیں تو برائی سے روکتا تھا لیکن خود برائیاں کیا کرتا تھا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:3267، صحیح مسلم:2989، ابن أبی الدنیا:512-575]

1180 عن أنس بن مالكٍ رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((رأيتُ ليلةَ أُسْرِيَ بي رِجالاً تُقرض شِفاهُهُم بمقاريضَ مِنَ النارِ، فقلتُ: مَنْ هؤلاءِ ياجبريلُ؟ فقال: الخطباءُ مِنْ أُمَّتِكَ الذين يأمرونَ الناسَ بالبِرِّ وينْسَوْنَ أنفسهم وهُمْ يَتْلونَ الكِتابَ أفَلا يَعْقِلونَ؟!)). وفي رواية: ((مررتُ ليلةَ أُسْرِيَ بي على قومٍ تُقْرَضُ شِفاهُهُم بِمقَاريضَ مِنْ نارٍ، كُلَّما قُرِضَتْ عادتْ، فقلتُ: يا جبريلُ! مَنْ هؤلاءِ؟ قال :خُطباءُ مِنْ أُمَّتِكَ ، يقولونَ ما لا يَفْعَلونَ)). وفي رواية: ((أَتَيْتُ ليلةَ أُسْرِيَ بي على قومٍ تُقَرَضُ شِفاهُهُم بِمقاريضَ مِنْ نارٍ، فقلتُ: مَنْ هؤلاءِ يا جبريلُ؟ قال: خُطباءُ أُمَّتِكَ الَّذين يقولونَ مالا يَفْعَلونَ ، ويقْرَؤون كتابَ اللّٰه ولا يَعْمَلونَ به)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے معراج کی رات چند لوگوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے ہیں، میں نے جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ آپ ﷺ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو دوسروں کو تو نیکی کی نصیحت

کرتے لیکن اپنے آپ کو بھول جاتے تھے حالانکہ یہ اللہ کی کتاب کو پڑھتے تھے کیا وہ سمجھتے نہیں؟ ایک روایت میں ہے: یہ آپ ﷺ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو وہ کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے اور ایک روایت ہے یہ آپ ﷺ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو وہ کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے اور اللہ کی کتاب پڑھنے کے باوجود اس پر عمل نہیں کرتے۔[صحیح لغیرہ۔ صحیح ابن حبان: 53/1، مسند أحمد: 120/3]

1181 عن أبي تميمة عن جندب بن عبدالله الأزدي صاحبِ رسولِ الله ﷺ عنْ رسول الله ﷺ قال: ((مَثَلُ الَّذي يُعلِّمُ الناسَ الخيرَ ويَنْسى نَفْسه ، كمَثَلِ السِّراجِ ؛ يُضِيءُ لِلناسِ ويَحْرِقُ نَفْسَه)).

سیدنا جندب بن عبداللہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں کو خیر کی بات سکھائے اور خود اپنے کو بھلا دے (اس پر عمل نہ کرے) تو اس کی مثال اس چراغ کی طرح ہے جو لوگوں کو تو روشنی دے لیکن خود کو جلا کر ختم کر لے۔[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 1685]

1182 عن عمران بن حصينٍ رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((إنَّ أخْوَفَ ما أخافُ عليكم بَعْدِي كلُّ منافقٍ عليمِ اللّسانِ)).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنے بعد سب سے زیادہ تم پر ڈر ہر اس منافق (کے فتنے) کا ہے جو زبان دراز ہو۔

[صحیح۔ الطبرانی فی الکبیر: 593/18، کنز العمال:28970]

1183 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((يُبصرُ أحدُكم القَذاةَ في عينِ أخيه ، ويَنْسى الجِذْعَ في عَيْنِه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بھائی کی آنکھ میں معمولی سا تنکا بھی دیکھ لیتے ہو، اور اپنی آنکھ میں پڑے شہتیر کو بھول جاتے ہو۔[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 5761/13]

3- مسلمان کے عیب چھپانے کی ترغیب اور اس کی توہین کرنے اور عیب تلاش کرنے پر وعید

1184 عن عبداللّٰه بن عمر رضي اللّٰه عنهما ؛ أنَّ النبيَّ ﷺ قال : ((المسلمُ أخو المسلمِ ، لا يَظْلِمُه ولا يُسْلِمُه، مَنْ كانَ في حاجَة أخيه ؛ كانَ اللّٰه في حاجَته ، ومَنْ فَرَّج عن مسلمٍ كُربةً ؛ فرَّج اللّٰه عنه بِها كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يومِ القِيامَةِ ، ومَنْ سَتَر مسْلِمًا ؛ سَتَرهُ اللّٰه يومَ القيامَةِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو ظالم کے حوالہ کرتا ہے، جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں اس کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرے گا، اور جو کسی مسلمان کی پریشانی دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کرے گا، اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب چھپالے گا۔ [صحیح۔ سنن أبی داوٗد: 4893، جامع الترمذی: 1426]

1185 عن رجاء بن حَيْوَةَ قال : سمعت مسلمةَ بن مُخَلَّدٍ رضي اللّٰه عنه يقول : بينا أنا على مِصرَ فأتى البوابُ فقالَ :إن أعرابيًّا على الباب يستأذنُ ، فقلتُ :من أنت ؟ قال :أنا جابر بن عبدِاللّٰه . قال :فأشرفتُ عليه فقلتُ :أَنْزِلُ إليك أو تصعدُ ؟ قال :لا تنزلُ ولا أصعدُ ، حديثٌ بلغني أنك ترويه عن رسول اللّٰه ﷺ في ستر المؤمن ؛ جئتُ أسمعه. قلتُ :سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول : ((من ستر على مؤمنٍ عورةً ؛ فكأنما أحيا موؤدةً)). فضربَ بعيره راجعًا.

رجاء بن حیوہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا: میں جس زمانہ میں مصر میں تھا کہ (ایک دن) دربان آ کر کہنے لگا کہ ایک دیہاتی دروازہ پر اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے، میں نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا میں جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) ہوں (یہ سن کر) سیدنا مسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اوپر سے جھانکا اور کہا میں نیچے اتر آؤں یا آپ اوپر تشریف لاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نہ آپ اتریں اور نہ میں اوپر آؤں گا، (میں تو صرف اس لیے آیا ہوں کہ) ایک حدیث مجھ تک پہنچی ہے کہ آپ مؤمن

کی پردہ پوشی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں میں تو وہ حدیث سننے آیا ہوں، (سیدنا مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے گا وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے زندہ درگور کی گئی لڑکی کو بچالیا، (یہ حدیث سن کر) وہ اپنے اونٹ پر واپس (مصر سے مدینہ منورہ) چلے گئے۔ (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے اتنا لمبا سفر صرف ایک حدیث سننے کے لیے کیا تھا)۔[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی فی الأوسط: 8129]

1186 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : صَعِد رسولُ الله ﷺ المنبرَ فنادى بصوتٍ رفيع فقال :((يا معشرَ مَنْ أسْلَمَ بِلسانه ، ولَمْ يُفضِ الإيمانُ إلى قلْبه ! لا تُؤذوا المسْلِمِينَ ، ولا تَتَّبِعوا عَوْراتِهِمْ ؛ فإنَّه مَنْ تَتَبَّعَ عوْرَةَ أخيهِ المسْلِمِ ؛ تَتَبَّع اللّٰه عورَتَه ، ومَنْ تَتَبَّعَ اللّٰه عَوْرَتَهُ ؛ يَفْضَحُه ، ولوْ في جَوْفِ رَحْله)). ونَظَر ابْنُ عُمرَ يوماً إلى الكعبةِ فقال : ما أَعْظَمَكِ ! وما أعْظَم حُرْمَتِكِ ! والمؤمنُ أعظَمُ حُرمةً عندَ اللّٰهِ منكِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور بلند آواز سے پکارا کہ اے وہ گروہ جو صرف زبان سے اسلام لایا ہے اور ایمان اس کے دل تک نہیں پہنچا! تم مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ، اور نہ ان کے عیب ڈھونڈتے پھرو، جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب کے پیچھے پڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کے پیچھے پڑے گا اور جس کے عیوب کے پیچھے اللہ پڑے گا اس کو رسوا کر کے ہی چھوڑے گا اگرچہ وہ اپنے گھر میں ہی کیوں نہ ہو۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن کعبہ پر نظر ڈالی اور فرمایا (اے بیت اللہ!) تیری عظمت اور احترام بہت بلند و اعلیٰ ہے مگر مؤمن اللہ تعالیٰ کے نزدیک تجھ سے بھی زیادہ حرمت والا ہے۔

[حسن، صحیح۔ جامع الترمذی: 2032، صحیح ابن حبان: 5763/13]

4- حدود اللہ کو توڑنے اور حرام کردہ امور کا ارتکاب کرنے پر وعید

1187 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول :((أنا آخذٌ بحُجَزِكم أقول : إياكم وجهنّم ، إياكم والحدود ! إياكم وجهنمَ ، إياكم والحدودَ ! إياكم وجهنمَ ، إياكم والحدودَ۔ ثلاث مرات۔ فإذا أنا متُّ تركتكم ، وأنا فرطُكم على الحوض ، فمن وردَ أفلحَ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: میں تمہاری کمریں پکڑے ہوئے یہ کہہ رہا ہوں! جہنم سے بچو! اللہ تعالیٰ کی حدود اور احکامات کو توڑنے سے بچو جہنم سے بچو اور اللہ تعالیٰ کی حدود کو توڑنے سے بچو جہنم سے اور اللہ تعالیٰ کی حدود کو توڑنے سے بچو۔ تین مرتبہ ارشاد فرمایا: پھر فرمایا: جب میں فوت ہو جاؤں گا تو تم کو چھوڑ کر چلا جاؤں گا اور میں تم سے پہلے حوض کوثر پر پہنچوں گا (وہاں تمہارا انتظار کروں گا)، لہٰذا جو حوض کوثر پر پہنچ گیا تو وہ کامیاب ہو گیا۔ [حسن لغیرہ۔ مسند البزار: 1536]

1188 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ النبيَّ ﷺ قال :((إنَّ اللّٰه يَغارُ ، وغيرةُ اللّٰه أنْ يَأتِيَ المؤمنُ ما حَرَّمَ اللّٰه عليه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ مومن اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب کرے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5223، صحیح مسلم]

1189 عن ثوبان رضي الله عنه عن النبيِّ ﷺ ؛ أنّه قال : ((لأَعْلَمَنَّ أقوامًا مِنْ أُمَّتي يأتونَ يومَ القِيامَةِ بأعْمالٍ أمثالِ جبال تِهامَةَ بَيْضاءَ ، فيجعَلُها اللّٰه هَباءً مَنْثوراً)). قال ثَوْبانُ :يا رسولَ اللّٰه ! صِفْهُم لنا، جَلِّهم لنا ؛ لا نكونُ منهم ونحنُ لا نَعْلَمُ. قال :((أمَا إنَّهم إخْوانكم ، ومِنْ جِلْدَتِكم ، ويأخُذون مِن اللَيْلِ كما تأخُذونَ، ولكنَّهم قومٌ إذا خَلَوْا بِمحارِمِ اللّٰه انْتَهكُوها)).

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنی امت کے ایسے لوگوں کو خوب جانتا ہوں کہ وہ قیامت کے دن تہامہ کے سفید پہاڑوں کے برابر اعمال لے کر آئیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال

کو اڑتے ہوئے غبار کی طرح بے حیثیت کر دے گا، سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ان کا حال اور ان کی صفات بیان کر دیجئے کہ وہ کون لوگ ہیں تا کہ ایسا نہ ہو کہ (ہم بھی وہی کام کر بیٹھیں) اور ان میں سے ہو جائیں اور ہمیں خبر بھی نہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً وہ تمہارے بھائی ہیں اور تم ہی میں سے ہیں اور رات میں وہی اعمال کرتے ہیں جو تم کرتے ہو لیکن یہ وہ لوگ ہیں جب تنہائی میں ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ [صحيح- سنن ابن ماجه: 4245]

1190 عن ابن مسعودٍ رضي الله عنه؛ أنَّ رسولَ اللهِ ﷺ قال: ((ضربَ اللّٰه مثلاً صِراطاً مُسْتقيمًا، وعنْ جَنْبَتَي الصراطِ سُورانِ فيهما أبْوابٌ مُفَتَّحةٌ ، وعلى الأبوابِ سُتورٌ مُرْخاةٌ ، وعندَ رأسِ الصِراطِ داعٍ يقولُ: اسْتَقيموا على الصراطِ ولا تَعوَجُّوا ؛ وفَوْقَ ذلك داعٍ يَدْعو كلمَّا هَمَّ عبدٌ أنْ يَفْتَح شَيئًا مِنْ تلك الأبْوابِ ؛ قال: ويْلَكَ! لا تَفْتَحْهُ ، فإنَّكَ إنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ ، ثُمَّ فَسَّرَه ، فأخبر أنَّ الصِراطَ هو الإسْلامُ ، وأنَّ الأبْوابَ المفَتَّحةَ محارِمُ اللّٰه ، وأنَّ الستورَ المُرْخاةَ حدودُ اللّٰه ، والداعي على رأسِ الصراطِ هو القرآنُ ، والداعي مِنْ فوقِه هو واعِظُ اللّٰه في قلبِ كلِّ مؤمِنٍ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی ایک مثال بیان کی ہے، (کہ وہ ایک سیدھا راستہ ہے) اور اس کے دونوں طرف دیواریں ہیں، ان دیواروں میں کھلے ہوئے دروازے ہیں، دروازوں پر پردے لٹکے ہوئے ہیں اور راستہ کے سر پر پکارنے والا کھڑا ہے جو پکار پکار کر کہتا ہے "سیدھے راستے پر چلے آؤ اور غلط راستہ پر نہ چلو" اس پکارنے والے کے اوپر (یعنی اس کے آگے کھڑا ہوا) ایک دوسرا پکارنے والا ہے، جب کوئی بندہ ان دروازوں میں سے کوئی دروازہ کھولنا چاہتا ہے (کج روی اختیار کرنا چاہتا ہے) تو وہ دوسرا پکارنے والا پکار کر کہتا ہے تجھ پر افسوس ہے! اس کو نہ کھول، اگر تو اسے کھولے گا تو اس کے اندر داخل ہو جائے گا، (اور وہاں سخت تکلیف میں ہوگا) پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مثال کی وضاحت کی، اور فرمایا: "سیدھے راستے سے مراد اسلام ہے اور کھلے ہوئے دروازوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزیں ہیں اور (دروازوں پر) پڑے ہوئے پردوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی قائم کی ہوئی حدود ہیں اور راستہ کے سرے پر جو پکارنے والا کھڑا ہے اس سے مراد قرآن مجید ہے اور وہ دوسرا پکارنے والا جو پہلے پکارنے

والے کے آگے کھڑا ہے اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نصیحت کرنے والا ہے جو ہر مؤمن کے دل میں ہے۔[صحیح۔ رزین: مسند أحمد: 182/4، مستدرك حاكم: 73/1]

1191 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال : ((مَنْ يأخُذ منّي هذه الكلمات فيعمَلُ بهِنَّ ، أو يُعلِّمُ مَنْ يعمَلُ بهِنَّ ؟)). فقال أبو هريرة :قلتُ :أنا يا رسولَ اللّٰه ! فأخَذَ بيدي وعَدَّ خَمْسًا ، قال :((اتقِ المحارِمَ تكُنْ أعْبَدَ الناسِ ، وارْضَ بِما قسَم اللّٰهُ لك تكُنْ أغْنى الناسِ ، وأحْسِنْ إلى جارِكَ تكُنْ مُؤْمِنًا، وأَحِبَّ لِلناسِ ما تُحِبُّ لِنَفْسِك تكُنْ مسْلِمًا ، ولا تُكثِرِ الضَّحكَ فإنَّ كثْرةَ الضَّحكَ تُميتُ القلْبَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امامِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو مجھ سے یہ کلمات سیکھے پھر ان پر عمل کرے یا اسے سکھلائے جو ان پر عمل کرے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں سیکھتا ہوں۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ چیزیں شمار کیں فرمایا: ① حرام کردہ چیزوں سے دور رہ تو لوگوں میں سے سب سے زیادہ عبادت گزار بن جائے گا ② اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہ تو لوگوں میں سے زیادہ دولت مند بن جائے گا ③ اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کر تو مومن بن جائے گا ④ لوگوں کے لئے وہ کچھ پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے تو مسلمان (حقیقی) بن جائے گا ⑤ زیادہ ہنسا مت کر کیونکہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2305، سنن ابن ماجہ: 4193]

5- حدود اللہ کے نفاذ کی ترغیب اور اس معاملہ میں سستی پر وعید

1192 صحیح الجامع عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((لَحَدٌّ يقامُ في الأرضِ ؛ خيرٌ لأَهْلِ الأرْضِ مِنْ أنْ يُمْطَروا ثلاثينَ صَباحًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین میں قائم کی جانے والی ایک حد (شرعی سزا) زمین والوں کے لیے تیس دن بارش برسنے سے زیادہ بہتر ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ: چالیس دن کی بارش سے بہتر ہے)۔

[حسن لغيره۔ سنن النسائی: 4904، سنن ابن ماجه: 2538، صحیح ابن حبان: 4397]

1193 صحیح الجامع عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((أقيموا حدود الله في القريب والبعيد، ولا تأخذكم في اللّهِ لومة لائمٍ)).

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب اور دور ہر ایک مجرم پر اللہ تعالیٰ کی حدود کو جاری کرو اور اللہ تعالیٰ کی حدود جاری کرنے میں ملامت کرنے والوں کی ملامت تم کو (حدود اللہ کے نفاذ سے) نہ روکے۔[حسن لغيره۔ سن ابن ماجه: 2540]

1194 صحیح الجامع عن عائشة رضي الله عنها : أنَّ قريشاً أهَمَّهُم شأنُ الْمخزُومِيَّةِ التي سَرَقَتْ ، فقالوا : مَنْ يُكلِّم فيها رسولَ اللّه ﷺ ؟ ثُمَّ قالوا : مَنْ يَجْتَرِىءُ عليه إلا أُسامة بن زَيْدٍ حِب رسولِ اللّه ﷺ ؟ فكلَّمَه أسامَةُ ، فقال رسولُ اللّه ﷺ : ((يا أسامةُ ! أتشْفَعُ في حد مِنْ حدودِ اللّه ؟!)) ! ثمَّ قام فاخْتَطَبَ ؛ فقال : ((إنَّما هَلكَ ، الذين مِنْ قَبْلكُم أنَّهُمْ كانوا إذا سرَقَ فيهمُ الشريفُ تَرَكُوهُ ، وإذا سرق فيهِمُ الضعيفُ أقَاموا عليهِ الحَدَّ ، وايْمُ اللّه ! لوْ أنَّ فاطِمَةَ بنْتَ مُحَّمدٍ سرقَتْ لَقَطَعْتُ يَدها)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) قریش کے لوگ ایک مخزومی عورت کے بارے میں بہت فکرمند ہوئے جس نے چوری کی تھی، (اور نبی کریم ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تھا) ان قریشی لوگوں نے

آپس میں یہ مشورہ کیا کہ اس عورت کے مقدمہ میں کون شخص رسول اللہ ﷺ سے سفارش کر سکتا ہے؟ اور پھر انہوں نے کہا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں اس لیے اس بارے میں آپ ﷺ سے بات کرنے کی ہمت اسامہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہو سکتی، (چنانچہ ان سب نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو سفارش کرنے پر آمادہ کیا) سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے (ان لوگوں کے کہنے پر) آپ ﷺ سے سفارش کی، رسول اللہ ﷺ نے (ان کی بات سن کر) ارشاد فرمایا: اے اسامہ! تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں ان کو اسی چیز نے ہلاک کیا کہ ان میں سے اگر کوئی شریف آدمی (یعنی طاقتور) چوری کرتا تو وہ اس کو (سزا دیئے بغیر ہی) چھوڑ دیتے تھے اور اگر ان میں سے کوئی کمزور و غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے، اللہ کی قسم! اگر محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 3475، سنن أبی داوٗد: 4373، سنن النسائی: 4901، سنن ابن ماجه: 2547]

1195 وعن النعمانِ بنِ بشيرٍ رضي الله عنهما؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((**مَثَلُ القائمِ على حدودِ اللهِ والواقعِ فيها، كمَثَلِ قومٍ اسْتَهموا على سَفينةٍ، فأصابَ بعضُهم أعْلاها وبعضُهم أسْفَلها، فكانَ الَّذينَ في أسْفَلِها إذا اسْتَقوا مِنَ الماءِ مَروا على مَنْ فَوْقَهم، فقالوا: لوْ أنَّا خَرقْنا في نصِيبنا خَرْقًا، ولَمْ نُؤْذِ مَنْ فوْقَنا، فإنْ تَركُوهُم وما أرادوا هلكوا جميعًا، وإنْ أخذوا على أيْدِيهِمْ نَجَوْا، ونَجَوْا جَمِيعًا**)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود پر قائم ہے اور اس شخص کی جو اللہ کی حدود کو توڑنے والا ہے اس قوم کی طرح ہے جنہوں نے ایک جہاز میں بیٹھنے کے لیے قرعہ اندازی کی پھر بعض لوگ جہاز کے اوپر کے حصہ میں چلے گئے اور بعض لوگ نچلے حصے میں چلے گئے، جب نیچے والوں کو پانی کی ضرورت ہوتی تو وہ جہاز کے اوپر کے حصہ پر آ کر پانی لیتے، پھر اگر وہ یہ خیال کریں کہ ہمارے بار بار اوپر پانی کے لیے جانے سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی ہے اس لیے ہم اپنے ہی حصہ میں سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کو تنگ نہ کریں، ایسی صورت میں اگر اوپر والے ان کو نہ روکیں اور خیال کر لیں

کہ وہ جانیں ان کا کام، ہمیں ان سے کیا واسطہ تو اس صورت (میں وہ جہاز غرق ہو جائے گا اور) سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کو روک دیں گے تو خود بھی بچ جائیں گے اور سب کے سب ڈوبنے سے بچ جائیں گے۔[صحیح۔ صحیح البخاری:2493، جامع الترمذی: 2173]

6-شراب پینے، بیچنے اور اس معاملہ میں ہر قسم کے تعاون پر وعید اور شراب نوشی چھوڑنے اور توبہ کرنے کی ترغیب

1196 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال : ((**لا يَزني الزَّاني حينَ يَزْني وهو مؤمِنٌ ، ولا يسْرِقُ السارِقُ حينَ يسرِقُ وهو مؤمِنٌ ، ولا يشرَبُ الخمرَ حينَ يشْرَبُها وهو مؤمِنٌ**)). وفي رواية:((**ولكن التوبة معروضه بعد**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی زانی زنا کرتے وقت (کامل) مومن نہیں ہوتا اور کوئی چور چوری کرتے وقت (کامل) مومن نہیں ہوتا اور کوئی شرابی شراب پیتے وقت (کامل) مومن نہیں ہوتا اور ایک روایت ہے (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) اور لیکن توبہ اس کے بعد پیش کی جاتی ہے۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 2475، صحیح مسلم: 57]

1197 عن أنس بن مالكٍ رضي الله عنه قال : ((**لعَن رسولُ اللّٰه ﷺ في الخمرِ عَشَرةً :عاصرَها ، ومُعتَصِرَها ، وشاربَها ، وحامِلَها ، والمحمولةَ إليه ، وساقِيَها ، وبائعَها ، وآكِلَ ثَمنِها ، والمُشترِيَ لَها، والمشتَرى لَهُ**)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت کی ① بنانے والا ② بنوانے والے پر ③ پینے والے پر ④ اٹھانے والے پر ⑤ جس کی طرف اٹھائی جائے ⑥ پلانے والے پر ⑦ فروخت کرنے والے پر ⑧ اس کی قیمت کھانے والے پر ⑨ خریدنے والے پر ⑩ جس

کے لئے خریدی جائے۔ [صحیح۔ سنن ابن ماجه: 3381، جامع الترمذی: 1295]

1198 في رواية لابن حبان [يعني في حديث أبي موسى] : قال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((**لا يدخُلُ الجنَّةَ مُدمِنُ خمرٍ، ولا مُؤْمِنٌ بِسحْرٍ ، ولا قاطعُ رحِمٍ**)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شراب کا عادی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا اور نہ ہی جادو کی تصدیق کرنے والا مؤمن اور نہ ہی رشتہ داری توڑنے والا۔

[حسن لغيره۔ صحیح ابن حبان: 6137/13]

1199 عن أنس بنِ مالكٍ رضي اللّٰه عنه قال : قال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((**لا يَلِجُ حائطَ القُدُسِ مُدمِنُ خَمْرٍ ، ولا العاقُّ ، ولا المنّانُ عطاءَه**)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شراب کا عادی جنت میں داخل نہیں ہوگا اور نہ ہی والدین کا نافرمان اور نہ ہی احسان کر کے احسان جتلانے والا۔

[صحيح لغيره۔ مسند أحمد: جلد3 ص 226، مسند البزار: 2931]

1200 عن عمار بن ياسر رضي اللّٰه عنه عن رسول اللّٰه ﷺ قال : ((**ثلاثةٌ لا يدخلون الجنةَ ...... الدَّيوثُ، والرَّجُلَةُ من النساءِ ، ومدمنُ الخمرِ**)). **قالوا : يا رسول اللّٰه ! أمَّا مد من الخمر فقد عرفناه ، فما الديوث؟ قال :((الذي لا يبالي من دخلَ على أهله)). قلنا : فما الرَّجُلَةُ من النساءِ ؟ قال :((التي تَشَبَّهُ بالرجال))**.

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص کبھی بھی جنت میں داخل نہ ہوں گے ① دیوث، ② رجلہ ③ شراب کا عادی۔ عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! شراب پینے کے عادی کو تو ہم نے پہچان لیا لیکن دیوث سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے گھر والوں کے پاس آنے والوں کی پرواہ نہ کرے کہ کون ہیں (محرم ہیں یا نہیں ان سے پردہ ضروری ہے یا نہیں؟) پھر ہم نے عرض کی رجلہ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ عورتیں جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں (یعنی مردوں کی سی شکل وصورت ان کا لباس اور انداز اپنائیں)۔ [صحيح لغيره۔ مجمع الزوائد: 327/4]

1201 عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال : ((أوْ صاني خليلي ﷺ :أنْ لا تُشْرِكْ باللّٰه شيْئًا وإنْ قُطِّعْتَ ، وإنْ حُرِّقْتَ ، ولا تَتْرُكْ صَلاةً مكتوبةً مُتَعَمِّدًا ، فَمَنْ تَرَكَها مُتعمدًا فقد بَرِئتْ منهُ الذِّمَّةُ ، ولا تشْرَبِ الخمرَ ؛ فإنَّها مِفتاحُ كلِّ شَرٍّ)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے نصیحت فرمائی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تمہارے ٹکڑے کر دیئے جائیں یا جلا دیئے جاؤ، اور فرض نماز جان بوجھ کر کبھی نہ چھوڑنا، جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑتا ہے اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے بری ہے، اور شراب ہرگز نہ پینا کیونکہ یہ ہر برائی کی چابی ہے۔[حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ: 3371]

1202 عن سالم بن عبداللّٰه عن أبيه : أن أبا بكر وعمر وناساً جلسوا بعد وفاةِ النبيﷺ ، فذكروا أعْظَمَ الكبائِرِ ، فلَمْ يكنْ عندهُمْ فيها عِلْمٌ [ينتَهُوْنَ إليه] ، فأرسَلوني الى عبدِاللّٰهِ بنِ عَمْرٍو أسألُه [عن ذلك] ، فأخْبَرني أنَّ أعْظَمَ الكبائِرِ شُرْبُ الْخَمْرِ . فأتَيْتُهم فأخْبَرْتُهم ، فأنْكَروا ذلك ، وَوَثَبوا إليه جميعًا حتى أَتَوْه في دارِه ، فأخْبَرَهُمْ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال :((إنَّ مَلِكاً مِنْ مُلوكِ بني إسرائيلَ أخَذَ رجلاً فَخَيَّره بينَ أنْ يَشْرَبَ الخَمْرَ ، أوْ يَقْتُلَ نَفْسًا ، أو يَزْنيَ، أو يأْكُلَ لَحْمَ خِنْزِيرٍ، أوْ يَقْتُلوه [إنْ أبى]، فاخْتارَ الخمْرَ ، وإنَّه لمَّا شَرِبَ الخمرَ لَمْ يَمْتَنِعْ مِنْ شيءٍ أرادوه مِنْه)). وأنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال لنا [حينئذ] :((ما مِنْ أحدٍ يشرَبُها فتقْبَلُ له صَلاة أربعينَ ليلةً ، ولا يموتُ وفي مَثْنانَتِه منه شَيْءٌ إلا حُرِّمَتْ بِها عليه الجَنَّةُ ، فإنْ ماتَ في أربعين ليلةً ؛ ماتَ ميتةً جاهِلِيَّةً)).

سیدنا سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما اور کچھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی مکرم ﷺ کی وفات کے بعد بیٹھے ہوئے تھے کہ کبیرہ گناہوں میں سے بڑے گناہ کا ذکر آیا، ان میں سے کسی کے پاس اس کا علم نہ تھا، لہٰذا انہوں نے مجھے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا کہ میں ان سے اس کے متعلق پوچھوں، انہوں نے مجھے خبر دی کہ بڑے گناہوں میں (ایک) بڑا گناہ شراب پینا ہے، چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور ان کو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے اس جواب کی خبر دی۔ انہوں نے اس کا انکار کیا اور سب جلدی سے ان کے گھر تشریف لے گئے تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا بنی اسرائیل کے

بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے ایک شخص کو پکڑ کر کہا کہ چند کاموں میں سے ایک کام اختیار کر یا تو شراب پی، یا کسی کو قتل کر یا زنا کر یا خنزیر کا گوشت کھا، اور اگر وہ انکار کرے تو یہ لوگ اسے قتل کر دیں گے چنانچہ اس شخص نے شراب پینے کو (چھوٹا گناہ سمجھ کر) اختیار کیا جب اس نے شراب پی تو وہ سارے گناہ کر بیٹھا جو گناہ اس سے کرانا چاہتے تھے، اور بلا شبہ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص شراب پیتا ہے اس کی چالیس دن نمازیں قبول نہیں ہوتیں، اور جو شخص اس حال میں مرے کہ اس کے مثانہ میں شراب کا تھوڑا سا حصہ بھی ہو تو اس پر ضرور جنت حرام کر دی جاتی ہے، اور شراب پی کر اگر چالیس دن کے اندر مرا تو جاہلیت کی موت مرا۔

[صحيح۔ المستدرك للحاكم: 147/4]

1203 عن جابرٍ رضي الله عنه : أنَّ رجلاً قدمِ مِنْ جَيْشانَ ـ وجَيْشانُ مِنَ اليمَنِ ـ فسألَ رسولَ اللهِ ﷺ عنْ شرابٍ يشرَبونَه بأرضِهم مِنَ الذُّرَّةِ يقال له : (المِزْرُ) ؟ فقال رسولُ الله ﷺ :((أوَ مُسْكِرٌ هو؟)). قال: نَعم. قال رسولُ الله ﷺ :((كُلُّ مسْكِرٍ حرامٌ ، وإنَّ عند الله عَهْداً لِمَنْ يشرَبُ المسْكِرَ أنْ يَسْقِيَه مِنْ طينَةِ الخَبالِ)). قالوا: يا رسولَ الله ! وما طينَةُ الخَبال ؟ قال :((عَرَقُ أهْلِ النارِ، أو عُصارَةُ أهلِ النارِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص یمن کے علاقے جیشان سے آیا اس نے رسول اللہ ﷺ سے ایک خاص شراب کے بارے میں سوال کیا جو اس علاقہ میں پی جاتی تھی جس کو ''مزر'' کہا جاتا ہے (اور وہ مکئی سے بنتی تھی) آپ ﷺ نے اس آدمی سے پوچھا کہ کیا وہ نشہ پیدا کرتی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے (اور فرمایا) نشہ کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ عہد ہے جس کا پورا کرنا اس نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ وہ آخرت میں اس کو ''طِينَةُ الْخِبَالِ'' ضرور پلائے گا، لوگوں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ''طِينَةُ الْخِبَالِ'' کیا چیز ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دوزخیوں کے جسم سے نکلنے والا پسینہ یا فرمایا کہ دوزخیوں کے جسم سے نکلنے والی پیپ ہے۔

[صحيح لغيره۔ صحيح مسلم: 2002, 5335، سنن النسائی: 5709]

1204 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما قال: ((ثلاثَةٌ لا تقْرَبُهم الملائكةُ : الجُنُبُ ، والسكْرانُ ،

والمتضَمِّخُ بالخَلُوقِ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تین شخص ایسے ہیں کہ فرشتے ان کے قریب بھی نہیں آتے ① جنبی شخص جب تک کہ وہ غسل نہ کرلے ② نشہ کرنے والا ③ جو خلوق نامی خوشبو لگائے۔ (جو کہ عورتوں کی خوشبو ہے اور زعفران وغیرہ سے بنتی ہے اور اس میں سرخ اور زرد رنگ غالب ہوتا ہے)۔

[صحیح۔ مسند البزار: 2930]

1205 عن أنسٍ رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال : ((مَنْ تركَ الخمرَ وهو يقدِرُ عليه ؛ لأَسْقِيَنَّه منه في حظيرَةِ القُدُسِ ومَنْ تركَ الحريرَ وهو يقدرُ عليه ؛ لأَكْسُوَنَّه إيَّاه في حظيرَةِ القُدُسِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے شراب پینے پر قدرت رکھنے کے باوجود شراب کو نہ پیا تو میں اسے جنت کی شراب پلاؤں گا اور جس نے ریشمی لباس پہننے پر قدرت رکھنے کے باوجود اسے نہ پہنا تو میں ضرور اسے جنت کا ریشمی لباس پہناؤں گا۔[صحیح لغیرہ۔ مسند البزار: 2939]

1206 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((مَنْ شَرِبَ الخمرَ لَمْ تُقْبَلْ له صَلاة أربعينَ صباحًا ، فإنْ تابَ تابَ اللّٰهُ عليه ، فإنْ عادَ لَمْ تُقْبَلْ له صلاة أربعين صباحاً ، فإنْ تابَ تابَ اللّٰهُ عليه، فإنْ عادَ لَمْ تُقْبَلْ له صَلاة أربعين صباحاً ، فإنْ تابَ تابَ اللّٰه عليه ، فإنْ عادَ في الرابِعَةِ لَمْ تُقْبَلْ له صَلاة أربعينَ صباحاً ، فإنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰه عليه ، وغَضِبَ اللّٰه عليه وسقَاهُ مِنْ نَهْرِ الخَبالِ)). قيل :يا أبا عبدالرحمن !وما نهر الخبال ؟ قال :((نهر يجري من صديد أهل النار)).

"وفی روایة" "مَنْ شَرِبَ الخمَر فلم ينتش؛ لَمْ تُقْبل له صلاةٌ مادام فی جوفِه أو عروقِهِ منها شیءٌ و إنْ مَاتَ مات كافرا، و ان انتشی؛ لم تقبل له صلاةٌ اربعينَ يومًا وإنْ مات فيهَا مَاتَ كافِرًا"

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے شراب پی اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہ کی جائے گی پھر اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ اسے معاف فرمادے گا، اگر اس نے پھر شراب پی تو پھر چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ کی جائے گی پھر اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادے گا پھر

اگر اس نے (تیسری مرتبہ) شراب پی تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ کی جائے گی پھر اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ اسے معاف فرما دے گا، پھر اگر اس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ کی جائے گی۔ اور اگر وہ توبہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول نہ کرے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور اللہ تعالیٰ اسے نہر خبال سے پلائے گا۔ کہا گیا اے ابوعبدالرحمٰن! یہ نہر خبال کیا ہے؟ تو وہ فرمانے لگے "یہ جہنمیوں کی پیپ پر مشتمل ایک جاری نہر ہے۔

"ایک روایت میں ہے" کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے شراب پی اور اس کے حواس قائم رہے تو جب تک شراب اس کے پیٹ یا اس کی رگوں میں ہے تو اس کی نماز قبول نہ کی جائے گی اور اگر وہ اسی حالت میں فوت ہو گیا تو وہ حالتِ کفر پر مرا۔ اور اگر شراب پی کر اس کے حواس قائم نہ رہے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ کی جائے گی اور اگر وہ اسی حالت میں فوت ہوا تو وہ حالت کفر پر مرا۔ [صحيح، صحيح لغيره۔ جامع الترمذی: 1862، مستدرك حاكم: 30/1، سنن النسائی: ، سنن ابن ماجه: 3377]

1207 عن أنسٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((إذا استحلَّتْ أمتي خمساً فعليهمُ الدمارُ : إذا ظهرَ التلاعنُ ، وشربوا الخمورَ ، ولبسوا الحريرَ ، واتخذوا القيان ، واكتفى الرجالُ بالرجالِ ، والنساءُ بالنساءِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میری اُمت پانچ چیزوں کا ارتکاب کرے گی تو اس پر ہلاکت مسلط کر دی جائے گی ① جب ایک دوسرے پر اعلانیہ لعنت کی جائے گی ② لوگ شراب پئیں گے ③ (مرد) ریشمی لباس پہنیں گے ④ گانے بجانے کے آلات اور گانے والیاں ان کو اختیار کیا جائے گا ⑤ مرد، مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ کفایت کریں گی۔

[حسن لغيره۔ بيهقي في الشعب:5469]

7-زنا پر سخت وعید خاص طور پر ہمسائے کی بیوی اور ایسی عورت کے ساتھ جس کا خاوند گھر سے باہر ہو اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے کی ترغیب

1208 عن عبداللّٰه بن مسعودٍ رضي اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((لا يَحِلُّ دمُ امْرِىءٍ مسلمٍ يشهدُ أنْ لا إله إلا اللّٰه ، وأنِّي رسولُ اللّٰه؛ إلا بإحْدى ثلاثٍ : الثَّيِّبُ الزاني ، والنفْسُ بالنفْسِ ، والتارِكُ لدينِه ؛ المفارِقُ لِلْجَماعَةِ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں جو اس بات کی دل سے گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں محمد ﷺ اللہ کا رسول ہوں مگر تین وجوہات میں سے کسی ایک کی وجہ سے مسلمان کا خون اور قتل جائز ہو جاتا ہے ① شادی شدہ ہو کر زنا کرے ② کسی کو ناحق قتل کرے تو قصاص میں قتل کیا جائے گا ③ اسلام کو چھوڑنے والا، مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہونے والا۔ [صحیح۔ صحيح البخاری:6878، صحيح مسلم، سنن أبي داوٗد: 4352، جامع الترمذی:1402]

1209 عن عثمان بن أبي العاص رضي اللّٰه عنهما عن رسولِ اللّٰه ﷺ قال : ((تُفْتَحُ أبوابُ السماءِ نصْفَ الليْلِ ، فينادي مُنادٍ :هلْ مِنْ داعٍ فيُسْتَجابَ لَه ؟ هَلْ مِنْ سائلٍ فَيُعْطى ؟ هَلْ مِن مَكروبٍ فيُفَرَّجَ عَنْهُ ؟ فلا يَبْقى مسلمٌ يدْعو بدَعْوَةٍ ؛ إلا اسْتَجابَ اللّٰه عزَّوجلَّ لَه ، إلا زانِيةً تَسْعى بِفَرْجِها أوْ عَشَّاراً)).

سیدنا عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ ہے کوئی دعا کرنے والا اس کی دعا قبول کی جائے؟ ہے کوئی مانگنے والا کہ اس کے سوال کو پورا کیا جائے؟ ہے کوئی پریشان کہ اس کی پریشانی کو دور کیا جائے؟ چنانچہ کوئی مسلمان ایسا نہیں رہتا جو اس وقت کوئی دعا کرے اور اس کی دعا اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے، سوائے دو قسم کے لوگوں کے ① بدکار عورت جو بدکاری کے ذریعے کماتی ہو ② جو لوگوں پر ظلم و زیادتی کرتے ہوئے ٹیکس

وصول کرتا ہو۔[صحیح۔ مسند أحمد:22/4، الطبرانی فی الکبیر: 839/9]

1210 عن سمرة بن جندبٍ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((رأيتُ الليلةَ رجلَيْنِ أتَياني فأخْرَجاني إلى أرضٍ مقدّسَةٍ))۔ فذكر الحديث إلى أن قال :۔ ((فانطلَقْنا إلى ثُقب مثل التَّنُّورِ أعلاهُ ضَيقٌ ، وأسفَلُه واسعٌ، يتَوقَّدُ تحتَه ناراً ، فإذا ارْتَفَعَتِ ارْتَفعوا حتَّى كادوا أنْ يَخْرجُوا ، وإذا خَمَدَتْ رَجَعوا فيها، وفيها رِجالٌ ونساءٌ عُراةٌ))۔ الحديث وفي رواية: ((فانْطلَقْنا على مثلِ التَّنُّورِ ۔ قال : فأَحْسِبُ أنَّه كانَ يقولُ ۔ فإذا فيه لَغَطٌ وأصْواتٌ ، قال : فاطلَعْنا فيه ، فإذا فيه رجالٌ، ونساءٌ، و إِذَا هم ياتيهم لهَبٌ من اسفل منهم فاذا أتاهُم ذلك اللَّهَبُ ضوضوا))۔ وفي آخره ((وأما الرِّجالُ والنساءُ العُراةُ الذين هم في مثْلِ بناءِ التَّنُّورِ ، فإنَّهمُ الزُّناةُ والزَّواني))۔

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا: میں رات سویا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے پس وہ مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے'' انھوں نے یہاں تک حدیث بیان کی''۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہم ایک سوراخ والے گڑھے کی طرف چلے جو تنور کی مانند تھا اس کا اوپر والا حصہ تنگ اور نیچے والا حصہ وسیع تھا اس کے نیچے آگ چل رہی تھی پس جب آگ بلند ہوتی تو قریب تھا کہ وہ (جہنمی اس عذاب کے گڑھے سے) نکل جائیں اور جب بجھا دی جاتی تو وہ اس میں لوٹ جاتے اس میں برہنہ مرد وعورت ہیں'' اور ایک روایت میں ہے کہ'' ہم چلے تنور جیسی جگہ پر'' راوی کہتا ہے میرا خیال ہے کہ'' آپ فرمارہے تھے: اس میں چیخ و پکار تھی تو ہم نے اس میں جھانکا تو اس میں برہنہ مرد اور عورتیں تھیں ان کے پاس ان کے نیچے سے شعلہ آتا پھر جب وہ شعلہ ان کے پاس آتا ہے تو وہ چیخنے چلانے لگ جاتے اور اس روایت کے آخر میں اس طرح ہے کہ مرد اور عورتیں برہنہ اور تنور کی مثل (گڑھے) میں ہیں سو وہ زانی مرد اور زانی عورتیں ہیں''۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 1386]

1211 عن أبي أمامة رضي الله عنه قال : سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول : ((بينا أنا نائمٌ أتاني رجُلانِ فأخذا بضَبْعيَّ ، فأتيا بي جَبَلاً وعراً ، فقالا : اصْعَدْ . فقلتُ : إنّي لا أُطيقُه . فقالا : إنّا سنُسَهِّلُه لك فصعَدْتُ حتّى إذا كنتُ في سواءِ الجَبَلِ ، فإذا أنا بأصْواتٍ شديدةٍ ، فقلتُ: ما هذه الأصواتُ ؟

قالوا :هذا عُواءُ أهلِ النارِ. ثُمَّ انْطَلقَ بي ، فإذا أنا بقومٍ مُعَلَّقين بعَراقيبِهِمْ ، مُشَقَّقَةٍ أشْداقُهم تسيلُ أشْداقُهم دَماً . قال : قلتُ :مَنْ هؤلاء ؟ قيلَ :هؤلاء الذين يُفطِرونَ قَبْل تَحِلَّةِ صومِهِمْ . فقالَ: خابَتِ اليهودُ والنَصارى۔ فقال سليم :ما أدْري أسَمِعَه أبو أُمامةَ مِنْ رسولِ اللّٰه ﷺ أمْ شيءٌ مِنْ رَأْيِه۔ ثُمَّ انْطلقَ بي ، فإذا أنا بقومٍ أشدُّ شيءٍ انْتِفاخًا ، وأنْتنه ريحاً ، وأسوأُه مَنْظَراً . فقلتُ :مَنْ هؤلاءِ ؟ فقال :هؤلاءِ قَتْلى الكُفَّارِ. ثُمَّ انْطلَق بي ، فإذا أنا بقَوْمٍ أشدُّ شيءٍ انْتفاخًا ، وأنْتَنُه ريحًا ، كَأَنَّ ريحَهُم المراحيضُ . قلتُ :مَنْ هؤلاءِ ؟ قال :هؤُلاءِ الزَّانُوْنَ والزَّوَانِي. ثُمَّ انْطلَق بي ، فإذا أنا بنساءٍ تَنْهَشُ ثَدْيَهُنَّ الحيَّاتُ . قلتُ : ما بالُ هؤلاءِ ؟ قيلَ :هؤلاءِ يَمْنَعْنَ أوْلادَهُنَّ ألبانَهُنَّ. ثُمَّ انْطلَق بي ، فإذا أنا بِغِلْمانٍ يَلْعَبون بينَ نهْرَيْنِ. قلتُ :مَنْ هؤلاءِ ؟ قيل :هؤلاء ذَراري المؤمنينَ. ثُمَّ شَرُفَ بي شَرَفاً ، فإذا أنا بثَلاثةٍ يشْرَبونَ مِنْ خَمْرٍ لهم. قلتُ :مَنْ هؤلاءِ ؟ قال :هؤلاءِ جَعْفَرٌ ، وزَيْدٌ ، وابْنُ رَواحَةَ. ثُمَّ شَرُفَ بي شَرَفاً آخَرَ ، فإذا أنا بنَفَرٍ ثلاثَةٍ . قلتُ :مَنْ هؤلاءِ ؟ قال :هذا إبراهيمُ ، وموسى ، وعيسى ، وهُمْ يَنْتَظِرونَكَ)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں ایک مرتبہ سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے انہوں نے مجھے دونوں بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایسے پہاڑ کے پاس لے گئے جو بہت دشوار گذار تھا وہ کہنے لگے اس پہاڑ پر چڑھ تو میں نے کہا مجھ میں اس پر چڑھنے کی طاقت نہیں انہوں نے کہا ہم اسے آپ ﷺ کے لئے آسان بنا دیں گے پس میں چڑھا جب میں پہاڑ کے درمیان تھا تو میں نے چیخ و پکار سنی تو میں نے پوچھا یہ کیسی آوازیں ہیں؟ انہوں نے کہا یہ دوزخیوں کی چیخ و پکار ہے پھر مجھے لے جایا گیا تو میں ایسے لوگوں میں تھا جنہیں ایڑیوں کے بل لٹکایا گیا تھا جن کے جبڑے چیرے گئے تھے اور ان کے جبڑوں سے خون بہہ رہا تھا میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو غروب آفتاب سے پہلے ہی روزہ کھول لیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہود و نصاریٰ تباہ برباد ہوں (سلیم راوی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ الفاظ ابوامامہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنے ہیں یا نہیں یا یہ اس کی اپنی رائے ہے) پھر مجھے لے جایا گیا تو میں ایسے لوگوں میں تھا جو بہت زیادہ پھولے ہوئے تھے اور بہت سخت بدبودار تھے اور بدمنظر دکھائی

دے رہے تھے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا یہ مقتولین کفار ہیں پھر مجھے لے جایا گیا تو میں ایسے لوگوں میں تھا جو بہت پھولے ہوئے تھے اور سخت بدبودار تھے گویا ان کی بدبو پاخانے کی ہے میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا یہ زانی لوگ ہیں پھر مجھے لے جایا گیا تو میں نے ایسی عورتوں کو دیکھا جن کی چھاتیاں سانپ نوچ رہے تھے میں نے کہا انھیں کیا ہوا؟ کہا گیا یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنا دودھ اپنے بچوں کو نہیں پلاتی تھیں پھر مجھے لے جایا گیا تو میں ایسے بچوں میں تھا جو دونہروں کے درمیان کھیل رہے تھے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا یہ مومنوں کے بچے ہیں پھر مجھے بلندی پر چڑھایا گیا تو میں تین شخصوں میں تھا جو شراب پی رہے تھے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا یہ جعفر، زید اور عبداللہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہم ہیں پھر مجھے دوسری بلندی پر چڑھایا گیا تو میں تین آدمیوں میں تھا میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا یہ ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام ہیں اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے ہیں۔

[صحيح۔ صحيح ابن خزيمة: 1986، صحيح ابن حبان: 7491/16]

1212 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قالَ رسولُ اللهِ ﷺ: ((**ثلاثةٌ لا يُكَلِّمُهُم اللهُ يوْمَ القِيامَةِ، ولا يُزَكِّيهِمْ، ولا ينظُرُ إليْهِمْ، ولَهُمْ عذَابٌ أليمٌ: شيخٌ زانٍ، ومَلِكٌ كَذَّابٌ، وعائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگوں سے (قیامت کے دن) نہ تو اللہ تعالیٰ (نرمی سے) کلام کرے گا اور نہ ہی انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف (رحمت کی نظر سے) دیکھے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے① بوڑھا زانی② جھوٹ بولنے والا بادشاہ③ تکبر کرنے والا فقیر۔[صحیح۔ صحيح مسلم: 292، ابن حبان: 7337، سنن النسائی: 2576/2575]

1213 عن أبي هريرة رضي اللهُ عنه قال: قال رسولُ اللهِ ﷺ: ((**أربعةٌ يُبْغِضُهم اللهُ: البيَّاعُ الحلافُ، والفقيرُ المُختالُ، والشيخُ الزاني، والإمامُ الجائرُ**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار قسم کے لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتا ہے① بہت قسمیں اٹھا کر سامان فروخت کرنے والا② تکبر کرنے والا فقیر③ بوڑھا زانی④ ظالم بادشاہ۔[صحیح۔ سنن النسائی: 86/5، صحيح ابن حبان: 5558/12]

1214 عن میمونة رضي الله عنها قالت : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : ((لا تَزالُ أمّتي بخيرٍ ما لَمْ يَفشُ فيهم ولَدُ الزّنا ، فإذا فشافيهم ولَدُ الزّنا ؛ فأوْشَكَ أنْ يَعُمَّهمُ اللهُ بِعذَابٍ)).

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت اس وقت تک بھلائی پر رہے گی جب تک ان میں زنا کی اولاد نہیں پھیلے گی جب ان میں زنا کی اولاد پھیل جائے گی تو عنقریب ان پر اللہ تعالیٰ عذاب نازل فرمادے گا۔[حسن لغیرہ۔ مسند أحمد: 333/6]

1215 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما عن رسولِ الله ﷺ قال : ((إذا ظهَر الزّنا والرِّبا في قريةٍ ؛ فقد أحَلُّوا بأنفُسِهِمْ عذابَ الله)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب زنا اور سود کسی بستی میں عام ہوجائے تو یقیناً ان لوگوں نے اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے عذاب کو خود نازل کروالیا۔

[حسن لغیرہ۔ المستدرك للحاكم: 37/2]

1216 عن لعبن مسعودٍ رضي الله عنه قال : سألتُ رسولَ الله ﷺ :أيُّ الذّنْبِ أعظَمُ عندَ الله ؟ قال :((أنْ تجعَل لله نِداً وهو خَلَقَكَ)). قلتُ :إنَّ ذلك لَعظيمٌ . ثُمَّ أيّ ؟ قال :((أنْ تَقْتُل ولَدَكَ مخافَة أن يَطْعَمَ مَعَكَ)). قلتُ :ثُمّ أيّ ؟ قال :((أنْ تُزانيَ حَليلَةَ جارِكَ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ جب کہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے، میں نے عرض کی واقعی یہ تو بہت بڑا گناہ ہے، پھر کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بچے کو اس ڈر سے مار ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا (یعنی میں اس کو کہاں سے کھلاؤں گا؟) میں نے عرض کی اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرو۔

[صحیح۔ صحيح البخارى:4477, 4761، صحيح مسلم: 86، سنن النسائى: 4014]

1217 وعن ابنِ عبّاسٍ رضي الله عنهما قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((يا شبابَ قريْشٍ ! احْفَظوا

فروجَكُم، لا تَزْنوا ، ألا مَنْ حفِظَ فَرْجَه ؛ فلَهُ الجنَّة ››.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے قریش کے جوانو! اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو، بدکاری نہ کرو، خبردار! توجہ سے سنو جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر لی اس کے لیے جنت ہے۔[حسن۔ مستدرك حاكم: 358/4، بیهقی فی الشعب: 5369]

1218 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسولُ اللّٰه ﷺ : ‹‹ إذا صلَّتِ المرأةُ خَمْسَها ، [وصامت شهرها] ، وحَصَّنَتْ فرْجَها ، وأطاعَتْ بَعْلَها ، دخَلتْ مِنْ أيِّ أبوابِ الجنَّةِ شاءَ تْ ››.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب عورت پانچ نمازیں پڑھے رمضان کے روزے رکھے، شرم گاہ کی حفاظت کرے، اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے، جنت کے جس مرضی دروازے سے چاہے داخل ہو جائے گی۔[حسن لغیرہ۔ صحیح ابن حبان: 4163/9]

1219 عن سهل بن سعدٍ رضي اللّٰه عنه قال : قال رسولُ اللّٰه ﷺ : ‹‹ مَنْ يضمَنْ لِي ما بينْ لحيَيْهِ وما بينَ رِجْلَيْه ؛ أضْمَنْ لهُ الجنَّةَ ››.

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مجھے اپنے دو جبڑوں کے درمیان (زبان) کی اور اپنی دو ٹانگوں کے درمیان (شرمگاہ) کی ضمانت دے دے میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 6474، جامع الترمذی: 2408]

1220 عن عبادة بن الصامت رضي اللّٰه عنه ؛ أن رسولَ اللّٰه ﷺ قال : ‹‹ اضْمَنُوا لي سِتّاً مِنْ أنْفسِكُم ، أضْمَنْ لكُمُ الجنَّةَ: اصْدُقُوا إذا حدَّثْتُم، وأوْفُوا إذا وَعدْتُّم ، وأدُّوا إذا ائْتُمِنتُمْ، واحْفَظُوا فُروجَكُم، وغُضُّوا أبْصَارَكُمْ ، وكُفُّوْا أيْديَكم ››.

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تم چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تم کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں ① بات کرو تو سچ بولو ② جب وعدہ کرو تو پورا کرو ③ جب تمہارے پاس امانت رکھوائی جائے تو امانت ادا کرو ④ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو ⑤ اپنی نگاہوں کو (نامحرم کے دیکھنے سے) جھکاؤ ⑥ اپنے ہاتھوں کو (ظلم سے) روک لو۔

[حسن لغیرہ۔ مسند أحمد: 323/5، صحیح ابن حبان: 271/1، المستدرك للحاكم: 359/4]

8-مَردوں کا مَردوں سے برائی کرنے پر وعید جانوروں اور بیوی سے پشت میں جماع کرنے کی ممانعت

1221 عن بريدة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((ما نقضَ قومٌ العهدَ ؛ إلا كان القتلُ بينَهم ، ولا ظَهرتِ الفاحِشَةُ في قومٍ ؛ إلا سلّطَ الله عليهِمُ الموْتَ ، ولا مَنَع قومٌ الزكاة ؛ إلا حُبِسَ عنهم القَطْرُ)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جس قوم نے عہد شکنی کی تو ان میں قتل وغارت پھیل گئی اور جس قوم میں بدکاری پھیل گئی تو اللہ تعالیٰ ان پر موت مسلط کر دیتا ہے اور جو قوم زکاۃ روک لے تو ان سے بارش روک دی جاتی ہے۔[صحیح لغیرہ۔ المستدرك للحاكم: 126/2]

1222 رواه ابن ماجه والبزار والبيهقي من حديث ابن عمر بنحوه۔ ولفظ ابن ماجه : قال : أَقْبَلَ علينا رسولُ الله ﷺ فقال : ((يا معشرَ المهاجِرينَ ! خمسُ خِصالٍ إذا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ وأعوذُ بالله أَنْ تُدْرِكوهُنَّ : لَمْ تَظْهَرِ الفاحِشَةُ في قوم قطُّ حتى يُعْلِنوا بها ؛ إلا فَشا فيهِمُ الطاعونُ والأوْجَاعُ التي لم تكنْ مضَت في أسْلافِهِمِ الّذينَ مَضَوْا)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم پر رسول اللہ ﷺ رونما ہوئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مہاجرین کے گروہ! پانچ چیزیں ایسی ہیں جب تم ان میں مبتلا کر دیے جاؤ گے اور میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان کو پاؤ جس قوم میں بدکاری پھیل گئی یہاں تک کہ لوگ اسے علی الاعلان کرنے لگیں تو ان میں ضرور طاعون کی بیماری پھیل جائے گی اور ایسی بیماریاں ان میں رونما ہوں گی جو ان سے پہلے لوگوں میں نہیں تھیں۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ: 4019]

1223 عنِ ابْنِ عبّاسٍ رضي اللّهُ عنهما عنِ النبيِ ﷺ قال : ((لعَنَ اللّه مَنْ ذبَح لِغَيْرِ اللّه ، ولعَنَ اللّه مَنْ غيّر تُخومَ الأرضِ ، ولعنَ اللّه مَنْ كَمّهَ أعْمى عنِ السبيلِ ، ولعنَ اللّه مَنْ سَبَّ والدَيْه ، ولعنَ اللّه مَنْ تَولّى غيرَ مَواليهِ [ولعن الله من وقعَ على بهيمة] . ولعنَ اللّه مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قومِ لوطٍ ، -

قالَها ثلاثاً في عَملِ قومِ لوطٍ۔))۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اللہ کی اس شخص پر لعنت ہو جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرتا ہے اور اللہ کی اس شخص پر لعنت ہو جو زمین کے نشانات (حد بندی) تبدیل کردے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر ہو جو نابینا کو غلط راستہ بتلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی اس شخص پر لعنت ہو جو اپنے والدین کو گالی گلوچ کرے اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے آپ کو دوسرے آقاؤں کی طرف منسوب کرے اور اللہ تعالیٰ اس شخص پر بھی لعنت کرے جو کسی چوپائے سے بدفعلی کرے اور اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو قوم لوط جیسا فعل کرے آپ ﷺ نے قوم لوط کے فعل کے بارے میں تین مرتبہ لعنت کی۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 4417/10، بیهقی: 231/8، فی الشعب: 5387]

1224 عن عمر رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((اسْتَحْيوا، فإنَّ اللّٰه لا يَسْتَحيِ مِنَ الحقِّ، ولا تأتُوا النساءَ في أدْبارِهِنَّ))۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم شرم وحیا کرو بے شک اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا تم عورتوں سے ان کی دبر میں (جماع) کے لئے نہ آؤ۔

[صحیح لغیرہ۔ صحیح ابن حبان: 2337، مسند امام احمد: 86/1]

1225 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال انّ رسولَ الله ﷺ قال: ((مَنْ أتى حائضاً، أو امْرأةً في دُبُرِها، أوْ كاهِنًا فصدَّقَه؛ فقد كَفَر بما أُنْزِلَ على محمَّدٍ ﷺ))۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص حائضہ عورت سے حالت حیض میں مباشرت کرے یا بیوی سے پیچھے مباشرت کرے یا کسی کاہن (یعنی نجومی) کے پاس جا کر اس (کی خبر) کی تصدیق کرے اس نے یقیناً اس (دین) کا انکار کیا جو محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔

[صحیح۔ جامع الترمذی: 135، سنن ابن ماجه: 639، سنن أبی داوٗد: 3904]

9- کسی جان کو ناحق قتل کرنے پر وعید

1226 عن ابن مسعودٍ رضي الله عنه قال : قال النبيُّ ﷺ : ((أولُ ما يقضى بينَ الناسِ يومَ القيامَةِ في الدماءِ)). "وفي روايةٍ" ((أوَّلُ ما يحاسَبُ عليه العبدُ الصلاةُ ، وأنَّ أوَّل ما يُقضى بين الناسِ في الدماءِ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے قیامت کے دن لوگوں کے درمیان جس چیز کا فیصلہ کیا جائے گا وہ ناحق خون ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ''قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے (حقوق اللہ) میں نماز کا سوال کیا جائے گا اور (حقوق العباد میں) سب سے پہلے ناحق بہائے گئے خون (قتل) کا فیصلہ کیا جائے گا۔'' [صحیح۔ صحیح البخاری: 6533، صحیح مسلم: ، جامع الترمذی: 1396، سنن ابن ماجہ: 2615، صحیح ابن حبان: 7344]

1227 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال : ((اجْتَنِبوا السبعَ الموبِقاتِ)). قيل : يا رسولَ اللّٰه ! وما هُنَّ ؟ قال : ((الشركُ باللّٰه ، والسِحْرُ ، وقتلُ النفْسِ التي حرَّمَ اللّٰه إلا بالحَقِّ، وأكلُ مالِ اليَتيمِ، وأكلُ الرِّبا ، والتولّي يومَ الزَّحْفِ ، وقذفُ المحصَناتِ الغافِلاتِ المؤْمِنَاتِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سات مہلک کاموں سے بچو۔'' پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ① ''اللہ کا شریک ٹھہرانا ② جادو کرنا ③ جس جان کو اللہ نے محترم بنایا ہے اسے قتل کر ڈالنا مگر یہ کہ حق کے ساتھ ہو ④ سود کھانا ⑤ یتیم کا مال ہڑپ کر جانا ⑥ جہاد کے دن (کافروں کا سامنا کرنے سے) پشت پھیر کر چلے جانا ⑦ پاک دامن مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔'' [صحیح۔ صحیح البخاری:2766، صحیح مسلم:89، سنن أبی داؤد:2874]

1228 عن البراء بن عازبٍ رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((لزَوالُ الدنيا؛ أهْوَنُ على اللّٰه مِنْ قتلِ مؤمنٍ بغير حق)). وفي رواية ((ولوْ أنَّ أهلَ سماواتِه وأهلَ أرضه اشْتَركوا في دَمِ مؤْمِنٍ؛ لأدْخَلَهُم اللّٰه النارَ)).

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک پوری دنیا کا ختم ہو جانا ایک مسلمان کے قتل ہو جانے سے زیادہ آسان ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ "اگر آسمان وزمین کی ساری مخلوق بھی ایک مؤمن کے ناحق قتل میں شریک ہو تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں داخل کر دے۔"

[صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ: 2619، البیهقی فی السنن الکبریٰ: 23/8]

1229 عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : ((كلُّ ذنبٍ عسى اللّٰهُ أنْ يَغْفِرَه ؛ إلا الرجلَ يموتُ مُشْرِكاً، أوْ يقتلُ مؤمِناً متعمداً)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہر گناہ کے بارے میں یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دے گا سوائے اس شخص کے جو شرک کی حالت میں مرا ہو یا اس مسلمان کے (گناہ کے) جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داوٗد: 4270، صحیح ابن حبان: 5980، المستدرك للحاكم: 351/4]

1230 عن أبي موسى رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((إذا أصْبَح إبليسُ بَثَّ جُنودَه فيقولُ : مَنْ أخْذَلَ اليومَ مُسلماً أُلبِسُه التاجَ ، قال : فيجيءُ هذا فيقولُ : لَمْ أزَلْ به حتى طَلَّقَ امْرأتَه ، فيقول : أوْشَكَ أنْ يتزَوَّجَ . ويَجيءُ هذا فيقولُ : لَمْ أزلْ به حتى عقَّ والديه ، فيقولُ : يوشِكُ أنْ يَبرَّهُما . ويَجيءُ هذا فيقولُ : لَمْ أزَلْ به حتى أشْرَكَ ، فيقولُ : أنْتَ أنْتَ . ويَجيءُ هذا فيقولُ : لَمْ أزَلْ به حتى قَتَل . فيقول : أنْتَ أنْتَ ، ويُلْبِسُه التاجَ)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر صبح ابلیس اپنے لشکروں کو (زمین میں) پھیلاتے ہوئے یہ کہتا ہے کہ جو آج مسلمان کو حق سے ہٹائے گا میں اس کو تاج پہناؤں گا۔ چنانچہ ایک (شیطان) آ کر کہتا ہے میں فلاں کے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ ابلیس کہتا ہے بہت ممکن ہے کہ وہ دوبارہ نکاح کر لے دوسرا (شیطان) ابلیس کے پاس آ کر کہتا ہے میں (فلاں) کے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنے والدین کی نافرمانی کر لی ابلیس کہتا ہے بہت ممکن ہے کہ وہ پھر ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے لگ جائے۔ تیسرا (شیطان) آ کر کہتا ہے کہ میں فلاں کے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ

اس نے شرک کر ڈالا۔ وہ کہتا ہے بس تو نے بڑا کارنامہ انجام دیا ہے۔ چوتھا (شیطان) آ کر کہتا ہے میں فلاں کے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ اس نے قتل کر ڈالا ابلیس کہتا ہے تو ہی ہے جو تاج کا مستحق ہے چنانچہ اس کو تاج پہنا دیتا ہے۔[صحيح۔ صحيح ابن حبان: 6189، المستدرك للحاكم: 350/4]

1231 عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه عن رسولِ الله ﷺ قال : ((**مَنْ قَتَل مؤْمِنًا فاغْتَبطَ بقَتْلِه ، لَمْ يَقْبَلِ الله منه صَرْفاً ولا عَدْلاً**)).

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کو قتل کر کے خوش ہو اللہ تعالیٰ اس سے نہ کوئی فرض عبادت قبول فرمائے گا اور نہ ہی نفل۔[صحيح۔ سنن أبي داوٗد: 4539]

10- خودکشی کرنے پر وعید

1232 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: «مَنْ تَردى مِنْ جَبلٍ، فقتلَ نفسَه؛ فهو في نارِ جهنَّمَ، يتردّى فيها خالداً مُخَلَّداً فيها أبَداً، ومَنْ تَحسّى سمًّا، فقتَل نفْسَه؛ فسمُّه في يدِه يتَحسَّاهُ في نارِ جَهنَّمَ خالِداً مُخلَّداً فيها أَبَداً، ومَنْ قتلَ نفسه بحديدةٍ؛ فحَديدتُه في يده يتَوجَّأ بِها في نارِ جَهنَّم خالِداً مخلداً فيها أبَداً».

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر مار ڈالا وہ ہمیشہ دوزخ میں اپنے آپ کو (پہاڑ سے) گراتا رہے گا اور وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اور جس شخص نے زہر پی کر خودکشی کی اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ دوزخ کی آگ میں پئے گا اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ کی آگ میں رہے گا اور جس شخص نے لوہے کے ہتھیار سے اپنے آپ کو مار ڈالا اس کا وہ ہتھیار دوزخ کی آگ میں اس کے ہاتھ میں ہوگا جس کو وہ اپنے پیٹ میں گھونپے گا اور دوزخ میں ہمیشہ کے لئے رہے گا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5778، صحیح مسلم: 109، جامع الترمذی: 2044، سنن النسائی: 1965]

1233 عن جابر بن سمرة رضي الله عنه: أنَّ رجلاً كانتْ به جِراحَةٌ، فأتى قَرَناً له، فأخذ مشْقصاً فذَبَح به نفْسَه، فلَمْ يُصلّ عليه النبيُّ ﷺ.

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کے جسم پر کچھ زخم تھا۔ چنانچہ وہ اپنے ترکش کے پاس آیا اور تیر لے کے اپنے آپ کو اس سے ذبح کر ڈالا۔ چنانچہ نبی مکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔

[صحیح لغیرہ۔ صحیح ابن حبان: 5989]

11- قاتل، مجرم اور ظالم کو معاف کر دینے کی ترغیب اور مسلمان کو بد دعا دینے (برا بھلا کہنے) کی ممانعت

1234 عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه قال : سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول : ((ما مِنْ رجلٍ يُجْرَحُ في جَسدِهِ جِراحةً فيتصدَّقُ بها ؛ إلا كَفَّرَ اللهُ تبارَكَ وتعالى عنه مِثْلَ ما تصَدَّقَ به)).

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کے جسم پر زخم لگ گیا اور اس نے مارنے والے کو اللہ کی رضا کے لئے معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس معافی کے برابر اس زخمی کے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ [صحيح لغيره۔ مسند أحمد: 316/5، 329/5]

1235 عن أبي كبشة الأنماري رضي الله عنه ؛ أنَّه سمعَ رسولَ الله ﷺ يقول : ((ثلاثٌ أُقْسِمُ عليهِنَّ ، وَأحدِّثُكم حديثاً فاحْفَظُوْه)). قال :((ما نقصَ مالُ عبدٍ مِنْ صدَقةٍ ، ولا ظُلِمَ عبدٌ مَظْلَمَةً صبرَ عليها ؛ إلا زادَهُ اللهُ عِزّاً، فاعْفوا يُعِزَّكُم الله، ولا فَتَح عبدٌ بابَ مسْألَةٍ؛ إلا فتَحَ اللهُ عليه بابَ فَقْرٍ، أو كَلِمةٌ نَحْوُها)).

سیدنا ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تین چیزوں پر میں قسم اٹھاتا ہوں اور ایک اہم حدیث (بات) تمہیں بتاؤں گا اس کو خوب اچھی طرح یاد کر لو۔ ① صدقہ کرنے سے بندے کا مال کم نہیں ہوتا (بلکہ بابرکت ہو جاتا ہے) ② جس شخص پر ظلم وزیادتی کی گئی اور اس نے اس پر صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے درگزر کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں عزت سے نوازے گا ③ جس شخص نے (بغیر ضرورت کے) لوگوں کے سامنے مانگنے کا دروازہ کھولا تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر (وتنگدستی) کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ [صحيح لغيره۔ جامع الترمذی: 2325، مسند أحمد: 231/4]

1236 عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما ؛ أنَّ النبيَّ ﷺ قال : ((ارْحَموا تُرْحَموا ، واغْفِرُوا يُغْفَرْ لكُم)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوسروں پر رحم کرو تم پر رحم

کیا جائے گا اور دوسروں کو معاف کرو تمہیں بھی معاف کیا جائے گا۔ [صحيح۔ مسند أحمد: 165/2]

1237 عن جرير بن عبدالله (رضى الله عنه) : قال رسولُ الله ﷺ : ((مَنْ لا يَرْحِمِ الناسَ لا يَرْحَمْهُ اللّٰه ، ومَنْ لا يَغْفِرْ لا يُغْفَرْ لَه)).

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جولوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا، اور جولوگوں کو معاف نہیں کرتا اس کو بھی معاف نہیں کیا جاتا۔

[صحيح لغيره۔ مسند أحمد]

1238 عن عائشة رضي الله عنها : أنها سُرِقَ منها شيءٌ ، فجعلت تدعو عليه ، فقال لها رسولُ اللّٰه ﷺ :((لا تُسَبِّخي عنه)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ان کی کوئی چیز چوری ہوگئی تو وہ چور کو بددعا دینے لگیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا: تم اس بددعا کے ذریعے چور کی سزا کو ہلکا نہ کرو (کہ تمہاری اس بددعا کی وجہ سے سزا کا کچھ حصہ یہیں دنیا میں اُسے مل جائے گا) اور اپنا اجر آخرت میں (جو اس پریشانی سے تمہیں ملنے والا ہے) کم نہ کرو۔" [صحيح۔ سنن أبي داوٗد: 1497]

12- چھوٹے گناہوں کو معمولی سمجھ کر کرنے پر وعید اور گناہوں پر اڑے رہنے کی ممانعت

1239 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسولِ الله ﷺ قال : ((إنَّ العبْدَ إذا أخْطأ خطيئةً نُكِتَتْ في قلبِه نُكْتَةٌ سوْداءُ ، فإنْ هو نَزَعَ واسْتَغْفر صُقِلَتْ ، فإنْ عادَ زِيْدَ فيها حتى تَعْلُوَ قلبَه ، فهوَ (الران) الذي ذكَر اللّٰهُ تعالى : ﴿ كَلَّا بَلْ رَانَ على قلُوبِهِمْ ما كانُوا يَكْسِبُوْنَ ﴾)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب بھی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے۔ پھر اگر وہ گناہ کو چھوڑ کر توبہ کرے تو دل پاک وصاف کر دیا جاتا ہے، لیکن اگر مسلسل گناہ کرتا چلا جائے (اور توبہ نہ کرے) تو اس کے دل پر گناہوں کی آلودگی غالب آ جاتی ہے اور یہ وہی زنگ ہے جس کا اللہ نے قرآن میں ذکر فرمایا (ہرگز نہیں بلکہ ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا ہے۔[حسن۔ جامع الترمذی: 3335، سنن النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: 418، سنن ابن ماجه 4244، صحیح ابن حبان: 930]

1240 عن عائشة رضي الله عنها ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال : ((يا عائشةُ ! إيَّاكِ ومحقراتِ الذنوبِ ؛ فإنَّ لها مِنَ اللّٰه طالِباً)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اپنے آپ کو ان گناہوں سے بچانے کی کوشش اور فکر کرو جن کو حقیر اور معمولی سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی بھی باز پرس کی جائے گی۔[صحیح۔ مسند احمد: 70/6، سنن ابن ماجه: 4243، صحیح ابن حبان: 5568]

1241 عن أنس رضي الله عنه قال : إنَّكُم لتَعمَلونَ أعْمالاً هي أدَقُّ في أعْيُنِكم مِنَ الشَّعَرِ ، [إنْ] كنَّا لَنَعُدُّهَا على عَهْدِ رسولِ اللّٰه ﷺ مِنَ الموبِقاتِ . يعني المُهْلكاتِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے (اپنے زمانے کے مسلمانوں کو مخاطب کر کے) فرمایا: تم ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں لیکن ہم ان برائیوں کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں

ہلاک کرنے والے کاموں میں شمار کرتے تھے۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 6492]

1242 عن أبي الدرداء رضي الله عنه عنِ النبي ﷺ قال: ((**لوْ غُفِرَ لكُم ما تأْتونَ إلى البهائِمِ؛ لَغَفرَ لكُمْ كَثيرًا**)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانوروں کے ساتھ جتنا تم برا سلوک اور ظلم کرتے ہو اگر یہ تمہیں معاف کر دیا جائے تو یہ سمجھ لو کہ تمہارے بہت سے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا۔

[حسن۔ مسند أحمد: 441/6، مجمع الزوائد: 191/10]

نیکی اور صلہ رحمی کے فضائل واہمیت

اسلام میں والدین کے حقوق کو حقوق العباد میں سب سے زیادہ اہمیت و مقام حاصل ہے۔ ماں باپ کے خدمت گذار کے لیے جنت جبکہ نافرمان کے لئے دنیا و آخرت میں سخت عذاب کی وعید سنائی گئی، یہی وجہ ہے کہ ایک مسلمان کی صلہ رحمی کا اولین مرکز اس کے مشفق و مربی والدین ہیں۔

والدین کی خدمت حصولِ جنت کی کنجی:

سیدنا معاویہ بن جاھمۃ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں۔ سیدنا جاہمہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے جہاد پر جانے کا ارادہ کیا ہے اور آپ ﷺ سے مشورہ کرنے حاضر ہوا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تیری والدہ (حیات) ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی والدہ کی خدمت کر یقیناً جنت (تیری) والدہ کے قدموں میں ہے۔ ایک روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پوچھا کیا تیرے والدین (حیات) ہیں؟ میں نے عرض کی جی ہاں! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے والدین کی خدمت کر یقیناً (تیری) جنت ان کے قدموں میں ہے۔

[حسن، صحیح۔ سنن ابن ماجہ: 2781، مستدرك حاکم جلد4 ص210، سنن نسائی:3104]

والدین کی نافرمانی رحمت الٰہی سے دوری کا سبب:

سیدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے منبر کی سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے تین مرتبہ آمین کہا اور فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا اے محمد ﷺ! جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو پایا اور اس کی خدمت گزاری کیے بغیر فوت ہوا، اور جہنم میں داخل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) محروم کر دے، پھر کہا آپ آمین کہیں تو میں نے آمین کہا، پھر جبریل علیہ السلام نے فرمایا: جس نے رمضان کا ماہ مبارک پایا اور فوت ہو گیا اور (اس کی سستی اور غفلت کے سبب) اس کی مغفرت نہ کی گئی اور وہ جہنم میں داخل ہو گیا۔ تو اللہ

تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) محروم کردے۔ آپ آمین کہیں تو میں نے آمین کہا، پھر جبریل علیہ السلام نے فرمایا: اور جس کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا گیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا اور فوت ہو گیا اور جہنم میں داخل ہوا تو اللہ اسے اپنی رحمت سے محروم کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہیں: تو میں نے آمین کہا۔

[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی، المستدرك للحاكم: 502/3]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی:1899، صحیح ابن حبان 429، المستدرك للحاكم: 151/4]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ روزِ قیامت رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا ① والدین کا نافرمان ② شراب کا عادی ③ احسان کر کے جتلانے والا (پھر فرمایا:) تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ ① ماں باپ کا نافرمان ② دیوث (وہ شخص کہ جس کے اہل خانہ بے حیائی کے مرتکب ہوں اور وہ انہیں وعظ ونصیحت نہ کرے) ③ مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت۔ [حسن، صحیح۔ سنن النسائی:2562، مسند البزار: 1875، مستدرك حاكم:146/4، صحیح ابن حبان: 7340]

اولاد پر ماں کا حق:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں میں میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیری والدہ، اس نے عرض کی پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری والدہ۔ اس نے عرض کی پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری والدہ۔ اس نے عرض کی پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا والد۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:5971، صحیح مسلم: 2548]

ماں کی وفات کے بعد خالہ سے صلہ رحمی کا اجر:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی:

مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ ہوگیا ہے کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تیری والدہ (زندہ) ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں: آپ ﷺ نے پوچھا کیا تیری خالہ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی خالہ کی خدمت کر۔ (تیری توبہ قبول ہوگی)

[صحیح۔ جامع الترمذی: 1904، صحیح ابن حبان:435، مستدرك حاكم 155/4]

ماں باپ کی خدمت گزاری اور اخروی کامیابی:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے۔ عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا کوئی (بدبخت ایسا بھی) ہے کہ جو اپنے ماں باپ کو گالی دے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ وہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ وہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو (جواب میں) وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت کرے۔ عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول ﷺ! کوئی اپنے والدین پر کیسے لعنت کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کسی کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے وہ (جواب میں) اس کے والدین کو گالی دیتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری5973، صحیح مسلم:259]

والدین کے حق کے بعد حقوق العباد میں رشتہ داروں کا حق سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔

صلہ کا معنیٰ:

صلہ رحمی میں تمام مکارم اخلاق شامل ہیں۔ مثلاً: خندہ پیشانی سے ملنا، سلام کرنا، نرم بات کہنا، معاف کرنا، اچھا سلوک کرنا اور ضرورت مند رشتہ داروں پر خرچ کرنا ہے۔

رحمی کا معنیٰ:

لفظ ''رحم'' کا اطلاق رشتہ پر ہوتا ہے یعنی وہ تمام رشتہ دار جن کا تعلق نسب کے لحاظ سے ہو۔

قرآن اور صلہ رحمی:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا۝﴾

''اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔'' [النساء: 1]

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۫ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ۝﴾

''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، اسی طرح قرابتداروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور لوگوں کو اچھی باتیں کہنا، نمازیں قائم رکھنا اور زکوٰۃ دیتے رہا کرنا، لیکن تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ تم سب پھر گئے اور منہ موڑ لیا۔'' [البقرۃ: 83]

سورۃ النحل میں فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۝﴾

''اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔'' [النحل: 90]

صلہ رحمی کرنے والا کون:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (رشتہ داروں کی صلہ رحمی کے) بدلے میں صلہ رحمی کرنے والے رشتہ داری کے تعلق کو نبھانے والا نہیں ہے بلکہ اصل رشتہ داری کو نبھانے والا وہ ہے کہ جب (دوسروں کی طرف سے) قطع تعلقی ہو تو وہ (ان سے) صلہ رحمی کرے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5991، سنن ابی داؤد: 1697، جامع الترمذی: 1908]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے رشتہ دار (ایسے) ہیں کہ میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع تعلقی کرتے ہیں، میں ان پر احسان کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں میں ان سے نرمی اور تحمل مزاجی سے پیش آتا ہوں اور وہ مجھ سے جاہلانہ رویہ سے پیش آتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تیری بات درست ہے تو پھر تو (اپنے حسنِ سلوک سے) ان کے منہ میں خاک ڈال رہا ہے اور جب تک تو اسی طرح ان سے حسنِ سلوک اور صلہ رحمی کرتا رہے گا اس وقت تک اللہ کی طرف سے ایک مددگار تیری مدد پر کوشاں رہے گا۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 2558]

قطع رحمی کا نقصان:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اولادِ آدم کے اعمال ہر جمعرات کو جمعہ کی رات پیش کیے جاتے ہیں (لیکن) قطع تعلقی کرنے والے کا کوئی بھی عمل قبول نہیں کیا جاتا۔

[حسن۔ مسند احمد: 2/484]

یتیم پر شفقت سخت دلی کا علاج:

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے دل کی سختی کی شکایت کر رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے اور تیری ضرورت پوری ہو؟ یتیم پر شفقت کر اور اس کے سر پر ہاتھ پھیر، اپنے کھانے میں سے اسے بھی کھلایا کر (اس طرح کرنے سے) تیرا دل نرم ہو جائے گا اور تیری ضرورت پوری ہوگی۔ [حسن لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 8/239]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی سخت دلی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کر اور مسکین کو کھانا کھلایا کر (یہی تیری سخت دلی کا علاج ہے)[حسن لغیرہ۔ مسند احمد: 263/2,387/2]

ہمسایہ سے حسنِ سلوک کی اہمیت:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک بندے کا دل درست نہ ہو اس وقت تک اس کا ایمان درست (یعنی کامل) نہیں ہوسکتا، اور جب تک اس کی زبان ٹھیک نہ ہو اس وقت تک اس کا دل درست نہیں ہوسکتا اور جب تک اس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہو اس وقت تک نہ تو اس کی زبان درست ہوسکتی ہے اور نہ ہی وہ جنت میں داخل ہوسکے گا۔[حسن۔ مسند احمد: 387/1]
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں (کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) وہ شخص (کامل) مؤمن نہیں جس نے پیٹ بھر کر رات گزاری لیکن اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں (رات بھر) بھوکا رہا۔

[صحیح لغیرہ۔ مستدرك حاكم: 304/2]

مہمان نوازی کا اجر:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی تکریم (یعنی مہمان نوازی وغیرہ) کرے ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! مہمان کی عزت کیسے ہوگی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین دن تک اس کی عمدہ ضیافت جو اس سے زیادہ ہو تو وہ صدقہ ہوگا (یعنی احسان اور مزید اجر و ثواب کا باعث)

[صحیح لغیرہ۔ مسند احمد: 76/3، مسند البزار: 1931]

مسلمان کی مدد کرنے کا اجر و ثواب:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان (دوسرے) مسلمان کا بھائی ہے نہ تو یہ اپنے بھائی پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے ظالم کے حوالے کرتا ہے، اور جو اپنے بھائی کی ضرورت

پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات کو پورا فرما دیتا ہے، اور جس نے کسی مسلمان سے کسی تکلیف کو دور کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کی مصیبتوں میں سے کسی مصیبت کو اس سے دور کر دے گا، اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی (کسی کو اس کا عیب نہ بتایا) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دے گا۔ اور ایک روایت میں ہے: جس نے مظلوم کا ساتھ دیا یہاں تک کہ اُسے حق دلا کر چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اس کے قدم پل صراط پر اس دن مضبوطی سے قائم رکھے گا جس دن لوگوں کے قدم پل صراط پر ڈگمگائیں گے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 2442، صحیح مسلم: 2580، سنن ابی داوٗد: 4893، رزین]

1-والدین سے حسنِ سلوک اور صلہ رحمی کرنے کی ترغیب اور والدین کی اطاعت اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور ان کے انتقال کے بعد ان کے دوستوں سے حسنِ سلوک کرنے کی تاکید

1243 عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال: سألت رسول اللہ ﷺ: أیُّ العملِ أحبُّ إلی اللہ؟ قال: ((الصلاۃُ علی وقتِها)) قلتُ: ثُمَّ أیّ؟ قال: ((بِرّ الوالِدینِ)) قلتُ: ثُمَّ أیّ؟ قال: ((الجهادُ فی سبیلِ اللہ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا، میں نے عرض کی پھر کون سا عمل؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: والدین سے حسنِ سلوک کرنا، میں نے عرض کی پھر کون سا عمل؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:504، صحیح مسلم: 248]

1244 وعن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنهما قال: جاءَ رجلٌ إلی نبیِّ اللہ ﷺ فاستأذَنه فی الجِهادِ. فقال: ((أحیٌّ والداك؟.)) قال: نعم. قال: ((ففیهما فَجاهِدْ)) وفی روایة لمسلم قال: أقْبَلَ رجلٌ إلی رسولِ اللہ فقال: أبایِعُكَ علی الهِجْرَةِ والجِهادِ، أبْتَغی الأجْرَ مِنَ اللہ، قال: ((فهلْ مِنْ والدَیْك أحدٌ حَیٌّ؟)) قال: نَعم، بلْ كِلاهما حَیٌّ. قال: ((فَتَبْتَغی الأجْرَ مِنَ

اللّٰہ؟)). قال: نعم. قال: ((فارْجعْ إلی والِدَیْکَ فأحْسِنْ صُحْبَتَھُما)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر جہاد پر جانے کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم ان کی خدمت کرو یہ جہاد ہے اور مسلم کی روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب حاصل کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے عرض کی: بلکہ وہ دونوں ہی زندہ ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اللہ تعالیٰ سے اجر لینا چاہتا ہے؟ اس نے عرض کی جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تو اپنے والدین کے پاس لوٹ جا اور ان کے ساتھ اچھی طرح حسن سلوک سے پیش آ (یہی تیرا جہاد ہے)۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 3004، صحیح مسلم: 2549, 6671، سنن أبی داود: 2529، جامع الترمذی: 1671، سنن نسائی: 3105]

1245 عن عبداللّٰہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال: جاءَ رجلٌ إلی رسولِ اللّٰہ ﷺ فقال: جئتُ أبایِعُکَ علی الھِجْرَۃِ، وترکتُ أبوَیَّ یبْکِیانِ. فقال: ((ارْجِعْ إلیْھِما فأضْحِکْھُما کما أبْکَیْتَھُما)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر بیعت کرنے آیا ہوں اور اپنے والدین کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واپس جا اور جس طرح تم نے انہیں رلایا ہے اسی طرح انہیں ہنسا۔

[صحیح۔ سنن أبی داود: 2528]

1246 عن معاویۃ بن جاھمۃ: أنَّ جاھِمَۃَ جاءَ إلی النبی ﷺ فقال: یا رسولَ اللّٰہ! أردْتُ أنْ أغزُوَ، وقد جئتُ أسْتَشیرُکَ. فقال: ((ھل لکَ مِنْ أُمٍّ؟)) قال: نعم. قال: ((فالْزَمْھا، فإنَّ الجنَّۃَ عند رِجْلِھا)) وفی روایۃ: قال: أتیتُ النبی ﷺ أسْتَشیرُہ فی الجِھادِ؟ فقال النبیُّ ﷺ: أَلَکَ وَالِدَانِ قُلْتُ: نَعَمْ. قال ((الْزَمْھُما، فإنَّ الجنَّۃ تَحتَ أرْجُلِھِما)).

سیدنا معاویہ بن جاھمۃ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں۔سیدنا جاہمہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے جہاد پر جانے کا ارادہ کیا ہے اور آپ ﷺ سے مشورہ کرنے حاضر ہوا ہوں۔آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تیری والدہ (حیات) ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی والدہ کی خدمت کر یقیناً جنت (تیری) والدہ کے قدموں میں ہے۔ایک روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پوچھا کیا تیرے والدین (حیات) ہیں؟ میں نے عرض کی جی ہاں! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے والدین کی خدمت کر یقیناً (تیری) جنت ان کے قدموں میں ہے۔

[حسن، صحیح۔ سنن ابن ماجه: 2781، مستدرك حاكم جلد4 ص210، سنن نسائی:3104]

1247 وعن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: **((من سرّه أنْ يُمَدَّ له في عمرِه، ويُزادَ في رزقه ؛ فليبرَّ والديه ، وليَصِلْ رحمه))**

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسکی عمر بڑھا دی جائے اور اس کے رزق میں کشادگی کر دی جائے اسے چاہیے کہ والدین سے حسنِ سلوک کیا کرے اور (دیگر رشتہ داروں کے ساتھ) صلہ رحمی کرے۔[حسن لغیرہ۔ مسند أحمد : 3/266 , 3/156]

1248 وعن جابرٍ - يعني ابن سمرة - رضي الله عنه قال: **صعدَ النبيُّ ﷺ المنبرَ فقال:**((آمين، آمين ، آمين)) ، - قال - ((**أتاني جبريل عليه السلامُ فقال:يا محمَّد! مَنْ أدْرَكَ أحدَ أبَوَيْه فماتَ؛ فدخلَ النارَ، فأبْعَده اللّٰه، قُلْ** :(آمين) :**فقلتُ**:(آمين) ، **فقال :يا محمَّدُ! مَنْ أدْركَ شهرَ رمضانَ فماتَ، فلَمْ يُغْفَرْ له ؛ فأدخل النارَ، فأبْعَده اللّٰه ، قلْ**:(آمين). **فقلتُ**:(آمين) ، **قال:ومَنْ ذُكِرْتَ عندَه فلَمْ يُصَلِّ عليك فماتَ ؛ فدَخَل النارَ، فأبْعَدهُ اللّٰه. قلْ**:(آمين) ، **فقلْتُ**:(آمين))).

سیدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے منبر کی سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے تین مرتبہ آمین کہا اور فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا اے محمد ﷺ! جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو پایا اور اس کی خدمت گزاری کیے بغیر فوت ہوا، اور جہنم میں داخل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) محروم کر دے، پھر کہا آپ آمین کہیں تو میں نے آمین کہا، پھر جبریل علیہ السلام نے فرمایا: جس نے رمضان کا ماہ مبارک پایا

اور فوت ہو گیا اور (اس کی سستی اور غفلت کے سبب) اس کی مغفرت نہ کی گئی اور وہ جہنم میں داخل ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) محروم کر دے۔ آپ آمین کہیں تو میں نے آمین کہا، پھر جبریل علیہ السلام نے فرمایا: اور جس کے پاس آپ ﷺ کا نام لیا گیا اور اس نے آپ ﷺ پر درود نہ پڑھا اور فوت ہو گیا اور جہنم میں داخل ہوا تو اللہ اسے اپنی رحمت سے محروم کرے آپ ﷺ آمین کہیں: تو میں نے آمین کہا۔

[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی، المستدرك للحاكم: 502/3]

1249 عن أبی هريرة أيضًا قال: جاءَ رجلٌ إلى رسولِ اللّٰه ﷺ فقال: يا رسول اللّٰه! مَنْ أحقُّ الناسِ بحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قال: ((أُمُّكَ)) قال: ثُمَّ مَنْ ؟ قال: ((أُمُّكَ)) قال: ثُمَّ مَنْ ؟ قال: ((أُمُّكَ)) قال: ثُمَّ مَنْ ؟ قال: ((أبوكَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیری والدہ، اس نے عرض کی پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری والدہ۔ اس نے عرض کی پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری والدہ۔ اس نے عرض کی پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا والد۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5971، صحیح مسلم: 2548]

1250 عن أسماء بنت أبی بكر رضی اللّٰه عنهما قالت: قدِمَتْ عليَّ أُمِّي ، وهي مُشرِكةٌ في عَهْدِ رسولِ اللّٰه ﷺ ، فاستَفْتَيْتُ رسولَ اللّٰه ﷺ ؛ قلتُ : قدمَتْ عليّ أُمِّي، وهي راغِبَةٌ ، أفأصِلُ أُمِّي؟ قال: ((نعم ؛ صِلي أُمَّكِ)).

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عہد رسالت میں میری مشرکہ والدہ میرے پاس آئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میری والدہ میرے پاس آئی ہے اور وہ میری خدمت گذاری کی خواہش مند ہے تو کیا میں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کر۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 2620، صحیح مسلم: 2321، سنن ابی داوٗد: 1668]

1251 عن عبداللّٰه بن عمرو رضی اللّٰه عنهما قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: ((رضا اللّٰه في رضا الوالِد ،

و سخَطُ اللّٰه فی سخَطِ الوالِد))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی:1899، صحیح ابن حبان 429، المستدرك للحاكم: 151/4]

1252 ورواه الطبراني من حديث أبي هريرة؛ إلا أنَّه قال: ((طاعةُ اللّٰه طاعةُ الوالِدِ ، وَمَعْصِيَةُ اللّٰهِ ومَعصيَةُ الوالِدِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) اللہ کی فرمانبرداری والد کی فرمانبرداری میں ہے اور اللہ کی نافرمانی والد کی نافرمانی میں ہے۔[حسن لغیرہ۔ الطبراني في الأوسط:2276]

1253 ورواه البزار من حديث عبداللّٰه بن عمر – أو ابن عمرو ، ولا يحضرني أيهما–، ولفظه : قال:

((رضا الربِّ تبارَكَ و تعالى في رضا الوالِدَيْنِ، وسخَطُ اللّٰه تبارَكَ وتَعالى في سَخَط الوالدَيْنِ))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یا ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) اللہ تعالیٰ کی رضامندی والدین کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔

[حسن لغیرہ۔ مسند البزار : 1865]

1254 عن ابن عمر رضي اللّٰه عنهما قال: أتى النبيَّ رجلٌ، فقال: إنِّي أذْنَبْتُ ذنبًا عظيمًا ، فهلْ لي مِنْ تَوْبَةٍ؟ فقال: ((هل لك مِنْ أُمٍّ؟)). قال: لا. قال: ((فهل لك مِنْ خالة؟)). قال: نَعمْ. قال: ((فَبِرَّها)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا ہے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تیری والدہ (زندہ) ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں: آپ ﷺ نے پوچھا کیا تیری خالہ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی خالہ کی خدمت کر۔ (تیری توبہ قبول ہو گی)

[صحیح۔ جامع الترمذی: 1904، صحیح ابن حبان:435، مستدرك حاكم 155/4]

1255 عن عبداللہ بن دینارٍ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما: أنَّ رجلاً مِنَ الأعْرابِ لَقِيَه بطريقِ مكّةَ، فسلَّم عليه عبدُاللّٰه بنُ عُمَر ، وحمَلَه على حمارٍ كانَ يرْكَبُه ، وأعطاه عِمامَة كانَتْ على رأْسِه. قال ابْنُ دينارٍ: فقلْنا له :أصلَحكَ اللّٰه!إنَّهمُ الأعْرابُ ، وهم يَرْضونَ باليَسيرِ!فقال عبدُاللّٰه بنُ عُمرَ:إنَّ أبا هذا كانَ وُدّاً لعمرَ بْنِ الخطّابِ ، وإنّي سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول:((إنّ أبرَّ البِرِّ صِلةُ الولَدِ أهلَ وُدِّ أبيه)).

سیدنا عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک بدو سے مکہ کی ایک شاہراہ پر ملاقات ہوئی تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے سلام کہا، اپنی سواری پر بٹھالیا اور اپنا عمامہ (پگڑی) اتار کر اس کے سر پر رکھ دی۔ عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ کی راہنمائی فرمائے۔ یقیناً یہ بدو تو تھوڑی سی چیز پر ہی راضی وخوش ہو جاتے ہیں (آپ نے اسے اتنا مقام دیا) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس شخص کا والد (میرے والد) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قریبی دوست تھا اور بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: والد کے دوست واحباب سے حسنِ سلوک کرنا بلاشبہ بہت بڑی نیکی ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2552]

1256 عن أبي بردة قال: قدمتُ المدينةَ ، فأتاني عبدُاللّٰه بنُ عمرَ فقال:أتدْري لِمَ أتَيْتُك ؟ قال قلت: لا، قال: سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول:((مَنْ أحبَّ أنْ يَصِلَ أباه في قَبْرِه ؛ فلْيَصِلْ إخوانَ أبيه بَعْدَه)) وإنه كان بين أبي عُمرَ وبين أبيكَ إخاءٌ وَوُدٌّ ، فأحْبَبْتُ أنْ أصِلَ ذلِكَ.

ابوبردہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود چل کر میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے کیا آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کے پاس کیوں آیا ہوں؟ میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اپنے فوت شدہ والد کی خدمت کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے والد کے دوست واحباب سے حسن سلوک اور صلہ رحمی کرے۔'' پھر کہا کہ میرے والد اور آپ کے والد کی آپس میں دوستی تھی تو میں اس دوستی کی وجہ سے صلہ رحمی کرنے کا خواہش مند ہوں۔[حسن۔ صحیح ابن حبان: 432]

2-والدین کی نافرمانی پر سخت وعید کا بیان

1257 عن المغيرة بن شعبة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((إنَّ اللّٰه حرَّم عليكُم عقوقَ الأُمَّهاتِ ، وَوَأْدَ البَناتِ ، ومَنْعَ وهات ، وكرهَ لكُم قِيْلَ وقالَ ، وكثْرةَ السُّؤَال ، وإضاعَةَ المالِ)).

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا اور تحفہ دوسروں کو نہ دینا لیکن لینے میں طمع کرنے کو حرام قرار دیا ہے اور تمہارے لیے فضول اور بے مقصد گفتگو بکثرت (غیر ضروری) سوال اور مال کو ضائع کرنا (سخت) ناپسند کیا ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:5975]

1258 عن أنس رضي الله عنه قال: ذُكِرَ عند رسول الله ﷺ الكبائرُ فقال : ((الشركُ باللّٰه، وعقوقُ الوالدينِ)) الحديث. رواه البخاري ومسلم والترمذي. وفي كتاب النبي ﷺ الذي كتبه إلى أهل اليمن وبعث به عمرو بن حزم: ((وإنَّ أكبرَ الكبائر عنداللّٰه يومَ القيامةِ:الإشْراكُ باللّٰه ، وقتلُ النفسِ المؤمِنَةِ بغير الحَقِّ ، والفرارُ في سبيلِ اللّٰه يومَ الزحْفِ ، وعقوقُ الوالدين ، ورَمْيُ الْمحصَنَةِ ، وتعلُّمُ السِّحْرِ ، وأكْلُ الرِّبا، وأكلُ مالِ اليَتيمِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (کبیرہ گناہ) اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا (ہے) ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو جو تحریر لکھ کر اہل یمن کی طرف روانہ فرمایا (اس میں یہ بھی لکھا تھا) قیامت کے دن اللہ کے ہاں کبیرہ گناہوں میں سے بڑے گناہ یہ ہوں گے۔ ① اللہ کے ساتھ شرک کرنا ② مومن جان کو ناحق قتل کرنا ③ جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا ④ ماں باپ کی نافرمانی کرنا ⑤ پاک دامن عورت پر تہمت لگانا ⑥ جادو سیکھنا ⑦ سود کھانا ⑧ یتیم کا مال کھانا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:2653، صحیح مسلم: 256، صحیح ابن حبان: 5563]

1259 عن ابن عمر رضي الله عنهما عن رسول الله ﷺ قال: ((ثلاثَةٌ لا ينظرُ اللّٰه إليهم يومَ القِيَامَةِ:

العاقّ لوالديْهِ ، ومد مِنُ الخمرِ، والمنّانُ عطاءَ ہ. وثلاثۃٌ لا يَدخلونَ الجنَّۃَ: العاقّ لوالِديْه، والديّوثُ، والرّجُلَۃُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ روزِ قیامت رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا ① والدین کا نافرمان ② شراب کا عادی ③ احسان کر کے جتلانے والا (پھر فرمایا:) تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ ① ماں باپ کا نافرمان ② دیوث (وہ شخص کہ جس کے اہل خانہ بے حیائی کے مرتکب ہوں اور وہ انہیں وعظ و نصیحت نہ کرے) ③ مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت۔ [حسن، صحیح۔ سنن النسائی:2562، مسند البزار: 1875، مستدرك حاكم:146/4، صحيح ابن حبان: 7340]

1260 عن عبداللّٰه بن عمر رضی اللّٰه عنهما؛ أنّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((ثلاثۃٌ حرَّمَ اللّٰه تبارك وتعالى عليهِمُ الجنَّۃَ: مُد مِنُ الخَمْرِ ، والعاقُ، والديّوثُ ؛ الذى يُقِرُّ الخبْثَ فى أهْلِه)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام کر دیا ہے ① شراب کا عادی ② ماں باپ کا گستاخ ③ دیوث کو جو اپنے اہل و عیال کی بے حیائی پر روک تھام نہ کرے۔

[حسن لغیرہ۔ مسند احمد: 69/2، سنن نسائی: 2562، مسند البزار: 1875، مستدرك حاكم : 146/4]

1261 عن عبداللّٰه بن عمرو بن العاص رضى اللّٰه عنهما؛ أنّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((مِنَ الكبائرِ شَتْمُ الرجلِ والدَيْهِ)). قالوا: يا رسولَ اللّٰه! وَهَلْ يَشْتُم الرجلُ والديه ؟ قال: ((نعم ، يَسُبُّ أبا الرجُلِ ؛ فيسبُّ أباه ، ويسبُّ أُمَّه ؛ فيَسُبُّ أمَّه)). وفى رواية للبخارى و مسلم: ((إنَّ مِنْ اكبرِ الكبائِرِ أنْ يَلْعَن الرجلُ والديْهِ)). قيلَ :يا رسولَ اللّٰه؟ و كيفَ يلعنُ الرجلُ والديه؟ قال: ((يَسُبُّ [الرجلُ] أبا الرجل ؛ فيسبُّ أباه ، ويسُبُّ أُمَّه ؛ فيَسُبُّ أمَّه)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے۔ عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا کوئی (بدبخت ایسا بھی) ہے کہ جو اپنے ماں باپ کو گالی

دے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ وہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ وہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو (جواب میں) وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت کرے۔ عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول ﷺ! کوئی اپنے والدین پر کیسے لعنت کرسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کسی کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے وہ (جواب میں) اس کے والدین کو گالی دیتا ہے۔

[صحيح- صحيح البخارى 5973، صحيح مسلم: 259]

1262 عن عمرو بن مرة الجهنى رضى الله عنه قال: **جاءَ رَجلٌ إلى النبيِّ ﷺ فقال: يا رسولَ الله! شهدتُ أنْ لا إله إلا الله، وأنّكَ رسولُ الله، وصلّيْتُ الخمسَ، وأدّيْتُ زكاةَ مالي ، وصُمتُ رمضانَ؟ فقال النبيُّ ﷺ: ((مَنْ ماتَ على هذا كان معَ النبيينَ والصدِّيقينَ والشُّهَداءِ يومَ القيامة هكذا – ونصب اصبعيه – ما لَمْ يَعقَّ والِدَيْه)).**

''سیدنا عمرو بن مرۃ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا خیال ہے آپ ﷺ کا اگر میں (صدق دل سے) اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یقیناً آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ﷺ ہیں۔ اور پانچ وقت کی (فرض) نماز پڑھوں اور زکوۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں تو میرا شمار کن میں ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حال میں فوت ہوا وہ روز قیامت انبیاء علیہم السلام، صدیقین اور شہداء کے ساتھ اس طرح ہوگا، پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملایا۔ جب تک ماں باپ کی نافرمانی نہ کرے۔''

[صحيح- مسند البزار :25 ، صحيح ابن حبان :3429، صحيح ابن خزيمة: 2212]

1263 عن العوام بن حَوْشَبٍ قال: **نزلتُ مرّةً حيًّا ، وإلى جانبِ ذلك الحيّ مقبرةٌ ، فلمَّا كان بعدَ العَصْرِ انشقَّ فيها قَبْرٌ ، فخَرجَ رجلٌ رأسُه رأسُ الحِمارِ ، وجَسدُه جَسدُ إنسانٍ، فنهَقَ ثلاثَ نَهقاتٍ ثُمَّ انْطبقَ عليه القبرُ ، فإذا عجوزٌ تَغْزِل شَعْرًا أوْ صوفًا، فقالتِ امْرأةٌ: ترى تلكَ العجوزَ؟ قلتُ: ما لَها؟ قالتْ: تلكَ أمُّ هذا. قلتُ: وما كانَ قِصَّتُه؟ قالتْ: كان يشرَبُ الخمرَ، فإذا راحَ تقولُ**

له أُمّه: يا بنيَّ اتَّقِ اللّٰه إلى متى تَشْرَبُ هذه الخمرَ؟! فيقولُ لها: إنَّما أنْتِ تَنْهَقِينَ كما يَنْهَقُ الحِمارُ! قالتْ: فماتَ بعدَ العَصْرِ. قالت!: فهو يَنْشَقُّ عنه القبرُ بعدَ العَصْرِ، كلّ يومٍ فيَنْهَقُ ثلاثَ نَهَقَاتٍ، ثمَّ يَنْطَبِق عليه القبرُ.

عوام بن حوشب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک محلّہ میں پہنچا جس کے ایک جانب قبرستان تھا عصر کی نماز کے بعد ایک قبر پھٹی اور اس میں سے ایک انسان نکلا جس کا سر گدھے جیسا اور جسم انسان کی مانند تھا۔ اس نے تین مرتبہ گدھے کی طرح آواز نکالی پھر قبر بند ہوگئی۔ وہاں ایک بڑھیا رسی بنا رہی تھی ایک عورت کہنے لگی (اے عوام!) کیا تم اس بڑھیا کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے پوچھا اس کا معاملہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگی یہ اس قبر سے نکلنے والے کی ماں ہے میں نے پوچھا اس کا قصہ کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ آدمی شراب کا عادی تھا جب یہ شراب پینے نکلتا تو اس کی ماں اسے سمجھاتی اے میرے بیٹے! اللہ سے ڈر آخر تو کب تک اسی طرح شراب پیتا رہے گا؟ وہ آگے سے کہتا: تو گدھے کی طرح آواز نکالتی ہے یہ شرابی عصر کی نماز کے بعد فوت ہوگیا۔ تو اب ہر روز عصر کے بعد قبر پھٹتی ہے اور یہ تین مرتبہ گدھے کی طرح آواز نکالتا ہے پھر قبر بند ہو جاتی ہے۔

[حسن موقوف۔ الأصبهاني في مسنده:471]

3- رشتہ داروں کی قطع تعلقی کے باوجود صلہ رحمی کرنے کی ترغیب اور قطع رحمی پر وعید

1264 عن أبی هریرة رضی الله عنه ؛ أنّ رسولَ الله ﷺ قال: ((مَنْ كانَ يُؤمِنُ باللّٰه واليومِ الآخرِ فلْيُكْرِمْ ضَيْفَه، ومن كانَ يؤمِنُ باللّٰه واليوم الآخِرِ فلْيَصِل رَحِمَه، ومَنْ كانَ يؤمِنُ باللّٰه واليومِ الآخِرِ فليَقُلْ خيراً أوْ لِيَصْمُتْ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا احترام کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کیا کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہا کرے یا خاموشی اختیار کرے۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 5673، صحیح مسلم: 48]

1265 وعن أنسٍ رضی الله عنه أنّ رسولَ الله ﷺ قال: ((مَنْ أَحبَّ أن يُبْسطَ له فی رِزْقِه ، ويُنَسَّأَ له فی أثَرِه ؛ فلْيَصِلْ رَحِمَه)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسکی عمر بڑھا دی جائے اور اس کے رزق میں کشادگی کر دی جائے تو اسے چاہیے کہ (رشتہ داروں کے ساتھ) صلہ رحمی کرے۔ [صحیح۔ مسند أحمد: 266/3 , 156/3]

1266 عن رجلٍ من خثعم قال: أتيتُ النبیّ ﷺ وهو فی نَفَرٍ مِنْ أصْحابِه ، فقلتُ، أنْتَ الذی تزعُم أنَّك رسول اللّٰهِ؟ قال: ((نعم)). قال: قلتُ: يا رسولَ اللّٰه! أيُّ الأعمالِ أحبُّ إلى اللّٰه؟ قال: ((الإيمانُ باللّٰه)) قال: قلتُ: يا رسولَ اللّٰه ! ثُمَّ مَهْ ؟ قال: ((ثُمَّ صِلَةُ الرَّحِمِ)). قال: قلتُ: يا رسولَ اللّٰه ! ثُمَّ مَهْ؟ قال: ((ثُمَّ الأمرُ بالمعروفِ ، والنهیُ عنِ المنكرِ)). قال: قلتُ: يا رسولَ اللّٰه ! أيُّ الأعْمالِ أبْغَضُ إلى اللّٰه؟ قال: ((الإشراكُ باللّٰه)). قال: قلتُ: يا رسولَ اللّٰه ! ثُمَّ مَهْ ؟ قال: ((ثُمَّ قَطيعَةُ الرَّحِمِ)). قال: قلتُ: يا رسولَ اللّٰه ! ثُمَّ مَهْ ؟ قال: ((ثُمَّ الأمْرُ بالمنْكرِ ، والنهیُ عنِ المعروفِ)).

قبیلہ خثعم کے ایک شخص سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک مجلس میں تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کی: کیا آپ ہی نے اللہ کے رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ وہ شخص کہتا ہے میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سے اعمال اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ پر ایمان لانا، پھر میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کے بعد کون سا عمل؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صلہ رحمی کرنا، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر کون سا عمل؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بُرے اور ناپسندیدہ اعمال کون سے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ پھر کون سا عمل؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قطع رحمی (رشتہ داروں سے قطع تعلق) میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر کون سا عمل؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: برائی کا حکم دینا اور نیکی سے روکنا۔

[صحيح۔ مسند أبي يعلى: 6839/12]

1267 وعن أبي أيوبَ رضي الله عنه: أنَّ أعرابيًّا عَرَضَ لِرسول الله ﷺ وهو في سَفَرٍ، فأخَذ بِخطامِ ناقَتِه، أوْ بزِمامِها، ثُمَّ قال: يا رسولَ الله - أو يا محمَّد! - أخبرني بما يُقرِّبُني مِنَ الجنةِ ويباعِدُني مِنَ النارِ؟ قال: فكفَّ النبيُّ ﷺ، ثُمَّ نظرَ في أصْحابه، ثُمَّ قال: ((لقد وُفِّقَ - أو لقد هُدِيَ -)). قال: ((كيفَ قلْتَ؟)). قال: فأعادَها، فقال النبيُّ ﷺ: ((تعبدُ الله لا تُشْرِكُ به شيْئاً، وتقيمُ الصلاةَ، وتُؤْتي الزكاةَ، وتَصِلُ الرَّحِمَ، دَعِ الناقَةَ)). وفي رواية: ((وتصل ذا رحمك)). فلما أَدْبر قال رسولُ الله ﷺ: ((إنْ تَمَسَّكَ بما أُمِرَ به دخَلَ الجنَّةَ)).

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سفر میں ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر آپ کی اونٹنی کی لگام پکڑ کر عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کر دے۔ نبی ﷺ کچھ دیر ٹھہرے اور پھر آپ ﷺ نے صحابہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یقیناً اسے توفیق اور ہدایت عطا کر دی گئی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا پوچھا تھا؟ اس نے پھر اپنا سوال دہرایا تو

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت کر اور کسی بھی چیز کو اس کا شریک ہرگز نہ بنا، نماز قائم کیا کر، زکوٰۃ (پابندی سے) ادا کیا کر اور اپنے عزیز واقارب سے صلہ رحمی کیا کر پھر جب وہ واپس جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ ان چیزوں پر عمل پیرا ہوا تو جنت میں داخل ہوگا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 1396، صحیح مسلم: 104]

1268 وعن عائشة رضی اللہ عنها؛ أنَّ النبیَّ ﷺ قال لها: ((انَّه مَنْ أُعْطِیَ [حظه من] الرفق؛ فقد أُعطِیَ حظَّه مِنْ خیرِ الدنیا والآخِرَةِ، وصِلةُ الرَّحِمِ وحسنُ الجوارِ - أوْ حُسْنُ الخُلُقِ - یُعَمِّرانِ الدیارَ، ویَزیدانِ فی الأَعْمارِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: یقیناً جسے نرم مزاجی نصیب ہوئی گویا کہ اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی مل گئی (پھر فرمایا) صلہ رحمی، ہمسائے سے حسنِ سلوک یا اچھا اخلاق گھروں کو آباد کرتے اور عمر میں اضافہ کرتے ہیں۔[صحیح۔ مسند امام احمد: 159/6]

1269 وعن أبی ذرٍّ رضی اللہ عنه قال: أوْصانی خلیلی ﷺ بخِصالٍ مِنَ الخیرِ: أوصانی أنْ لا أنْظُرَ إلی مَنْ هو فوقی، وأنْ أنْظُرَ إلی مَنْ هو دونی، وأوْصانی بحُبِّ المساکین والدُّنُوِّ منهم، وأوصانی أنْ أصِلَ رَحِمی وإنْ أدْبَرَتْ، وأوْصانی أنْ لا أخافَ فی اللّٰهِ لوْمةَ لائم ، وأوْصانی أنْ أقول الحقَّ وإنْ کان مُرًّا وأوْصانی أن أُکْثِرَ مِنْ (لَا حَوْلَ ولا قُوَّةَ إلا باللّٰه)، فإنَّها کنزٌ مِنْ کُنوزِ الجنَّة)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل رسول اللہ ﷺ نے بھلائی وخیر کی چند نصیحتیں فرمائیں: آپ ﷺ نے مجھے نصیحت کی میں اپنے سے زیادہ مالدار کی طرف نہ دیکھوں بلکہ اپنے سے کم تر (غریب) کی طرف دیکھو، اور آپ ﷺ نے مجھے مسکینوں (جن کی آمدن کم اور خرچہ زیادہ ہو) سے محبت کرنے اور ان کے قریب رہنے کی نصیحت فرمائی، اور آپ ﷺ نے مجھے رشتہ داروں کی قطع تعلقی کے باوجود صلہ رحمی کرنے اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہونے کی نصیحت فرمائی اور آپ ﷺ نے مجھے حق بات کہنے کی نصیحت فرمائی اگرچہ وہ کڑوی ہی کیوں نہ اور آپ ﷺ نے مجھے بکثرت (لا حَوْلَ ولا

قُوَّةَ إلا بِاللّٰه) پڑھنے کی نصیحت فرمائی (اور فرمایا) یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

[صحیح۔ الطبرانی فی الکبیر: 1648، صحیح ابن حبان: 449]

1270 وعن عبدالرحمن بن عوف رضی اللّٰه عنه قال: سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول: ((قال اللّٰه عزّوجلَّ: أنا اللّٰه، وأنا الرحمن، خلقتُ الرحم، وشَقَقْتُ لها اسمًا مِن اسْمِي، فمن وصَلها وصلته، ومن قطعها قطعتُه – أو قال: بَتَتُّهُ–)).

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بیان فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اللہ ہوں اور میں ہی رحمٰن ہوں اور میں نے ہی صلہ رحمی کو تخلیق کیا اور اسے اپنے نام سے نکالا تو جس نے صلہ رحمی کی میں اسے (اپنی رحمت سے) ملا دوں گا اور جس نے قطع تعلقی کی میں اسے (اپنی رحمت وغیرہ سے) کاٹ (یعنی محروم کر) دوں گا۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داوٗد: 1694، جامع الترمذی: 1907]

1271 عن عبداللّٰه بن عمرو بن العاص رضی اللّٰه عنهما عن النبیِّ ﷺ قال: ((ليس الواصل بالمكافيء، ولكنَّ الواصلَ: الذی إذا قُطِعَتْ رحِمُه وصلها)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: (رشتہ داروں کی صلہ رحمی کے) بدلے میں صلہ رحمی کرنے والے رشتہ داری کے تعلق کو نبھانے والا نہیں ہے بلکہ اصل رشتہ داری کو نبھانے والا وہ ہے کہ جب (دوسروں کی طرف سے) قطع تعلقی ہو تو وہ (ان سے) صلہ رحمی کرے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5991، سنن ابی داوٗد: 1697، جامع الترمذی: 1908]

1272 عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه: أنَّ رجلاً قال: يا رسولَ اللّٰه! إنَّ لی قرابةً أَصِلُهم ويقطعونی، وأُحْسِنُ إليهم ويُسيئون إلیَّ، واحْلُمُ عليهم و يَجهَلون علیَّ؟ فقال: ((وإنْ كنتَ كما قلتَ فكانما تُسِفُّهم المَلَّ، ولا يزالُ من اللّٰه ظهيرٌ عليهم ما دُمت علی ذلك)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے رشتہ دار (ایسے) ہیں کہ میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع تعلقی کرتے ہیں، میں ان پر احسان کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں میں ان سے نرمی اور تحمل مزاجی سے پیش آتا ہوں اور وہ مجھ سے جاہلانہ رویہ

سے پیش آتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تیری بات درست ہے تو پھر تو (اپنے حسنِ سلوک سے) ان کے منہ میں خاک ڈال رہا ہے اور جب تک تو اسی طرح ان سے حسنِ سلوک اور صلہ رحمی کرتا رہے گا اس وقت تک اللہ کی طرف سے ایک مددگار تیری مدد پر کوشاں رہے گا۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 2558]

1273 عن أم كلثوم بنت عقبة رضى الله عنها؛ أنَّ النبيَّ ﷺ قال: ((أفضلُ الصدقةِ الصدقةُ على ذى الرحمِ الكاشحِ)).

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے روایت کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین صدقہ وہ ہے جو ایسے رشتہ دار کو دیا جائے جو اپنے دل میں (تمہارے خلاف) بغض و دشمنی رکھے۔

[صحیح۔ الطبرانی فی الکبیر: 2923، صحیح ابن خزیمۃ: 2386، مستدرك حاکم: 1515 جلد 2 ص 27]

1274 عن عقبة بن عامر رضى الله عنه قال: ثم لقيتُ رسولَ الله ﷺ فأخذتُ بيده فقلت: يا رسول اللّهِ! أخبرنى بفَواضِل الأعمالِ. قال: ((يا عقبةُ! صِلْ من قطعك، و أعْطِ مَنْ حرمَك، و أعْرِض عمَّنْ ظلمك)). وفى رواية ((واعفُ عمَّنْ ظلمك)). رواه أحمد، والحاكم، وزاد: ((ألا ومَنْ أراد أن يُمَدَّ فى عمره، و يُبْسَطَ فى رزقه؛ فليصل رحمه)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے سب سے افضل اعمال بتلایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ رضی اللہ عنہ! جو رشتہ داری توڑے تو اس سے صلہ رحمی کر، جو تجھے محروم کرے تو اسے دے اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اس سے اعراض کر، ایک روایت میں ہے تو اسے معاف کر دے، ایک روایت میں ہے: جو شخص اپنی عمر میں اضافہ اور رزق میں کشادگی چاہتا ہے اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کیا کرے۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند احمد: 148/4، المستدرك للحاكم: 304]

1275 عن أبى بكرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من قطيعةِ الرحم، والخيانة، والكذب، وإنَّ أعجل البرِّ ثوابًا بالصلة الرحمُ، حتى إنَّ أهل الْبيت ليكونون فجرَةً، فتنموا أموالُهم، ويكثُر عددُهم إذا تَوَاصَلُوْا)). وفى رواية: ((وما من أهلِ بيتٍ يتواصلون فيحتاجُون)).

(سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جن گناہوں کی سزا دنیا میں بہت جلد ملتی ہے) وہ قطع تعلقی، خیانت اور جھوٹ ہے اور دنیا میں جس نیکی کا ثواب سب سے جلدی ملتا ہے وہ صلہ رحمی ہے یہاں تک کہ ایک خاندان گنہگار ہوتا ہے لیکن صلہ رحمی کرنے کی وجہ سے ان کے مال اور اولاد میں اضافہ کردیا جاتا ہے ایک روایت ہے کہ یہ ممکن نہیں کہ ایک خاندان کے افراد صلہ رحمی کرنے کے باوجود محتاج رہیں (بلکہ ان کے رزق میں کشادگی کردی جاتی ہے)۔[حسن لغیرہ ـ صحیح ابن حبان: 455]

1276 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : سمعتُ رسول الله ﷺ قال: ((**إنَّ أعمالَ بني آدَم تُعْرَضُ كلَّ خميسٍ ليلةَ الجمعة ، فلا يُقْبَلُ عملُ قاطعِ رَحِمٍ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اولاد آدم کے اعمال ہر جمعرات کو جمعہ کی رات پیش کیے جاتے ہیں (لیکن) قطع تعلقی کرنے والے کا کوئی بھی عمل قبول نہیں کیا جاتا۔

[حسن۔ مسند احمد: 484/2]

4- یتیم کی کفالت، اس پر شفقت اور اس پر خرچ کرنے اور بیواؤں اور مسکینوں کی ضروریات کا خیال رکھنے کی ترغیب

1277 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **((كافلُ اليتيمِ له أو لِغيره ؛ أنا وهو كهاتَيْنِ في الجنة))**. وأشار مالك بالسبابة والوسطى.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یتیم یا اس کے علاوہ کسی (محتاج ومفلس) کی کفالت کرنے والا میرے ساتھ جنت میں اس طرح ہوگا جس طرح یہ دو انگلیاں (ساتھ ساتھ) ہیں۔ اور امام مالک رحمہ اللہ نے شہادت اور اس کے ساتھ والی بڑی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔

[صحيح۔ مسلم: 2983، مالك في المؤطا: 1817]

1278 عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال : أتى النبيَّ ﷺ **رجلٌ يشكو قَسوَةَ قَلْبِه. قال: ((أتُحِبُّ أن يلين قلبُك ، وتُدرِكَ حاجَتك؟ ارحَمِ اليتيم، وامسَحْ رأسه، وأطْعِمْهُ مِن طعامك؛ يَلِن قلبُك، و تُدرِكْ حاجَتَك))**.

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس اپنے دل کی سختی کی شکایت کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے اور تیری ضرورت پوری ہو؟ یتیم پر شفقت کر اور اس کے سر پر ہاتھ پھیر، اپنے کھانے میں سے اسے بھی کھلایا کر (اس طرح کرنے سے) تیرا دل نرم ہو جائے گا اور تیری ضرورت پوری ہوگی۔ [حسن لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 239/8]

1279 عن أبي هريرة رضي الله عنه : **أن رجُلًا شكا إلى رَسول الله ﷺ قسوةَ قَلْبِه. فقال: ((امسَحْ رأْسَ اليتيم ، وأَطْعِمِ المسكين))**.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی سخت دلی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کر اور مسکین کو کھانا کھلایا کر (یہی تیری سخت دلی کا علاج ہے)[حسن لغیرہ۔ مسند احمد: 263/2،387/2]

1280 عن أبی هريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال : ((**الساعی علی الأرْمَلةِ والمسكين؛ كالمُجَاهد فی سبيل الله** ، - وأحْسِبُهُ قال:- **وكالقائِمِ لا يَفْتُرُ ، وكالصائم لا يُفْطِرُ**)). رواه البخاری ومسلم. وابن ماجه؛ إلا أنه قال: ((الساعی علی الأرملةِ والمسكين؛ **كالمجاهد فی سبيل الله، وكالذی يقومُ الليل ويصومُ النهارَ**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیوہ اور مسکینوں کی ضروریات کا خیال رکھنے والا (اجر میں) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے اور یہ بھی فرمایا: وہ ایسے تہجد گزار کی طرح ہے جو تھکتا نہیں ہے اور ایسے روزہ دار کی طرح ہے جو مسلسل روزے رکھتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ بیوہ اور مسکینوں کی ضروریات کا خیال رکھنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد، تہجد گزار اور دن میں (مسلسل) روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5353، صحیح مسلم: 2982، سنن ابن ماجه: 2140]

1281 رُوی عن المطلب بن عبدالله المخزومی قال: **دخلتُ علی أم سلمة زوج النبی** ﷺ ، **فقال: يا بنی ! ألا أُحدثك بما سمعت من رسول الله** ﷺ ؟ **قلت: بلی يا أمه . قالت: سمعت رسول الله** ﷺ **يقول: ((من أنفق علی بنتين أو أختين أو ذواتی قرابة، يحتسب النفقة عليهما حتی يغنيهما من فضل الله ، أو يكفيهما؛ كانتا له سترا من النار)).**

سیدنا مطلب بن عبداللہ مخزومی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ فرمانے لگیں اے میرے بیٹے ! کیا میں تجھے وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں امی جان ضرور سنائیے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال میں سے دو بیٹیوں، یا دو بہنوں یا عزیز و اقارب میں سے کسی دو (ضرورت مند) خواتین کے اخراجات صرف اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب لینے کی نیت سے برداشت کیے تو یہ دونوں (بیٹیاں، بہنیں یا دو رشتہ دار خواتین جن پر خرچ کیا) اس کے اور جہنم کے درمیان رکاوٹ بن جائیں گی (یعنی یہ جہنم سے بچ کر جنت میں چلا جائے گا)۔

[حسن لغیرہ۔ مسند امام احمد 166/6, 8836, 33/6، الطبرانی فی الکبیر: 938/23]

5-پڑوسی کو تکلیف دینے پر وعید اور اس کے حقوق کی ادائیگی پر تاکید کا بیان

1282 عن أبی ہریرة رضی اللّٰہ عنه أن رسول اللّٰہ ﷺ قال: ((من کان یؤمن باللّٰہ والیوم الآخر؛ فلا یُؤذی جارَہ، ومن کان یؤمن باللّٰہ والیوم الآخر؛ فلیُکْرِمْ ضَیفَہ، ومن کان یومن باللّٰہ والیوم الآخر؛ فلیَقُلْ خیرًا أو لِیَسْکُتْ)). رواہ البخاری ومسلم. وفی روایة لمسلم: ((ومن کان یومن باللّٰہ والیوم الآخر؛ فلیُحْسِن إلی جارِہ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے، اور جو اللہ تعالیٰ اور روزِ قامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی مہمان نوازی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات ہی کہے یا خاموش رہے اور ایک روایت ہیں کہ (جس شخص کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کے اوپر ایمان ہے اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی سے حسن سلوک سے پیش آئے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 6018، صحیح مسلم:47]

1283 عن أبی ہریرة رضی اللّٰہ عنه ؛ أن رسول اللّٰہ ﷺ قال: ((واللّٰہ لا یُؤمن، واللّٰہ لا یُؤمن، واللّٰہ لا یُؤمن)). قیل: من یارسول اللّٰہ؟ قال: ((الذی لا یأمَنُ جارُہ بوائِقَہٗ)). رواہ أحمد، والبخاری ومسلم، وزاد أحمد: قالوا: یا رسول اللّٰہ! وما بوائِقہٗ؟ قال: ((شرّہ)) وفی روایة لمسلم: ((لا یدخل الجنة من لا یأمنُ جارُہ بوائِقَہٗ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں۔ عرض کی گئی: کون شخص اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہو۔ ایک روایت میں ہے: وہ شخص جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہو۔ [صحیح۔ مسند احمد: 288/2، صحیح البخاری: 5670، صحیح مسلم: 46، المستدرك للحاکم: 157/1]

1284 عن أنس بن مالك رضى الله عنه أن رسول الله ﷺ قال : ((**لا يستقيمُ إيمانُ عبد حتى يستقيمَ قلبه، ولا يستقيمُ قلبه حتى يستقيم لسانُه، ولا يستقيمُ لسانُه ولا يدخل الجنة حتى يأمَن جارُه بوائِقَهُ**)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک بندے کا دل درست نہ ہو اس وقت تک اس کا ایمان درست (یعنی کامل) نہیں ہوسکتا، اور جب تک اس کی زبان ٹھیک نہ ہو اس وقت تک اس کا دل درست نہیں ہوسکتا اور جب تک اس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہو اس وقت تک نہ تو اس کی زبان درست ہوسکتی ہے اور نہ ہی وہ جنت میں داخل ہو سکے گا۔ [حسن۔ مسند احمد: 387/1]

1285 عن انس قال : قال رسول الله ﷺ : ((**المؤمنُ من أمنه الناسُ، والمسْلِمُ مَنْ سَلِمَ المسلمونَ من لسانه ويده، والمهاجرُ مَن هجر السُّوْءَ، والذى نفسى بيده لا يدخلُ الجنةَ عبدٌ لا يأمنُ جارُه بوائقَه**)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (حقیقی) مومن تو وہ ہے جس (کی تکلیفوں) سے لوگ بے خوف ہوں اور (حقیقی) مسلمان تو وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان امن وسلامتی میں رہیں، اور مہاجر وہ ہے جس نے برائی کو چھوڑ دیا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ بندہ جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہو۔

[صحيح۔ مسند احمد : 154/3، مسند ابى يعلى الموصلى 4171]

1286 عن أبي هريرة رضى الله عنه ؛ أن النبى ﷺ كان يقول: ((**اللّٰهُمَّ إنى أعوذُبك من جارِ السُّوءِ فى دارِ المُقامة، فإنَّ جارَ الباديةِ يتحوَّلُ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں گھر کے برے پڑوسی سے کیونکہ جنگل (یعنی سفر) کا پڑوسی تو چلا بھی جاتا ہے (سفر ختم ہونے پر لیکن گھر کا پڑوسی پڑوس میں ہی آباد رہتا ہے)[حسن۔ صحيح ابن حبان:1033، مسند أحمد: 213/6]

1287 عن أبي هريرة رضى الله عنه قال: **قال رجلٌ:يا رسولَ الله!إنَّ فلانة يُذْكَرُ من كثرةِ صلاتِها**

وصدَقَتِها وصِيامِها، غيرَ أنَّها تُؤْذی جیرانَها بِلِسانها. قال: ((هیَ فی النار)). قال: یا رسولَ اللّٰه! فإن فلانةً يُذْكَرُ من قلةِ صيامها [وصدقتها] وصلاتها، وأنها تتصدُق بالأثوار من الأقِط ، ولا تُؤْذی جیرانها [بلسانها] قال: ((هیَ فی الجنة)). وفی روایة: قالوا: یا رسول اللّٰهِ! فلانةٌ تصوم النهار، وتقومُ الليلَ، وتُؤْذی جیرانَها؟ قال: ((هی فی النار)). قالوا: یا رسول اللّٰه! فلانةٌ تصلی المکتوباتِ، وتَصدَّقُ بالأثوار من الأقطِ، ولا تُؤْذی جیرانَها. قال: ((هی فی الجنة)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں عورت کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کثرت سے نماز، صدقہ وخیرات اور روزے رکھتی ہے لیکن اپنے پڑوسیوں کو زبان سے برا بھلا کہتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جہنمی ہے، اس نے پھر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں عورت کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ روزے، اور نماز کی کچھ زیادہ کثرت نہیں کرتی۔ (یعنی صرف فرض نماز، فرض روزے کا ہی اہتمام کرتی ہے) اور پنیر کے کچھ ٹکڑے ہی صدقہ کرتی ہے لیکن وہ اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی۔ (بلکہ حسن سلوک سے پیش آتی ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جنتی ہے ایک روایت میں کہ عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں عورت دن کو روزہ رکھتی ہے اور رات کو تہجد ادا کرتی ہے (لیکن) وہ اپنے پڑوسیوں کو زبان سے تکلیف دیتی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جہنمی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں عورت (صرف) فرض نماز پڑھتی اور پنیر کے چند ٹکڑے ہی صدقہ کر پاتی ہے (لیکن) وہ اپنے پڑوسیوں کو زبان سے تکلیف نہیں دیتی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جنتی ہے۔ [صحیح۔

مسند احمد: 440/2، مسند البزار: 1902، صحیح ابن حبان: 5764، المستدرك للحاكم: 166/4]

1288 (عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت: قال رسول اللّٰه ﷺ:) ((ليس المُؤْمنُ الذی يَبِيتُ شَبعاناً و جارُه جائعٌ إلى جَنْبِهِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں (کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) وہ شخص (کامل) مؤمن نہیں جس نے پیٹ بھر کر رات گزاری لیکن اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں (رات بھر) بھوکا رہا۔

[صحیح لغیرہ۔ مستدرك حاكم: 304/2]

1289 عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((من يأخذ عنّی هذه الكلماتِ فيعملُ بِهِنَّ، أو يُعَلِّمُ من يعملُ بهن؟)). فقال أبو هريرة: قلتُ: أنا يا رسولَ الله. فأخذَ بيدِی فَعَد خمسًا؛ فقال: ((اتَّقِ المحارِمَ تكُن أعبَدَ الناس، وارضَ بما قسم الله لكَ تكُن أغنَى الناس، وأحسِن إلى جارك تكن مُؤْمنا، وأَحِبَّ للناس ما تحِبّ لنفسك تكُنْ مسلمًا، ولا تكثر الضحك؛ فإن كثرة الضحك تُميتُ القلبَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (تم میں سے) کون ہے جو مجھ سے یہ باتیں سیکھے پھر ان پر عمل کرے یا کسی ایسے شخص کو بتلا دے جو ان پر عمل کرے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں انہیں سیکھ کر عمل کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر پانچ باتیں شمار کیں ① آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ!) حرام کردہ چیزوں سے اپنے آپ کو بچا تو لوگوں میں سے سب سے زیادہ عبادت گزار بن جائے گا ② اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تجھے عطا کیا ہے (تھوڑا یا زیادہ) اس پر خوش و راضی ہو جا تو سب سے بڑا مالدار بن جائے گا ③ اپنے پڑوسیوں سے حسنِ سلوک سے پیش آیا کر تو مؤمن بن جائے گا ④ لوگوں کے لیے بھی وہی پسند کر جو تو اپنے لیے پسند کرتا ہے تو (کامل) مسلمان بن جائے گا ⑤ زیادہ ہنسا نہ کر کیونکہ زیادہ ہنسنے سے انسان کا دل مُردہ ہو جاتا ہے۔

[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2305، بیهقی فی الزهد: 822]

1290 عن سعد بن أبی وقاص رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((أربعٌ من السعادة: المرأةُ الصالحةُ، والمسكَنُ الواسعُ، والجارُ الصالحُ، والمركبُ الهنیءُ. وأربعٌ من الشَّقاء: الجارُ السوءُ، والمرأةُ السوءُ، والمركبُ السوءُ، والمسكَنُ الضيّقُ)).

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں انسان کی خوش بختی کی علامت ہیں ① نیک بیوی ② کشادہ گھر ③ نیک پڑوسی ④ عمدہ سواری (پھر فرمایا) چار چیزیں انسان کی بدبختی کی علامت ہیں ① بُرا پڑوسی ② بداخلاق بیوی ③ بری سواری (جو پریشان کرے) ④ تنگ گھر۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 4032، مسند البزار: 1412، مسند أحمد: 168/1]

6- بھائیوں اور نیک لوگوں کی زیارت کی ترغیب اور ملاقات کے لیے آنے والوں کی عزت اور تکریم کرنے کا بیان

1291 عن أبی هريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ : ((ان رجلًا زار أخًا له فی قرية [أخرى]، فأرْصَدَ اللّٰهُ تعالى [له] على مدرَجته ملَكًا، فلما أتى عليه قال: أين تريد؟ قال: أُرِيدُ أخًا لی فی هذه القريَةِ، قال: هل لك عليه من نِعمةٍ تَرُبُّها؟ قال: لا ، غير أنی أحبَبْتُه فی اللّٰهِ، قال: فإنی رسولُ اللّٰه إليك؛ بأن الله قد أحبّك كما أحْبَبْتَهُ فيه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی کی زیارت کے لئے نکلا جو کہ دوسری بستی میں رہتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے پر ایک فرشتے کو مقرر فرمادیا جب وہ آدمی اس فرشتے کے پاس پہنچا تو وہ (فرشتہ) پوچھنے لگا تمہارا کدھر جانے کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملاقات کرنے جا رہا ہوں۔ اس (فرشتے) نے پوچھا کیا اس نے تجھ پر کوئی احسان کیا ہے کہ تو اس کے احسان کا بدلہ دینا چاہتا ہے؟ وہ کہنے لگا نہیں بلکہ میں تو صرف اس سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں وہ (فرشتہ) کہنے لگا: میں اللہ کا نمائندہ بن کر اللہ کا پیغام تیرے پاس لایا ہوں کہ اللہ بھی تجھ سے اسی طرح محبت کرتا ہے جس طرح تو اللہ کی رضا کی خاطر اس بھائی سے محبت کرتا ہے۔ [صحيح- صحيح مسلم: 2567]

1292 عن أنس رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: ((ما من عبد أتى أخاه يزورُه فِی اللّٰه ، إلا ناداه [مناد] منَ السماء: أنْ طِبت و طابَتْ لك الجنةُ ، وإلا قال اللّٰه فی ملكوتِ عرشه: عبدی زار فِیَّ ، وعلیَّ قِرَاه، فلم يَرْضَ [اللّٰه] له بثوابٍ دون الجنّةِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے کسی بھائی سے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کی خاطر ملاقات کے لئے آتا ہے تو آسمان سے ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے۔ تو نے خیر و برکت حاصل کر لی اور تیرے لیے جنت (کی خوشخبری) ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے عرش (پر مامور) فرشتوں سے فرماتا ہے۔ میرے بندے نے (اپنے بھائی سے) میری خاطر ملاقات کی اب اس کی مہمان نوازی میرے ذمہ ہے چنانچہ

اللہ تعالیٰ اس کے لیے (اس عمل پر) جنت سے کم بدلہ عطا کرنے پر راضی نہیں ہوتا۔

[حسن، صحیح۔ مسند البزار: 1918، مسند ابی یعلی الموصلی: 4126]

1293 عن أنس أيضا عن النبي ﷺ قال: ((ألا أُخبِرُكم برِجالكُم في الجنَّة؟)). قلنا: بلى يارسولَ اللّٰه! قال: ((النبيُّ في الجنة، والصِّديقُ في الجنة، والرجلُ يزور أخاه في ناحيةِ المِصر لا يزورُه إلا لِلّٰه في الجنة))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ کون (خوش نصیب) جنتی ہیں؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء جنت میں ہوں گے، صدیق (سچے لوگ) جنت میں ہوں گے، اور اللہ کو راضی کرنے کے لیے شہر کے ایک کونہ میں اپنے بھائی سے ملاقات کے لئے جانے والا (بھی) جنت میں ہوگا۔

[حسن لغیرہ۔ الطبرانی فی الأوسط: 1764]

1294 عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول: ((قال اللّٰه تبارك و تعالى: وجبتْ محبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِيْنَ فِيّ، وللمتجالِسِيْنَ فِيَّ، وللمتزاورين فِيَّ، وللمتباذِلِينَ فِيَّ)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہوگئی جو میری رضا کے لئے آپس میں محبت کرنے والے ہیں۔ میری خاطر اتفاق واتحاد سے بیٹھنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی اور میرے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی اور میرے لیے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لیے میری محبت واجب ہوگئی۔ [صحیح۔ مالك في المؤطا: 1828]

1295 عن عبداللّٰه بن عمرو رضي الله عنهما قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گاہے بگاہے ملاقات کرنے سے باہمی محبت بڑھ جاتی ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند البزار (الکشف: 1922)]

7- مہمان کی عزت اور کما حقہ مہمان نوازی کرنے کی ترغیب اور مہمان کا میزبان کے ہاں اتنا قیام کرنے کی ممانعت کہ میزبان مہمان سے تنگ آ جائے

1296 عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: جاء رجلٌ إلى النبی ﷺ فقال: إنی مَجْهودٌ. فأرسل إلى بعض نسائِه فقالتْ: لا والذی بعثكَ بالحق ما عندی إلا ماءٌ، ثم أرسل إلى أُخرى، فقالت مثل ذلك، حتى قلن كلُّهن مثلَ ذلك: لا والذی بعثكَ بالحق ما عندی إلا ماءٌ. فقال: ((مَنْ يُضيف هذا الليلةَ رحِمَه اللّٰهُ؟)). فقام رجلٌ من الأنصار فقال: أنا يارسول اللّٰه، فانطلق به إلى رَحْلِه، فقال لامْرأته: هل عندكِ شيءٌ؟ قالت: لا إلا قُوتَ صِبيانی، قال: فَعَلِّلِيْهم بشیء، فإذا أرادوا العَشَاء فَنَوِّمِيْهم، فإذا دَخَل ضيفُنا فَأَطْفِئِی السراج، وأَرِيه أنا نأكُلُ -وفی رواية:- فإذا أهْوٰی ليأكل فقُومی إلى السراج حتى تُطْفِئيه، قال: فَقَعد وأكل الضيف وباتا طاوِيَيْنِ، فلما أصبَح غدا علىّ رسول الله ﷺ فقال: ((قد عجب اللّٰهُ من صَنيعِكُما بَضيفِكُمَا))، -زاد فی رواية: فنزلتْ هذه الآيةُ: ﴿ويُؤْثرُوْن على أنفُسهم ولو كانَ بهم خَصَاصَةٌ﴾-.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی میں ضرورت مند (بھوکا اور پیاسا) ہوں رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ محترمہ سے معلوم کروایا کہ کچھ کھانے پینے کے لیے ہے؟ گھر سے زوجہ محترمہ کا پیغام آیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے میرے پاس سوائے پانی کے اور کچھ بھی نہیں پھر دوسری زوجہ محترمہ کے ہاں سے پتہ کروایا وہاں سے بھی یہی جواب آیا یہاں تک کہ تمام امہات المؤمنین نے یہی جواب دیا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی آج رات کون مہمان نوازی کرے گا اللہ اس پر رحم فرمائے؟ ایک انصاری صحابی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس کی مہمان نوازی کروں گا۔ وہ اس مہمان کو اپنے گھر لے گیا اور بیوی سے پوچھا کیا گھر میں کھانا ہے؟ وہ کہنے لگی صرف بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا ہے اور اس کے سوا کچھ بھی نہیں۔ انصاری کہنے لگا بچوں کو کسی چیز سے بہلا اور جب وہ کھانا مانگے تو انہیں

سلا دینا اور جب مہمان آ جائے تو چراغ بجھا دینا اور اسے یہی محسوس ہو کہ ہم اس کیساتھ کھا رہے ہیں۔ مہمان کھانے لگا تو وہ دونوں وہاں بیٹھے رہے اور بھوک کی حالت میں ہی رات گذاری۔ صبح یہ انصاری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری مہمان نوازی سے بہت خوش ہوا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت نازل کر دی گئی (اور وہ دوسرے ضرورت مند مسلمان کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان پر فاقہ ہی کیوں نہ ہو) [صحيح۔ صحيح مسلم: 2054]

1297 حدیث نبوی عن أبي سعيد الخدريّ رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((من كان يؤمن بالله واليوم الآخر؛ فليُكرم ضيفه – قالها ثلاثًا–)). قال رجلٌ :وما كَرامَةُ الضيف يا رسول الله؟ قال: ((ثلاثةُ أيام، فما زادَ بعد ذلك فهو صدقَة)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی تکریم (یعنی مہمان نوازی وغیرہ) کرے ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! مہمان کی عزت کیسے ہوگی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین دن تک اس کی عمدہ ضیافت جو اس سے زیادہ ہو تو وہ صدقہ ہوگا (یعنی احسان اور مزید اجر و ثواب کا باعث)

[صحيح لغيره۔ مسند احمد: 76/3، مسند البزار: 1931]

8- کھیتی باڑی اور پھل دار درختوں کی شجر کاری کی ترغیب

1298 عن جابر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: ((ما من مسلم يغرِسُ غَرسًا؛ إلا كان ما أُكِلَ منه له صدقة، وما سُرق منه ؛ له صدقة، [وما أكل السبع منه؛ فهو له صدقة ، وما أكل الطير منه ؛ فهو له صدقة] ، ولا يرزؤه أحدٌ ؛ إلا كان له صدقةً إلى يوم القيامة)). وفي رواية: ((فلا يغرسُ المسلمُ غَرسًا فيأكلُ منه إنسانٌ ولا دابةٌ ولا طيرٌ ؛ إلا كانَ له صدقةً إلى يوم القيامة)). وفي رواية له: ((لا يغرس مسلم غرسا ولا يزرع زرعا فيأكل منه إنسان ولا دابة ولا شيء ؛ إلا كانت له صدقة)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان نے درخت لگایا تو جس نے بھی اس سے کھایا وہ اس کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے، اور جو اس سے چرا لیا گیا وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے اور جو درندوں نے کھا لیا وہ بھی اس کی طرف سے صدقہ ہو جاتا ہے اور جو پرندوں نے کھا لیا وہ بھی اس کی طرف سے صدقہ ہو جاتا ہے اور جو بھی اس سے کچھ لے وہ بھی اس کے لیے قیامت تک صدقہ ہو جاتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے پھل دار درخت لگایا اور اس کا پھل کسی انسان، جانور یا پرندے نے کھایا تو اس کے لیے قیامت کے دن تک یہ صدقہ ہو جاتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ کوئی مسلمان (کسی پھل دار درخت کی) شجر کاری کرے یا (کسی فصل کی) کاشت کاری کرے پھر کوئی انسان، جانور یا کوئی بھی چیز اس سے کھائے تو وہ اس کی طرف سے صدقہ ہو جاتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 1552]

1299 عن خلادِ بنِ السائبِ عن أبيه رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللہ ﷺ: ((من زَرَعَ زرعًا فأكل منه الطير أو العافِيَةُ ؛ كان له صدقةٌ)).

سیدنا خلاد بن سائب اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کاشتکاری کی پھر اس سے کوئی پرندہ یا کوئی جاندار کھائے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے۔

[حسن، صحیح۔ مسند احمد: 55/4، الطبرانی فی الکبیر: 236/4]

1300 عن أبي الدرداء رضی اللہ عنہ: أن رجلًا مرَّ به وهو يغرسُ غَرْسًا بدمشقَ فقال له: أتفعلُ

هذا وأنتَ صاحبُ رسول اللهﷺ؟ قال: لا تَعْجَلْ عَلَيَّ، سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((من غرس غرسا لم يأكل منه آدميٌ ولا خلقٌ من خلْقِ الله؛ إلا كان له به صدقة)).

وفي حديث أنس قال: قال رسول الله ﷺ: ((سبعٌ يجري للعبد أجرهُن وهو في قبره بعد موته: من علَّم علمًا ؛ أو كرى نهرا ، أو حفر بئرًا ، أو غرس نخلا ، أو بنى مسجدا ، أو ورث مصحفا ، أو ترك ولدًا يستغفر له بعد موته)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ دمشق کے (ایک علاقہ) میں (پھل دار) درخت لگا رہے تھے تو ایک آدمی ان کے پاس سے گزرا اور (حیرت سے) کہنے لگا اے ابودرداء رضی اللہ عنہ! آپ صحابی رسول ہونے کے باوجود درخت لگا رہے ہیں (یعنی آپ کو تو اس سے بڑا کام کرنا چاہیے۔) سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرمانے لگے (کوئی بات کہنے میں) جلدی نہ کرنا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے کوئی (پھل دار) درخت لگایا اور اس کا پھل کسی انسان یا اللہ کی کسی دوسری مخلوق نے کھایا تو وہ اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے۔

[حسن، صحیح۔ مسند احمد: 3/304، 3/327]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کے لیے اس کی موت کے بعد بھی سات اعمال کا اجر جاری رہتا ہے۔ ① کسی کو علم سکھایا ② نہر کھدوا کر جاری کروائی ③ کنواں بنوایا ④ درخت لگوایا ⑤ مسجد بنوائی ⑥ قرآن مجید کو میراث بنایا (کسی کو قرآن پڑھایا، یا قرآن لے کر دیا) ⑦ اپنے پیچھے نیک اولاد چھوڑی جو اس کی وفات کے بعد اس کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہے۔

[حسن لغیرہ۔ مسند البزار:149، ابو نعیم فی الحلیة 2/344، البیهقی فی الشعب:]

9- بخل اور کنجوسی پر وعید اور سخاوت کرنے کی ترغیب

1301 عن أنس ، أن النبی ﷺ کان یقول: ((اللّٰهُمَّ إِنِی أعوذُ بك من البُخْلِ، والكَسَلِ، وأرذَلِ العُمُرِ، وعذابِ القبر، وفتنةِ المحيا والممَات)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں کنجوسی اور سستی سے، رذیل ترین عمر (سخت بڑھاپے) اور قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنہ سے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 2706]

1302 وعن عبدالله بن عمرو [و] رضی الله عنهما قال: خطبنا رسولُ اللّٰه ﷺ فقال: ((إيّاكم والظلمَ، فإن الظلمَ ظلماتٌ يومَ القيامة، وإيّاكم والفُحشَ والتّفَحُّشَ ، وإياكم والشُّحَّ، فإنما هَلَكَ مَنْ كان قبلكُم بالشُّحِّ، أمَرَهُمْ بالقطيعة فقطعوا، وأمرهم بالبخل فبَخِلوا، وأمر هم بالفُجور فَفَجَرُوا)) فقام رجلٌ فقال: يا رسولَ اللّٰه! أيُّ الإسلامِ أفضلُ؟ قال ((أن يَسْلَمَ المسلمونَ من لسانِك وَيدِكَ)). فقال ذلك الرجلُ أو غيره :يا رسولَ اللّٰه! أيَّ الهجرةِ أفضل؟ قال: ((أن تَهْجُرَ ما كرِه ربّك، والهجرةُ هِجرَتان: هجرةُ الحاضِرِ، وهِجرةُ البَادی، فهِجْرَةُ البادِی أن يُجيبَ إذا دُعِيَ، ويُطيعَ إذا أُمِرَ ، و هجرةُ الحاضر أعظَمُهَا بَلِيَّةً ، أفضلُها أجرًا)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: آپ ﷺ کا فرمان تھا: ظلم سے بچو یقیناً ظلم قیامت کی تاریکیوں کا باعث ہوگا، اور بدکلامی اور فحش گوئی سے بچتے رہنا، اور کنجوسی و لالچ سے بچتے رہنا یقیناً تم سے پہلے لوگ اسی لالچ و بخل کی سبب ہلاک ہوئے، اس لالچ نے انہیں قطع رحمی پر آمادہ کیا، چنانچہ انہوں نے رشتہ داری کو توڑا، اور اس لالچ نے انہیں بخل و کنجوسی پر آمادہ کیا، چنانچہ انہوں نے کنجوسی کی اس لالچ نے انہیں گناہوں پر آمادہ کیا چنانچہ انہوں نے گناہوں کا ارتکاب کیا، ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا اسلام سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ (دوسرے) مسلمان تیری زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں، پھر عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سی ہجرت سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تو ہر اس برائی کو چھوڑ دے جو تیرے رب کو ناپسند

ہے۔ (مزید فرمایا) ہجرت کی دو قسمیں ہیں ① شہری کی ہجرت ② دیہاتی کی ہجرت، دیہاتی کی ہجرت یہ ہے کہ جب بھی اسے بلایا جائے وہ فوراً حاضر ہو اور جب اسے حکم دیا جائے وہ حکم کی تعمیل کرے اور شہری کی ہجرت آزمائش کی لحاظ سے بڑی اور اجر کے لحاظ سے انتہائی افضل ہے۔

[صحیح۔ سنن ابی داود: 1698، مستدرك حاكم: 12/1]

1303 عن أبي هريرة أيضًا قال: قال رسول الله ﷺ: **((لا يجتمعُ غبارٌ في سبيل الله و دُخَانُ جهنمَ في جوفِ عبدٍ أبدًا، ولا يجتمع شُحٌّ وإيمان في قلبِ عبدٍ أبدًا))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے کا گرد و غبار اور دوزخ کا دھواں کسی شخص کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے، (اسی طرح) کنجوسی اور ایمانِ (کامل) کسی شخص کے پیٹ میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ [حسن۔ سنن نسائی: 3110، صحیح ابن حبان: 4606، مستدرك حاكم: 72/2]

1304 رُوی عن ابن عمر رضی الله عنهما قال: قال رسولُ الله ﷺ: **((ثلاثٌ مهلِكاتٌ، وثلاث مُنجيات، وثلاثٌ كفاراتٌ، و ثلاثٌ درجاتٌ، فأما المهلكات : فَشُحٌّ مُطاعٌ، وهوى مُتَّبَعٌ، وإعجابُ المرءِ بنفسه))**.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہلاک کرنے والی، تین چیزیں نجات دینے والی اور تین چیزیں درجات کی بلندی کا باعث ہیں۔ ہلاک کرنے والی تین چیزیں یہ ہیں۔ ① بخل و کنجوسی ② اتباع خواہشات ③ خود پسندی یعنی اپنے آپ میں تکبر کرنا۔

[الطبراني في الأوسط: 5452]

1305 رُوی عن أبي سعيد الخدری رضی الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **((خصلتان لا يجتمعان في مؤمنٍ: البخلُ ، وسوءُ الخُلُقِ))**.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو چیزیں کسی مومن میں جمع نہیں ہو سکتیں ① کنجوسی ② بداخلاقی۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 1962]

1306 عن أبي هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: **((المؤمنُ غِرٌّ كريمٌ، والفاجرُ خَبٌّ لَئِيمٌ))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن سیدھا سادھا اور شریف (عزت دار) ہوتا ہے جبکہ بدکار، کنجوس، چالباز اور کمینہ ہوتا ہے۔

[حسن لغیرہ۔ سنن ابی داوٗد: 4790، جامع الترمذی: 1964]

10- تحفہ دے کر واپس لینے پر وعید

1307 عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال: حَمَلْتُ علی فرسٍ فی سبیل اللّٰہ ، [فأضاعَهُ الذی کان عنده] فأردتُ أن أشْتَرِیَه ، فظَنَنْتُ أنه یبیعُه برُخص ، فسألتُ النبی ﷺ ؟ فقال: ((لا تَشْتَرِه، و لا تَعُدْ فِی صدقَتِك ، وإن أعطاکَه بدرهَمٍ ، فإنَّ الْعَائِد فِیْ صَدَقَتِهٖ ؛ کالعائد فی قَیْئِه)).

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کی راہ میں ایک شخص کو گھوڑا دیا، (لیکن اس شخص کی لاپرواہی کی وجہ سے وہ کمزور اور لاغر ہو گیا) تو میں نے اسے خریدنا چاہا اور میرا خیال تھا کہ وہ انتہائی کم قیمت میں مجھے فروخت کر دے گا، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے مت خریدنا اور اپنے اس صدقہ کو واپس نہ لینا اگرچہ وہ تجھے ایک درہم میں ہی کیوں نہ بیچ دے، کیونکہ صدقہ دے کر واپس لینے والا اس شخص کی طرح ہے کہ جو قے کرے پھر اسے چاٹ لے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 2623، 1490، صحیح مسلم: 1620]

1308 عن ابن عمر و ابن عباس رضی اللّٰہ عنهم، أن النبیَّ ﷺ قال: ((لا یَحِلُّ لرجل أن یُعطِیَ لرجلٍ عَطِیَّةً ، أَوْ یَهبَ هِبَةً ثُمَّ یرجعُ فِیها ، إلا الوالِدُ فیما یُعطی ولدَه، ومثلُ الذی یرجع فی عطیَّته أو هبته؛ کالکَلْب یأکل، فإذا شِبع قاءَ ثم عاد فی قَیْئه)).)).

سیدنا عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی کو کوئی تحفہ یا ہدیہ دے پھر اسے واپس لے سوائے والد کے کیونکہ وہ اپنے بیٹے کو کچھ بھی

دے کر واپس لے سکتا ہے۔ اور تحفہ یا ہدیہ دے کر واپس لینے والے کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو خوب پیٹ بھر کر کھائے پھر قے کرے اور اُسے چاٹ لے۔

[صحیح- سنن ابی داوٗد: 3539، جامع الترمذی: 1299، سنن النسائی: 3692، سنن ابن ماجہ: 4377]

11- مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنے اور انہیں خوش کرنے کی ترغیب اور سفارش کر کے تحفہ وغیرہ لینے پر وعید

1309 عن ابن عمر رضی اللہ عنهما ؛ أن رسول اللہ ﷺ قال: ((**المسلمُ أخو المسلمِ لا يظلمه، ولا يُسْلِمُه ، من كان في حاجةِ أخيه ؛ كان اللهُ في حاجته ، ومن فَرَّجَ عن مسلم كرُبةً ؛ فرَّج اللّٰه عنه بها كرُبةً من كُرَبِ يومِ القيامة ، ومَنْ ستر مسلمًا ؛ ستره اللّٰه يوم القيامة**)). وفي رواية: ((**ومنْ مَشى مع مظلومٍ حتى يُثْبِتَ له حقَّه ؛ ثَبَّتَ اللّٰهُ قدمَيْهِ على الصِّراط يومَ تزولُ الأقدامُ**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان (دوسرے) مسلمان کا بھائی ہے نہ تو یہ اپنے بھائی پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے ظالم کے حوالے کرتا ہے، اور جو اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات کو پورا فرما دیتا ہے، اور جس نے کسی مسلمان سے کسی تکلیف کو دور کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کی مصیبتوں میں سے کسی مصیبت کو اس سے دور کر دے گا، اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی (کسی کو اس کا عیب نہ بتایا) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دے گا۔ اور ایک روایت میں ہے: جس نے مظلوم کا ساتھ دیا یہاں تک کہ اُسے حق دلا کر چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اس کے قدم پل صراط پر اس دن مضبوطی سے قائم رکھے گا جس دن لوگوں کے قدم پل صراط پر ڈگمگائیں گے۔

[صحیح- صحیح البخاری: 2442، صحیح مسلم: 2580، سنن ابی داوٗد: 4893، رزین]

1310 عن أبي موسى رضي اللہ عنه ؛ أن النبي ﷺ قال: ((**على كلِّ مسلم صدقةٌ**)). قيل: أرأيت إن لم يَجِد ؟ قال: ((**يَعْتَمِلُ بيده فيَنْفَعُ نفْسَه ويتصدَّقُ**)). قال: أرأيت إن لم يَسْتَطِعْ ؟ قال: ((**يُعِينُ**

ذا الحاجةِ المَلْهُوف)). قال: قيل له: أرأيت إن لم يستطع ؟ قال: ((يأمرُ بالمعروف أوِ الخير)). قال: أرأيت إنْ لم يفعل؟ قال: ((يُمْسِكُ عن الشر، فإنها صدقةٌ)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کو صدقہ کرنا چاہیے، عرض کی گئی: اگر اس کے پاس صدقہ دینے کے لیے کچھ نہ ہو تو کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محنت مزدوری کرے خود بھی فائدہ اٹھائے اور اپنی کمائی سے صدقہ بھی کرے۔ عرض کی گئی: اگر اس میں کام کاج کرنے کی استطاعت نہ ہو تو کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی پریشان حال انسان کی مدد کر دے، عرض کی گئی اگر اسکی بھی استطاعت نہ ہو تو کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی اور بھلائی پر دوسروں کو ترغیب دے، عرض کی گئی اگر یہ کرنے کی بھی اس میں طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برائی سے دوسرے کو رُکنے کی ترغیب دے یقیناً یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔

[صحیح۔ صحيح البخاري: 1445، صحيح مسلم: 1008، سنن النسائی: 2538]

1311 وروى عن عمر رضى الله عنه مرفوعًا: ((أفضلُ الأعمالِ إدخالُ السرور على المُؤْمن ؛ كسوتَ عورَته ، أو أشْبَعْتَ جُوْعته ، أو قضَيتَ لَهُ حاجةً)).

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) کسی مؤمن کو خوش کرنا، اسے لباس دینا یا کھانا کھلا کر اس کی بھوک کو ختم کرنا یا اس کی کسی ضرورت کو پورا کرنا بہترین اعمال ہیں۔

[حسن لغیرہ۔ الطبرانی فی الأوسط: 6023]

1312 روى عن عبدالله بن عمر رضى الله عنهما: إن رجلًا جاء إلى رسولِ الله ﷺ فقال: يا رسولَ اللّٰه! أيُّ الناس أحب إلى اللّٰه؟ [وأى الأعمال أحبُّ إلى اللّٰه؟] ، فقال: ((أحبُّ الناس إلى اللّٰه أنفعُهم للناس ، وأحبُّ الأعمال إلى اللّٰه عزوجل سرورٌ تُدْخِلُه على مسلم، تكْشِفُ عنه كُربةً ، أو تَقْضِي عنه دَيْنًا، أو تَطْرُدُ عنه جُوعًا، ولأنْ أمشي مَعَ أخٍ في حاجة؛ أحَبُّ إليّ من أن اعْتَكِفَ في هذا المسجد – يعني مسجد المدينة – شَهْرًا ، ومن كَظَمَ غَيظَهُ – ولو شاء أن يُمْضِيَهُ أمضاهُ – ؛ ملأ اللّٰه قلبه يَوم القيامة رِضًا، وَمنْ مَشى مَع أخيه في حاجةٍ حتى يقضِيَها له ؛ ثَبَّت اللّٰه قدمَيه

یوم تزولُ الأقدام)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کن لوگوں سے سب سے زیادہ محبت فرماتا ہے؟ (اور یہ بھی پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کون سے اعمال پسند ہیں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب اعمال (یہ ہیں) کسی مسلمان کو خوش کرنا (یعنی) تو اس کی پریشانی کو دور کر، یا اس کے ذمہ قرض کو اپنی طرف سے ادا کر (اگر وہ غریب ہو)، یا اسے کھانا کھلا کر اس کی بھوک کو ختم کر، اور میں کسی مسلمان کی ضرورت پوری کرنے کے لیے اس کے ساتھ چلوں یہ مسجد نبوی میں ایک مہینہ اعتکاف کرنے سے زیادہ مجھے پسند ہے، اور جس شخص نے غصہ پی لیا حالانکہ وہ دوسرے پر اپنا غصہ اتار سکتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو قیامت کے دن رضا سے بھر دے گا، اور جو اپنے بھائی کے کسی کام یا ضرورت کی خاطر اس کے ساتھ رہا یہاں تک اس کی ضرورت پوری ہوگئی تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کو ثابت قدم رکھے گا جس دن لوگوں کے قدم (خوف کے مارے) ڈگمگا رہے ہوں گے۔

[حسن لغیرہ۔ الاصبھانی فی الترغیب والترھیب: 1162، الطبرانی فی الکبیر: 13646، فی الصغیر: 861]

1313 حدیث نبوی عن أبی أُمامة رضی اللّٰه عنه ؛ أن رسولَ اللّٰه ﷺ قال: **((من شَفَعَ شفاعةً لأحدٍ فأُهْدِی له هَدِیَّةً علیها فَقَبِلَها ؛ فقد أتی باباً عظیمًا من أبوابِ الربا)).**

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کی سفارش کی اور سفارش کے بدلہ میں اسے تحفہ ملا اور اس نے اسے قبول کرلیا، تو یقیناً اس نے سود کے دروازوں میں سے ایک بہت بڑے دروازے کا انتخاب کیا۔ [صحیح۔ سنن ابی داوٗد: 3541]

اسلامی آداب کے فضائل اور اہمیت

اسلام کا نظام ادب وتربیت نہایت عمدہ اور شاندار ہے۔ دنیا کے دیگر مذاہب یا تہذیبیں اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہیں اسلام نے اپنے ماننے والوں کو زندگی کے ہر شعبے میں زندگی گذارنے کا سلیقہ اور طریقہ سکھایا ہے۔ان آداب کو اختیار کر کے ہی ایک مسلمان حقیقت میں مؤمن اور دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکتا ہے۔ دنیا اور آخرت کی کامیابی کا مدار دین پر ہے اور دین اسلام سراپا ادب ہے۔

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمیں بہت زیادہ علم کی بجائے تھوڑے سے ادب کی زیادہ ضرورت ہے۔[مدارج السالکین: 356/2]

اسلامی آداب اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حیاء اور اسلام:

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرم وحیاء سے ہر حال میں خیر و برکت ہی حاصل ہوتی ہے۔ایک روایت میں ہے کہ شرم وحیاء سراسر خیر ہی ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 6117، صحیح مسلم: 37]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرو جس طرح اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! الحمد للہ ہم اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نہیں (حیا صرف یہی نہیں) بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا حق یہ ہے کہ تم سر اور جو کچھ سر کے اندر خیالات وغیرہ ہیں ان کی حفاظت کرو اور پیٹ اور جو کچھ پیٹ کے اندر ہے اس کی حفاظت کرو (حرام سے بچو)۔موت اور مرنے کے بعد بوسیدہ ہونے کو یاد رکھو اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا

ہے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دیتا ہے اور جس نے ایسا کیا اس نے حقیقی طور پر اللہ سے حیا کرنے کا حق ادا کیا۔

[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2458]

حسنِ اخلاق اور اسلام:

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی اچھا اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے کہ جس کا کھٹکا تیرے دل میں لگا رہے اور تجھے یہ پسند نہ ہو کہ لوگوں کو اس کام کے بارے میں خبر ہو۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 2553، جامع الترمذی: 2389]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کس چیز کی وجہ سے لوگ سب سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے؟ سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا تقویٰ (یعنی ڈر) اور اچھا اخلاق، پھر سوال کیا گیا کہ سب سے زیادہ کس چیز کی وجہ سے لوگ جہنم میں جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زبان اور شرم گاہ (کے غلط استعمال کی وجہ سے)۔[حسن۔ جامع الترمذی: 2004، صحیح ابن حبان: 476]

نرم مزاجی اور اسلام:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں ایسے شخص کی اطلاع نہ دوں جسے جہنم پر حرام کر دیا گیا ہے یا جہنم کی آگ اس پر حرام کر دی گئی ہے؟ (پھر خود ہی فرمایا:) جہنم کی آگ ہر اس شخص پر حرام کر دی گئی ہے جو نرم مزاج، دوسروں پر مہربان اور آسانی کرنے والا ہو، ایک روایت ہے کہ: جو نرم مزاج، دوسروں پر نرم دل، لوگوں سے میل جول رکھنے والا اور آسانی کرنے والا ہو (اس پر جہنم کی آگ حرام ہے)۔[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2488، صحیح ابن حبان: 470 و 469]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ عبدالقیس کے سردار) اشج رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: تیرے اندر دو ایسی خوبیاں ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہیں ① بردباری (برداشت) ② طبیعت میں اطمینان (سوچ و بچار سے کام کرنا)۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 17]

سلام اور اسلام:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم لوگ اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکو گے جب تک کہ ایمان نہ لے آ ؤ اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتلاؤں جس پر عمل کرنے سے تم آپس میں محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔''

[صحیح۔ صحیح مسلم: 54، سنن ابی داؤد: 5193، جامع الترمذی: 2688، سنن ابن ماجہ: 3692]

معاشرتی آداب:

سیدنا عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: گھروں کے دروازوں کے بالکل سامنے مت کھڑے ہوا کرو بلکہ دروازے کے ایک طرف ہو کر کھڑے ہوا کرو اور گھر والوں سے اندر آنے کی اجازت مانگا کرو اگر وہ تمہیں اندر آنے کی اجازت دیں تو گھروں میں داخل ہو جایا کرو اور اگر اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جایا کرو (یعنی بغیر اجازت کسی کے گھر داخل مت ہوا کرو)۔

[حسن۔ طبرانی فی الکبیر ذکرہ الهیثمی فی ((مجمع الزوائد)): 44/8، کنزالعمال: 25227]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی ایسا اپنا خواب بیان کیا جو اس نے دیکھا ہی نہیں تو اس پر (قیامت کے دن) پابندی ہوگی کہ وہ دو جو کے دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور وہ کسی صورت ایسا نہ کر سکے گا، اور جس نے لوگوں کی کوئی ایسی بات چوری چھپے سن لی کہ جس کا سننا انہیں پسند نہ تھا تو قیامت کے دن ایسے (دوسروں کی چوری چھپے باتیں سننے والے) شخص کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا اور جس نے (بلاضرورت وحاجت) کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اس پر قیامت کے دن اس تصویر میں جان ڈالنا لازم کیا جائے گا اور وہ کسی صورت اس میں روح نہ پھونک سکے گا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 7042]

اسلام اور معافی:

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص غصہ پی جائے جب کہ وہ

اس پر عمل درآمد کی قدرت رکھتا ہو تو اللہ اسے قیامت کے دن برسر مخلوق بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ جنت کی حورعین میں سے جسے چاہے منتخب کر لے۔"

[حسن لغیرہ۔ سنن ابی داؤد: 4779، جامع الترمذی: 2021, 2493، سنن ابن ماجہ: 4186]

اسلام اور صلہ رحمی:

سیدنا ابوحراش اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "جس نے ایک سال تک اپنے بھائی سے تعلقات اور روابط توڑے رکھے تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے اپنے بھائی کا خون بہایا ہو۔" [صحیح۔ سنن أبی داؤد: 4915، والبیهقی (الآداب): 280]

اسلام اور صلح:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوایوب رضی اللہ عنہ کو مخاطب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے ابوایوب! کیا میں آپ کو ایک (انتہائی نفع بخش) تجارت نہ بتاؤں؟ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیوں نہیں ضرور بتلائیے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ فتنہ وفساد کا شکار (ہو کر رشتہ داریاں توڑ رہے) ہوں تو رشتہ داری کو ٹوٹنے سے بچا (صلہ رحمی کر) اور جب لوگ (حسد وبغض کے سبب) ایک دوسرے سے دور ہونے لگیں تو (خیرخواہی اور ثواب کے حصول کی غرض سے) ان کے قریب ہو جا (اور انہیں قریب کر)۔

[حسن لغیرہ۔ مسند البزار: 2060]

اسلام اور حفاظتِ زبان:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن دوسرے پر لعنت و پھٹکار کرنے والا نہیں ہوتا۔ [صحیح۔ جامع الترمذی: 2019]

سیدنا عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے سب سے اچھے بندے وہ ہیں کہ جنہیں دیکھتے ہی اللہ یاد آ جائے، اور بدترین لوگ وہ ہیں جو دوسرے مسلمانوں کی چغلیاں اور غیبتیں کرتے ہیں۔ دوستوں میں نفرت ڈالنے والے، پاکباز لوگوں میں عیب تلاش کرنے والے

(تا کہ انہیں دوسرے کے سامنے رُسوا کریں۔)[حسن لغیرہ۔ مسند احمد: 227/3]

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مسلمانوں میں سے کونسا مسلمان سب سے بہتر ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ (کی تکلیف) سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 11، صحیح مسلم: 42، جامع الترمذی:5204، سنن النسائی: 5014]

حسد کی مذمت:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے، دوسروں کے عیب ڈھونڈتے مت پھرو اور نہ ہی ایک دوسرے کی جاسوسی کیا کرو، اور دوسروں سے آگے نکلنے کی لالچ مت کیا کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے حسد کیا کرو اور ایک دوسرے کے خلاف دل میں بغض مت رکھو اور نہ ہی (ناراض ہوکر) ایک دوسرے کے طرف پیٹھ پھیر کر چلا کرو، اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو، مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے (لہٰذا) نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ ہی اسے رسوا کرے، اور نہ ہی اپنے مسلمان بھائی کو اپنے سے حقیر سمجھے، پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے۔ (پھر فرمایا:) کسی آدمی کے لیے اتنی برائی ہی (ہلاک ہونے کے لیے) کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، (خبردار!) ہر مسلمان کی جان، عزت اور مال دوسرے مسلمانوں کے لئے قابل احترام ہے۔[صحیح۔ مالك فی المؤطا: 908/2، صحیح البخاری: 6064، صحیح مسلم: 2563, 2564، سنن أبی داوٗد:4918، جامع الترمذی: 1988]

اسلام اور انکساری:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور جو شخص اللہ کی رضا کے لئے دوسرے کو معاف کردے تو اللہ اس کی عزت اور وقار میں اضافہ فرما دیتا ہے اور جو بھی

اللہ کے لیے عاجزی اور انکساری اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا مقام و مرتبہ بلند فرما دیتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2588، جامع الترمذی: 2029]

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی روح جسم سے اس حال میں جدا ہوئی کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ① خیانت ② قرض ③ تکبر۔

[صحیح۔ جامع الترمذی:1572، سنن ابن ماجه: ، مستدرك حاكم: 26/2]

آداب کا بیان

1- حیا کی ترغیب اور اس کی فضیلت کا بیان اور بے حیائی و بدکلامی پر وعید

1314 عن عمران بن حصينٍ رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: **((الحياءُ لا يأتي إلا بخيرٍ))**.
وفي رواية لمسلم: **((الحياءُ خيرٌ كُلُّهُ))**.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شرم و حیاء سے ہر حال میں خیر و برکت ہی حاصل ہوتی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ شرم و حیاء سراسر خیر ہی ہے۔

[صحیح۔ صحيح البخاري: 6117، صحيح مسلم: 37]

1315 عن أبي هريرة رضي الله عنه؛ أن رسولَ الله ﷺ قال: **((الإيمانُ بِضْعٌ وسبْعونَ أو بِضْعٌ وسِتُّونَ شُعْبَةً، فأفضَلُها قولُ لا إله إلا الله، وأدناها إماطَةُ الأذى عنِ الطريقِ، والحياءُ شُعْبَةٌ مِن الإيمانِ))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر یا ساٹھ سے کچھ زائد شاخیں ہیں، ایمان کی سب سے افضل شاخ "لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" کہنا ہے جبکہ سب سے ادنیٰ شاخ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا ہے اور حیاء بھی ایمان کی شاخ ہے۔ [صحیح۔ صحيح البخاري: 9، صحيح مسلم: 35، سنن ابی داؤد: 4676، سنن ابن ماجه: 57، جامع الترمذي: 2614]

1316 عن أبي أُمامةَ رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: **((الحياءُ والعِيُّ شُعْبَتانِ مِنَ الإيمانِ، والبذاءُ والبَيانُ شعْبتانِ مِنَ النِّفَاقِ))**.

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرم وحیاء اور کم بولنا (یعنی ضرورت کے مطابق گفتگو کرنا) ایمان کی علامت ہیں جبکہ فحش گفتگو اور بے جا بولتے ہی چلے جانا نفاق کی علامت ہیں۔[صحیح۔ جامع الترمذی: 2159]

1317 عن قرة بن إياس رضی الله عنه قال: **كنا عند النبيِّ ﷺ فذُكِرَ عنده الحياءُ، فقالوا: يا رسولَ اللّٰه! الحياءُ من الدين ؟ فقال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((بل هو الدِّينُ كُلُّهُ)). ثم قال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((إن الحياءَ والعفافَ وَالعِيَّ - عيَّ اللسان، لا عيَّ القلبِ - ، والفقهَ من الإيمانِ ، وإنهن يزِدْنَ في الآخرةِ ، وَيَنْقُصْنَ من الدنيا، وما يَزِدْنَ في الآخرةِ أكثرُ مِمَّا يَنْقُصْنَ من الدنيا. وإنَّ الشُّحَّ وَالعَجْزَ والبذاء من النفاق، وإنهن يزدن في الدنيا، وَيَنْقُصْنَ من الآخرة ، وما يَنْقُصْنَ من الآخرةِ أكثر مِمَّا يَزِدْنَ من الدنيا)).**

سیدنا قرۃ بن إیاس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شرم وحیاء کا ذکر ہوا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا حیاء (کا تعلق) بھی دین سے ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلکہ حیا مکمل دین ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً شرم حیا اور پاک دامنی، کم بولنا اور (دین میں) سمجھ بوجھ ایمان کی علامات ہیں۔ یقیناً یہ چیزیں اخروی ثواب میں اضافہ کرتی ہیں اور دنیا ان چیزوں سے کم ہی حاصل ہوتی ہے ان چیزوں سے حاصل ہونے والا اخروی فائدہ دنیاوی نقصان سے کہیں زیادہ بہتر ہے اور کنجوسی، نادانی، فحش گفتگو نفاق کی علامات ہیں یقیناً یہ چیزیں (کنجوسی، نادانی، فحش گفتگو وغیرہ) دنیاوی مفاد میں اضافہ کرتی ہیں اور اخروی ثواب میں کمی کرتی ہیں، جبکہ ان چیزوں کے سبب ہونے والا آخرت کا نقصان دنیاوی فائدہ سے کہیں زیادہ ہے۔[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 30/19, 63/19، أبو الشيخ في (الثواب)، أبو نعيم في حلية الأولياء: 125/3]

1318 عن ابن عمر رضی الله عنهما قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ: **((الحياءُ والإيمانُ قُرَنَاءُ جميعًا، فإذا رُفِعَ أحدُهما رُفِعَ الآخَرُ)).**

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرم وحیاء اور ایمان کا انتہائی گہرا

تعلق ہے اگر ان دونوں میں سے ایک ختم ہو جائے تو دوسری چیز خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔

[صحیح۔ المستدرك للحاكم: 22/1]

1319 عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((استَحْيوا مِن الله حَقَّ الحَياءِ)). قال: قلنا يانبي الله! إنا نستحي، والحمدلله. قال: ((ليسَ ذلك، ولكنَّ الاستِحْياءَ مِنَ اللهِ حَقَّ الحَياءِ؛ أَنْ تَحفظَ الرأسَ وما وَعى، وتَحفظَ البَطْنَ وما حَوى، ولتَذْكُرِ الموْتِ والبِلَى، ومَنْ أرادَ الآخِرَة تركَ زِينَةَ الدنيا، فَمَنْ فعل ذلك فقد استحيى مِنَ اللهِ حَقَّ الحَياءِ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرو جس طرح اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے نبی ﷺ! الحمدللہ ہم اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نہیں (حیا صرف یہی نہیں) بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا حق یہ ہے کہ تم سر اور جو کچھ سر کے اندر خیالات وغیرہ ہیں ان کی حفاظت کرو اور پیٹ اور جو کچھ پیٹ کے اندر ہے اس کی حفاظت کرو (حرام سے بچو)۔ موت اور مرنے کے بعد بوسیدہ ہونے کو یاد رکھو اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دیتا ہے اور جس نے ایسا کیا اس نے حقیقی طور پر اللہ سے حیا کرنے کا حق ادا کیا۔

[حسن لغيره۔ جامع الترمذى: 2458]

2-اچھے اخلاق کی ترغیب اور اس کی فضیلت اور برے اخلاق پر وعید اور اس کی مذمت کا بیان

1320 عن النواس بن سمعان رضی اللّٰه عنه قال: سألتُ رسولَ اللّٰه ﷺ عن البِرّ والإثم؟ فقال: ((**اَلْبِرُّ حسنُ الخُلُقِ، والإثْمُ ما حاكَ في صدْرِكَ، وكَرِهْتَ أنْ يَطَّلِعَ عليه الناسُ**)).

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی اچھا اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے کہ جس کا کھٹکا تیرے دل میں لگا رہے اور تجھے یہ پسند نہ ہو کہ لوگوں کو اس کام کے بارے میں خبر ہو۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2553، جامع الترمذی: 2389]

1321 عن عبداللّٰه بن عمرو بن العاص رضی اللّٰه عنهما قال: **لَمْ يكُنْ رسولُ اللّٰه ﷺ فاحشًا، ولا مُتَفَحِّشًا**، وكان يقول: ((**إنَّ مِنْ خِيارِكُمْ أحْسَنَكُمْ أخْلاقًا**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جان بوجھ کر یا غیر ارادی طور پر فحش کلامی نہیں کیا کرتے تھے، اور آپ ﷺ (اکثر) یہ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے سب سے اچھے لوگ وہ ہیں جو اخلاق میں سب سے بہتر اور عمدہ ہیں۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 3559، صحیح مسلم: 2321، جامع الترمذی: 1975]

1322 عن أبی الدرداء رضیَ اللّٰه عنه؛ أنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ: ((**ما شيءٌ أثْقَلُ في ميزانِ المؤمِنِ يومَ القيامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسنٍ، وإنَّ اللّٰه يَبْغَضُ الفاحِشَ البَذِيءَ**)). رواه الترمذی، وابن حبان فی ((صحیحه))، وقال الترمذی: ((حدیث حسن صحیح)). وزاد فی روایة له: ((**وإنَّ صاحِبَ حُسنِ الخُلق لَيبلُغُ به درجةَ صاحِبِ الصومِ والصلاةِ**)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مومن کے اعمال تولنے والے ترازو میں اچھے اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ فحش گفتگو کرنے والے بدکلام شخص سے

نفرت کرتا ہے۔اور ایک روایت میں ہے: بلاشبہ اچھے کردار و اخلاق والا اپنے اخلاق کی بدولت روزہ دار اور نماز پڑھنے والے کا مقام پالیتا ہے (اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ نماز، روزہ چھوڑ دے بلکہ یہ حق ہے اور ان کی ادائیگی بھی ضروری ہے)۔[صحیح۔ جامع الترمذی: 2002، صحیح ابن حبان: 5664]

1323 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سُئِلَ رسولُ اللهِ ﷺ عن أكْثَرِ ما يُدْخِلُ الناسَ الجنَّةَ؟ فقال: ((تَقْوى اللّٰه وحُسنُ الخُلُقِ)). وسُئِلَ عن أكْثَرِ ما يُدْخِلُ الناسَ النارَ؟ فقال: ((الفَمُ والفَرْجُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کس چیز کی وجہ سے لوگ سب سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے؟ سو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا تقویٰ (یعنی ڈر) اور اچھا اخلاق، پھر سوال کیا گیا کہ سب سے زیادہ کس چیز کی وجہ سے لوگ جہنم میں جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: زبان اور شرم گاہ (کے غلط استعمال کی وجہ سے)۔[حسن۔ جامع الترمذی: 2004، صحیح ابن حبان: 476]

1324 عن عائشة رضي الله عنها قالت: سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول: ((إنَّ المؤمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِه درجةَ الصائمِ القائمِ)).
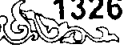
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یقیناً ایک مؤمن اچھے اخلاق و کردار کی بدولت دن میں روزہ رکھنے والے اور رات کو تہجد پڑھنے والے کا درجہ پالیتا ہے۔[صحیح۔ سنن أبي داؤد: 4798، صحيح ابن حبان: 480، مستدرك حاكم: 60/1]

1325 عن أبي أمامة رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((أنا زعيمٌ بِبَيتٍ في رَبَضِ الجنَّة لِمَنْ تَرَكَ المِراءَ وَإنْ كان مُحِقًّا، وبِبَيْتٍ في وَسَطِ الجنَّةِ لِمَنْ ترَكَ الكَذِبَ وإنْ كان مازِحًا، وبِبَيْتٍ في أعْلَى الجنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ)).

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "میں ایسے شخص کے لیے جنت کے اطراف میں ایک (عمدہ) گھر دلانے کی ذمہ داری لیتا ہوں جو سچا (حق پر) ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے اور وہ آدمی جو مذاق میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دے میں اس کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر ملنے کا ضامن ہوں اور جو آدمی اپنا اخلاق اچھا بنالیتا ہے میں اس کے لئے اس بات کا ضامن ہوں کہ اسے جنت کی

بلند ترین جگہ میں ایک گھر ملے گا۔

[حسن۔ سنن ابی داؤد: 4800، سنن ابن ماجہ: 51، جامع الترمذی: 1993]

1326 عن جابر رضی اللہ عنہ ؛ أنّ رسولَ اللّٰہ ﷺ قال: ((إنَّ مِنْ أحبِّكُمْ إليَّ، وأقْرِبكُم مِنّي مجلِسًا يومَ القيامةِ؛ أحْسَنَكُم أخلاقًا))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کا اخلاق وکردار تم میں اچھا ہے۔

[صحیح۔ جامع الترمذی: 2018]

1327 عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللّٰہ ﷺ: ((ألا أُخبِرُكُمْ بِخيارِ كم؟)). قالوا: بَلى يا رسولَ اللّٰه! قال: ((أطْوَلُكم أعْمارًا، وأحْسَنُكُمْ أخلاقًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں سے سب سے اچھے لوگ کون ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتائیے: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (تم میں سے سب سے اچھے لوگ) وہ ہیں جن کی عمر لمبی ہو اور اخلاق وکردار اچھا ہو۔[صحیح لغیرہ۔ مسند بزار: 1971، صحیح ابن حبان: 484]

1328 عن أبی ذرٍّ قال: قال لی رسولُ اللّٰہ ﷺ: ((اتَّقِ اللّٰه حيثُما كنتَ، وأتبِعِ السيِّئة الحسنة تَمْحُهَا، وخالِقِ الناسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے نصیحت فرمائی: (اے ابوذر رضی اللہ عنہ!) جہاں بھی ہو ہر حال میں اللہ سے ڈرنا اور گناہ ہو جائے تو اس کے فوراً بعد کوئی نہ کوئی نیکی ضرور کر لینا یہ نیکی اس گناہ کو مٹا کر رکھ دے گی اور ہمیشہ لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آنا۔[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 1987]

1329 عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت: کان رسول اللّٰہ ﷺ یقول: ((اَللّٰهُمَّ كما أحْسَنْتَ خَلْقي؛ فأحْسِنْ خُلُقي)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! جس طرح آپ نے

میری شکل وصورت خوب اچھی بنائی ہے؛ اسی طرح میرے اخلاق وکردار کو بھی اچھا بنا دیجئے۔

[صحیح۔ جامع الترمذی: 6/68, 155]

1330 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((إِنَّ أحبَّكم إِلَيَّ؛ أحاسِنُكم أَخْلاقًا، لموَطِّؤون أكنافًا، الذين يَألِفونَ ويُؤْلَفون، وإِنَّ أَبْغَضَكُم إِليَّ؛ المشَّاؤونَ بالنَّمِيمَةِ ، المفَرِّقونَ بينَ الأَحِبَّةِ؛ الملتمسون لِلْبُرآءِ العَيْبَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ وہ شخص ہے جس کا اخلاق تم میں سے سب سے اچھا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے پہلو جھکا کر رکھتے ہیں (عاجزی اختیار کرتے ہیں) یہ دوسروں سے محبت کرتے ہیں اور دوسرے ان سے محبت کرتے ہیں اور میرے نزدیک سب سے زیادہ برے لوگ وہ ہیں جو چغل خور ہیں اور وہ لوگ جو آپس میں محبت کرنے والوں کے درمیان جدائی ڈالتے ہیں اور وہ لوگ جو بری الذمہ لوگوں پر عیب لگاتے ہیں۔

[حسن لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 10424/10، فی الأوسط: 7693، فی الصغیر: 25/2، مسند البزار: 1969]

1331 عن أبي هريرة رضي الله عنه أيضًا قال: قال رسول الله ﷺ: ((إِنَّكم لَنْ تَسعوا الناسَ بأموالكم، ولكنْ يسعهم منكم بَسْطُ الوجه، وحُسْنُ الخُلُقِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً تم اپنے مال ودولت سے لوگوں کا دل نہیں جیت سکتے لیکن تمہارا اچھا اخلاق اور ملاقات کے وقت خندہ پیشانی سے ملنا ان کے دل جیت سکتا ہے۔

[حسن لغیرہ۔ مسند أبي يعلى: 6550، مسند بزار: 1977]

1332 عن أبي ثعلبة الخشني رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((إِنَّ أحبَّكم إِليَّ وأَقْرَبكم مِنِّي في الآخِرَةِ محاسِنُكُمْ أَخْلاقًا، وإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِليَّ وأَبْعَدكم مِنِّي في الآخِرَةِ أَسْوَؤكم أَخْلاقًا: الثَرْثارون المتَفَيْهِقون المتَشَدِّقونَ)).

سیدنا ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً تم میں سے مجھے سب سے زیادہ پسند اور آخرت میں میرے سب سے قریب وہ لوگ ہوں گے جن کا تم میں سے اخلاق وکردار اچھا ہے اور تم میں سے میرے نزدیک سب سے برے اور آخرت میں مجھ سے لوگوں میں سے سب دور وہ لوگ ہوں گے جن کا

اخلاق وکردار بُرا ہے۔ (یعنی) بلاضرورت بولنے والے۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند احمد: 193/4، طبرانی فی الکبیر: 588/22، صحیح ابن حبان: 482]

3- نرمی، سوچ و بچار اور بردباری و برداشت کی ترغیب

1333 عن عائشة رضي الله عنها قالتُ: قال رسولُ الله ﷺ: **((إنَّ اللّٰه رفيقٌ يُحِبُّ الرفْق في الأمْرِ كُلِّه))**. رواه البخاري ومسلم. وفي رواية لمسلم: **((إنَّ اللّٰه رفيقٌ يُحِبُّ الرفْقَ، ويُعطِي على الرفقِ ما لا يُعطي على العُنْفِ، وما لا يُعْطي على ما سواه))**.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نرم مزاج، مہربان ہے (اس لیے) ہر معاملے میں نرم مزاجی اور دوسروں پر شفقت کرنا اسے بہت پسند ہے۔ مسلم کے الفاظ یہ ہیں: ''اللہ تعالیٰ نرم مزاج اور مہربان ہے (اس لیے) نرم مزاجی کو بہت پسند کرتا ہے اور نرم مزاجی اختیار کرنے پر اللہ جو کچھ عطا کرتا ہے (یعنی اپنی نعمتیں) وہ سخت مزاجی پر عطا نہیں کرتا اور نرم مزاجی کے علاوہ کسی دوسرے عمل پر نرم مزاجی پر ملنے والی نعمتیں عطا نہیں فرماتا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 6024، صحیح مسلم: 2165]

1334 عن جرير بن عبدالله رضي الله عنه؛ أنَّ النبيَّ ﷺ قال: **((إن اللّٰه عزَّوجلَّ لَيُعطي على الرفقِ مالا يُعْطي على الخَرْقِ، وإذا أحَبَّ اللّٰه عبدًا أعطاهُ الرفْقَ، ما مِنْ أهل بَيْتٍ يُحْرَمون الرفقَ؛ إلا حُرِموا الخَيْرَ))**. رواه الطبراني، ورواته ثقات. ورواه مسلم وأبو داود مختصراً: **((مَنْ يُحْرَم الرفقَ؛ يُحْرَم الخَيْرَ))**. زاد أبو داود: **((كلَّه))**.

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جو (نعمتیں) اللہ تعالیٰ نرم مزاجی پر عطا فرماتا ہے وہ سخت مزاجی پر عطا نہیں فرماتا اور جب اللہ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے نرم مزاج بنا دیتا ہے اور جس گھر کے افراد نرم مزاجی سے محروم ہوئے گویا کہ وہ (بہت بڑی) خیر و برکت سے محروم کر دیئے گئے۔ اور ایک روایت ہے ''جو شخص نرم مزاجی سے محروم ہوا وہ ہر قسم کی خیر و برکت سے محروم ہو گیا۔

[حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر: 2274، صحیح مسلم: 2592، سنن أبی داؤد: 4809]

1335 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: بالَ أعرابيٌّ في المسجد، فقام الناسُ إليه لِيَقعوا فيه، فقال النبيُّ ﷺ: ((دَعُوهُ، وأرِيقوا على بَوْلِه سَجْلًا مِنْ ماءٍ – أو ذَنُوبًا مِنْ ماءٍ – ، فإنَّما بُعِثْتُم مُيَسِّرِينَ، ولم تبعثوا مُعَسِّرِين)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدو نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اسے ڈانٹ ڈپٹ کرنے کے لیے اس کی طرف لپکے ہی تھے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے کچھ نہ کہو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو کیونکہ تمھیں آسانی پیدا کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے تنگی اور سختی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔

[صحيح۔ صحيح البخاری: 220]

1336 عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((ألا أُخْبِرُكم بِمَنْ يَحْرُمُ على النارِ – أو بِمَنْ تَحْرُمُ عليه النارُ –؟ تَحْرُمُ على كلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ سَهْلٍ)). رواه الترمذي وقال: ((حديث حسن)). وابن حبان في ((صحيحه))، ولفظه في إحدى رواياته: ((إنَّما تَحْرُمُ النارُ على كلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيبٍ سَهْلٍ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں ایسے شخص کی اطلاع نہ دوں جسے جہنم پر حرام کر دیا گیا ہے یا جہنم کی آگ اس پر حرام کر دی گئی ہے؟ (پھر خود ہی فرمایا:) جہنم کی آگ ہر اس شخص پر حرام کر دی گئی ہے جو نرم مزاج، دوسروں پر مہربان اور آسانی کرنے والا ہو، ایک روایت ہے کہ: جو نرم مزاج، دوسروں پر نرم دل، لوگوں سے میل جول رکھنے والا اور آسانی کرنے والا ہو (اس پر جہنم کی آگ حرام ہے)۔[صحيح لغيره۔ جامع الترمذی: 2488، صحيح ابن حبان: 470 و 469]

1337 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما قال: قال رسولُ الله ﷺ للأشَجِّ: ((إنَّ فيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهما اللهُ ورسولُه: الحِلمُ والأناةُ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (قبیلہ عبدالقیس کے سردار) اشج رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: تیرے اندر دو ایسی خوبیاں ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو پسند ہیں ① بردباری (برداشت) ② طبیعت میں اطمینان (سوچ و بچار سے کام کرنا)۔[صحيح۔ صحيح مسلم: 17]

4- خندہ پیشانی، عمدہ گفتگو اور دیگر آداب کی ترغیب

1338 عن أبي ذرٍ رضى الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((لا تَحْقِرنَّ مِنَ المعروفِ شَيئًا، ولَوْ أن تَلْقى أخاك بِوَجْهٍ طَليقٍ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی معمولی نہ سمجھنا خواہ وہ نیکی اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا ہی کیوں نہ ہو۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 2626]

1339 عن الحسن عن النبی ﷺ قال: ((مِنَ الصَّدقةِ أنْ تُسلِّمَ على النَّاسِ وأنْتَ طَليقُ الوَجْهِ)).

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: خندہ پیشانی کے ساتھ لوگوں کو سلام کہنا بھی تیری طرف سے صدقہ ہے۔[صحیح لغیرہ۔ ابن أبی الدنیا:]

1340 عن أبي ذرٍ رضى اللهُ عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((تَبَسُّمُكَ فِي وجْهِ أخيكَ لكَ صدقَةٌ، وأَمْرُكَ بالمعرُوفِ ونهْيُكَ عنِ المُنْكَرِ صدقَةٌ، وإرْشادُكَ الرجُلَ فِي أرضِ الضَّلالِ لكَ صدقَةٌ، وإماطَتُكَ الأذى والشوكَ والعَظْمَ عن الطريقِ لَكَ صدقةٌ، وإفْراغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فى دَلْوِ أَخِيْكَ لَكَ صدقَةٌ)). رواه الترمذی وحسنه، وابن حبان فی ((صحيحه)) وزاد: ((وبَصرُكَ للرجُلِ الردیءِ البَصرِ لَكَ صَدَقَةٌ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرا اپنے بھائی کو مسکرا کر ملنا بھی تیرے لیے صدقہ ہے۔ اور تیرا (دوسروں کو) نیکی کا حکم دینا برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے اور تیرا کسی بھٹکے ہوئے مسافر کو راستہ بتلانا بھی صدقہ ہے، اور تیرا راستہ سے تکلیف دہ چیز کو، کانٹے کو اور ہڈی کو ہٹانا بھی صدقہ ہے، اور تیرا اپنے برتن سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔ ایک روایت میں ہے: تیرا کسی کم نظر والے کو راستہ دکھانا بھی صدقہ ہے۔[صحیح۔ جامع الترمذی: 1956، صحیح ابن حبان: 530]

1341 عن أبي جُرَيّ الهجيمى رضى الله عنه قال: أتَيْتُ رسولَ اللهِ ﷺ فقلتُ: يا رسولَ اللهِ! إنَّا قومٌ مِنْ أهلِ البَادِيَةِ، فعلِّمْنا شيئًا ينفَعُنَا اللهُ به؟ فقال: ((لا تَحْقِرَنَّ مِن المعروفِ شَيْئًا، ولوْ أنْ تفرِغَ مِنْ

دَلْوِكَ فى إناءِ المُسْتَقى، ولَوْ أَنْ تُكَلِّمَ أخاكَ ووَجْهُكَ إليه مُنْبَسِطٌ ، وإيَّاكَ وإسْبالَ الإزارِ؛ فإنَّه من المخِيلَةِ، ولا يُحِبُّها اللّٰه، وإن امْرُؤٌ شَتَمك بما يَعْلَمُ فيك ، فلا تَشْتُمْه بما تعلم فيه؛ فإنَّ أجْرَهُ لكَ، وَوَبَالَه على من قاله)).

سیدنا ابو جری الجیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم دیہاتی لوگ ہیں، ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ایسی چیز سکھلائیں کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں نفع بخشے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کسی بھی نیکی کو معمولی نہ سمجھنا اگرچہ وہ (نیکی) پانی طلب کرنے والے کے برتن میں اپنے ڈول سے پانی ڈالنا ہی کیوں نہ ہو اور اگرچہ وہ (نیکی) یہ ہی کیوں نہ ہو کہ تم اپنے بھائی سے کلام کرتے وقت اپنے چہرے کو ہنستا ہوا اور خوش رکھو۔ اور اپنی تہبند (شلوار وغیرہ) کو ٹخنوں سے نیچا نہ کر یہ (شلوار وغیرہ کا ٹخنوں سے نیچا کرنا ہی) تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا اور اگر کوئی آدمی تجھ میں موجود عیب کے بارے میں جانتے ہوئے تجھے برا بھلا کہے تو تم اس کے عیب کو جاننے کے باوجود اُسے برا بھلا مت کہو تجھے اس کا اجر ملے گا اور جو تجھے برا بھلا کہہ رہا ہے اسے اس کا وبال پہنچے گا۔

[صحیح۔ سنن ابی داؤد: 4084، جامع الترمذی: 2722، صحیح ابن حبان: 521]

1342 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: ((كلُّ سُلامى من الناس عليه صدقةٌ كلَّ يوم تَطلعُ فيه الشمس، تَعدِل بين الاثنين صدقةٌ ، وتُعين الرجلَ في دابّته فتحمله أو ترفع له عليها متاعَه صدقةٌ ، والكلمةُ الطيبةُ صدقةٌ ، وبكل خُطوةٍ تمشيها إلى الصلاة صدقةٌ ، وتُميطُ الأذى عن الطريق صدقةٌ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر روز انسان کے ہر عضو پر صدقہ (کرنا) ہوتا ہے (سنو) دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا بھی صدقہ ہے کسی آدمی کو سواری پر سوار ہونے میں مدد کرنا بھی صدقہ ہے اور کسی کا سامان سواری پر اُٹھا کر رکھوا دینا بھی صدقہ ہے، اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے، اور نماز کی طرف اٹھنے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

[**صحیح**۔ صحیح البخاری :2989 ، صحیح مسلم :1009]

1343 عن عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللہ ﷺ: ((اتَّقوا النارَ ولَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)).

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ سے بچو خواہ وہ (جہنم سے بچنا) کھجور کے ایک ٹکڑے کو (صدقہ کرنے) سے ہی کیوں نہ ہو اور جو اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا وہ اچھی اور عمدہ بات کہہ کر (جہنم کی آگ سے بچنے کی کوشش کرے)۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 6563، صحیح مسلم: 1016]

1344 عن المقدام بن شريح عن أبيه عن جده قال: قلتُ: يا رسولَ الله! حدثني بشيءٍ يوجِبُ لي الجنَّةَ؟ قال: ((موجِبُ الجنَّةِ؛ إطعامُ الطَّعامِ، وإفْشاءُ السَّلامِ، وحسنُ الكَلامِ)). رواه الطبراني بإسنادين رواة أحدهما ثقات، وابن أبي الدنيا في ((كتاب الصمت)) والحاكم؛ إلَّا أنَّهما قالا: ((عليكَ بِحُسنِ الكَلامِ، وبَذْلِ الطَّعامِ)). وقال الحاكم: ((صحيح، ولا علة له)).

مقدام بن شریح رحمہ اللہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیں جو میرے لیے جنت کو واجب کر دے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت واجب کر دینے والی چیزیں یہ ہیں ① کھانا کھلانا ② سلام کو عام کرنا ③ اچھی وعمدہ گفتگو کرنا، ایک روایت میں ہے: تو اچھی گفتگو کیا کر اور کھانا کھلایا کر۔

[صحیح۔ طبرانی فی الکبیر: 97/3، ابن أبی الدنیا فی کتاب الصمت: 303، مستدرك حاكم: 23/1]

1345 ورواه البزار من حديث أنس قال: قال رجل للنبيِّ ﷺ: عَلِّمْني عَمَلًا يُدْخِلني الجنَّةَ؟ قال: ((أَطْعِمِ الطَّعامَ، وأَفْشِ السلامَ، وأَطِبِ الكَلامَ، وصَلِّ بالليلِ والناسُ نِيامٌ؛ تَدْخُلِ الجنَّةَ بِسَلامٍ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: مجھے کوئی ایسا عمل سکھلا دیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھانا کھلایا کر، سلام کو عام کر، بات ہمیشہ اچھی اور عمدہ کیا کر، اور جب لوگ رات کو آرام کی نیند سو رہے ہوں تو اُٹھ کر نماز (یعنی تہجد) پڑھ (اس طرح) تو امن وسلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند البزار: 71]

1346 عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما عن النبیّ ﷺ قال: ((إنَّ فی الجنَّةِ غُرفةً یُری ظاهِرُها مِنْ باطِنها ، و باطِنُها مِنْ ظاهِرها)). فقال أبو مالك الأشعريّ: لِمَنْ هی یا رسولَ اللّٰه؟ قال: ((لِمَنْ أطابَ الکَلام، وَأَطْعَمَ الطعام ، وباتَ قائمًا و الناسُ نِیام)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک محل ہے جس کا اندر (والا حصہ) باہر سے اور باہر (کا حصہ) اندر سے نظر آتا ہے۔ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کس کو ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے لوگوں کے ساتھ بول چال اچھی رکھی اور کھانا کھلایا اور رات نماز میں گزاری جب کہ لوگ آرام کی نیند سو رہے ہوں۔

[حسن، صحیح۔ طبرانی فی ((الکبیر))، مستدرك حاکم:1200]

5- سلام عام کرنے کی ترغیب وفضیلت اور اپنی تعظیم کے لیے دوسروں کے کھڑے ہونے پر خوش ہونے کی وعید

1347 عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما: أنّ رجلاً سأل رسولَ الله ﷺ: أيُّ الإسلامِ خيرٌ؟ قال: ((تُطعِمُ الطعامَ، و تَقرأُ السلامَ، على مَنْ عَرَفتَ ومَنْ لَمْ تَعرِفْ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کون سا اسلام (اسلام کی کون سی خصلت) بہتر ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تمہارا کھانا کھلانا اور ہر اس آدمی کو سلام کہنا جسے تم پہچانتے ہو یا نہ پہچانتے ہو۔'' [صحیح۔ صحیح البخاری: 12، صحیح مسلم: 39، سنن ابی داؤد: 5194، سنن النسائی: 5015، سنن ابن ماجہ: 68]

1348 عن أبي هريرة رضى الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((لا تَدْخُلونَ الجنَّةَ حتّٰى تُؤْمِنوا، وَلَا تؤمنوا حتى تَحابُّوا، ألا أدُلُّكُمْ على شَيءٍ إذا فَعَلْتُمُوه تحابَبْتُمْ؟ أفْشوا السلامَ بَيْنَكُم)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم لوگ اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکو گے جب تک کہ ایمان نہ لے آؤ اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتلاؤں جس پر عمل کرنے سے تم آپس میں محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔''

[صحیح۔ صحیح مسلم: 54، سنن ابی داؤد: 5193، جامع الترمذی: 2688، سنن ابن ماجہ: 3692]

1349 عن ابن الزبير رضى الله عنهما ؛ أن رسولَ الله ﷺ قال: ((دَبَّ إلَيْكُم داءُ الأُمَمِ قَبْلَكُم ؛ البَغْضَاءُ وَالحَسَدُ، والبغضاء هي الحالِقَةُ ، ليسَ حالِقَةَ الشعَرِ ، ولكنْ حالِقَةُ الدِينِ. والذى نَفْسى بيده لَا تَدْخُلونَ الجنَّةَ حتى تومنوا، ولا تؤمنوا حتى تحابُّوا، ألا أُنَبِّئُكُم بما يثبت لكم ذلك؟ أفشوا السلامَ بَيْنَكُمْ)).

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سابقہ امتوں کی خطرناک برائیاں

تم میں آہستہ آہستہ سرایت کر جائیں گی (مثلاً) بغض اور حسد، اور بغض مونڈ کر رکھ دیتا ہے، بالوں کو نہیں بلکہ یہ دین کو مونڈ کر رکھ دیتا ہے، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس وقت تک تم جنت میں داخل نہ ہو سکو گے جب تک کہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگ جاؤ، کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اس باہمی محبت میں کونسی چیز تمہاری سب سے زیادہ مددگار ثابت ہوگی؟ (پھر خود ہی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) آپس ایک دوسرے کو زیادہ سے زیادہ سلام کہا کرو (اس سے باہمی محبت بڑھے گی، جنت بھی ملے گی اور دین بھی محفوظ ہوگا)۔[حسن لغیرہ۔ البزار کشف الاستار: 2002]

1350 عن البراء رضی اللّٰه عنه عن رسول اللّٰه ﷺ قال: ((أفْشوا السلامَ تَسْلَموا)).

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلام کو عام کرو تا کہ تمہیں سلامتی نصیب ہو۔

[حسن۔ صحیح ابن حبان: 491]

1351 عن أبی شُریحٍ رضی اللّٰه عنه أنّه قال: یا رسولَ اللّٰه! أخْبِرْنی بِشَیْءٍ یوجِبُ لِی الجنَّةَ ؟ قال: ((طِیبُ الكَلامِ ، وبَذْلُ السَّلامِ، وإطْعامُ الطَّعامِ)). وفی روایة جیدة للطبرانی قال: قلتُ: یا رسولَ اللّٰه! دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ یُدْخِلُنِی الجنَّةَ ؟ قال: ((إنَّ مِنْ موجِبَاتِ المَغْفِرَةِ بذْلَ السلامِ، وحُسنَ الكَلامِ)).

سیدنا ابوشریح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجیے جو میرے لیے جنت کو واجب کر دے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جنت واجب کرنے والی چیزیں یہ ہیں) ① عمدہ و شیریں گفتگو ② سلام کو عام کرنا ③ کھانا کھلانا۔ ایک روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مغفرت کو واجب کرنے والی چیزیں یہ ہیں ① سلام کو عام کرنا ② اچھی گفتگو کرنا۔

[صحیح۔ طبرانی فی مکارم الطبرانی: 158, 168، صحیح ابن حبان: 504، مستدرك حاکم: 23/1]

1352 عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((حَقُّ المسلمِ علی المسلمِ خَمْسٌ: رَدُّ السلامِ ، وعیادةُ المریضِ، واتِّباعُ الجَنَائزِ، وإجابَةُ الدَّعْوَةِ، و تشمیتُ العاطِسِ)). ولمسلم: ((حقُّ المسلم علی المسلِم سِتٌّ)). قیلَ: وما هُنَّ یا رسولَ اللّٰه؟ قال: ((إذا لَقِیْتَه فسَلِّمْ علیه ، و إذا دعاك فأجِبْهُ ، وإذا اسْتَنْصَحكَ فانْصَحْ لَه، وإذا عَطَسَ فحَمِدَ اللّٰهَ فشَمِّتْهُ، وإذا مَرِضَ فَعُدْهُ، وإذا ماتَ

فاتبعْهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں ① سلام کا جواب دینا ② بیمار کی عیادت کرنا ③ جنازے کے ساتھ جانا ④ دعوت قبول کرنا ⑤ چھینک مارنے والے کے جواب میں ''يَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہنا۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں: عرض کی گئی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون سے چھ حقوق ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ① جب تو اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو اسے سلام کہہ ② جب وہ تجھے دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کر ③ جب وہ تجھ سے نصیحت طلب کرے تو اس کو نصیحت کر ④ جب وہ چھینک مارنے پر ''اَلْحَمْدُلِلّٰهِ'' کہے تو پھر تو ''يَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہہ کر اسے دعا ہے ⑤ جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کر ⑥ اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔ [صحیح۔ صحيح البخاری: 1240، صحيح مسلم: 2162، سنن أبی داؤد: 5030، جامع الترمذی: 2809، سنن النسائی: 1937]

1353 عن أبی الدرداء رضی الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((أفْشوا السلامَ كَیْ تعلوا)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلام کو عام کرو تا کہ تم بلند (کردار و اوصاف میں) ہو جاؤ۔ [حسن۔ طبرانی فی الكبير: 226/10]

1354 عن أبی أمامة رضی الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((إنَّ أوْلی الناسِ باللّٰه مَنْ بَدَأهم بالسلامِ)). رواه أبو داود، والترمذی وحسنه . ولفظه : قيل: يا رسولَ اللّٰه! الرجُلانِ يَلْتَقِيانِ أيُّهما يَبْدَأُ بالسلامِ؟ قال: ((أوْلاهُما باللّٰه تعالی)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جو سلام میں پہل کرتے ہیں۔ ترمذی کے الفاظ یہ ہے: عرض کی گئی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! دو شخص آپس میں ملاقات کریں تو ان میں سلام میں پہل کسے کرنی چاہیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں میں سے جو اللہ کے زیادہ قریب ہے (اسے ہی سلام میں پہل کی توفیق ملے گی)۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 5197، جامع الترمذی: 2694]

1355 عن جابر رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: ((يُسَلِّم الراكِبُ على الماشِي، والماشِي على القاعِدِ، والماشِيانِ أيُّهما بَدَأَ فهو أَفْضَلُ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو سلام کیا کرے، اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کیا کرے، اور ان میں سے جو بھی سلام میں پہل کرے گا وہی افضل ہوگا۔

[صحیح۔ البزار: 2006، صحیح ابن حبان: 498]

1356 عن عبداللّٰہ- یعنی ابن مسعود- رضی اللّٰہ عنہ عن النبیّ ﷺ قال: ((السلامُ اسمٌ مِنْ أسماءِ اللّٰہ تعالى؛ وضَعَه في الأرضِ ، فأفْشوهُ بَيْنَكُم ، فإنَّ الرجلَ المسلمَ إذا مَرَّ بقومٍ فسلَّم عليهم فرَدُّوا عليه؛ كان لَه عليهم فَضْلُ دَرَجةٍ بِتَذْكِيرِه إيَّاهُم السلامَ، فإنْ لَمْ يَرُدُّوا عليه ردّ عليه مَنْ هُوَ خيرٌ مِنهُمْ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سلام'' اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنٰی میں سے ایک مبارک نام ہے، جسے اللہ نے زمین پر اتارا چنانچہ آپس میں سلام کو عام کرو، یقیناً جب ایک مسلمان شخص کسی قوم کے پاس سے گزرتے ہوئے انہیں سلام کہتا ہے اور وہ اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں تو اس سلام کی یاد دہانی کرنے پر اسے ان لوگوں پر ایک درجہ فضیلت نصیب ہوگی، اور اگر وہ لوگ اس راہ گیر کے سلام کا جواب نہ بھی دیں تو ان سے بہتر (یعنی فرشتے) اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

[حسن، صحیح۔ البزار: 1999، طبرانی فی الکبیر: 10391]

1357 عن أبی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال: قال لِيُ رسولُ اللّٰہ ﷺ: ((إذا انْتَهى أَحَدُكُم إلى المجْلس فَلْيُسَلِّمْ، فإذا أرادَ أنْ يقومَ فَلْيُسَلِّمْ، فليست الأُولَى بأحَقَّ مِنَ الآخِرَةِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو اُسے چاہیے کہ سلام کہے اور جب وہاں سے اٹھنا چاہے تو بھی سلام کہے، پہلی دفعہ سلام کہنا دوسری دفعہ کے مقابلے میں کوئی زیادہ اہم نہیں ہے بلکہ دونوں ہی برابر ہیں (آتے اور جاتے ہوئے سلام بلانا چاہیے)۔''

[حسن، صحیح۔ سنن أبی داؤد: 5208، جامع الترمذی: 2706، النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: 396]

1358 روي أحمد من طريق ابن لهيعة عن زبان بن فائد عن سهل بن معاذ عن أبيه عن رسولِ اللّٰه ﷺ؛ أنّه قال: ((حَقٌّ على مَنْ قامَ على جماعَةٍ أَنْ يُسَلِّمَ عليهم، و حَقٌّ على مَنْ قامَ مِنْ مَجْلِسٍ أَنْ يُسَلِّمَ)). فقام رجلٌ و رسولُ اللّٰه يتكلَّمُ فلَمْ يُسَلِّمْ، فقال رسولُ اللّٰه ﷺ :((ما أَسْرَعَ مَا نَسِيَ)).

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی جماعت میں آ کر شریک ہو اس پر سلام کرنا ضروری ہے اور جو کسی مجلس سے اٹھ کر جائے اس پر بھی سلام کرنا ضروری ہے، رسول اللہ ﷺ گفتگو فرما ہی رہے تھے کہ ایک شخص اٹھا اور بغیر سلام کہے چل دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شخص کتنی جلدی بھول گیا (اور بغیر سلام کہے چلا گیا)۔[صحيح لغيره۔ مسند احمد: 438/6]

1359 عن عمران بن حصين رضى اللّٰه عنه قال: جاءَ رجلٌ إلى النبيِّ ﷺ فقال: (السلامُ عليكُمْ). فرَدَّ عليه، ثُمَّ جلس. فقال النبيُّ ﷺ :((عَشْرٌ)). ثُمَّ جاءَ آخرُ فقال: (السلامُ عليكم ورَحْمةُ اللّٰه). فردَّ، فجَلَس. فقال: ((عِشرونَ)). ثُمَّ جاءَ آخرُ فقال : (السلامُ عليكُم ورَحْمةُ اللّٰه و بَرَكاتُهُ). فرَدَّ، فَجلس، فقال: ((ثَلاثون)).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: ''السلام علیکم'' آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: (اس کے لئے) ''دس'' (نیکیاں ہیں) پھر دوسرا آدمی آیا اور اس نے کہا: ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' آپ ﷺ نے اس کو جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیس'' (نیکیاں ہیں) پھر ایک اور آیا تو اس نے کہا: ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ'' آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اس کے لئے) ''تیس'' (نیکیاں ہیں)۔

[صحيح۔ سنن أبي داؤد: 5195، جامع الترمذى: 2689، سنن الكبرىٰ بيهقى: 258]

1360 عن أبي هريرة رضى اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((أَعْجَزُ الناسِ مَنْ عَجِزَ فِي الدُّعاءِ، و أَبْخَلُ الناسِ مَنْ بَخِلَ بالسلامِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سے سب سے زیادہ عاجز وہ

ہے جو اللہ سے دعا کرنے سے ہی عاجز (غافل) ہو۔ اور لوگوں میں سے سب سے بڑا کنجوس وہ ہے جو سلام کرنے میں بھی کنجوسی کرے۔ [حسن، صحیح۔ طبرانی فی الأوسط: 5587]

1361 عن جابر رضی اللّٰہ عنہ: أنَّ رجلًا أتی النبیَّ ﷺ فقال: **إنَّ لِفُلانٍ فی حائطی عِذْقًا، وإنہ قد آذانی، و شَقَّ علیَّ مکانُ عِذْقہ** ، فأرسلَ إلیہ رسولُ اللّٰہ ﷺ فقال: **((بعنی عِذْقَكَ الذی فی حائط فلان))**. قال: لا قال: **((فَھَبْهُ لِیْ))**. قال: لا. قال: **((فبِعْنیہ بعذْقٍ فی الجنَّةِ))**. قال: لا فقال رسولُ اللّٰہ ﷺ: **((ما رأیتُ الذی ھو أبْخَل مِنْكَ إلا الذی یَبْخَلُ بالسلامِ))**.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میرے باغ میں فلاں آدمی کا ایک کھجور کا درخت ہے اور اس درخت کے وہاں ہونے سے وہ مجھے تکلیف دیتا ہے (کیونکہ وہ بار بار میرے باغ میں بے وقت آتا جاتا ہے) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیج کر اسے بلوایا (جب وہ آیا تو) آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں شخص کے باغ میں جو تیرا کھجور کا درخت ہے وہ مجھے بیچ دے، اس نے درخت بیچنے سے انکار کر دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مجھے بطور تحفہ ہی دے دے، اس نے بطور تحفہ دینے سے بھی انکار کر دیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا چلو پھر اپنے اس درخت کو ایسے درخت کے عوض فروخت کر دے جو تجھے جنت میں ملے گا، اس نے صاف انکار کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تجھ سے بڑا کنجوس آج تک نہیں دیکھا اور تجھ سے بھی بڑا کنجوس وہ آدمی ہے جو سلام کرنے میں بھی کنجوسی اور بخل کرتا ہے۔ [حسن۔ مسند احمد: 328/3]

6- مصافحہ کرنے کی ترغیب اور اشارہ سے سلام کرنے کی ممانعت اور کفار کو سلام کرنے کا بیان

1362 عن البراء رضی الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: **((ما مِنْ مسلمَيْنِ يَلْتَقِيانِ فيتَصافَحَانِ؛ إلا غُفِرَ لهما قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا))**.

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مصافحہ کرتے ہیں، تو جدا ہونے سے پہلے ہی ان دونوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔''

[صحیح لغیرہ۔ أبو داود: 5212، جامع الترمذی: 2727]

1363 عن حذیفة بن الیمان رضی الله عن النبيّ ﷺ قال: **((إنَّ المؤمِنَ إذا لَقِيَ المؤمِنَ فسلَّمَ عليه، وأخَذَ بيدِه فصافَحَه؛ تناثَرتْ خطاياهُما كما يتَناثَرُ وَرقُ الشَّجَرِ))**.

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مؤمن جب دوسرے مومن سے ملاقات کے وقت سلام کہتے ہوئے مصافحہ کرتا ہے تو ان دونوں کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح درخت کے پتے (موسم خزاں میں) جھڑتے ہیں۔[صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط: 247]

1364 عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: **((ليسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنا، لا تشبَّهُوا باليهودِ ولا بالنَّصارى، فإنَّ تسليمَ اليهودِ الإشارَةُ بالأصابِعِ، وإنَّ تسليمَ النَّصارى [الإشارةُ] بالأكفِّ))** رواه الترمذی، والطبرانی وزاد: **((ولا تَقُصُّوا النَّواصي، واحْفوا الشوارِبَ، واعْفو اللِّحى، ولا تَمْشوا في المساجِدِ والأسْواقِ وعليكم القُمُصُ إلا و تحتها الأُزُرُ))**.

سیدنا عمرو بن شعیب عن أبیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دوسروں کی مشابہت اختیار کی وہ ہم میں سے نہیں، تم یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت اختیار نہ کیا کرو، یہودی ہاتھ کی انگلیوں سے اشارہ کر کے سلام کرتے ہیں اور عیسائی ہتھیلی کے اشارہ سے سلام کرتے ہیں۔ طبرانی کی روایت میں ہے: تم پیشانی کے بال مت کاٹا کرو، مونچھوں کو کٹواؤ اور داڑھی کو معاف کردو اور مسجدوں و بازاروں میں

صرف قمیص پہن کر مت پھرا کرو، ہاں نیچے شلوار پہن لو تو ٹھیک ہے۔

[حسن۔ جامع الترمذی: 2695، طبرانی فی الأوسط: 7376]

1365 عن أبی هریرة رضی اللّٰہ عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّٰہ ﷺ قال: **((لا تَبْدؤوا الیهودَ والنَّصاری بالسَّلامِ، وإذا لَقِیتُم أحدَهم فی طریقٍ، فاضْطَرُّوهُمْ إلی أَضْیَقِه))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام کرنے میں پہل نہ کیا کرو اور جب تم راستے میں ان میں سے کسی سے ملو تو انہیں تنگ راستے کی طرف چلنے پر مجبور کرو۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2167، سنن أبی داؤد: 5205، جامع الترمذی: 2700]

1366 عن أنس رضی اللّٰہ عنه قال: قال رسولُ اللّٰہ ﷺ : **((إذا سلَّم علیکُمْ أهلُ الکِتابِ ؛ فقُولوا: وعَلَیْکُمْ))**.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب یہود و نصاریٰ تمہیں سلام کریں تو تم انہیں جواب میں صرف ''وعلیکم'' کہو۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 6258، صحیح مسلم: 2163، سنن أبی داؤد: 5267، جامع الترمذی: 3301، سنن ابن ماجه: 3697]

7- کسی گھر میں بغیر اجازت جھانکنے کی ممانعت

1367 عن أبی ذرٍّ رضی اللّٰہ عنه قال: قال رسولُ اللّٰہ ﷺ: **((أيُّمَا رجلٍ كَشَفَ سِتْرًا، فأدخلَ بصرَه قبل أن يؤذن له؛ فقد أتى حدًّا لا يحِلُّ له أن يأتيَهُ، ولو أنَّ رجلاً فقأَ عينَه لهُدِرَتْ، ولو أن رجلاً مرَّ على بابٍ لا سترَ له، فرأى عورةَ أهلِه فلا خطيئةَ عليه، إنما الخطيئةُ على أهلِ المنزلِ))**.

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اجازت لیے بغیر ہی پردہ ہٹا کر (کسی گھر میں) جھانکا تو اس نے ایک ناجائز کام کیا، اور اگر کوئی شخص (اس حرکت پر) اس کی آنکھ پھوڑ دیتا تو وہ رائیگاں جاتی، (یعنی اس پر کوئی دیت نہ ہوگی) اور اگر کوئی شخص کسی ایسے گھر کے دروازے پر سے گزرا جس پر کوئی پردہ نہ تھا اور اس نے گھر میں جھانک لیا اور اہلخانہ پر اس کی نظر پڑ گئی تو اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا بلکہ اس میں گناہ اور قصور گھر والوں کا ہے (انہوں نے پردہ کیوں نہ لگایا)۔

[صحیح۔ مسند احمد: 181/5، جامع الترمذی: 2707]

1368 عن أنس رضی اللّٰہ عنه: **أنَّ رجلاً اطَّلَع مِنْ بعضِ حُجَرِ النبيِّ ﷺ، فقامَ إليه النبيُّ ﷺ بِمشْقَصٍ أوْ بِمشاقِصَ، فكأنِّي أنْظُرُ إليه يَخْتِلُ الرجلَ ليَطْعَنَه.** رواہ البخاری و مسلم و أبوداود والترمذی والنسائی، ولفظه: **أنَّ أعرابيًا أتى بابَ النبيِّ ﷺ، فألقَم عينَه خَصاصةَ البابِ، فبصُرَ به النبيُّ ﷺ، فتوَخّاه بِحديدَةٍ أوْ عودٍ ليُفقَأ عينَهُ، فلمّا أن أبصَره انْقَمَع، فقال له النبيُّ ﷺ: ((أما إنَّك لَوْ ثَبَتَّ لفَقَأْتُ عينَك))**.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے حجروں میں سے کسی حجرے میں جھانکا تو نبی ﷺ ایک تیر لے کر اس کی آنکھ پھوڑنے کے لیے اٹھے اور میں آپ ﷺ کو دیکھ رہا تھا۔ ایک روایت میں ہے: ایک دیہاتی نبی ﷺ کے دروازے پر آیا اور دروازے کے سوراخ سے جھانکا اور نبی ﷺ نے اسے دیکھ لیا پھر آپ ﷺ نے کسی لوہے یا لکڑی کو لینا چاہا تا کہ اس کی آنکھ پھوڑ ڈالیں بدو نے جب رسول اللہ ﷺ کو اس غصے کی کیفیت میں دیکھا تو فوراً پیچھے ہٹ گیا، تو نبی ﷺ نے اس کو فرمایا: اگر تو یہیں کھڑا رہتا تو میں تیری آنکھ

پھوڑ ڈالتا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 6900، صحیح مسلم: 2157، سنن أبی داؤد: 5171، جامع الترمذی: 2708]

1369 عن عبداللّٰه بن بُسرٍ رضی اللّٰه عنه قال: سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول: ((**لا تأتُوا البيوتَ مِنْ أبوابِها، ولكنِ ائْتوها مِنْ جَوانبِها، فاسْتأْذِنوا، فإنْ أُذِنَ لَكُمْ فادْخُلوا، وإلا فارْجِعُوا**)).

سیدنا عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: گھروں کے دروازوں کے بالکل سامنے مت کھڑے ہوا کرو بلکہ دروازے کے ایک طرف ہو کر کھڑے ہوا کرو اور گھر والوں سے اندر آنے کی اجازت مانگا کرو اگر وہ تمہیں اندر آنے کی اجازت دیں تو گھروں میں داخل ہو جایا کرو اور اگر اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جایا کرو (یعنی بغیر اجازت کسی کے گھر داخل مت ہوا کرو)۔

[حسن۔ طبرانی فی الکبیر ذکرہ الهیثمی فی ((مجمع الزوائد)): 44/8، کنزالعمال: 25227]

8- لوگوں کی ایسی باتیں سننے کی ممانعت جن کو سننا انہیں ناپسند ہو

1370 صحیح بخاری عن ابن عبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عن النبیِّ ﷺ قال: ((**مَنْ تَحَلَّم بِحُلُمٍ لَمْ يَرهُ، كُلِّفَ أَن يَعْقد بين شَعِيرَ تَيْنِ، ولَنْ يَفْعَل ، ومنِ اسْتَمعَ إِلَى حديثِ قومٍ وهُمْ لهُ كارِهون صُبَّ فى أذُنَيْهِ الآنُكُ يومَ القِيَامَةِ ، و مَنْ صَوَّرَ صورةً عُذِّبَ، أو كُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فيها الروحَ، وليسَ بنافخٍ**)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی ایسا اپنا خواب بیان کیا جو اس نے دیکھا ہی نہیں تو اس پر (قیامت کے دن) پابندی ہو گی کہ وہ دو جو کے دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور وہ کسی صورت ایسا نہ کر سکے گا، اور جس نے لوگوں کی کوئی ایسی بات چوری چھپے سن لی کہ جس کا سننا انہیں پسند نہ تھا تو قیامت کے دن ایسے (دوسروں کی چوری چھپے باتیں سننے والے) شخص کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا اور جس نے (بلاضرورت وحاجت) کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اس پر قیامت کے دن اس تصویر میں جان ڈالنا لازم کیا جائے گا اور وہ کسی صورت اس میں روح نہ پھونک سکے گا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 7042]

9-لوگوں کے ساتھ رہنے میں جسے اپنی دینداری کے نقصان کا اندیشہ ہو اس کے لئے گوشہ نشینی اختیار کرنے کی ترغیب

1371 حدیث: عن عامرِ بن سَعْدٍ قال: كان سعدُ بْنُ أبي وَقَّاصٍ في إِبِله ، فجَاءَ ه ابْنُه عُمَرُ، فلمّا راٰهُ سعدٌ قال: أعوذُ باللّٰه مِنْ شَرِّ هذا الراكِبِ، فنَزَل ، فقالَ لَه: أَنْزَلْتَ في إِبِلكَ وغَنَمِكَ؛ وتركتَ الناسَ يَتنازَعونَ المُلْكَ بينَهُمْ؟! فضرَب سَعْدٌ في صَدْرِه، فقال: اسْكُتْ، سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول: ((إِنَّ اللّٰه يُحِبُّ العَبْدَ التَّقِيَّ الغَنِيَّ الخَفِيَّ)).

عامر بن سعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں کے پاس تھے کہ ان کے پاس ان کا بیٹا عمر آیا، جب سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عمر رحمہ اللہ آتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے: میں اس سوار کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، عمر رحمہ اللہ سواری سے اترے اور اپنے والد سے مخاطب ہو کر عرض کرنے لگے: آپ اپنے اونٹوں اور بکریوں میں (آرام وسکون) سے آ گئے ہیں اور لوگوں کو امارت کے جھگڑے میں لڑتا چھوڑ دیا ہے؟ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا: چپ ہو جا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے محبت کرتا ہے جو پرہیزگار، دل کا غنی اور (اختلاف کے خدشہ سے) چھپا ہوا ہو۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 2965]

1372 حدیث: عن أبي سعيد الخدريّ رضي اللّٰه عنه قال: قال رجلٌ: أيُّ الناسِ أفْضَلُ يارسولَ اللّٰه؟ قال: ((مؤمنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهٖ ومالِه في سبيلِ اللّٰه)). قال: ثُمّ مَنْ ؟ قال: ((ثُمَّ رجلٌ مُعْتزِلٌ في شِعْبٍ مِنَ الشِّعابِ يَعْبُدُ رَبَّه)). وفي رواية: ((يتَّقي اللّٰه، ويدَعُ الناسَ مِنْ شَرِّه)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں سے سب سے افضل کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستہ میں اپنے مال اور جان کے ساتھ جہاد کرنے والا مومن۔ اس نے عرض کی پھر کون؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر (فتنوں سے بچتے ہوئے) اپنے رب کی عبادت کر رہا ہے۔ ایک روایت میں ہے: وہ آدمی جو اللہ سے ڈرتا ہے

اورلوگوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 2786، صحیح مسلم: 1888]

1373 عن عقبة بن عامرٍ رضی اللّٰه عنه قال: قلتُ: یا رسولَ اللّٰه! ما النجاةُ؟ قال: ((أَمْسِكْ علیكَ لِسَانَكَ، ولْیَسَعْكَ بیتُكَ، وابْكِ علی خَطِیْئَتِكَ)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! نجات کیسے ملے گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھ، فارغ وقت اپنے گھر میں گذار، اور اپنے گناہوں پر آنسو بہا (کر توبہ) کر۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2406]

1374 عن المقداد بن الأسود قال: ایم اللّٰه لقد سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ یقول: ((إنَّ السعیدَ لَمَنْ جُنِّبَ الفِتَنَ، إنَّ السعید لَمَنْ جُنِّبَ الفِتَنَ، إنَّ السعیدَ لَمَنْ جُنِّبَ الفِتَنَ، ولَمَنِ ابْتُلِیَ فصَبر فواهًا)).

سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ انتہائی خوش بخت ہے وہ انسان جو فتنوں سے بچا رہا بڑا خوش بخت ہے وہ انسان جو فتنوں سے بچا رہا، خوش بخت ہے وہ نسان جو فتنوں سے بچا رہا اور جوان (فتنوں) میں مبتلا کیا گیا پھر اس نے صبر کیا، تو اس کا کیا کہنا۔ [صحیح۔ سنن ابی داؤد: 4263، طبرانی فی الکبیر: 253/2]

1375 عن ابن عمرو رضی اللّٰه عنهما قال: بینَما نحنُ حول رسولِ اللّٰه ﷺ إذْ ذَكَرَ الفِتْنَةَ فقال: ((إذا رأیتمُ الناسَ قدمرِجَتْ عُهودُهم، وخَفَّتْ أمانتهم، وكانوا هكذا))، وشبَّك بین أصابعه. قال: فقُمْتُ إلیه فقلتُ: كیف أفْعَلُ عند ذلك جعلَنی اللّٰه تبارَك و تعالی فداك؟ قال: ((الزَمْ بیتَك، وابْكِ علی نَفْسِكَ، و امْلُكْ علیكَ لِسَانَكَ، وخُذْ ما تَعْرِفُ، ودَعْ ما تُنْكِرُ، وعلیك بأمْرِ خاصَّةِ نَفْسِكَ، ودَعْ عنك أمْرَ العامَّةِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فتنوں کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم دیکھو کہ لوگ اپنے عہد میں بے وفائی کرنے لگے ہیں، امانتوں کا معاملہ انتہائی خفیف اور ضعیف ہو گیا ہے (لوگ خائن بن گئے ہیں) اور ان کی آپس کی حالت اس طرح ہو گئی ہے۔'' اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے کے اندر ڈال کر دکھایا (اختلافات بہت بڑھ گئے

ہیں) عبداللہ کہتے ہیں کہ میں اٹھ کر آپ کے قریب ہو گیا اور عرض کی: اللہ مجھے آپ پر فدا ہونے والا بنائے! میں ان حالات میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے گھر کو لازم پکڑنا، اپنی زبان کا مالک بن جانا (خاموش رہنا) اور نیکی پر عمل کرنا اور برائی سے بچنا اور اپنی ذات کی فکر کرنا اور عام لوگوں کی فکر چھوڑ دینا۔''

[حسن، صحیح۔ سنن ابی داؤد: 4263، طبرانی فی الکبیر: 253/2]

10- غصہ کی ممانعت اور درگزر کرنے اور غصہ پی جانے کی ترغیب اور غصہ ٹھنڈا کرنے کا بیان

1376 عن حمید بن عبدالرحمن عن رجلٍ مِنْ أصحابِ النبيِّ ﷺ قال: **قال رجلٌ: يا رسول الله! أوصِني. قال: ((لا تَغْضَبْ)). قال: فَفَكَّرْتُ حينَ قال رسولُ الله ﷺ ما قالَه، فإذا الغَضَبُ يجْمَعُ الشَّرَّ كُلَّه.**

حمید بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے نصیحت فرما دیجئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غصہ نہ کیا کر، صحابی بیان کرتا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی نصیحت پر غور و خوض کیا تو نتیجہ یہی نکلا کہ غصہ (ایسی بری چیز ہے کہ) تمام برائیوں کو جمع کرتا ہے (یعنی غصہ سے قتل و غارت، لڑائی جھگڑا، گالی گلوچ وغیرہ ہوتا ہے) [صحیح۔ مسند احمد: 373/5]

1377 عن ابن عمر [و] رضی اللہ عنہما: **أنّه سأل رسولَ الله ﷺ: ما يُباعِدُنِي مِنْ غَضَبِ الله عَزَّ وجلَّ؟ قال: ((لا تَغْضَبْ)).**

سیدنا عبداللہ بن عمر (و) رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے آپ کو اللہ کے غصب سے بچانے والے عمل (نیکی) کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غصہ نہ کیا کر۔

[حسن۔ مسند احمد: 175/2، صحیح ابن حبان: 296]

1378 عن أبی الدرداء رضی اللّٰہ عنه قال: قال رجلٌ لِرسولِ اللّٰه ﷺ : **دُلَّنِي على عَملٍ يُدخِلُني الجنَّة؟ قال رسولُ اللّٰه ﷺ:((لا تَغْضَبْ، ولَكَ الجنَّةُ)).**

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے کوئی ایسی نیکی بتادیں جو مجھے جنت میں داخل کردے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بس تو غصہ پر قابو پالے تو تیرے لیے جنت ہے۔[صحیح۔ طبرانی فی الکبیر: 2093, 2107]

1379 عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ : **((ما مِنْ جُرْعَةٍ أَعْظَمُ أَجْرًا عندالله مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ كظمها عبدٌ ابْتِغَاءَ وجْهِ اللّٰه)).**

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غصے کا وہ گھونٹ جسے کوئی بندہ اللہ کی رضا کے لیے پی لیتا ہے، اللہ کے ہاں اس سے بڑے ثواب والا کوئی گھونٹ نہیں۔''[صحیح لغیرہ۔ ابن ماجہ:]

1380 عن معاذ بن أنسٍ رضی اللّٰہ عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: **((مَنْ كَظم غَيْظًا وهو قادِرٌ على أن يُنْفِذَه ؛ دعاهُ اللّٰه سبحانَه على رؤوس الخَلائق [يومَ القِيامَةِ] حتى يُخَيِّرَه مِنَ الحورِ العِيْنِ ما شاءَ)).**

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غصہ پی جائے جب کہ وہ اس پر عمل درآمد کی قدرت رکھتا ہو تو اللہ اسے قیامت کے دن برسر مخلوق بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ جنت کی حورعین میں سے جسے چاہے منتخب کرلے۔''

[حسن لغیرہ۔ سنن ابی داوُد: 4779، جامع الترمذی: 2021 ,2493، سنن ابن ماجہ: 4186]

1381 عن سليمان بن صُرَدٍ رضی اللّٰہ عنه قال: **اسْتَبَّ رجلانِ عند النبيِّ ﷺ ، فجعل أحدُهما يَغْضَبُ ويَحْمَرُّ وجْهُه، وتَنْتَفِخُ أوْداجُه، فنظر إليه النبيُّ ﷺ فقال:((إني لَأَعْلَمُ كَلِمةً لو قالَها لذَهَب ذا عنهُ ؛ (أعوذُ باللّٰه مِنَ الشيْطانِ الرَّجيمِ))). فقامَ إلى الرجل رجلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النبيَّ ﷺ فقال: هل تدْرى ما قاله رسولُ اللّٰه ﷺ آنفًا؟ قال: لا. قال:((إني لأعلَمُ كَلِمةً لوقالَها لذَهَب ذا عنه ؛ (أعوذُ باللّٰهِ مِنْ الشيْطانِ الرَّجيمِ))). فقال لهُ الرجلُ :أمَجْنونًا تَرانِيْ؟**

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں دو آدمیوں کے درمیان چپقلش ہو

گئی ان میں سے ایک آدمی سخت غصہ سے لال پیلا ہونے لگا اور اس کی رگیں پھولنے لگیں، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا: یقیناً میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ اس کو پڑھ لے تو اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے (وہ کلمہ یہ ہے) ''أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' چنانچہ ایک صحابی نبی ﷺ کا یہ فرمان سن کر اس غصہ کرنے والے کے پاس گیا اور کہنے لگا، کیا تجھے معلوم ہے کہ ابھی رسول اللہ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں، اس صحابی نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ اس کو پڑھ لے تو اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے (اور وہ کلمہ یہ ہے) أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اس شخص نے آگے سے کہہ دیا کیا تم مجھے پاگل سمجھتے ہو۔ [صحيح۔ صحيح البخاري: 6048، صحيح مسلم: 2610]

11- قطع تعلقی، کینہ اور دشمنی پر وعید

1382 عن أنسٍ رضی اللّٰہ عنه قال: قال رسولُ اللّٰہ ﷺ: ((لا تَقاطَعوا، ولا تَدابَرُوا، ولا تَباغَضُوا، ولا تحاسَدُوا، و کونوا عبادَ اللّٰہ إخْوانًا، ولا یَحِلُّ لمسلمٍ أن یَهْجُرَ أخاهُ فوقَ ثلاثٍ)). رواه مالك والبخاری و أبو داود والترمذی والنسائی. ورواه مسلم أخصر منه. والطبرانی ، وزاد فیه: ((یَلْتَقِیانِ فیُعْرِضُ هذا و یُعْرِضُ هذا، و خیرُهُم الّذی یَبْدأُ بالسلامِ..)). قال مالك: ((ولا أَحْسِبُ التدابُرَ إلا الإعْراضَ عن المسلمِ ؛ یُدْبِرُ عنه بِوَجْهِه)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قطع تعلقی مت کرو، اور نہ ہی ایک دوسرے سے منہ پھیر کر چلو، اور نہ ہی ایک دوسرے کے خلاف دل میں بغض و کینہ رکھو، اور نہ ہی ایک دوسرے کے خلاف حسد کرو اور سب کے سب اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن کے رہو، اور کسی مسلمان کے لئے اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہنا حلال نہیں۔ اور ایک روایت ہے کہ (پیٹھ پھیرنے سے مراد یہ ہے کہ) جب راستہ میں ملاقات ہو تو ایک دوسرے سے منہ پھیر لیں اور ان میں سے بہتر وہ ہے کہ جو (رنجش دور کر کے) سلام کرنے میں پہل کرے۔[صحیح۔ مالك فی المؤطا: 907/2، صحیح البخاری: 6076، سنن ابی داؤد: 4910، جامع الترمذی: 1939]

1383 عن أبی هریرة رضی اللّٰہ عنه قال: قال رسولُ اللّٰہ ﷺ : ((لا یَحِلُّ لمسلمٍ أَنْ یَهْجُرَ أخاه فوقَ ثلاثٍ ، فَمنْ هجَر فوْقَ ثلاثٍ فماتَ ؛ دخَل النارَ)). رواه أبوداود والنسائی بإسناد علی شرط البخاری و مسلم. و فی روایة لأبی داود: قال النبیُّ ﷺ : ((لا یحلُّ لمؤمنٍ أن یهجرَ مؤمنًا فوقَ ثلاثٍ ، فإن مرت به ثلاث فلیلقَه فلیسلم علیه ، فإن رَدَّ علیه السلامَ فقد اشترکا فی الأجرِ ، وإن لم یردّ علیه فقد باء بالإثم، وخرج المسلِّمُ من الهجر)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہنا حلال نہیں اور جس نے تین دن گذر جانے کے باوجود ناراضگی رکھی اور اسی حالت

میں فوت ہو گیا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ایک روایت میں ہے: کسی مؤمن سے تین دن سے زیادہ ناراض رہنا حلال نہیں، اگر تین دن اسی طرح ناراضگی میں گذر جائیں تو اسے چاہیے کہ اپنے بھائی سے ملاقات کر لے اور اسے سلام کہے، اگر وہ بھی ناراضگی ختم کر کے سلام کا جواب دے تو دونوں کو برابر کا اجر ملے گا اور اگر اس نے سلام کا جواب نہ دیا (اور دل میں ناراضگی رکھی) تو یہی گنہگار ہوگا اور سلام کرنے والا قطع تعلقی کے گناہ سے بچ گیا۔[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 4914]

1384 عن أبی حراشٍ حدرد بن أبی حدرد الأسلمی رضی اللّٰہ عنہ ؛ أنہ سمعَ النبی ﷺ یقول: ((مَنْ هَجرِ أخاہ سَنةً ؛ فهو کَسَفْكِ دَمِه)).

سیدنا ابوحراش اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے ایک سال تک اپنے بھائی سے تعلقات اور روابط توڑے رکھے تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے اپنے بھائی کا خون بہایا ہو۔''[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 4915، والبیهقی (الآداب): 280]

1385 عن جابر رضی اللّٰہ عنہ قال: سمعتُ النبیَّ ﷺ یقول: ((إنَّ الشیطانَ قد یَئس أنْ یعبُدَه المصلُّون فی جزیرَةِ العَربِ ؛ ولکن فی التحریشِ بَیْنَهُمْ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی مکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یقیناً شیطان جزیرہ عرب میں اس بات سے ناامید ہو چکا ہے کہ (اب) نماز پڑھنے والے اس کی عبادت کریں گے، لیکن مسلمانوں کے درمیان فتنہ وفساد برپا کرنے سے وہ ناامید نہیں ہوا۔[صحیح۔ صحیح مسلم 2812]

1386 عن أبی هریرة رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسولُ اللّٰہ ﷺ : ((تُعْرَضُ الأعمالُ فی کُلِّ [یوم] اثْنین و خمیس، فیغْفِرُ اللّٰہ عزَّوجلَّ فی ذلك الیوم لِکلِ امریءٍ لا یُشْرِكُ بِاللّٰہ شیئًا، إلا امرأً کانَتْ بینہ و بینَ أخیهِ شَحْناءُ فیقولُ :ارْکُوا هذَیْن حتّی یَصْطَلِحا)). وفی رایةٍ لمسلمٍ: ((تُفْتَح ابوابُ الجنَّةِ یومَ الاثنین والخَمیسِ، فیُغْفرُ لِکُلِّ عبدٍ لا یُشْرِكُ باللّٰہ شیئًا ولا رجلاً کان بینَه وبین أخیه شَحْناءُ، فیقال: أَنْظِروا هَذَیْنِ حتّٰی یصْطَلِحا، أنْظِروا هذَیْن حتی یصْطَلِحا، انْظِروا هذَیْنَ حتّی یَصْطَلِحا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر سوموار اور جمعرات کو (اللہ کے سامنے)

اعمال پیش کیے جاتے ہیں، اور ایک روایت میں ہے کہ ہر پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو ہر وہ بندہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہوا سے بخش دیا جاتا ہے، سوائے اس آدمی کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان بغض اور ناراضی ہو تو (فرشتوں سے) تین مرتبہ، کہا جاتا ہے: انہیں مہلت دو یہاں تک کہ یہ صلح کر لیں۔'' [صحیح۔ مالك فی المؤطا: 909/2، صحیح مسلم: 2565، سنن ابی داوٗد: 4916، جامع الترمذی: 2023، سنن ابن ماجه: 1740]

12- مسلمان کو "اے کافر" کہنے پر وعید

1387 عن أبي ذر رضي الله عنه ؛ أنه سمع رسولَ الله ﷺ يقول: ((ومَنْ دعا رجلاً بالكُفْرِ أو قال: عدوَّ الله! وليسَ كذلك؛ إلا حارَ عليه)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی شخص کو کافر یا اے اللہ کے دشمن کہہ کر پکارا جبکہ وہ نہ تو کافر تھا اور نہ ہی اللہ کا دشمن تو اس کا کہا ہوا کلمہ کفر وغیرہ اس کی طرف لوٹ آئے گا۔[صحيح۔ صحيح البخاری: 1843, 1945, 3479، صحيح مسلم: 226, 2678]

1388 عن أبي قلابة ؛ أنَّ ثابت بن الضحاك رضي الله عنه أخبَره: أنَّه بايَع رسول الله ﷺ تحتَ الشجَرة ، وأنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((مَنْ حلف على يمينٍ بملّةٍ غير الإسلامِ كاذِبًا مُتَعَمِّدًا فهو كما قال، ومَنْ قتل نَفْسَه بشيءٍ عُذِّبَ به يوم القِيَامَةِ ، وليس على رجلٍ نذرٌ فيما لا يَمْلِكُ، ولعنُ المؤمنِ كَقَتْلِه، ومَنْ رمى مؤمِنًا بكُفْرٍ فهو كَقَتْلِه، ومن ذَبحَ نفسَه بشيءٍ عُذِّبَ به يومَ القِيامَةِ)).

ابوقلابہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے بتایا: انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کی اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بھی چیز سے خودکشی کی اسے اسی چیز کے ساتھ روزِ قیامت عذاب دیا جائے گا، اور جس چیز کی طاقت انسان میں نہ ہو ایسی چیز میں نذر کو پورا کرنا ضروری نہیں (ایسی نذر ماننی بھی نہیں چاہیے)، اور مؤمن پر لعنت کرنا اسے قتل کر دینے کے برابر ہے، اور جس نے کسی مؤمن پر کفر کی تہمت لگائی تو وہ مؤمن کو قتل کر دینے کی طرح ہے، اور جس نے کسی چیز سے خودکشی کی اسے اسی چیز سے روزِ قیامت عذاب دیا جائے گا۔

[صحيح۔ صحيح البخاری: 1363، صحيح مسلم: 110، سنن أبي داود: 3257]

13- گالی دینا اور لعن وطعن کرنے پر وعید، مرغ، پسو اور ہوا کو برا بھلا کہنے کی ممانعت اور پاک دامن خاتون اور غلام پر تہمت لگانے پر وعید

1389- عن ابن مسعودٍ رضی الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((سِبابُ المسْلِمِ فُسوقٌ، وقِتالُه كُفرٌ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اسے (ناحق) قتل کرنا کفر ہے۔ [صحیح- صحیح البخاری: 6044، صحیح مسلم: 64، جامع الترمذی: 1983، سنن النسائی: 4121, 4124، سنن ابن ماجه: 69]

1390- عن عياض بن حمارٍ رضی الله عنه قال: قلتُ: يا نبيَّ الله! الرجلُ يَشْتُمُني وهُوَ دوني، أعَلَيَّ مِنْ بأسٍ أنْ أنتَصِرَ منه؟ قال: ((المسْتَبَّانِ شيطانَانِ يتَهاتَرانِ، و يَتكاذَبانِ)).

سیدنا عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عرض کی اے اللہ کے نبی ﷺ! ایک شخص جو کہ مجھ سے کم تر ہے مجھے گالیاں دیتا ہے تو کیا اس سے بدلہ لینے میں مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپس میں ایک دوسرے کو گالیاں دینے والے درحقیقت ایک دوسرے پر جھوٹا دعویٰ کرنے والے شیطان ہیں جو کہ ایک دوسرے کے خلاف جھوٹ بولتے ہیں۔ [صحیح- صحیح ابن حبان: 69]

1391- عن أبي جُرَيّ جابر بن سليم رضی الله عنه قال: رأيتُ رجلاً يصْدُرُ الناس عنْ رأْيه، لا يقولُ شيْئًا إلا صدَروا عنه، قلتُ: مَنْ هذا؟ قالوا: رسولُ الله ﷺ. قلت: عليك السلام يا رسولَ الله! قال: ((لا تَقُلْ: عليك السلامُ، [فإنَّ] (عليك السلامُ) تحيَّةُ الميّتِ، قل السلامُ عَلَيْكَ)). قال: قلتُ: أنتَ رسولُ الله؟ قال: ((أنا رسولُ الله الذي إذا أصابَك ضُرٌّ فدعوتَه؛ كَشف عنكَ، وإنْ أصابَك عامُ سَنَةٍ فدعوْتَه؛ أنْبتَها لك، وإذا كُنْتَ بأرضٍ قفرٍ أو فلاةٍ، فَضَلَّتْ راحِلَتُكَ، فدعَوْتَه؛ رَدَّها عليكَ)). قال: قلتُ: اعْهدْ إليَّ. قال: ((لا تَسُبَّنَّ أحَدًا)). [قال:] فما سَبَبْتُ بعده حُرًّا ولا عبدًا، ولا بعيرًا ولا شاةً قال: ((ولا تَحْقِرَنَّ شيئًا مِنَ المعروفِ، وأن تُكلِّمَ أخاك وأنتَ مُنبسِطٌ إليهِ وجْهُكَ؛ إنَّ ذلك مِنْ

المعروفِ، وارْفَعْ إزارَك إلى نِصْفِ الساقِ، فإنْ أبَيْتَ فَإلَى الْكَعْبَينِ ، وإيَّاك وإسْبالَ الإزار، فإنَّها مِنَ الْمَخِيلَةِ ، وإنَّ اللّٰه لا يحبُّ المَخِيلَةَ ، وإنِ امْرُؤٌ شَتَمك وعَيَّرَكَ بما يعْلَمُ فيك ، فلا تُعَيِّرْهُ بما تعْلَمُ فيه، فإنَّما وبالُ ذلِكَ عليهِ)). وفي رواية لابن حبان نحوه، وقال فيه: ((وإن امْرُؤٌ عيَّرَكَ بشيءٍ يَعْلَمُه فيك، فلا تُعَيِّرْهُ بِشَيْءٍ تَعْلَمُه فيه، ودَعْهُ يكونُ وبَالُه عليه، وأجْرُه لكَ، ولا تَسُبَّنَّ شَيْئًا)). قال: فما سَبَبْتُ بعدَ ذلك دَابَّةً ولا إنْسانًا.

سیدنا ابوجری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس کی بات خوب سنتے اور مانتے ہیں اور وہ جو بھی کہتا ہے اسے قبول کرتے تھے، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں بھی حاضر ہو گیا اور کہا (عليك السلام يا رسول الله) ''آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کے رسول!'' آپ نے فرمایا: (یہ لفظ (عليك السلام) مت کہو۔ یہ میت کا تحیہ اور سلام ہے۔ بلکہ یوں کہو: (اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ) ''میں نے کہا: (کیا) آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اس اللہ کا بھیجا ہوا ہوں کہ جب تمہیں کوئی دکھ پہنچے اور تم اسے پکارو، تو وہ اسے تم سے دور کر دے، اگر تمہیں خشک سالی کا سامنا ہو، تم اس سے دعا کرو تو وہ تمہاری کھیتیاں اگا دے۔ جب تم کسی صحرا یا ویران اور بنجر زمین میں ہو اور تمہاری سواری گم ہو جائے اور تم اسے پکارو تم وہ اسے تمہیں واپس لوٹا دے۔'' میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی کو گالی نہ دینا۔'' کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کسی کو گالی نہیں دی کسی آزاد کو نہ غلام کو، اونٹ کو نہ بکری کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی نیکی کو حقیر مت جاننا، اپنے بھائی سے بات کرو تو خندہ پیشانی سے بات کیا کرو بلاشبہ یہ نیکی ہے، اور اپنی چادر آدھی پنڈلی تک اونچی رکھا کرو، اور اگر نہ کر سکو تو ٹخنوں تک کر سکتے ہو۔ (ٹخنوں سے نیچے) چادر لٹکانے سے بچنا۔ بے شک یہ تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا، اور اگر کوئی شخص تمہیں برا بھلا کہے اور تمہیں تمہاری کسی بات پر جو وہ جانتا ہو عار دلائے تو تم اس کے عیب پر جو اس میں ہو اسے عار مت دلانا، بلاشبہ اس کا وبال اسی پر ہوگا'' ایک روایت میں ہے: اگر کوئی شخص تیرے اندر پائی جانے والی کسی کمزوری (کمی و کوتاہی) پر تجھے عار دلائے لیکن تو اس کے اندر کسی برائی کو جاننے کے وجود اسے عار نہ دلا، اسے اس کے حال پر چھوڑ دے اس گناہ کا وبال اسی کی جان پر ہوگا اور تجھے (صبر کا) اجر

ملے گا اور کبھی بھی کسی بھی چیز کو برا بھلا مت کہنا، راوی بیان کرتا ہے اس نصیحت کے بعد میں نے کسی جانور کو برا بھلا کہا اور نہ ہی کسی انسان کو۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 4084، جامع الترمذی: 2721، صحیح ابن حبان: 522]

1392 عن عبدالله بن عمرو رضی الله عنهما قال: قال رسولُ الله ﷺ ((إنَّ مِنْ أكْبرِ الكبَائرِ أنْ يَلْعنَ الرجلُ والِديهِ)). قيل: يا رسول الله! وكيف يلعنُ الرجلُ والديه؟ قال: ((يَسبُّ أبا الرجلِ فيَسبُّ أباه، ويسبُّ أُمَّه فَيسُبُّ أُمَّه)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت کرے۔ عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول ﷺ! کوئی اپنے والدین پر کیسے لعنت کرسکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کسی کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے وہ (جواب میں) اس کے والدین کو گالی دیتا ہے۔[صحیح۔ صحیح البخاری 5973، صحیح مسلم:259]

1393 عن أبی هريرة رضی الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((لا يَنبَغِی لِصِدِّيقٍ أنْ يكونَ لَعَّاناً)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی صدیق کے لئے (دوسروں پر) لعنت کرنا کسی بھی طرح جائز ومناسب نہیں۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 2597، المستدرك للحاكم: 1/47]

1394 عن عائشة رضی الله عنها قالت: مر النبیُّ ﷺ بأبی بكر وهو يلْعَنُ بعضَ رقيقِه، فالْتَفتَ إليه و قال: ((لعَّانينَ و صِدِّيقينَ؟ ! كلا ورَبِّ الكَعْبَةِ)). فعَتقَ أبو بكر رضی الله عنه يومَئذٍ بعضَ رَقيقه. قال: ثُمَّ جاءَ إلی النبیِّ ﷺ فقال: لا أعود.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گذر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے اس حال میں ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے کسی غلام (کی غلطی) پر لعن وطعن کر رہے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یہ کیا؟ صدیق لعنت کر رہا ہے؟ رب کعبہ کی قسم! ہرگز (یہ جائز) نہیں اسی دن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض غلام کو آزاد کیا پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: (اے اللہ کے رسول ﷺ!) میں آئندہ اس طرح (لعن وطعن) نہیں کروں گا۔[صحیح۔ بیهقی فی الشعب: 5154]

1395 عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللّٰہ ﷺ: ((لا یکون المؤمِنُ لعّانًا)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: مؤمن دوسرے پرلعنت و پھٹکار کرنے والانہیں ہوتا۔[صحیح۔ جامع الترمذی: 2019]

1396 عن أنسٍ رضی اللّٰہ عنہ قال: سارَ رجلٌ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فلعنَ بعیرہ ، فقال النبیُّ ﷺ: ((یا عبدَاللّٰہ! لا تَسِرْ معنا علی بَعیرٍ مَلْعونٍ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی مکرم ﷺ کے ساتھ جارہا تھا، اس نے دوران سفر اپنے اونٹ پر لعنت کی چنانچہ نبی مکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: اے اللہ کے بندے! ہمارے ساتھ ایسے اونٹ پر سفر مت کرجو (تیری زبان سے) لعنت کیا گیا ہے۔ (یہ اس کے لیے ڈانٹ ڈپٹ تھی)۔

[حسن لغیرہ۔ مسند أبی یعلی الموصلی: 3622، ابن أبی الدنیا: 390]

1397 عن عبداللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ عنہما: أنَّ دیکًا صرَخ قریباً مِنْ رسولِ اللّٰہ ﷺ فقال رجلٌ: اَللّٰھُمَّ العَنْہُ. فقال رسولُ اللّٰہ ﷺ: ((مَہْ! کلا ، إنّہ یدْعو إلی الصَّلاۃِ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرغ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آواز لگائی تو ایک آدمی نے کہا: اے اللہ! اس مرغ پر لعنت بھیج، رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: باز آ! (دوبارہ ہرگز ایسا نہ کرنا)، یہ تو نماز کے لئے بلاتا ہے۔[صحیح لغیرہ۔ مسند البزار: 2041]

1398 عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما: أن رجلا لَعَنَ الریح عند رسولِ اللّٰہ ﷺ ، فقال: ((لا تلعَنِ الریحَ؛ فإنّھا مأمورَۃٌ ، مَنْ لَعنَ شَیْئًا لیسَ لہ بِأھْلٍ ؛ رجعَتِ اللَّعْنَۃُ علیہِ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ہوا پر لعنت کی، تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: ہوا پر لعنت نہ کر یہ تو اللہ کے حکم کی پابند ہے، اور جس نے بغیر کسی وجہ کے کسی چیز پر لعنت کی تو وہ لعنت اس لعنت کرنے والے پر لوٹ آئے گی۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 4908، جامع الترمذی: 1978، صحیح ابن حبان: 5715]

1399 عن أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ عن النبی ﷺ قال: ((اجْتَنِبوا السبعَ الموبِقاتِ)). قالوا: یا

رسولَ اللّٰه ! وما هُنَّ ؟ قال: ((الشركُ باللّٰه ، والسِّحرُ ، وقتلُ النفسِ التی حرَّم اللّٰه إلاَّ بالحقِّ ، وأكْلُ الرِّبا، وأكْلُ مالِ اليُتيمِ، والتَوَلّی يومَ الزحْفِ ، وقذفُ المحْصَناتِ الغافِلاتِ المؤمِناتِ)). رواه البخاری و مسلم. وفی كتاب النبیِّ ﷺ الذی كتبه إلی أهل اليمن قال: ((وإنَّ أكْبرَ الكبائرِ عندَاللّٰه يومَ القِيامَةِ: الإشْراكُ باللّٰه، وقتلُ النَفْسِ المؤمِنَة بِغيرِ الحقّ، والفرارُ فی سبيلِ اللّٰه يومَ الزحْفِ ، وعقوقُ الوالدينِ، ورمیُ المحصَنَةِ، و تعلُّمُ السِّحرِ (وأكل الربا وأكل مال اليتيم)))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کردینے والی چیزوں سے بچو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی وہ کیا ہیں؟ اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! تو آپ ﷺ نے فرمایا① اللہ کے ساتھ شرک کرنا② جادو (سیکھنا اور کرنا وغیرہ)③ حق کے سوا اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ جان کو قتل کرنا④ سود کھانا⑤ یتیم کا مال کھانا⑥ جنگ کے دن بھاگنا⑦ مومنہ پاکدامن بے خبر عورتوں پر تہمت لگانا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف ایک مکتوب لکھا جس میں فرائض، سنن اور دیات رقم تھیں پھر اس میں یہ بھی لکھا تھا بیشک قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بڑے گناہ① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا② مومن جان کو ناحق قتل کرنا③ اللہ کے راستے میں جہاد سے بھاگنا④ والدین کی نافرمانی کرنا⑤ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا⑥ جادو سیکھنا⑦ سود کھانا⑧ یتیم کا مال کھانا۔[صحیح۔صحیح البخاری:2766، صحیح مسلم :89، سنن أبی داؤد: 2874، سنن النسائی:3671،مسند البزار :109]

14-زمانہ کو بُرا بھلا کہنے پر وعید

1400 (عن ابی هريرة رضی الله عنه قال:) قال رسولُ الله ﷺ: ((قال اللّٰه عزّوجلّ :يُؤْذِينی ابنُ آدَمَ ؛ يقول:يا خَيْبَةَ الدَّهْرِ !فلا يقُلْ أحدُكم:يا خَيْبَةَ الدَّهْرِ ؛ فإنّی أنا الدهْرُ ، أُقَلِّبُ ليلَه ونَهارَه)). ورواه مالك مختصراً؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((لا يقل أحدُكم يا خَيْبَةَ الدَّهْرِ؛ فإنَّ اللّٰه هو الدهْرُ)) وفی رواية للحاكم : قال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((يقول اللّٰه:استقرضت عبدی فلم يقرضنی ، وشتمنی عبدی وهو لا يدری ما يقول: وادهراه! وادهراه! وأنا الدهر)). ورواه البيهقی. ولفظه : قال: قال رسول اللّٰه ﷺ ((لا تسُبُّوا الدَّهْرَ، قالَ اللّٰه عزّوجلّ:أنا الدَّهْرُ، الأيّامُ واللَّيالی أُجَدِّدُها وأُبْلِيها، وآتی بمُلوكٍ بَعْدَ مُلوكٍ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آدم کا بیٹا مجھے ایذا (تکلیف) دیتا ہے؛ وہ کہتا ہے ہائے زمانہ بہت خراب ہے! چنانچہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے: ہائے زمانہ کتنا خراب ہے؛ کیونکہ زمانہ میں ہوں، اس کے دن اور رات کو میں ہی گردش دیتا ہوں۔ ایک روایت میں ہے: تم میں سے کوئی یہ نہ کہے: ہائے زمانہ کتنا خراب ہے؛ کیونکہ اللہ ہی زمانہ ہے۔ ایک روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے سے قرض مانگا لیکن اس نے مجھے قرض نہ دیا اور میرے بندہ مجھے برا بھلا کہتا ہے حالانکہ اسے اس چیز کا احساس تک نہیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ وہ کہتا ہے ہائے زمانے کی خرابی، ہائے زمانے کی خرابی درحقیقت زمانہ میں ہی ہوں۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمانے کو گالی مت دیا کرو: کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: زمانہ میں ہوں دن اور رات پر میرا ہی اختیار ہے اور میں ہی حالات بدلتا ہوں اور ایک کے بعد دوسرے کو سلطنت میں ہی عطا کرتا ہوں۔ [صحیح، صحیح لغیرہ، حسن۔ سنن أبی داؤد: 5274، المستدرك للحاكم: 453/2، مؤطا لإمام مالك: 1897، بيهقی فی السنن الكبرىٰ: 365/3]

15- مسلمان کو حقیقت یا مذاق میں ڈرانے اور اس کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے کی ممانعت

1401 حدیث نبوی عن النعمان بن بشير رضى الله عنهما قال: كنا مع رسولِ الله ﷺ في مسيرٍ، فَخفَقَ رجلٌ عَلٰى راحِلَتِه، فأخذَ رجلٌ سَهْمًا مِنْ كِنَانته، فانتَبه الرجلُ فَفَزِعَ، فقال رسولُ الله ﷺ: ((لا يَحِلُّ لرجلٍ أن يُرَوِّعَ مسلِمًا)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ دورانِ سفر ایک شخص اپنی سواری پر اونگھنے لگا۔ ایک آدمی نے اس کے ترکش سے ایک تیر نکال لیا جب وہ اٹھا تو ترکش میں تیر نہ پا کر گھبرایا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے۔[حسن، صحيح۔ طبرانی فی الأوسط: 1694]

1402 حدیث نبوی عن عبدالله بن السائب بن يزيد عن أبيه عن جده رضى الله عنه؛ أنّه سمعَ رسولَ الله ﷺ يقول: ((لا يأْخُذَنَّ أحدُكم متاعَ أخيهِ لا عِبًا ولا جادًّا)).

سیدنا عبداللہ بن سائب بن یزید اپنے والد، اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کا سامان (اس کی اجازت کے بغیر) نہ تو مذاق میں لے اور نہ ہی حقیقت میں (اس کی اجازت کے بغیر) لے۔[حسن۔ جامع الترمذی: 2160]

1403 حدیث نبوی عن أبی بكرة رضى الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((إذا تواجَه المسلمان بسَيْفَيْهِما، فالقاتل والمقْتولُ فی النارِ)). وفی رواية: ((إذا المسلمان حملَ أحدُهما على أخيه السلاحَ؛ فهُما على حَرْفِ جَهَنَّم، فإذا قَتَل أحدُهُما صاحبَه؛ دخَلاها جَمِيْعًا)). قال: فقلْنا: أو قيلَ: يا رسولَ الله! هذا القاتلُ، فما بالُ المقْتولِ؟ قال: ((إنّه قدْ أرادَ قَتْلَ صاحبه)).

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے سامنے (لڑنے کے لیے) آئیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ

جب ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی پر اسلحہ اٹھاتا ہے تو دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں اور جب دونوں میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے تو دونوں جہنم میں داخل ہو جاتے ہیں تو ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! قاتل جہنم میں جائے، (یہ بات تو ظاہر ہے)۔ مقتول جہنم میں کیوں جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اس (مقتول) نے بھی اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ کیا تھا۔ (اسے موقع نہیں مل سکا کہ اپنے ساتھی کو مار سکے)۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 2888، صحیح مسلم فی السنن باب اذا تواجه المسلمان:]

16- لوگوں میں صلح کروانے کی ترغیب

1404 عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسولُ اللهﷺ: ((کلُّ سُلامی مِنَ الناس علیه صدقَة کلّ یومٍ تَطْلُعُ فیه الشمسُ، یَعْدِلُ بین الاثنین صَدَقَةٌ، و یعینُ الرجُلَ فی دابَّتِه فیحمله علیها، أو یَرْفَعُ له علَیْها متَاعَه صدقَةٌ، والکلِمَةُ الطیّبَةُ صَدَقَةٌ، وبِکُلِّ خُطْوَةٍ یَمْشیها إلی الصلاةِ صَدَقَةٌ، ویُمیطُ الأذی عنِ الطریقِ صَدَقَةٌ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر روز انسان کے ہر عضو پر صدقہ (کرنا) ہوتا ہے (سنو) دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا بھی صدقہ ہے، کسی آدمی کو سواری پر سوار ہونے میں مدد کرنا بھی صدقہ ہے، کسی کا سامان سواری پر اُٹھا کر رکھوا دینا بھی صدقہ ہے، اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے، نماز کی طرف اٹھنے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 2989، صحیح مسلم: 1009]

1405 عن أبی الدرداء رضی الله عنه عنه قال: قال رسولُ اللهﷺ: ((ألا أُخبِرُکم بأفْضَل مِنْ دَرَجَةِ الصیام والصلاةِ والصدقَةِ؟)). قالوا: بلی؟ قال: ((إصْلاحُ ذاتِ البَیْنِ؛ فإنَّ فسادَ ذاتِ البَیْنِ هی الحالِقَةُ)). قال: ویروی عن النبی ﷺ؛ أنّه قال: ((هی الحالِقَةُ، لا أقول تحلقُ الشعرَ، ولکنْ تحلقُ الدینَ))

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں روزے، نماز اور صدقے سے بڑھ کر افضل درجات کے اعمال نہ بتاؤں؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں نہیں، (اے اللہ کے رسول ﷺ!) آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپس کے میل جول اور روابط کو بہتر بنانا، (اور اس کے برعکس) آپس کے میل جول اور روابط میں پھوٹ ڈالنا (دین کو) مونڈ دینے والی خصلت ہے۔''

[صحیح۔ سنن ابی داؤد: 4919، جامع الترمذی: 2509، صحیح ابن حبان: 5070]

1406 عن أنس رضی الله عنه: أنَّ النبیَّ ﷺ قال لأبی أیوبَ: ((ألا أدلُّك علی تجارةٍ؟)). قال:

بلى. قال: ((صِلْ بين الناسِ إذا تفاسدوا، وقرِّب بينهم إذا تباعدوا)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوایوب رضی اللہ عنہ کو مخاطب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے ابوایوب! کیا میں آپ کو ایک (انتہائی نفع بخش) تجارت نہ بتاؤں؟ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیوں نہیں ضرور بتلایئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ فتنہ وفساد کا شکار (ہو کر رشتہ داریاں توڑ رہے) ہوں تو رشتہ داری کو ٹوٹنے سے بچا (صلہ رحمی کر) اور جب لوگ (حسد وبغض کے سبب) ایک دوسرے سے دور ہونے لگیں تو (خیرخواہی اور ثواب کے حصول کی غرض سے) ان کے قریب ہو جا (اور انہیں قریب کر)۔

[حسن لغیرہ۔ مسند البزار: 2060]

17- چغلی اور غیبت کی مذمت

1407 عن حذیفة رضی الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: **((لا يَدْخُلُ الجنَّةَ نَمَّامٌ** – وفی روایة: **قَتَّاتٌ–))**.

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

[**صحیح**۔ صحیح البخاری: 6056، صحیح مسلم: 105، سنن ابوداود: 4871، جامع الترمذی: 2026]

1408 عن ابنِ عباس رضي الله عنهما : **أنّ رسولَ الله ﷺ مَرَّ بقبرَين ، فقال :((إنَّهما ليُعذَّبان ، وما يُعَذَّبان في كبيرٍ ، بلى إنّه كبير، أمّا أحدُهما فكان يَمشي بالنميمةِ ، وأما الآخرُ فكان لا يَستَتِرُ من بوله))**.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: انہیں عذاب دیا جا رہا ہے اور انہیں کسی بہت بڑی بات پر عذاب نہیں دیا جا رہا لیکن یہ گناہ (اللہ کے نزدیک) بہت بڑا تھا۔ ان میں سے ایک چغلی کیا کرتا تھا جبکہ دوسرا پیشاب (کے قطروں) سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔

[**صحیح**۔ صحیح البخاری: 218، صحیح مسلم: 292، سنن أبی داؤد: 20، جامع الترمذی: 70سنن النسائی: 2069، سنن ابن ماجه: 347، صحیح ابن خزیمة: 55]

1409 عن عبدالرحمن بن غَنْم یبلغ بهِ النَّبیَّ ﷺ : **((خيارُ عبادِ اللّٰه الذين إذا رُؤوا ذُكِرَ اللّٰه، و شرارُ عبادِ اللّٰه المشَّاؤونَ بالنَّميمَةِ ، المفَرِّقون بين الأحبة، البَاغونَ للبُرآءِ العَيْبَ))**.

سیدنا عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے سب سے اچھے بندے وہ ہیں کہ جنہیں دیکھتے ہی اللہ یاد آ جائے، اور بدترین لوگ وہ ہیں جو دوسرے مسلمانوں کی چغلیاں اور غیبتیں کرتے ہیں۔ دوستوں میں نفرت ڈالنے والے، پاکباز لوگوں میں عیب تلاش کرنے والے (تاکہ انہیں دوسرے کے سامنے رُسوا کریں۔) [حسن لغیرہ۔ مسند احمد: 227/3]

18- غیبت اور الزام تراشی پر وعید اور ان برائیوں کو چھوڑنے کی ترغیب

1410 حسن لغیرہ عن أبی بکرة رضی الله عنه : أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال فی خُطبَتِه فی حِجَّةِ الوَداع: ((إنَّ دماءَ كُمْ وأمْوَالكُمْ و أعْرَاضَكُم حرامٌ عليْكُم، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هذا، فی شَهْرِكُمْ هذا، فی بلدِكُمْ هذا، ألَا هلْ بَلَّغتُ)).

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں (یہ بھی) ارشاد فرمایا: (اے مسلمانوں) بے شک تمہارا خون، تمہاری عزت ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح تمہارا آج کا دن (یعنی یوم عرفہ ۹ ذی الحجہ) تمہارا یہ (مبارک) مہینہ (ذی الحجہ) تمہارا یہ شہر (مکۃ المکرمۃ محترم ہے) خبردار! اچھی طرح سن لو کیا میں نے تم تک تمہارے رب کا پیغام پہنچا دیا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 67، صحیح مسلم :1679]

1411 حسن لغیرہ عن أنس بن مالك رضی الله عنه قال: خَطَبَنَا رسولُ اللّٰه ﷺ فَذَكَر أمْرَ الرِّبا، وعظَّمَ شَأنَه وقال: ((إنَّ الدِّرْهَم يصيبُه الرجلُ مِنَ الرِّبَا أعْظَمُ عنداللّٰه فی الخَطيئَةِ مِنْ ستٍّ وثلاثين زَنْيَةً يَزْنيها الرجُلُ ، وإنَّ أرْبی الرِّبی عِرْضُ الرجُلِ المسلمِ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سود کا ذکر کیا اور اس کی سنگینی اور نقصان کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: سود کا ایک درہم کھانا اللہ تعالیٰ کے ہاں گناہ کے اعتبار سے چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے اور سب سے بڑا سود مسلمان آدمی کی بے عزتی کرنا ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ ابن أبی الدنیا فی کتاب ذم الغیبة : 36]

1412 حسن لغیرہ عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((مِنْ أرْبی الرِّبا اسْتِطالَةُ الْمَرءِ فی عِرْضِ أخِيهِ)). رواه البزار بإسنادين أحدهما قوی، وهو فی بعض نسخ أبی داود؛ إلا أنَّه قال: ((إنَّ مِنْ الكبائِرِ اسْتِطَالَةَ الرجُلِ فی عِرْضِ رجُلٍ مسلمٍ بِغَيْرِ حَقٍ، وَمِنَ الكبائِرِ السُّبّتان بالسُّبَّةِ)). رواه ابن أبی الدنیا أطول منه. ولفظه : قال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((الرِّبا سَبْعون حُوْبًا، و أيْسَرُها كَنِكاحِ الرجُلِ أُمَّه ، وإنَّ

أرْبی الربا عِرْضُ الرجُلِ المسْلِمِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا سب سے بدترین اور بڑا گناہ اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کو خاک میں ملانا ہے۔ایک روایت میں ہے: کسی مسلمان کی عزت پر انگلی اٹھانا کبیرہ گناہ ہے۔ایک روایت میں ہے: سود کے ستر گناہ کے درجے ہیں سب سے کم سود کا گناہ آدمی کا اپنی والدہ سے نکاح کرنا ہے جبکہ سود کا بدترین گناہ کا درجہ مسلمان کی بے عزتی کرنا ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند البزار: 3569, 3570، سنن أبی داؤد: 4877، ابن أبی الدنیا فی الزھد: 127]

1413 عن عائشة رضی اللہ عنها قالت: قلتُ للنبیّ ﷺ: حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كذا و كذا – قال بعض الرواة: تعنی قصیرة – فقال: ((لقد قلْتِ كَلمةً لوْ مُزِجَتْ بماءِ البَحْرِ لَمزَجَتْهُ)). قالتْ: و حكيتُ لَه إنْسانًا فقال: ((ما أُحِبُّ أنّی حَكَيتُ إنْسانًا، وأنَّ لی كذا و كذا)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا: آپ کو صفیہ رضی اللہ عنہا میں یہی کافی ہے کہ وہ ایسے ایسے ہے...... حدیث کے بعض راویوں نے وضاحت کی کہ اس سے ان کی مراد سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا پستہ قد ہونا تھا...... تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم نے ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر اسے سمندر میں ملا دیا جائے تو وہ سمندر کڑوا ہو جائے۔“ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی کی نقل اتاری تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں کسی کی نقل اتارنا پسند نہیں کرتا، خواہ مجھے اتنا اتنا مال بھی ملے۔“ [صحیح۔ جامع الترمذی: 4875]

1414 عن عائشة أیضا: أنه اعتَلَّ بعيرٌ لصفيةَ بنت حُيَيّ، وعندَ زينبَ فضلُ ظهرٍ، فَقَالَ النبیُّ ﷺ لزینب: ((أعطِيها بعيراً)). فقالت: أنا أُعْطِی تلك اليهودیَّة؟! فغَضِبَ رسولُ اللّٰه ﷺ، فهجَرَها ذا الحَجَّة، والمُحَرَّمْ، و بعضَ صَفر.

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ام المومنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہو گیا اور ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ایک زائد سواری تھی۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے کہا: ”اونٹ اسے دے دو۔“ تو انہوں نے کہا بھلا میں اس یہودن کو دوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہو گئے اور ذوالحجہ، محرم اور صفر کے کچھ دنوں تک ان سے بات چیت نہ کی۔[صحیح۔ سنن ابی داؤد: 4602, 4604]

1415 عن عبداللہ بن مسعودٍ رضی اللہ عنہ قال: كنّا عند النبيّ ﷺ ، فقامَ رجلٌ، فوقَع فيه رجلٌ مِنْ بَعْدِه، فقال النبيُّ ﷺ: ((تَخَلَّلْ!)). فقال: ومِمَّا أتَخَلَّلُ؟ ما أكَلْتُ لحمًا! قال: ((إنَّك أكَلْتَ لَحْمَ أخيكَ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص اٹھ کر چلا گیا، اس کے چلے جانے کے بعد ایک آدمی اس کے عیب بتانے لگا، چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا: دانتوں میں خلال کرو وہ عرض کرنے لگا میں نے کوئی گوشت تھوڑا ہی کھایا کہ میں دانتوں میں خلال کروں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً تو نے (غیبت کرکے) اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے۔

[صحیح۔ الطبرانی فی الکبیر: 126/10]

1416 عن أنسٍ رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللہ ﷺ: ((لمّا عُرِجَ بی مَرَرتُ بقومٍ لَهُم أظفارٌ مِنْ نُحاسٍ، يَخْمِشونَ وُجوهَهُم وصدورَهُم، فقلتُ: مَنْ هؤلاءِ يا جبريلُ؟ قال: هؤلاءِ الذين يأكلونَ لُحومَ الناسِ، و يقَعونَ فی أعْراضِهِمْ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے معراج کرائی گئی تو میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے جو اپنے چہروں اور سینوں کو چھیل (زخمی) رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ وہ ہیں جو دوسرے لوگوں کا گوشت کھاتے (غیبت کرتے) اور ان کی عزتوں سے کھیلتے ہیں۔ [صحیح۔ سنن أبی داؤد: 4878]

1417 عن أبی بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قال: بينا أنا أماشی رسولَ اللہ ﷺ وهو آخذٌ بِيَدی، ورجُلٌ عَنْ يَسارِه، فإذا نحنُ بقبرينِ أمامَنا، فقالَ رسولُ اللہ ﷺ: ((إنَّهما لَيُعَذَّبانِ، وما يُعَذَّبانِ فی كبيرٍ، و بَلی، فأيُّكم يَأتينی بجَريدَةٍ؟))، فاسْتبَقْنا، فسَبَقْتُه فأتَيْتُه بِجَريدَةٍ، فكسَرها نِصْفَيْنِ، فألقى على ذا القَبرِ قِطْعَةً، وعلى ذا القَبْرِ قِطْعَةً، وقال: ((إنَّه يُهَوَّنُ عليهما ما كانَتا رَطِبَتَيْنِ، وما يُعَذَّبانِ إلا فی الغِيبَةِ والبَوْلِ)).

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان چل

رہے تھے کہ آپ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ان قبر والوں کو سزا دی جا رہی ہے حالانکہ جس وجہ سے انہیں سزا دی جا رہی ہے اس سے بچنا مشکل نہیں تھا۔ تم میرے پاس ایک ٹہنی لے کر آ ؤ۔ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک ٹہنی آپ ﷺ کے پاس لے کر آیا آپ ﷺ نے اس ٹہنی کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک ٹہنی ایک قبر پر اور دوسری ٹہنی دوسری قبر پر گاڑھ دی اور فرمایا: جب تک یہ ٹہنیاں تر رہیں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہو گی ان دونوں کو ایسے گناہ کی سزا دی جا رہی ہے جن سے بچنا اتنا مشکل نہیں تھا ایک غیبت اور دوسری چیز پیشاب۔'' [حسن صحیح۔ مسند أحمد:35/5]

1418 حدیث: عن أبی هریرة رضی الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال: ((أتدرونَ مَنِ المفْلِسُ؟)). قالوا: المفلِس فینا مَنْ لا درْهَمَ له ولا مَتاعَ. فقال:((إنَّ المفْلِس مِنْ أُمَّتی مَنْ یأْتی یومَ القِیامَةِ بصَلاةٍ و صیامٍ و زَکاةٍ، ویأْتی قد شَتَم هذا، وقذَفَ هذا، وأكلَ مالَ هذا، وسفَكَ دَم هذا ، وضرَبَ هذا، فیُعْطی هذا مِنْ حَسَناته، وهذا من حسناته، فإنْ فَنِیَتْ حسَناتُه قَبْلَ أنْ یَقْضِیَ ما علیه؛ أُخِذ مِنْ خَطایاهُم فطُرِحَتْ علیه، ثُمَّ طُرِحَ فی النارِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ہم میں سے مفلس وہ ہے جس کے پاس درہم اور مال و متاع نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا وہ امتی مفلس ہے جو روز قیامت (اپنے نامہ اعمال میں) نماز، روزہ اور زکوٰۃ (جیسے اعمال) لائے گا۔ لیکن اس نے جسے گالی دی ہو گی، جس کا مال ناجائز طریقے سے کھایا ہو گا، جس کا ناحق خون بہایا ہو گا، جس پر تہمت لگائی ہو گی اور جسے (بغیر کسی وجہ کے) مارا ہو گا یہ سب (اپنا حق لینے) آ جائیں گے، ان میں سے ہر ایک کو اس (زیادتی کرنے والے) کی نیکیاں دی جائیں گی اور اگر حق لینے والے باقی ہوں گے لیکن نیکیاں ختم ہو چکی ہوں گی تو ان حقداروں کے گناہ اس کے ذمہ ڈال کر اسے جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2581، جامع الترمذی: 2418]

1419 حدیث: عن أبی هریرة رضی الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((أتدرونَ ما الغیبَةُ؟)). قالوا: اللّٰه ورسولُه أعْلَمُ. قال:((ذِکْرُكَ أخاكَ بما یَکْرَهُ)). قیلَ: أفَرأیْتَ إنْ کان فی أخی ما أقولُ؟ قال:((إنْ کان

فيه ما تقولُ فقدِ اغْتَبْتَه ، وإنْ لَمْ يكُنْ فيه ما تقولُ فقد بَهَتَّه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام عرض کرنے لگے۔اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا اپنے بھائی کا ایسے انداز میں ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔'' کہا گیا: جو بات میں کہہ رہا ہوں اگر وہ میرے بھائی میں (فی الواقع) ہو؟ (تو وہ بھی غیبت ہوگی؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر اس میں وہ بات موجود ہو اور تم وہ بات کہو تب ہی تو غیبت ہے، اگر تم کوئی ایسی بات کہو جو اس میں نہ ہو تو پھر تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔'' [صحیح۔ صحيح مسلم: 2589، سنن أبي داؤد: 4874، جامع الترمذي: 1934]

1420 حدیث نبوی عن ابن عمر رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ اللهِ ﷺ يقول: ((مَنْ قالَ في مؤمنٍ ما ليسَ فيه: أسْكَنَهُ اللهُ رَدْغَةَ الخَبال، حتّى يَخْرُجَ مِمّا قالَ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا جس نے کسی مومن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تھی تو اللہ اسے جہنمیوں کی پیپ میں ڈالے گا (وہ اسی کا مستحق رہے گا) حتیٰ کہ اپنی بات سے باز آ جائے (یا جب تک وہ اس جرم کی سزا پوری نہیں کر لیتا)۔

[صحیح۔ صحيح مسلم: 2589، سنن أبي داؤد: 4874، جامع الترمذي: 1934]

1421 حدیث نبوی عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((خمسٌ ليس لهنّ كفارةٌ : الشكُّ باللّه، وقتلُ النفسِ بغيرِ حقّ، وبَهْتُ مؤمنٍ، والفرارُ من الزحفِ، ويَمِيْنٌ صابرةٌ يَقْتَطِعُ بها مالاً بغير حقٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ گناہ ایسے ہیں کہ جن کا کوئی چیز کفارہ نہیں بن سکتی ① اللہ کے بارے میں شک کرنا ② ناحق کسی جان کو مارنا ③ کسی مؤمن پر بہتان لگانا ④ جہاد سے پیٹھ پھیر کر فرار ہونا ⑤ جھوٹی قسم سے لوگوں کا ناحق مال ہڑپ کرنا۔

[حسن لغیرہ۔ مسند احمد: 362/2]

1422 حدیث نبوی عن أسماءَ بنتِ يزيد رضي الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: ((من ذَبَّ عن عِرْضِ أخيه

بالغَيبة؛ كان حقًا على الله أنْ يعتقه من النار)).

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ نے اس آدمی کو جہنم سے آزاد کرنا اپنے ذمہ لے لیا ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند احمد: 461/6، ابن أبی الدنیا : 102، والطبرانی فی الکبیر: 443/24]

19- بھلائی اور خیر کی بات کے علاوہ خاموش رہنے کی ترغیب اور زیادہ بولنے کی ممانعت

1423 عن أبي موسى رضى الله عنه قال: قلتُ: يا رسولَ الله! أيُّ المسلمينَ أفْضَلُ؟ قال: ((مَنْ سَلِمَ المسلمون مِنْ لِسانِه ويدِه)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مسلمانوں میں سے کونسا مسلمان سب سے بہتر ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ (کی تکلیف) سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 11، صحیح مسلم: 42، جامع الترمذی:5204، سنن النسائی: 5014]

1424 عن عبدالله بن مسعودٍ رضى الله عنه قال: سألتُ رسولَ الله ﷺ فقلتُ: يا رسولَ الله! أيُّ الأعْمالِ أفْضَلُ؟ قال: ((الصلاةُ على ميقاتِها)). قلتُ: ثُمَّ ماذا يا رسولَ الله؟ قال: ((أنْ يَسْلَم الناسُ مِنْ لِسَانِكَ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو (اوّل) وقت پر ادا کرنا، میں نے عرض کی

اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ تیری زبان سے محفوظ ہو جائیں۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 4، طبرانی فی الکبیر: 23/10]

1425 عن البراء بن عازبٍ رضي الله عنه قال : **جاء أعْرابيٌّ إلى رسول الله ﷺ فقال :يا رسولَ الله ! عِلّمني عمَلاً يُدخِلني الجنَّةَ.** قال: ((**إنْ كنتَ أقْصَرْتَ الخُطْبَةَ لقد أعْرَضْتَ المسْألَةَ ،أعْتِقِ النَّسمَةَ ، وفُكَّ الرقَبَةَ**)). قال :أليْسَتا واحِدَةً ؟ قال :((**لا ، عِتْقُ النّسمه أنْ تَفَرَّدَ بعتقِها ، وفكُّ الرَّقَبةِ أنْ تُعطى في ثَمنِها ، والمنْحَةُ الوكوفُ ، والفَيْءُ على ذي الرحِمِ القاطعِ ، فإنْ لَمْ تُطِقْ ذلِكَ فأطْعِمِ الجائعَ وَاسْقِ الظمْآنَ ، وأْمُرْ بالمعروفِ ، وانْهَ عنِ المنكرِ ، فإنْ لَمْ تُطِقْ ذلك ؛فكُفَّ لِسانَكَ الا عَنْ خَيْرٍ**)).

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیں کہ جس پر عمل کر کے میں جنت میں داخل ہو جاؤں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے مختصر لفظوں میں بڑی بات پوچھی ہے غلام کو آزاد کرو اور غلام کی گردن چھڑاؤ، اس نے عرض کی کیا دونوں باتیں ایک نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں، بلکہ پہلی بات کا مطلب یہ ہے کہ تم خود اکیلے تنہا پورے غلام کو آزاد کر دو اور دوسری بات کا مطلب یہ ہے کہ (تم پورا غلام آزاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تو) اس کی آزادی میں کچھ قیمت دے کر (مدد کر دو) اور دودھ والی اونٹنی یا بکری کسی کو دے دو اور وہ رشتہ دار جو تم سے تعلق توڑے تم اس پر احسان کرو (ہدیہ وغیرہ دو) اگر اس کی طاقت نہیں رکھتے تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور پیاسے کو پانی پلاؤ اور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو۔ اگر اس کی (بھی) طاقت نہیں رکھتے تو اپنی زبان کو روکے رکھو، خیر کی بات کے سوا کچھ زبان سے نہ نکالو۔

[صحیح۔ مسند أحمد:299/4، صحیح ابن حبان:375، بیهقی فی الشعب: 4335]

1426 عن عقبة بن عامرٍ رضی الله عنه قال: **قلتُ :يارسولَ الله ! ما النجاةُ ؟ قال :((أمْسكْ عليكَ لِسانَكَ، ولْيَسَعْكَ بيتُكَ، وابْكِ على خطيئَتِكَ))**.

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! نجات کا راستہ کیا ہے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی زبان قابو میں رکھ، اپنا فارغ وقت گھر میں گذار اور اپنے گناہوں پر (توبہ کرتے ہوئے) آنسو بہا۔ [صحيح لغيره۔ سنن أبى داوٗد: 4343، جامع الترمذی: 2406]

1427 حدیث نبوی: عن ثوبان رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسولُ اللّٰہ ﷺ: ((طوبی لمنْ مَلَكَ لِسَانَهُ، وَوَسِعَهُ بیتُه ، وبَکی علی خَطِیْئَتِه)).

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص بڑا ہی خوش نصیب ہے جس نے اپنی زبان کو قابو میں رکھا، اپنا فارغ وقت گھر میں گذارا اور اپنی خطاؤں پر (توبہ کرتے ہوئے) آنسو بہائے۔

[حسن لغيره۔ طبرانی فی الأوسط: 2361، وفی الصغير: 212]

1428 حدیث نبوی: عن سهل بن سعدٍ رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسولُ اللّٰہ ﷺ: ((مَنْ یَضْمَنْ لی مابَیْنَ لَحْیَیْهِ وما بین رِجْلَیْهِ ؛ أضْمَنْ لَهُ الجَنَّةَ)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھے اپنی زبان اور شرم گاہ (کے درست استعمال) کی ضمانت دیتا ہے میں اسے جنت (ملنے) کی ضمانت دیتا ہوں۔

[صحيح۔ صحيح البخاری: 6474، جامع الترمذی: 2408]

1429 حدیث نبوی: (عن سفیان بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ) قال: قلتُ: یا رسولَ اللّٰہ! أیَّ شیْءٍ أتقی؟ فأشارَ بیدِہ إلی لِسانِه.

سیدنا سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں کس چیز (کے شر) سے زیادہ بچوں؟ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اس کے فضول استعمال سے بچ۔ [صحيح۔ ابو الشيخ ابن حيان فی (الثواب)]

1430 حدیث نبوی: عن الحارث بن هشامٍ رضی اللّٰہ عنہ أنه قال لِرَسولِ اللّٰہ ﷺ: أخْبِرْنی بأمْرٍ أعْتَصِمُ به. فقالَ رسول اللّٰہ ﷺ: ((امْلِكْ هذا)). وأشارَ إلی لسانِه.

سیدنا حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیں کہ جس پر استقامت کے ساتھ قائم رہوں تو رسول اللہ ﷺ نے زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: (بس)

اسے قابو میں رکھے۔[صحیح۔ طبرانی فی الکبیر: 3349]

1431 عن أنسٍ رضی اللہ عنه قال: قال رسولُ اللہ ﷺ : ((لَا يَسْتَقِيمُ إيمانُ عبدٍ حتى يَسْتَقِيمَ قلبُه، ولا يَسْتَقِيمَ قلبُه حتى يَسْتَقِيمَ لِسَانُه ، و لا يدخُلُ الجنَّةَ رجلٌ لا يأْمَنُ جارُهُ بوائِقَهُ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک بندے کا دل درست نہ ہو اس وقت تک اس کا ایمان درست (یعنی کامل) نہیں ہو سکتا، اور جب تک اس کی زبان ٹھیک نہ ہو اس وقت تک اس کا دل درست نہیں ہو سکتا اور جب تک اس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہو اس وقت تک وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔[حسن۔ مسند احمد: 387/1، ابن ابی الدنیا فی رسائلہ: 33]

1432 عن معاذ بن جبلٍ رضی اللہ عنه قال: كنتُ معَ النبيِّ ﷺ في سَفَرٍ، فأصْبَحْتُ يَوْمًا قريبًا منهُ و نحنُ نَسيرُ، فقلتُ: يا رسولَ اللهِ! أخْبِرْنی بِعَمَلٍ يُدْخِلُنی الجنَّةَ ، ويُباعِدُنی مِنَ النارِ؟ قال: ((لقد سَأَلْتَ عن عَظِيمٍ، و إنَّه لَيَسيرٌ على مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ عليه. تَعْبُدُ اللهَ ولا تُشْرِكُ به شَيْئًا، و تقيمُ الصلاةَ ، و تُؤْتی الزكاةَ ، و تصومُ رَمضانَ، و تحجُّ البَيْتَ)). ثُمَّ قال: ((ألا أدُلُّكَ على أبْوابِ الخَيْرِ؟)). قلتُ: بَلى يا رسولَ اللهِ! قال: ((الصومُ جُنَّةٌ، والصَدقَةُ تطْفِیءُ الخَطيئَةَ كما يُطْفِیءُ الماءُ النارَ، وصلاةُ الرجُلِ مِنْ جوفِ اللَّيْلِ)). ثُمَّ تَلا قَوْلَهُ: ﴿تَتَجا فَى جُنُوبُهم عَنِ المَضاجِعِ﴾ حتَّى بَلَغَ ﴿يَعْمَلُوْنَ﴾، ثُمَّ قالَ: ((ألا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الأمْرِ و عَمُودِه وذِرْوَةِ سَنامِهِ؟)). قلْتُ: بَلى يا رسولَ اللهِ! قال: ((رأسُ الأمْرِ الإسْلامُ، وعَمودُهُ الصلاةُ، وذِرْوَةُ سَنامِهِ الجِهادُ)). ثُمَّ قالَ: ((ألا أخْبِرُكَ بِمَلاكِ ذلكَ كُلِّه؟)). قلتُ: بَلى يارسولَ اللهِ! قال: ((كُفَّ عليكَ هذا)). وأشارَ إلى لسانِهِ. قلتُ: يا نَبِيَّ اللهِ! وإنَّا لمُؤاخَذُونَ بِما نَتكلَّمُ بِهِ؟ قال: ((ثَكِلَتْكَ أمُّكَ، وهل يَكُبُّ الناسَ فی النارِ على وُجُوهِهِمْ – أو قالَ: على مَناخِرِهِمْ – إلا حَصائِدُ ألْسِنَتِهِمْ؟)). ورواه الطبرانی مختصرا قال: يا رسولَ اللہ ! أكلُّما نتكلَّمُ به يُكتَبُ علينا؟ قال: ((ثكلَتْكَ أمُّكَ، وهل يكبُّ الناسَ على مناخِرِهمْ فی النارِ إلا حَصائدُ ألْسِنَتِهِمْ؟ إنَّك لنْ تزالَ سالمًا ما سكَتَّ فإذا تكلَّمْتَ كُتِبَ لك أو عليك)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا چلتے چلتے ایک صبح مجھے

رسول اللہ ﷺ کے قریب ہونے کا موقع ملا۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جہنم سے دور کردے اور جنت میں لے جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اے معاذ رضی اللہ عنہ!) تو نے بہت بڑے مسئلہ کے متعلق سوال کیا ہے لیکن جس کے لیے اللہ تعالیٰ اسے آسان کردے اس کے لیے یہ انتہائی آسان ہے۔ تو ایک اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز کو قائم کر، زکوۃ کو ادا کر، رمضان المبارک کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھے خیر کے دروازے نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ: تو رسول ﷺ نے فرمایا روزہ ڈھال (یعنی گناہوں سے بچاتا) ہے۔ اور صدقہ خطاؤں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اور رات کی گھڑی میں نماز پڑھنا بھی خیر کا دروازہ ہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں تمام معاملات کی اصل، اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتلائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمام معاملات کی اصل دین اسلام ہے اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی چوٹی جہاد فی سبیل اللہ ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں ان سب چیزوں کا خلاصہ اور نچوڑ نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتلائیں تو آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اس کو قابو میں رکھ۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی ﷺ! ہم جو کلام کرتے ہیں کیا اس پر بھی ہماری پکڑ ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ لوگ جہنم میں اپنی زبانوں کے غلط استعمال کی وجہ سے ہی ڈالے جائیں گے۔

ایک روایت میں ہے انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہماری زبان سے نکلنے والی ہر بات لکھی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیری ماں تجھے گم پائے لوگوں کو اوندھے منہ جہنم میں گرانے والی ان کی زبان سے نکلنے والی غلط باتوں کے علاوہ اور کون سی چیز ہوگی؟ (نیز ارشاد فرمایا:) اے معاذ! جب تک تو چپ رہے گا خیر و عافیت میں رہے گا۔ لیکن تو جب بھی بولے گا وہ تیری کہی ہوئی بات یا تو تیرے لیے اجر و ثواب کا باعث ہوگی یا تیرے خلاف بطور گواہی ہوگی۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد :231/5 ، جامع الترمذی :2616، سنن ابن ماجہ :3973، الطبرانی فی الکبیر: 73/20]

1433 عن أسود بن أصرم رضی اللّٰہ عنہ قال: قلتُ: یا رسولَ اللّٰہ! أوصِنی قال: ((تَمْلِكُ یَدَكَ)) قال: قلتُ: فما أمْلِكُ إذا لَمْ أمْلِكْ یَدی؟ قال: ((تَملِكُ لِسانَكَ)). قال: قلتُ: فماذا أمْلِكُ إذا لمْ أمْلِكْ لِسانی؟ قال: ((لا تبسُطْ یَدكَ إلا إلی خیرٍ، فلا تقُلْ بِلسانِكَ إلّا مَعْروفًا)).

سیدنا اسود بن اصرم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی نصیحت فرما دیجئے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ دے، انہوں نے عرض کی: اگر میرا ہاتھ قابو میں نہ رہے تو کسے قابو میں رکھوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (پھر) تو اپنی زبان کو قابو میں رکھ، انہوں نے عرض کی: اگر میں اپنی زبان کو قابو میں نہ رکھ سکوں تو کس چیز کو قابو میں رکھوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تو اپنے ہاتھ کو بھلائی اور خیر کے کام میں مصروف رکھ اور زبان سے اچھی اور بھلی بات کے علاوہ اور کچھ نہ بول۔

[صحیح۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت: 5، طبرانی فی الکبیر: 257/1، بیھقی فی الشعب: 493]

1434 عن أبی ذرّ رضی اللّٰہ عنہ قال: قلت: یا رسول اللّٰہ! أوصنی. قال: ((أوصیك بتقوی اللّٰہ؛ فإنها زین لأمرك كله)). قلت: یا رسول اللّٰہ! زدنی. قال: علیك بتلاوۃ القرآن، و ذكر اللّٰہ عزوجل؛ فإنه ذكر لك فی السماء، و نور لك فی الأرض)). قلت: یا رسول اللّٰہ! زدنی. قال: ((وإیاك وكثرةَ الضحكِ، فإنه یمیتُ القلبَ، ویُذْهِبُ بنورِ الوجه)). قلت: زدنی، قال: ((قل الحق وإن كان مراً)). قلت: زدنی. قال: ((لا تخف فی اللّٰہ لومة لائم)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کچھ نصیحت فرمائیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمام امور کی بنیاد اور جڑ ہے میں نے عرض کی: کچھ اور بھی اضافہ فرما دیجئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تلاوتِ قرآن اور اللہ کے ذکر کا اہتمام کر کہ یہ دنیا میں نور ہے اور آسمان میں (ثواب کا) ذخیرہ ہے، میں نے اور اضافہ چاہا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچ کیونکہ اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے، اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے، میں نے اور اضافہ کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ حق بات کہہ اگر چہ وہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو میں نے اور نصیحت کرنے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی اطاعت کے بارے میں کسی کی ملامت سے مت

گھبرا۔ [صحیح لغیرہ: صحیح ابن حبان: 361، مستدرك حاكم: 597/2، مسند احمد: 159/5]

1435 عن معاذٍ رضی اللہ عنه؛ أنّه قال: يا رسولَ الله ! أوْصِني. قال: ((اعْبُدِ الله كأنّكَ تراهُ، واعْدُدْ نفْسَك في المَوْتى، وإنْ شئْتَ أنبأتُكَ بما هو أمْلَكُ بكَ مِنْ هذا كُلِّهِ؟)). قال: ((هذا)). وأشارَ بيدِهِ إلى لِسانِه.

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی نصیحت ہی فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت اس طرح کر گویا کہ تو اللہ کو دیکھ رہا ہے، اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کر (یعنی لمبی امیدیں نہ لگا) اور اگر تو چاہے تو میں تجھے بتا نہ دوں کہ کس چیز کو ان تمام چیزوں سے زیادہ قابو میں رکھنا ضروری ہے؟ پھر آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: وہ یہ ہے (یعنی زبان کی آفتیں سب سے خطرناک ہیں)۔[حسن لغیرہ۔ ابن أبی الدنیا فی الصمت: 22]

1436 عن أبي سعيدٍ الخدريِّ رضی اللہ عنه رفعه قال: ((إذا أصبحَ ابن آدمَ فإنَّ الأعْضاءَ كلَّها تُكَفِّرِ اللِّسَانَ فتقولُ: اتّقِ الله فينا، فإنّما نحنُ بِكَ، فإنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنا، وإنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنا)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان جب بھی صبح کرتا ہے تو جسم کے سارے اعضاء زبان سے عرض کرتے ہیں: (تجھے اللہ کا واسطہ) ہمارے معاملہ میں اللہ سے ڈر، کیونکہ ہمارا معاملہ تیرے ساتھ ہی جوڑ دیا گیا ہے چنانچہ اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ہی ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑے ہو جائیں گے (پھر تیری غلطی اور جھوٹ وغیرہ کی سزا ہم سب کو ملے گی)۔

[حسن۔ جامع الترمذی: 2407، ابن ابی الدنیا فی الصمت: 12]

1437 عن أبي وائلٍ عن عبدالله: أنّه ارْتقى الصَّفا، فأخذَ بِلسَانِه فقال: يا لسانُ! قُلْ خيرًا تَغْنَمْ، واسْكُتْ عنْ شرٍ تَسْلَمْ، مِن قَبْلِ أنْ تَنْدَمَ. ثُمّ قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((أكثرُ خطايا ابْنِ آدَمَ في لِسانه)).

ابووائل بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ صفا پہاڑی پر چڑھے اور اپنی زبان کو پکڑ کر کہنے لگے: اے زبان! اچھا بول ہی بولا کر فائدہ میں رہے گی، بری بات کہنے پر شرمندگی اٹھانے سے پہلے بہتر ہے کہ خاموشی اختیار کر

(یعنی مصیبت سے) بچی رہے گی، پھر فرمانے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: انسان کی زیادہ تر غلطیاں بے قابو زبان کا نتیجہ ہیں۔[صحیح۔ الطبرانی فی الکبیر: 10446]

1438 عن أسلَمَ: أنَّ عمَر دخَل يومًا علی أبی بكرٍ الصِّديقِ رضی اللّٰه عنهما ، وهو يجْبذُ لِسانَهُ! فقال عمر: مه ! غَفَر الله لكَ. فقال له أبو بكرٍ: إنَّ هذا أوْرَدَنی المَوارِدِ. وفی لفظ للبیهقی: قال: إنَّ هذا أوْرَدنی المَوَارِدِ، إنَّ رسول اللّٰه ﷺ قال: ((ليسَ شیْءٌ مِنَ الجَسدِ إلا يشكو ذَرَبَ اللِّسانِ علی حِدَّتِهِ)).

سیدنا اسلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن عمر فاروق رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو کیا دیکھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی زبان کو پکڑ کر کھینچ رہے ہیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ آپ کو معاف فرمائے یہ کیا کر رہے ہیں؟ زبان کو چھوڑ دیجیے: ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے بے شک (قریب تھا کہ) یہی زبان مجھے ہلاکت میں ڈال دیتی۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسم کا کوئی بھی حصہ ایسا نہیں کہ جو زبان کی بدکلامی کی شکایت نہ کرتا ہو۔[صحیح۔ مالك فی المؤطا: 988/2، ابن ابی الدنیا فی الصمت: 13، بیهقی فی الشعب: 4947]

1439 عن ابن عمرٍو رضی اللّٰه عنهما ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((مَنْ صَمتَ نَجا)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے خاموشی اختیار کی وہ نجات پا گیا۔[صحیح۔ جامع الترمذی: 2501، طبرانی فی الأوسط: 1954]

1440 عن أبی هريرة رضی الله عنه ؛ أنَّه سمعَ النبیَّ ﷺ يقول: ((إنَّ العبدَ لَيتَكلَّمُ بالكَلِمَةِ ما يَتَبيَّنُ فيها؛ يَزِلُّ بها فی النارِ أبْعَدَ ما بينَ المشْرِقِ والمغْرِبِ)). وفی رواية: ((إنَّ الرجلَ لَيتكلَّمُ بالكَلِمَةِ لا يَرى بها بأسًا؛ يَهْوِی بها سَبْعينَ خَرِيفًا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی مکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: انسان کبھی کبھار بغیر سوچے سمجھے اپنی زبان سے ایسی بات نکال دیتا ہے کہ جس کے نتیجہ میں مشرق اور مغرب کے درمیان طویل فاصلہ کے برابر جہنم میں جا گرتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان بعض اوقات کسی بات کو معمولی سمجھ کر زبان سے نکال دیتا ہے لیکن اس بدکلامی کے نتیجے میں وہ ستر سال کی مسافت کے برابر

جہنم کی گہرائی میں جا گرتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 6477، صحیح مسلم: 2988، سنن ابن ماجه: 3970، جامع الترمذی: 2341]

1441 عن أنس بن مالكٍ رضى الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((**ألا هل عسى رجلٌ منكم أنْ يتكلَّم بالكَلِمَةِ يُضْحِكُ بها القوْمَ؛ فيَسْقُطُ بها أبْعدَ مِنَ السماءِ، ألا عَسى رجلٌ يتكلّمُ بالكَلِمَةِ يُضحِكُ بها أصْحابَهُ ؛ فيَسْخَطُ الله بها عليهِ ؛ لا يَرْضَى عنه حَتَّى يُدْخِلَهُ النارَ**)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی دوسروں کو ہنسانے کے لیے اپنی زبان سے ایسی بات کہہ دے کہ جس کے نتیجہ میں اسے زمین و آسمان کے درمیانی فاصلہ کے برابر جہنم میں پھینک دیا جائے۔ خبردار! ممکن ہے کہ کوئی آدمی دوسروں کو ہنسانے کے لیے اپنی زبان سے ایسی (نامناسب یا جھوٹی) بات کہہ دے کہ جس پر اللہ سخت ناراض ہو جائے اور اسے جہنم میں داخل کر دے۔ [حسن۔ ابو شیخ]

1442 عن بلال بن الحارث المزنى رضى الله ؛ أن رسولَ الله ﷺ قال: ((**إنَّ الرجلَ لَيتكَلَّمُ بالكَلِمَةِ مِنْ رِضْوانِ الله ما كانَ يَظُنُّ أنْ تَبْلُغَ ما بلَغتْ، يكتُبُ الله تعالى لهُ بها رِضْوانَهُ إلى يوم يَلْقاهُ، وإنَّ الرجلَ ليتكَلَّمُ بالكَلِمَةِ مِنْ سخَطِ الله ما كان يظُنُّ أنْ تبلُغَ ما بلغَتْ، يكْتبُ الله له بها سخَطهُ إلى يومِ يَلْقاهُ**)).

سیدنا بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً انسان بعض اوقات اللہ کو راضی کرنے والی ایسی بات اپنی زبان سے کہہ دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے اس سے راضی و خوش ہو جاتا ہے لیکن کہنے والے کو اس بات کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہوتا اور انسان بعض اوقات اللہ کو ناراض کرنے والی ایسی بات زبان سے نکال دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے لیے ناراض رہنے کا فیصلہ لکھوا دیتا ہے جبکہ کہنے والا اپنی بات کو معمولی سمجھ کر بول دیتا ہے۔ [حسن۔ مالك في المؤطا: 985/2، جامع الترمذی: 2319، المستدرك للحاكم: 45/1، سنن ابن ماجه: 3969، صحيح ابن حبان: 287]

1443 عن المغيرة بن شعبة رضى الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((**إنَّ الله كرِهَ لكم**

ثلاثًا: قيلَ وقالَ ، وإضاعَةَ المالِ، وكثْرةَ السُّؤالِ)).

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو ناپسند کیا ہے ① بے فائدہ قصے کہانیاں اور بات چیت ② مال کو ضائع کرنا ③ (بغیر کسی ضرورت کے) کثرت سے سوال کرنا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 1477، صحیح مسلم: 593، صحیح ابن حبان: 5690]

1444 عن أبي هريرة رضى الله عنه قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((مِنْ حُسْنِ إسْلامِ المرْءِ تركُهُ مالا يَعْنيهِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کے اسلام کی خوبی اور بہتری فضول اور بے مقصد باتوں اور کاموں کو چھوڑنے میں ہے۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2317]

1445 روی ابن أبي الدنيا و أبو يعلى عن أنسٍ قال: ((استشهد رجلٌ منا يوم أحُدٍ ، فوجد على بطنه صخرة مربوطةٌ من الجوع، فمسحت أمُّه التراب عن وجهه وقال: هنيئًا لك يا بني الجنةَ! فقال النبيُّ ﷺ: ((ما يدريك ؟!لعله كان يتكلم فيما لا يعنيه ، ويمنع مالا يضرُّه)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص غزوہ احد میں شہید کر دیا گیا اس حال میں کہ اس کے پیٹ پر بھوک کی وجہ سے ایک پتھر بندھا ہوا تھا، اس کی والدہ نے اس کے چہرے سے مٹی صاف کرتے ہوئے کہا: اے میرے بیٹے! تیرے لیے جنت کی خوشخبری ہے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اس کا جنتی ہونا) تجھے کیسے معلوم ہوا؟ ہوسکتا ہے کہ یہ فضول اور بے مقصد باتیں کرتا ہو یا ایسی چیز لوگوں کو دینے سے انکار کر دیتا ہو کہ جس کے دینے میں اس کا کوئی نقصان بھی نہ تھا۔ (یعنی ضرورت کے استعمال کی معمولی چیزیں)۔

[حسن لغیرہ۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت: 109، مسند ابی یعلی الموصلی: 4017]

20- حسد کی ممانعت اور سینہ کو حسد و بغض سے پاک رکھنے کی فضیلت

1446 عن أبي هريرة رضى الله عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((إيّاكُمْ والظنَّ ، فإنَّ الظنَّ أكذبُ الحديثِ، ولا تحسسوا، ولا تَجَسَّسوا، ولا تَنافَسُوا، ولا تَحاسَدُوا، ولا تَباغَضُوا، ولا تَدابَروا، وكونوا عبادَ اللّٰه إخْوانًا كما أمَرَكُمْ. المسْلِمُ أخو المسلِمِ، لا يظْلمُه ، ولا يَخْذُلُه، ولا يَحْقِرُه ، التقوى هٰهُنا، التقْوى هٰهُنا ، التقْوى هَهُنا ويشيرُ إلى صدْره . [ثلاث مرات]. بِحَسْبِ امْرِىءٍ مِنَ الشرِّ أنْ يَحْقِرَ أخاهُ المسْلِمَ، كلُّ المسلمِ على المسلمِ حَرامٌ دَمُه و عِرْضُهُ وما لُه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے، دوسروں کے عیب ڈھونڈتے مت پھرو اور نہ ہی ایک دوسرے کی جاسوسی کیا کرو، اور دوسروں سے آگے نکلنے کی لالچ مت کیا کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے حسد کیا کرو اور ایک دوسرے کے خلاف دل میں بغض مت رکھو اور نہ ہی (ناراض ہوکر) ایک دوسرے کے طرف پیٹھ پھیر کر چلا کرو، اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو، مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے (لہٰذا) نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ ہی اسے رسوا کرے، اور نہ ہی اپنے مسلمان بھائی کو اپنے سے حقیر سمجھے، پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے۔ (پھر فرمایا:) کسی آدمی کے لیے اتنی برائی ہی (ہلاک ہونے کے لیے) کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، (خبردار!) ہر مسلمان کی جان، عزت اور مال دوسرے مسلمانوں کے لئے قابل احترام ہے۔ [صحيح- مالك فی المؤطا: 908/2، صحيح البخارى: 6064، صحيح مسلم: 2563, 2564، سنن أبى داوٗد:4918، جامع الترمذى: 1988]

1447 (عن أبي هريرة رضى الله عنه) أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((لا يَجْتَمِعُ في جوفِ عبدٍ غُبارٌ في سبيل اللّٰه وفَيْحُ جهنَّمَ ، ولا يجتَمِعُ في جوفِ عبدٍ الايمانُ والحَسدُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی کے پیٹ میں اللہ کی راہ میں

پڑنے والا غبار (مٹی وغیرہ) اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کسی آدمی کے دل میں ایمان اور حسد اکٹھے ہو سکتے ہیں (یعنی یا ایمان ہوگا یا حسد)۔[حسن۔ صحیح ابن حبان: 4587، بیهقی فی الشعب: 6609]

1448 عن ضمرة بن ثعلبة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : ((**لايزالُ الناسُ بخيرٍ ما لَمْ يَتَحاسَدُوا**)).

سیدنا ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ جب تک ایک دوسرے سے حسد نہیں کرنے لگیں گے بھلائی اور خیر کی زندگی بسر کریں گے (کیونکہ حسد اور بھلائی اکٹھے نہیں ہو سکتے)۔

[صحیح۔ طبرانی فی الکبیر: 369/8]

1449 عن [ابن] الزبير رضی الله عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((**دبَّ إليكم داءُ الأمَمِ قبلَكُم : الحسَدُ والبَغْضاءُ ، والبغْضَاءُ هي الحالِقَةُ ، أما إنّي لا أقولُ :تَحلِقُ الشعرَ ، ولكنِ تحلق الدينَ**)).

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سابقہ امتوں کی خطرناک برائیاں تم میں آہستہ آہستہ سرایت کر جائیں گی (مثلاً) بغض اور حسد، اور بغض مونڈ کر رکھ دیتا ہے، بالوں کو نہیں بلکہ یہ دین کو مونڈ کر رکھ دیتا ہے۔[حسن لغیرہ۔ البزار کشف الاستار: 2002]

1450 عن عبدِاللّٰه بن عَمرٍو رضی اللّٰه عنهما قال: قيلَ: يا رسولَ اللّٰه! **أيُّ الناسِ أفضَلُ؟ قال:((كلُّ مَخْمومِ القلْبِ، صدوقِ اللِّسانِ)) قالوا: (صدوقُ اللِّسانِ) نَعرِفُه ، فما (مَخْمومُ القَلْبِ)؟ قال: ((هو التقيُّ النقيُّ، لا إثْمَ فيه ، ولا بَغْيَ، ولا غِلَّ، ولا حَسَد**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں سے سب سے بہتر اور اچھا کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر وہ ہیں جو مخموم القلب اور زبان کے سچے ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: زبان کے سچے کو تو ہم پہچانتے ہیں (یعنی سچ بولنے والا) لیکن مخموم القلب کسے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد وہ شخص ہے جو پرہیزگار، اور پاکیزگی اختیار کرنے والا ہو، نہ گناہ کے قریب جائے اور نہ ہی سرکشی کرنے والا ہو، نہ دل میں بغض رکھے اور نہ ہی دوسروں سے حسد کرنے والا ہو۔[صحیح۔ سنن ابن ماجه: 4216، بیهقی فی الشعب: 6604]

21-عاجزی وانکساری اختیار کرنے کی ترغیب اور تکبر، خود پسندی اور فخر وغیرہ کرنے پر وعید

1451 حدیث نبوی عن عياضِ بن حمارٍ رضى الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ ((إنَّ اللّٰه أوْحى إليَّ أنْ تَواضَعوا ؛ حتّى لايَفْخَر أحَدٌ على أحَدٍ ، ولا يَبغي أحَدٌ على أحَدٍ)).

سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ تواضع اور انکساری اختیار کرو حتیٰ کہ کوئی کسی پر ظلم وزیادتی نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر فخر کرے۔

[صحيح لغيره۔ صحيح مسلم: 2865، سنن أبي داؤد: 4895، سنن ابن ماجه: 4214]

1452 حدیث نبوی عن أبي هريرة رضى الله عنه ؛ أنّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((ما نَقصتْ صدقَةٌ مِنْ مالٍ، وما زَادَ اللّٰه عبْداً بِعَفْوٍ إلا عِزّا ، وما تَواضَع أحَدٌ للّٰه إلا رفَعَهُ اللّٰه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور جو شخص اللہ کی رضا کے لئے دوسرے کو معاف کردے تو اللہ اس کی عزت اور وقار میں اضافہ فرما دیتا ہے اور جو بھی اللہ کے لیے عاجزی اور انکساری اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا مقام ومرتبہ بلند فرما دیتا ہے۔

[صحيح۔ صحيح مسلم: 2588، جامع الترمذي: 2029]

1453 حدیث نبوی عن ثوبانَ رضى الله عنه قال: قالَ رسولُ اللّٰه ﷺ: ((مَنْ ماتَ وهو بريءٌ مِنَ الكِبْرِ والغُلولِ والدَّيْنِ دخَلَ الجَنّةَ))

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی روح جسم سے اس حال میں جدا ہوئی کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ① خیانت ② قرض ③ تکبر۔

[صحيح۔ جامع الترمذي:1572، سنن ابن ماجه: ، مستدرك حاكم: 26/2]

1454 حدیث نبوی عن ابنِ عبّاسٍ رضى الله عنهما عن رسولِ اللّٰه ﷺ قال: ((ما مِنْ آدَميّ إلا في رأْسِه حَكَمَةٌ بيد مَلَكٍ، فإذا تَواضَع قيلَ لِلْمَلَكِ: ارْفَعْ حَكَمَتَهُ ، وإذا تكَبَّر قيلَ لِلْمَلِكِ: ضَعْ حَكَمَتهُ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر انسان کے سر

میں ایک رسی فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے، بندہ جب عاجزی اختیار کرتا ہے تو فرشتہ سے کہا جاتا ہے اس کی رسی (یعنی مقام) کو بلند کر دے اور جب وہ تکبر کرتا ہے تو فرشتہ سے کہا جاتا ہے اس کی رسی (قدر) کو نیچا کر دے۔

[حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر: 12939، مسند البزار: 3582]

1455 عن فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضى الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((**ثلاثةٌ لا تسأل عنهم: رجلٌ نازَعَ الله رِدَاءَهُ، فإنَّ رداءَهُ الكِبْرُ، وإزارَهُ العِزُّ، ورجلٌ فى شكٍّ مِنْ أَمْرِ الله، والقَنوطُ مِنْ رَحْمَتِهِ**)).

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگوں کے متعلق سوال نہ ہی کرتو اچھا ہے ① وہ شخص جس نے اللہ کی چادر کو کھینچا اور اس کی اوپر کی چادر تکبر (یعنی بڑائی) ہے، اور تہبند عزت ہے ② وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں شک میں مبتلا ہو ③ وہ شخص جو اللہ کی رحمت سے ناامید ہو۔

[صحیح۔ طبرانی فی الکبیر: 788/18، صحیح ابن حبان: 4559]

1456 عن حارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رضى الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((**ألا أُخْبِرُكُمْ بأهْلِ النارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مستكبرٍ**)).

سیدنا حارثہ بن وهب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمھیں نہ بتاؤں کہ جہنمی کون ہیں؟ (پھر فرمایا: جہنمی یہ ہیں) سخت مزاج، لالچی و کنجوس اور تکبر کرنے والا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 4918، صحیح مسلم: 2853]

1457 عن سُراقَةَ بن مالكِ بن جُعْشَمٍ رضى الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((**يا سُراقَةُ! ألا أُخْبِرُكَ بأهْلِ الجنَّةِ وأهْلِ النَّارِ؟**)). قلتُ: بَلى يا رسولَ الله! قال: ((**أمَّا أهْلُ النارِ؛ فكُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكبرٍ، وأمَّا أهْلُ الجَنَّةِ؛ فالضُّعفاء المغْلوبونَ**)).

سیدنا سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سراقہ! کیا میں تجھے بتاؤں کہ جنتی اور جہنمی کون ہیں؟ فرماتے ہیں میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتائیے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر سخت مزاج، کنجوس اور متکبر جہنم میں ہوگا۔ جبکہ کمزور اور دنیا میں دبے اور پسے ہوئے لوگ جنت میں ہوں گے (بشرطیکہ ان کے عقائد اور اعمال اسلامی ہوں)۔

[صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر: 152/7، والأوسط: 3181، المستدرك للحاكم: 619/3]

1458 عن أبي هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ ((ثلاثةٌ لا يكلّمُهم الله يَومَ القِيامَةِ ، ولا يزكّيهِمْ، ولا ينظُر إليهِم ، ولهمْ عذابٌ أليمٌ:شيخٌ زانٍ، ومَلِكٌ كَذّابٌ ، وعائلٌ مستَكبِرٌ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین بندے ایسے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ تو کلام کرے گا، نہ ہی انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ① بوڑھا زانی ② جھوٹا بادشاہ ③ تکبر کرنے والا فقیر۔

[صحیح۔ مسلم: 172 ,309]

1459 عن أبي هريرة رضی الله عنه قالَ: قالَ رسول الله ﷺ: ((أربَعةٌ يُبغِضُهُم الله : البيّاعُ الحَلافُ، والفَقيرُ المختَالُ، والشيْخُ الزّاني ، والإمامُ الجائرُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے ① جھوٹی قسم کھا کر چیز فروخت کرنے والا ② تکبر کرنے والا فقیر ③ بڑھاپے میں زنا کرنیوالا ④ ظالم حکمران ۔[حسن۔ سنن النسائی: 2575، صحیح ابن حبان: 5532]

1460 عن أبي سلمة بن عبدالرحمن بن عوف قال: التقى عبدُالله بنُ عُمَر، و عبدُالله بنُ عَمْرو بنِ العاص رضي الله عنهُمْ على المَرْوَةِ، فتَحدّثا، ثُمّ مَضى عبدُالله بنُ عَمْرو، وبَقِيَ عبدُالله بنُ عُمَر يَبْكي، فقال له رجلٌ: ما يُبْكيكَ يا أبا عَبْدِالرّحمنِ؟ قال: هذا – يعني عبدَالله بنَ عَمْرو. زعَم أنّهُ سَمعَ رسولَ الله ﷺ يقولُ: ((مَنْ كانَ في قَلْبِهِ مثقالُ حَبّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ؛ كَبّهُ اللهُ على وجْهِهِ في النارِ)).

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: مروہ (پہاڑی) پر عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم کی ملاقات ہوئی، دونوں کچھ دیر آپس میں گفتگو کرتے رہے پھر عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما چلے گئے لیکن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہیں روتے رہے، ایک شخص نے عرض کی، اے ابوعبدالرحمٰن! کس چیز نے آپ کو رُلایا؟ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے: اس شخص نے مجھے رلا دیا ہے، پھر فرمانے لگے: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا خیال ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر

ہوا اللہ اسے اوندھے منہ جہنم میں گرا دے گا۔[حسن۔ مسند احمد: 215/2]

1461 عن عبدالله بن سلام رضی الله عنه : أنَّه مَرَّ فی السوقِ وعليه حُزْمَةٌ مِنْ حطب ، فقيلَ لَهُ: ما يَحْمِلُكَ على هذا وقد أغْناكَ اللّه عَنْ هذا ؟ قال: أَرَدْتُ أنْ أدْمَغَ الكِبْرَ، سمِعْتُ رسولَ اللّه ﷺ يقولُ: ((لا يدخلُ الجنَّةَ مَنْ فی قلْبِهِ خَرْدَلَةٌ مِنْ كِبْرٍ)). رواه الطبرانی بإسناد حسن، والأصبهانی ؛ إلا أنَّهُ قال: ((مثقالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ)).

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ لکڑیوں کا ایک گٹھا اٹھائے ہوئے بازار سے گزرے، ان سے عرض کی گئی: آپ یہ بوجھ کیوں اٹھائے ہوئے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کو اس مشقت سے بچایا ہوا ہے؟ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تکبر کو خود سے دور کرنا چاہتا ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں نہ جا سکے گا، ایک روایت میں: جس میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ بھی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔[حسن۔ طبرانی: 627]

1462 عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده [عن النبیّ ﷺ] قال: ((يُحْشَرُ المتكبِّرونَ يومَ القِيامَةِ أمْثَالَ الذَرِّ فی صُوَرِ الرجَالِ، يَغْشاهُمُ الذُّلُّ من كُلِّ مكانٍ، فيُساقُون إلى سِجْنٍ فی جهنَّمَ يقالُ له : (بُولَسُ) ، تَعْلوهُمْ نارُ الأنْيارِ ، يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أهْلِ النارِ: طينَةِ الخَبالِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تکبر کرنے والے چیونٹیوں کے برابر انسانوں کی شکل میں اٹھائے جائیں گے، ہر طرف سے ذلت ان پر چھائی ہوگی، جہنم کے (بولس) نامی جیل کی طرف انہیں ہانکا جائے گا، سب سے شدید آگ ان پر (شعلے مارتی ہوئی) اونچی ہوگی، اور انہیں جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔[حسن۔ جامع الترمذی: 2492]

1463 عن عبدالله بن مسعودٍ رضی الله عنه عن النبیّ ﷺ قال: ((لا يدخلُ الجَنَّةَ مَنْ كانَ فی قَلْبِهِ مِثْقالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ)). فقال رجلٌ: إنَّ الرجلَ يُحِبُّ أنْ يكونَ ثَوْبُه حَسناً، و نَعْلُه حَسَناً؟ قال: ((إنَّ اللّه جَميلٌ يحِبُّ الجمَالَ ، الكِبْرُ بَطَرُ الحَقِّ و غَمْطُ الناسِ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر

ہو اوہ جنت میں نہیں جا سکے گا، ایک شخص نے عرض کی: ایک آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اور جوتے اچھے ہوں (کیا یہ بھی تکبر ہے)؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ انتہائی خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے: تکبر یہ ہے کہ حق کا انکار کیا جائے اور لوگوں کو حقیر اور کم تر سمجھا جائے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 91، جامع الترمذی: 1999، المستدرك للحاكم: 26/1]

1464 عن أبی هريرة رضی الله عنه ؛ أنَّ رسولَ اللهِ ﷺ قال: ((بَيْنَما رجلٌ يمشی فی حُلَّةٍ تُعْجِبُه نَفْسُه، مُرَجِّلٌ رأسَه يَخْتالُ فی مِشْيَتِه ، إذْ خسَفَ اللّٰهُ بِهِ ، فهو يَتَجَلْجَلُ فی الأرْضِ إلی يَوْمِ القِيامَةِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے قیمتی لباس پہنا اور بالوں کا خوب بناؤ سنگھار کر کے متکبرانہ چال چل رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 5788، صحیح مسلم:2088]

1465 عن أبی هريرة رضی الله عنه ؛ أنَّ النبیَّ ﷺ قال: ((لَيَنْتَهِيَنَّ أقْوامٌ يفْتَخِرونَ بَآبائِهِمُ الَّذين مَاتوا، إنَّما هم فَحْمُ جَهَنَّم ، أو لَيَكونُنَّ أهْوَنَ علی اللّٰهِ مِنَ الجُعَلِ الذی يُدَهْدِهُ الخُرْءَ بأنْفِهِ ، إنَّ اللّٰهَ [قد] أذْهَبَ عنكم عُبِّيَّةَ الجاهِلِيَّةِ وفَخْرَها بالآباءِ، إنَّما هو مؤمِنٌ تَقِیٌّ، و فاجِرٌ شَقِیٌّ، النّاسُ [كلُّهُمْ] بنو آدَمَ ، و آدَمُ خُلِقَ مِنَ التُرابِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''لوگ اپنے ان باپ دادا پر فخر کرنے سے باز آ جائیں جو مر چکے ہیں۔ سوائے اس کے نہیں کہ وہ تو جہنم کا ایندھن ہیں یا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہیں جو اپنے ناک سے گندگی کو ادھر ادھر کرتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانہ جاہلیت کی نخوت اور اپنے باپ دادا پر فخر کرنا اس کو دور کر دیا ہے۔ سوائے اس کے نہیں (اب یہ آدمی) مومن متقی پرہیز گار ہے یا فاجر بد بخت۔ تمام لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا۔ [حسن، صحیح۔ سنن ابی داؤد: 5116، سنن ترمذی:3955]

22- کسی فاسق یا بدعتی کو اے میرے سردار یا اس جیسے اور معزز الفاظ سے پکارنے پر وعید

1466 عن بريدة رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((**لاتقولوا للْمنافِقِ: سَيِّدًا، فإنَّه إنْ يَكُ سَيِّدًا ؛ فقدْ أسْخَطْتُم ربَّكم عزَّوجَلَّ**)).

سیدنا بریدہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی منافق کو ''سید'' (سردار، آقا) کہہ کر مت پکارو، اس لیے کہ اگر وہ سردار ہوا تو تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کر دیا۔

[صحيح۔ سنن أبي داؤد: 4977، والنسائي في عمل اليوم والليلة: 244, 245، المستدرك للحاكم: 311/4]

23- سچ بولنے کی ترغیب اور جھوٹ بولنے پر وعید

1467 عن عبادةَ بنِ الصامتِ رضی اللّٰه عنه؛ أنّ النبيَّ ﷺ قال: ((اضْمَنوا لی سِتًّا مِنْ أنْفُسِكُمْ؛ أضْمَنْ لَكُمُ الجَنَّةَ: اصْدُقوا إذا حَدَّثْتُم، وأوفوا إذا وَعَدْتُم ، وأدُّوا إذا ائْتُمِنْتُم، واحْفَظوا فروجَكُمْ ، وغُضُّوا أبْصارَكُمْ، و كُفُّوا أيْدِيَكُمْ)).

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (اگر) تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ ① بات کرو تو سچ بولو ② وعدہ کرو تو اس کی پاسداری کرو ③ جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اسے ادا کرو ④ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو ⑤ اپنی نگاہوں کو (نامحرم عورتوں کے سامنے) جھکائے رکھو ⑥ اور اپنے ہاتھوں کو (ظلم وستم وغیرہ سے) بچائے رکھو۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند احمد: 323/5، صحیح ابن حبان: 271، مستدرك حاكم 358/4]

1468 عن أبی أمامة رضی اللّٰه عنه أنّ النبيَّ ﷺ قال: ((أنا زعيمٌ ببَيْتٍ فی وَسَطِ الجنّةِ لِمَنْ تَرك الكَذِبَ وإنْ كان مازِحًا)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بطور ہنسی مذاق میں بھی جھوٹ چھوڑ دیا میں اسے جنت کے درمیان میں ایک عالیشان محل ملنے کی ضمانت دیتا ہوں۔

[حسن لغیرہ۔ بیھقی فی الشعب: 8017، سنن أبی داوٗد:4800، جامع الترمذی: 1993، سنن ابن ماجه: 51]

1469 عن عبدالرحمن بن الحارث عن أبی قُرادٍ السلَميّ رضی اللّٰه عنه قال: كنّا عندَالنبيّ ﷺ فدَعا بِطَهورٍ، فَغَمس يَدَه فَتَوضَّأَ ، فتتبَّعناهُ فَحَسوْنَاهُ، فقال النبيُّ ﷺ :(ما حَمَلَكُمْ على ما فَعَلْتُمْ؟)). قلنا: حُبُّ اللّٰه و رسولِهِ. قال: ((فإنْ أحْبَبْتُمْ أنْ يُحِبَّكُمُ اللّٰه ورسولُه؛ فأدُّوا إذا ائْتُمِنْتُم، واصْدُقوا إذا حَدَّثْتُم، وأحْسِنوا جِوارَ مَنْ جاوَرَكُمْ)).

ابوقراد السلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے کہ آپ ﷺ نے وضو کے لئے پانی منگوا کر اپنا ہاتھ مبارک اس میں ڈال کر وضو کیا پس ہم نے آپ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا۔ نبی

اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا تمھیں اس کام پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے ہمیں اس کام پر آمادہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ تم سے محبت کریں تو جب تمہارے پاس امانت رکھوائی جائے تو اس کی ادائیگی کرو، اور جب بات کرو تو سچ بولو اور اپنے ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔[حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر: 89/25]

1470 عنْ عبدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ العَاصِ رضیَ اللّٰه عنهما قال: قلنا: يا نَبِيَّ اللّٰه! مَنْ خَيْرُ النَّاسِ؟ قال: ((ذو القَلْبِ المَخْمُوم، واللِّسانِ الصَّادِقِ)). قال: قلنا: يا نبيَّ اللّٰه! قد عرفنا اللِّسَانَ الصادِقَ، فما القلبُ المَخْموم؟ قال: (([هو] التقيُّ النقيُّ؛ الذی لا إِثْمَ فيه، ولا بَغْيَ ولا حَسَدَ)). قال: قلنا: يا رسول اللّٰه! فَمَنْ على أَثَرِهِ؟ قال: ((الذی يَشْنَاءُ الدنيا، ويُحِبُّ الآخِرَةَ)). قلنا: ما نَعْرِفُ هذا فينا إلا رافِعٌ مَوْلَى رسولِ اللّٰه ﷺ، فَمَنْ على أَثَرِهِ؟ قال: ((مؤمِنٌ فی خُلُقٍ حَسَنٍ)). قلنا: أمَّا هذه فإنها فينا.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں سے سب سے بہتر اور اچھا کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر وہ ہیں جو مخموم القلب اور زبان کے سچے ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: زبان کے سچے کو تو ہم پہچانتے ہیں (یعنی سچ بولنے والا) لیکن مخموم القلب کسے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد وہ شخص ہے جو پرہیزگار، اور پاکیزگی اختیار کرنے والا ہو، نہ گناہ کے قریب جائے اور نہ ہی سرکشی کرنے والا ہو، نہ دل میں بغض رکھے اور نہ ہی دوسروں سے حسد کرنے والا ہو۔ ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ اس کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ آدمی جو دنیا سے دشمنی رکھتا ہے اور آخرت سے محبت کرتا ہے۔ ہم نے کہا ہمارے اندر ایسا آدمی تو صرف رسول اللہ ﷺ کا غلام رافع ہی ہے (پھر ہم نے عرض کی) اس کے بعد سب سے بہتر انسان کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ''وہ مومن آدمی جس کا اخلاق بہت عمدہ ہے'' ہم نے عرض کی یہ خصلت تو ہمارے اندر موجود ہے۔[صحیح۔ سنن ابن ماجہ: 4262، بیہقی فی الشعب: 6604]

1471 عن أبی بكرٍ الصديق رضی اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((عليكُمْ بالصدْقِ؛ فإنَّه مَعَ البِرِّ، وهُما فی الجنَّةِ، وإيَّاكُمْ والكَذِبَ؛ فإنَّه مَعَ الفجورِ، وهُما فی النارِ)).

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سچائی کو تھام لو کیونکہ سچ اور نیکی ساتھ ساتھ ہیں اور وہ دونوں جنت میں لے جانے کا سبب ہیں اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ اور گناہ ساتھ ساتھ ہیں اور وہ دونوں جہنم میں لے جانے کا سبب ہے۔[صحيح۔ صحيح ابن حبان: 5704]

1472 عَنْ أنسِ بْنِ مالكٍ رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ اللهِ ﷺ يقول: ((ثلاثٌ مَنْ كُنَّ فيه فهو مُنافِقٌ، وإنْ صامَ و صَلَّى، وحَجَّ واعْتَمَر، وقال: إنِّي مُسْلِمٌ: إذا حدَّثَ كَذَبَ، وإذا وَعَدَ أخْلفَ، وإذا ائتُمِنَ خَانَ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تین چیزیں جس میں ہوں وہ منافق ہے اگرچہ وہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور حج وعمرہ بھی کرے اور اپنے آپ کو مسلمان بھی کہے، ① بات کرے تو جھوٹ بولے ② وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے ③ امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔[حسن لغيره۔ مسند ابى يعلى الموصلى: 4098]

1473 عن أبي هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((لا يُؤْمِنُ العَبْدُ الإيْمانَ كُلَّهُ حتَّى يَتْرُكَ الكَذِبَ في المُزاحَةِ، والمِراءَ وإنْ كانَ صادِقًا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان اس وقت تک پورا مؤمن نہیں بن سکتا جب تک کہ بطور ہنسی مذاق بھی جھوٹ کو نہ چھوڑ دے اور حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا نہ چھوڑ دے۔

[صحيح لغيره۔ مسند أحمد: 352/2، 364، طبرانى فى الأوسط: 5099]

1474 عن عائشة رضى الله عنها قالت: ما كانَ مِنْ خُلُقٍ أبْغَضَ إلى رسولِ الله ﷺ مِنَ الكَذِبِ، ما اطَّلَعَ على أحَدٍ مِنْ ذلك بِشَيْءٍ فيَخْرُجَ مِنْ قَلْبِهِ، حتَّى يَعْلَمَ أنَّه قَدْ أحْدَثَ تَوْبَةً.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بری عادتوں میں سے رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ ناپسند عادت جھوٹ بولنے کی تھی (جھوٹ بولنا آپ ﷺ کو انتہائی ناپسند تھا)، اگر آپ ﷺ کو کسی کے متعلق جھوٹ بولنے کی خبر مل جاتی تو اس وقت آپ ﷺ کے دل سے یہ بات نہ نکلتی جب تک کہ آپ ﷺ کو معلوم نہ ہو جاتا کہ اس نے جھوٹ بولنے سے توبہ کر لی ہے۔[صحيح۔ مسند احمد: 152/6، صحيح ابن حبان: 5706]

1475 عن عبداللہ بن عامرٍ رضی اللہ عنہ قال: **دَعَتْنی أمّی یَوْمًا ورسولُ اللّٰہ ﷺ قاعِدٌ فی بیْتِنا ، فقالَتْ: ها تعالَ أعْطیكَ. فقالَ لَها رسولُ اللّٰہ ﷺ. ((ما أرَدْتِ أنْ تُعْطِیَهُ؟)). قالتْ: أرَدْتُ أنْ أُعْطِیَهُ تَمْرًا ، فقالَ لها رسولُ اللّٰہ ﷺ: ((أما إنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِهِ شَیْئًا كُتِبَتْ علیكِ كَذِبَةٌ)).**

سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میری والدہ نے مجھے بلایا کہ ادھر آ ؤ، میں تمھیں چیز دوں اور رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے میری والدہ سے دریافت فرمایا: تم اسے کیا دینا چاہتی ہو؟ انہوں نے بتایا کہ میں اسے کھجور دینا چاہتی ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: اگر تم اسے کچھ نہ دیتی تو تم پر ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔''

[حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد: 4991، البیهقی فی الشعب: 4822، ابن أبی الدنیا فی الصمت: 652]

1476 عن بَهْزِ بْنِ حكیمٍ عن أبیه عن جدّہ قال: سمعتُ رسولَ اللّٰہ ﷺ یقول: **((ویْلٌ لِلَّذی یُحَدِّثُ بالحدیثِ لِیُضْحِكَ به القومَ فیَكْذِبُ ، ویلٌ لَهُ ، ویْلٌ لَهُ)).**

جناب بہز بن حکیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد (حکیم) نے اپنے والد (سیدنا معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا۔ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ہلاکت ہے اس کے لیے جو صرف اس غرض سے جھوٹ بولے کہ وہ لوگوں کو ہنسائے، اس کے لیے ہلاکت ہے! اس کے لیے ہلاکت ہے!''[حسن۔ سنن أبی داؤد: 4930، جامع الترمذی: 2315، والبیهقی فی الشعب: 4831]

24-دورُخے پن اور دوغلی زبان پر وعید

1477 عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ : ((تَجدونَ الناسَ مَعادِنَ ، خِيَارُهُمْ فی الجاهِلِيَّةِ خيارُهُمْ فی الإسْلامِ إذا فَقِهُوا، وتَجِدُونَ خِيَارَ الناس فی هذا الشأْنِ أشَدَّهُم له كَراهَةً ، وتَجِدونَ شَرَّ الناسِ ذا الوجْهَيْنِ؛ الذی يأْتی هؤُلاءِ بِوَجْهٍ، وهؤُلاءِ بِوَجْهٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو کانوں (کی طرح مختلف قسم کے) پاؤ گے، جو لوگ دورِ جہالت میں بہتر تھے وہی زمانہ اسلام میں دوسروں سے بہتر ہیں اگر وہ (اسلام کو) سمجھیں، اور تم اس معاملے میں سب سے اچھا انہیں پاؤ گے جو ان میں سے دور جہالت کو سب سے زیادہ ناپسند کرنے والے ہوں اور تم بدترین ان لوگوں کو پاؤ گے جو دورُخا پن اختیار کرتے ہیں (یعنی دوغلا آدمی) کچھ لوگوں کے پاس جاتا ہے تو اس کا رویہ اور ہوتا ہے اور دوسروں کے پاس جائے تو فوراً رُخ بدل لے۔

[صحیح۔ مالك فی المؤطا: 991/2، صحیح البخاری: 3494، صحیح مسلم: 2526]

1478 عن أنسٍ رضی الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((مَنْ كَانَ ذا لِسانَيْن ؛ جَعَلَ اللهُ له يومَ القِيامَةِ لِسانَيْنِ مِنْ نارٍ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دوغلی زبان والا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے آگ سے بنی دو زبانیں لگا دے گا۔[صحیح لغیرہ۔ ابن ابی الدنیا فی (کتاب الصمت): 282، طبرانی فی الکبیر: 1697، والأصبهانی فی ترغیبه: 129]

25- غیر اللہ کی قسم کھانے پر وعید خاص طور پر امانت کی قسم کھانے کی ممانعت اور اسلام سے لاتعلقی اور کافر ہونے کی قسم کھانے پر سخت وعید

1479 عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبیّ ﷺ قال: ((إنَّ اللّٰہ تعالی ینھاکُمْ أنْ تَحلِفوا بآبائکم، مَنْ کانَ حالِفًا فلْیَحْلِفْ باللّٰہ ، أوْ لِیَصْمُتْ)). وفی روایۃ لابن ماجہ عنہ قال: سمعَ النبیُّ ﷺ رجلاً یحلِفُ بأبیہ فقال: ((لا تَحْلِفوا بآبائکم ، مَنْ حلَف باللّٰہ فَلْیَصْدُقْ، ومَنْ حُلِفَ لَہٗ باللّٰہ فَلْیَرْضَ ، ومَنْ لَمْ یَرْضَ باللّٰہ فلیْسَ مِنَ اللّٰہ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے آباؤاجداد کی قسم کھانے سے منع کر دیا ہے، لہٰذا جس کسی نے بھی قسم اٹھانی ہو وہ صرف اور صرف اللہ کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے۔ ایک روایت میں ہے: نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو اپنے والد کی قسم اٹھاتے ہوئے سنا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے آباؤاجداد کی قسم نہ اٹھایا کرو، اور جو کوئی اللہ کے نام کی قسم اٹھائے اسے چاہیے کہ سچی قسم اٹھائے، اور جس کے لیے اللہ کے نام کی قسم کھائی جائے اسے چاہیے کہ اللہ کی قسم پر راضی ہو جائے، اور جو اللہ کے نام پر بھی راضی نہ ہوا اس نے اللہ کی عظمت اور قدر و منزلت کا کچھ لحاظ نہ رکھا۔ [صحیح۔ مالك فی الموطا: 480/2، صحیح البخاری: 6646، صحیح مسلم: 1646، سنن ابی داوٗد:3249، سنن ابن ماجہ: 2094، جامع الترمذی: 1533]

1480 (عن ابن عمر رضی اللہ عنہ:) أنہ سمعَ رجلاً یقولُ: لا والکَعْبَۃِ. فقال ابْنُ عمر: لا تحلِفْ بغیر اللّٰہ ؛ فإنّی سمعتُ رسولَ اللّٰہ ﷺ یقول: ((مَنْ حلَف بغیرِ اللّٰہ فقد کفَر أوْ أشْرَكَ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو کعبہ کی قسم اٹھاتے ہوئے سنا تو اسے فوراً سمجھایا: اللہ کے علاوہ کسی کی قسم نہ اٹھا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم اٹھائی تو اس نے کفر یا شرک کیا۔

[صحیح۔ جامع الترمذی:1535، صحیح ابن حبان: 4343، المستدرك للحاکم: 52/1]

26- مسلمان کو حقیر جاننے پر وعید اور کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان پر فضیلت نہیں سوائے تقویٰ، پرہیزگاری کے

1481 عن أبی هريرة رضی الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: ((المُسْلمُ أخو المسْلم ، لا يَظْلِمُه ، ولا يَخْذُلُهُ ، ولا يَحْقِرُه، التَقْوى هٰهُنا، التَقْوى هٰهُنا، التَقْوى هٰهُنا. ويشيرُ إلى صدْره [ثلاث مرات]. بحَسْبِ امْرِیءِ مِنَ الشرِّ أنْ يَحْقِرَ أخاهُ المسْلِمَ، كلّ المسْلمِ على المسْلمِ حَرامٌ؛ دَمُه و عِرْضُه و مَالُهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے (لہٰذا) نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ ہی اسے رُسوا کرے اور نہ ہی اپنے مسلمان بھائی کو اپنے سے حقیر سمجھے، پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے۔ (پھر فرمایا:) کسی آدمی کے لیے اتنی برائی ہی (ہلاک ہونے کے لیے) کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، (خبردار!) ہر مسلمان کی جان، عزت اور مال دوسرے مسلمانوں کے لئے قابل احترام ہے۔[صحيح۔ صحيح مسلم: 2564]

1482 عن ابن مسعودٍ رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: ((لا يدخُل الجنَّةَ مَنْ فی قلْبِهِ مثقالُ ذَرَّةٍ مِنَ كِبْرٍ)). فقال رجلٌ: إنَّ الرجلَ يحبُّ أنْ يكونَ ثَوْبُه حَسناً و نَعْلُه حَسناً؟ فقال: ((إنَّ اللّٰه تعالى جَميلٌ يُحِبُّ الجمالَ، الكِبْرُ بَطرُ الحَقِ ، و غَمْطُ الناسِ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں نہیں جا سکے گا، ایک شخص نے عرض کی: ایک آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اور جوتے اچھے ہوں (کیا یہ بھی تکبر ہے)؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ انتہائی خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے: تکبر یہ ہے کہ حق کا انکار کیا جائے اور لوگوں کو حقیر اور کم تر سمجھا جائے۔

[صحيح۔ صحيح مسلم: 98، جامع الترمذی: 1999، المستدرك للحاكم: 26/1]

1483 حدیث: عن أبي هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : ((إذا سمعتَ الرجلَ يقول :(هَلَكَ الناسُ) ؛ فهو أَهْلَكُهم)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تو کسی آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو لوگوں میں سب سے زیادہ ہلاکت والا یہ بات کہنے والا خود ہی ہے۔

[صحیح۔ مالك: 984/2، مسلم: 2623، ابو داؤد: 4983]

1484 حدیث: عن عقبة بن عامرٍ رضى الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((إنَّ أنسابَكُم هذه ليسَتْ بِسِبابٍ على أحَدٍ ، وإنَّما أنتم وَلَدُ آدَم ، طَفُّ الصَّاعِ لَمْ تَمْلَؤُوه ، ليسَ لأحدٍ فَضْلٌ على أحَدٍ إلا بالدِّينِ، أو عَمَلٍ صَالِحٍ ، [حسْبُ الرجل أنْ يكون فاحشًا بذيًّا، بخيلًا ، جبانًا]))

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے نسب ایسے نہیں کہ جن کی بنیاد پر دوسرے کے نسب کو برا بھلا کہا جائے، یقیناً سب کے سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو جس طرح ایک صاع (اڑھائی کلو کا پیمانہ) جسے تم نے بھرا نہ ہو (وہ دوسرے خالی صاع کے برابر ہے) کسی کو بھی دوسرے پر دینداری یا نیک اعمال کے علاوہ کوئی مقام وفضیلت حاصل نہیں، انسان کے گناہگار ہونے کے لیے اس کا فحش کلام، بدزبان، بزدل اور کنجوس ہونا ہی کافی ہے۔[صحیح۔ مسند احمد: 145/4, 158، بیهقی فی الشعب: 6677]

1485 حدیث: عن أبي ذرّ رضى الله عنه ؛ أنَّ النبيَّ ﷺ قال له: ((انظر! فإنَّك لسْتَ بِخَيْرٍ مِنْ أحْمَر ولا أسْوَدَ، إلا أن تَفْضُلَهُ بِتقْوى)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اے ابوذر!) دیکھ! تو نہ تو کسی گورے سے بہتر ہے اور نہ ہی کسی کالے سے، ہاں البتہ تقویٰ اور پرہیز گاری کی بدولت تو دوسروں سے بلند مقام ومرتبہ حاصل کر سکتا ہے۔[حسن لغیرہ۔ مسند احمد: 158/5]

1486 حدیث: وعن جابر بن عبدالله رضى الله عنهما قال: خطَبنا رسولُ الله ﷺ في أوْسَطِ أيّامِ التشْرِيقِ خُطْبَةَ الوَداعِ فقال: ((يا أيُّها الناسُ! إنَّ ربَّكُمْ واحِدٌ، وإنَّ أباكُمْ واحِدٌ، ألا لَا فَضْلَ لِعَربيٍّ على عَجميٍّ ، ولا لِعَجَمِيٍّ على عَربيٍّ ، ولا لأحْمرَ على أسْوَدَ، ولا لأسْودَ على أحْمرَ؛ إلّا بِالتقْوى ، ﴿إنَّ أكْرَمَكُمْ

عِنْدَ اللّٰه أتْقَاكُمْ﴾ ألا هَلْ بَلَّغْتُ؟)) قالوا: بَلى يا رسولَ اللّٰه. قال: ((فَلْيُبَلِّغِ الشَاهِدُ الغَائِبَ))، وفي رواية : ((مَنْ بَطَّأَ به عَمَلُه ؛ لَمْ يُسْرِعْ به نَسَبُه)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایام تشریق کے درمیانی دن خطبہ الوداع ارشاد فرمایا: اے لوگو! یقیناً تمہارا پروردگار ایک ہے اور تمہارا والد (آدم علیہ السلام) بھی ایک ہے۔ خبردار! کسی عربی کو عجمی (غیر عربی) پر اور عجمی کو عربی پر، کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر کوئی برتری وفضیلت حاصل نہیں ہے (یعنی سب برابر ہیں) البتہ تقویٰ اور پرہیز گاری کی بنیاد پر فضیلت حاصل ہو سکتی ہے (یقیناً تم میں سے سب سے زیادہ معزز اللہ کے ہاں وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی اور پرہیز گار ہے) خبردار! کیا میں نے تمہیں (تمہارے رب کا پیغام) پہنچا دیا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے رب کا پیغام پہنچا دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو موجود ہے اس کی ذمہ داری ہے کہ یہ بات اس تک پہنچا دے جو یہاں موجود نہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اس کے عمل نے پیچھے کر دیا اس کا نسب اسے کسی صورت (مقام ومرتبہ دلا کر) آگے نہیں کر سکے گا۔

[صحيح لغيره- بيهقي في الشعب: 5137]

27-راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کی ترغیب

1487 صحیح عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((الإیمانُ بِضْعٌ وستُّونَ أو سَبْعونَ شُعْبَةً، أدْناها إماطَةُ الأذى عنِ الطریقِ، وأرْفَعُها قولُ: لا إلهَ إلا اللّٰه)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ساٹھ یا ستر سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں، ایمان کی ادنیٰ شاخ راستے سے تکلیف دہ چیز (پتھر وغیرہ) کو ہٹانا ہے اور سب سے اعلیٰ شاخ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا اقرار کرنا ہے۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 9، صحیح مسلم: 35، سنن أبی داوٗد: 4676، جامع الترمذی: 2614، سنن النسائی: 5019, 5020، سنن ابن ماجه: 57]

1488 صحیح عن أبی بَرْزَةَ رضی الله عنه قال: قلتُ: یا نبیَّ اللّٰه! إنّی لا أدْری نَفْسی تَمْضی أوْ أبْقَى بَعْدَكَ، فَزَوِّدْنی شیئًا ینفَعُنی اللّٰه بِهِ، فقالَ رسولُ اللّٰه ﷺ: ((افعلْ كذا، افعَلْ كذا، وأمِرَّ الأذى عنِ الطریقِ)). وفی روایة: قال أبو برزة: قلت: یا نبیَّ اللّٰه! عَلِّمْنی شیئًا أنْتَفعُ بِه، قال: ((اعْزِلِ الأذى عَنْ طریقِ المُسْلِمِینَ)).

سیدنا ابوبرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی، اے اللہ کے نبی ﷺ! میں نہیں جانتا کہ میری زندگی آپ سے زیادہ ہے یا کم؛ چنانچہ کوئی نصیحت فرما دیجئے کہ جس سے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ نصیب فرمائے، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں چند نیک اعمال کرنے کی نصیحت فرمائی نیز یہ بھی فرمایا: راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا کر۔
ایک روایت میں ہے کہ ابوبرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! مجھے کسی نفع بخش عمل کی نصیحت فرما دیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا کر۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2618، سنن ابن ماجه: 3681]

1489 صحیح عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((كلُّ سُلامی مِنَ الناسِ علیهِ صَدَقَةٌ كُلَّ یوم تَطْلُع فیهِ الشمْسُ؛ یَعْدِلُ بینَ الاثْنَیْنِ صدَقَةٌ، ویُعینُ الرجلَ فی دابَّتِهِ فیَحْمِلُهُ علیها، أوْ یَرْفَعُ له علیها مَتاعَهُ صدقَةٌ، والكَلمةُ الطیِّبَةُ صدَقةٌ، وبِكُلِّ خُطْوَةٍ یَمْشیها إلى الصلاةِ صدَقةٌ، ویُمیطُ

الأذى عنِ الطريقِ صدَقةٌ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر روز انسان کے ہر عضو پر صدقہ (کرنا) ہوتا ہے (سنو!) دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا بھی صدقہ ہے کسی آدمی کو سواری پر سوار ہونے میں مدد کرنا بھی صدقہ ہے اور کسی کا سامان سواری پر اُٹھا کر رکھوا دینا بھی صدقہ ہے، اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے، اور نماز کی طرف اٹھنے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

[صحيح- صحيح البخاري :2989 ، صحيح مسلم :1009]

1490 عن أبي ذرّ رضي الله عنه؛ أنّ رسولَ الله ﷺ قال: ((لَيْسَ مِنْ نَفْسِ ابْنِ آدم إلا عَلَيْها صدَقَةٌ في كلِّ يومٍ طلَعتْ فيهِ الشمسُ)). قيل: يا رسولَ الله! مِنْ أيْنَ لنا صدَقَةٌ نتصَدَّقُ بها كلَّ يومٍ؟ فقال: ((إنَّ أبْوابَ الخيرِ لكثيرَةٌ: التسبيحُ والتحميدُ والتكبيرُ والتهليلُ، والأمْرُ بالمعروفِ، والنهيُ عَنِ المنكَرِ، وتُميطُ الأذى عَنِ الطريقِ، وتُسْمِعُ الأصَمَّ، وتَهدِي الأعْمى، وتَدُلُّ المُسْتَدِلَّ على حاجَتِهِ، وتَسْعَى بِشِدَّةِ ساقَيْكَ معَ اللَّهْفانِ المُسْتَغيثِ، وتَحمِلُ بشِدَّةِ ذِراعَيْكَ معَ الضعيف؛ فهذا كلُّه صدَقةٌ مِنْكَ على نفْسِكَ)). و في رواية: ((وتبَسُّمُكَ في وجْهِ أخيكَ صدقَةٌ، وإماطَتُكَ الحَجَر والشوْكَةَ والعَظْمَ عنْ طريقِ النَّاسِ صَدقةٌ، وهديُكَ الرجُلَ في أرضِ الضالَّةِ لكَ صَدقةٌ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدم علیہ السلام کی ساری اولاد پر ہر روز صدقہ کرنا ضروری ہے، عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! ہر روز ہم کس طرح صدقہ کر سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً خیر اور بھلائی کے کئی دروازے (یعنی اعمال) ہیں، سبحان الله کہنا، الحمدلله کہنا، الله اکبر کہنا، لا اله الا الله کہنا، نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، بہرے کی مدد کرنا، اندھے کو راہ دکھلانا، ضرورت مند کی راہنمائی کرنا، انتہائی لاچار اور ضرورت مند کے کام آنا، کمزور کا سامان اٹھانے میں تعاون کرنا یہ تمام کے تمام اعمال تیری جان کے لیے تیری طرف سے صدقہ ہیں، ایک روایت میں ہے: تیرا اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملنا، پتھر، کانٹے اور ہڈی کو لوگوں کے راستے سے ہٹانا بھی صدقہ ہے اور تیرا کسی بھولے ہوئے مسافر کو راہ دکھلانا بھی صدقہ ہے۔

[صحيح لغيره- صحيح ابن حبان: 3368، بيهقي في الشعب: 7618]

1491 عن بريدة رضى الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((في الإنسانِ ستّونَ وثلاثُمائَةِ مِفْصَلٍ، فعَلَيْهِ أن يتصدَّقَ عَنْ كلِّ مِفْصَلٍ منها صدقَةً)). قالوا: فَمَنْ يُطيقُ ذلك يا رسولَ الله ؟ قال: ((النُّخاعَةُ في المسْجِد تَدْفِنُها، والشيءُ تُنَحِّيهِ عَنِ الطريقِ ، فإنْ لَمْ تَقْدِرْ فركْعَتا الضُّحى تُجزى عَنْكَ)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہر انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، اس (انسان) پر ہر جوڑ کے بدلہ ہر روز صدقہ کرنا ضروری ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کی طاقت کس میں ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد میں گری ہوئی بلغم کو صاف کرنا صدقہ ہے، راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا صدقہ ہے، اگر اس عمل کی بھی تیرے اندر استطاعت نہیں تو نماز اشراق (چاشت) کی دو رکعت تیری طرف سے ان تمام اعضاء کا صدقہ تصور ہوں گی۔ [صحیح۔

مسند أحمد: 5/354, 359، سنن أبی داوٗد: 5242، صحیح ابن خزیمه: 1226، صحیح ابن حبان: 2531]

1492 ورواه (الطبراني) في ((الأوسط)) من حديث أبي الدرداء ؛ إلا أنَّه قال: ((مَنْ أخْرجَ مِنْ طريقِ المسْلِمين شَيْئًا يُؤْذِيهِمْ، كَتَبَ اللهُ لَه بِه حَسنَةً، ومَنْ كَتَب لهُ عِنْدَهُ حَسنَةً أدْخَلَهُ بِها الجنَّةَ)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) جس نے مسلمانوں کے راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے، اور جس کی نیکی اللہ کے ہاں لکھ دی گئی تو اس نیکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ (اپنی رحمت فرما کر) اسے جنت میں داخل فرما دے گا۔

[حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط: 32]

1493 عن أنس بن مالكٍ رضى الله عنه قال: كانَتْ شَجرةٌ تُؤْذى الناسَ، فأتاها رجلٌ فعزَلَها عَنْ طريقِ الناسِ، قال: قال نبيُّ الله ﷺ: ((فلقد رأيْتُه يتقلَّبُ في ظِلِّها في الجَنَّةِ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک درخت (راستے کے درمیان میں ہونے کے سبب) لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث تھا، چنانچہ ایک شخص نے اسے اکھاڑ کر راستے کو صاف کر دیا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں نے اسے اس درخت کے سایہ میں جنت میں آرام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

[حسن صحیح۔ مسند أحمد: 3/154, 230، مسند أبی یعلی الموصلی: 3058]

28- چھپکلی کو مارنے کی ترغیب اور سانپ و دیگر خطرناک جانوروں کو مارنے کا بیان

1494 عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: **((مَنْ قَتَلَ وزَغَةً فی أوّل ضربةٍ فلَهُ كذا وكذا حَسنةً ، ومَنْ قتَلها فی الضربَةِ الثانيةِ فلَهُ كَذا وكَذا حسنةً ؛ لِدونِ الحسنَةِ الأولى ، ومَنْ قَتلها فی الضربَةِ الثالِثَةِ ، فلَهُ كذا و كذا حسنةً ؛ لِدونِ الثانِيَةِ)).**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے چھپکلی کو پہلے ہی وار میں مار گرایا اس کے لیے (سو) نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسرے وار میں مار ڈالنے والے کو. اس سے کم اور تیسرے وار میں مارنے والے کے لیے اس سے بھی کم نیکیاں ملتی ہیں۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2240، جامع الترمذی: 1482، سنن ابن ماجه: 3229، سنن أبی داؤد: 5263]

1495 عن سائِبَةَ مولاةِ الفاكِهِ بْنِ المغيرة: **أنّها دخَلتْ على عائِشةَ رضی الله عنها فرأَتْ فی بَيْتِها رُمْحًا موضوعًا، فقالتْ: يا أمَّ المؤمنينَ! ما تصْنَعينَ بِهذا؟ قالَتْ: أقْتُل به الأوْزاغ ؛ فإنَّ رسولَ الله ﷺ أخْبرَنا: ((أنَّ إبْراهيمَ عليه السلامُ لما ألْقِيَ فی النارِ لَمْ تكُنْ دابّةٌ فی الأرضِ إلا أطْفأَتِ النارَ عنه غيرَ الوَزَغِ ؛ فإنَّه كان يَنْفُخ عليهِ، فأمَر رسولُ الله ﷺ بقَتْلِهِ)).**

سائبہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک نیزہ پڑا ہو دیکھا، سائبہ نے عرض کی: اے مومنوں کے ماں! اس نیزہ سے آپ کیا کرتی ہیں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس سے چھپکلیوں کو مارتی ہوں؛ کیونکہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا: جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا گیا تو چھپکلی کے سوا زمین کے تمام جانور آگ بجھانے کی کوشش کر رہے تھے جبکہ چھپکلی آگ میں پھونکتی تھی (آگ کو بھڑکانے کے لیے) چنانچہ اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسے مار ڈالنے کا حکم دیا تھا۔ [صحیح لغیرہ۔ صحیح ابن حبان: 5602، سنن النسائی: 2885]

1496 عن أبی هريرة رضی الله عنه ؛ أنَّ النبیَّ ﷺ قال: **((ما سالَمْناهُنَّ منذُ حارَبْناهُنَّ . يعنی الحيَّاتِ . ، ومَنْ تركَ قَتْلَ شیْءٍ مِنهُنَّ خِيفَةً ؛ فليسَ مِنَّا)).**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سے ہم نے ان سانپوں سے لڑائی شروع کی ہے اس وقت سے ہم نے ان سے صلح نہیں کی (یعنی انسان دیکھتے ہی سانپ کو اس سے بچنے کی غرض سے مارتا چلا آیا ہے) چنانچہ جس نے سانپ کو بدلہ وغیرہ لینے کے خوف کی وجہ سے قتل نہ کیا وہ ہم میں سے نہیں۔[حسن صحیح۔ سنن أبی داوٗد: 5248، صحیح ابن حبان: 5615]

1497 عن أبی هريرة رضی الله عنه عن رسول الله ﷺ: ((إنَّ نَملةً قرصَتْ نبيًّا مِنَ الأنْبياءِ ، فأمر بِقَرْيةِ النَّمْلِ فأحْرِقَتْ، فأوْحَى اللّٰه إليه[أ] فی أنْ قَرَصَتْكَ نَمْلةٌ أحْرَقْتَ أمَّةً مِنَ الأمَمِ تُسَبِّحُ؟!)) (فی رواية:) ((فَهَلا نَمْلَةً واحِدَةً؟)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک چیونٹی نے ایک نبی علیہ السلام کو کاٹا چنانچہ اس نبی علیہ السلام نے چیونٹیوں کے بل کو جلا دینے کا حکم دے دیا، لہٰذا چیونٹیوں کو جلا دیا گیا، اللہ تعالیٰ نے اس نبی علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی: (اے میرے نبی!) تو نے اللہ کی تسبیح کرنے والے ایک گروہ کو جلا ڈالا، ایک روایت میں، تو نے صرف ایک ہی چیونٹی کو سزا کیوں نہ دی۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 3019، صحیح مسلم: 2241، سنن أبی داوٗد: 5266، سنن ابن ماجه : 3225]

29-وعدہ پورا کرنے اور امانت داری کی ترغیب، وعدہ خلافی، خیانت، دھوکہ، ذمی کے قتل اور اس پر ظلم کرنے کی ممانعت اور وعید

1498 حسن لغیرہ عن أنسٍ بن مالكٍ رضى الله عنه عنِ النبيِّ ﷺ قال: ((تَقَبَّلُوا إلَيَّ ستًّا أتَقَبَّلْ لكمْ بِالجَنَّةِ :إذا حدَّثَ أحدُكم فلا يكْذِبْ ، وإذا وَعد فلا يُخْلِفْ، و إذا ائْتُمِنَ فلا يَخُنْ، غُضُّوْا ابْصَارَكم و كُفُّوْا اَيْدِيَكم و احفَظُوْا فُرُوْجَكم)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم مجھ سے چھ چیزیں قبول کرلو میں تمھیں جنت کی بشارت دیتا ہوں ① جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے۔ ② جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی نہ کرے ③ جب اسے امانت دی جائے تو خیانت نہ کرے ④ اپنی نگاہیں نیچی رکھو (آنکھوں کی حفاظت کرو) ⑤ اپنے ہاتھ روک کر رکھو (خلاف شرع کام نہ کرو) ⑥ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔[صحيح لغيره۔ مسند ابو يعلى: 4257، المستدرك للحاكم: 359/4، البيهقى فى السنن: 288/6]

1499 صحیح عن حذيفة رضى الله عنه قال: حدثنا رسولُ الله ﷺ: ((إنَّ الأمانَةَ نَزَلَتْ فى جَذْرِ قُلوبِ الرجَالِ، ثُمَّ نَزلَ القُرآنُ، فَعَلِموا مِنَ القُرآنِ، وَعَلِموا مِنَ السُّنَّةِ)). ثُمَّ حدَّثنا عنْ رَفْعِ الأمانَةِ ؛ فقال: ((ينامُ الرجَلُ النوْمَةَ ، فَتُقْبَضُ الأمانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فيظَلُّ أثرُهَا مثلَ الوَكْتِ، ثمَّ ينامُ الرجلُ النَّومةَ ، فتقبضُ الأمانةُ من قلبه ، فيظَلُّ أثرها مثل أثر المَجْلِ ، كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ على رِجْلِكَ فنَفِطَ، فتراه مُنْتَبِرًا وليسَ فيهِ شيْءٌ ، . ثُمَّ أخَذَ حَصاةً فَدَحْرَجَها على رِجْلِه . فيصْبِحُ الناسُ يَتبايَعونَ لا يَكادُ أحَدٌ يؤَدِّى الأمَانَة، حتَّى يقالَ: إنَّ فى بنى فُلانٍ رَجلاً أميناً، حتَّى يقالَ لِلرجُلِ :ما أظْرَفَهُ! ما أعْقَلَهُ! وما فى قلبِهِ مثقالُ حَبَّةٍ مِنْ خرْدَلٍ مِنْ إيمانٍ)).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: یقیناً امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری، پھر قرآن کا نزول ہوا چنانچہ لوگوں نے قرآن و حدیث سے امانت کی اہمیت کو جانا، پھر آپ ﷺ نے امانت کے اٹھ جانے کا تذکرہ ہمارے سامنے بیان کرتے ہوئے فرمایا: آدمی سوئے گا اور امانت اس کے

دل سے نکال لی جائے گی، پھر اس کے دل میں امانت کا ایک ہلکا سا نشان باقی رہ جائے گا، پھر آدمی سوئے گا تو پھر امانت اس کے دل سے اٹھا لی جائے گی اور صرف ایک آبلہ جیسا نشان باقی رہ جائے گا، جیسا کہ آگ کی چنگاری کو اپنے پاؤں پر ڈال دو تو اس سے آبلہ پڑ جاتا ہے جو ظاہری طور پر پھولا ہوا ہوتا ہے لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا، پھر آپ ﷺ نے ایک کنکری لے کر اسے اپنے پاؤں پر لڑھکا دیا، پھر (فرمایا:) لوگ صبح بیدار ہوں گے اور معمول کی تجارت کرنے لگے گے لیکن امانت دار ایک بھی نہ ہوگا، یہاں تک کہ لوگ کہا کریں گے صرف فلاں قبیلہ میں ایک امانت دار آدمی ہے، ایک شخص کے متعلق لوگ کہیں گے وہ کتنا باشعور ہے، کتنا عقلمند ہے حالانکہ اس کے دل میں بھی رائی کے دانے کے برابر ایمان نہ ہوگا۔ [صحيح۔ صحيح مسلم: 43]

1500 حدیث عن عمران بن حصين رضى الله عنهما عن النبي ﷺ قال: ((خَيْرُكم قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ يَكونُ بَعْدَهُم قومٌ يشْهَدُوْن ولا يُسْتَشْهَدونَ ، ويَخُونُونَ ولا يُؤْتَمَنُوْنَ، ويَنْذُرون ولا يُوفُونَ، ويَظْهَرُ فيهِمُ السِّمَنُ)).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ میرے دور کے لوگ ہیں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) پھر وہ لوگ (بہتر ہیں) جو ان کے بعد ہوں گے، (تابعین کرام رحمہم اللہ) پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے (تبع تابعین کرام رحمہم اللہ) پھر ان کے بعد ایسے لوگوں کا دور آئے گا جو خود بخود گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہ کی جائے گی (یعنی مدعی یا عدالت ان سے گواہی طلب نہ کریں وہ اپنے کسی مقصد کے لیے از خود گواہ بنتے پھریں) اور ایسے لوگ ہوں گے جو خیانت کریں گے اور انہیں امانت دار نہیں سمجھا جائے گا، اور وہ نذر تو مانیں گے لیکن نذر کو پورا نہ کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو گا۔ [صحيح۔ صحيح البخاری: 6428، صحيح مسلم: 2535]

1501 حدیث عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما ؛ أن النبيَّ ﷺ قال: ((أربعٌ مَنْ كُنَّ فيه كان مُنافِقًا خالِصًا، ومَنْ كانَتْ فيه خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كانَتْ فيه خَصلَةٌ مِنَ النِّفاقِ حتّى يَدعَها: إذا ائْتُمِنَ خانَ، وإذا حَدَّثَ كَذَب، وإذا عاهَدَ غدَر، وإذا خاصَم فَجَر)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں جس شخص میں

ہوں وہ پکا منافق ہے اور جس شخص میں ان میں سے ایک خصلت ہو تو اس میں منافقت کی ایک خصلت باقی رہے گی جب تک کہ وہ اسے چھوڑ نہ دے ① جب اسے امانت پکڑائی جائے تو وہ خیانت کرے ② جب بات کرے تو جھوٹ بولے ③ وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، ④ جھگڑا کرے تو گالیاں بکے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 34، صحیح مسلم: 58]

1502 عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: كان رسول الله ﷺ يقول: ((**اللّٰهُم إنّی أعوذُ بِكَ مِنَ الجوعِ؛ فإنَّه بئسَ الضَّجيعُ ، وأعوذُ بِكَ مِنَ الخيانَةِ؛ فإنَّها بِئْسَتِ البطانَةُ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ پکڑتا ہوں، کیونکہ یہ بدترین ساتھی ہے، اور میں خیانت سے بھی تیری پناہ پکڑتا ہوں کیونکہ یہ بدترین خصلت ہے۔[حسن۔ سنن أبی داوٗد: 1547، سنن النسائی: 5483، سنن ابن ماجه : 3354]

1503 عن يزيد بن شريكٍ قال: **رأيتُ عليًّا رضی الله عنه على المنبَرِ يخطُبُ فسمعتُه يقولُ: لا واللّٰه ما عندنا مِنْ كتابٍ نَقرؤه إلا كتابَ اللّٰه، وما فی هذه الصحيفَةِ ، فَنَشرها، فإذا فيها أسنانُ الإبِلِ، وأشياءُ مِنَ الجِراحَاتِ، وفيها: قالَ رسولُ اللّٰه ﷺ: ((ذِمَّةُ المسْلِمِينَ واحِدَةٌ ، يَسْعَى بها أدْناهُمْ ، فَمنْ أخْفَر مُسْلِمًا فعلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰه والملائكةِ والناسِ أجْمَعينَ، لا يَقْبَلُ اللّٰه منهُ يومَ القِيامَةِ عَدْلاً ولا صَرْفًا))**.

سیدنا یزید بن شریک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے: اللہ کی قسم! ہمارے پاس پڑھنے کے لئے قرآن کے علاوہ کوئی دوسری کتاب نہیں اور وہ کچھ ہے جو اس صحیفہ میں ہے۔ پھر انہوں نے وہ صحیفہ کھولا اس میں اونٹوں کی زکوٰۃ کا نصاب اور زخموں کی دیت لکھی ہوئی تھی اور اس میں یہ بھی تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پناہ دینے میں تمام مسلمان یکساں ہیں، ایک عام مسلمان بھی پناہ دے سکتا ہے۔ چنانچہ جس نے بھی کسی مسلمان کا عہد توڑا اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، ایسے شخص سے قیامت کے دن کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہ کی جائے گی۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 1370]

1504 صحیح عن أنسٍ رضی اللّٰہ عنه قال: ما خطبنا رسولُ اللّٰه ﷺ إلا قالَ: ((لا إيمانَ لِمَنْ لا أمَانَةَ لَهُ ، ولا دِيْنَ لِمَنْ لا عهْدَ لَهُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جب بھی خطبہ ارشاد فرمایا: یہ بات ضرور فرمائی: جو امانت دار نہیں اس کے ایمان کا اعتبار نہیں اور جو عہد کی پاسداری نہ کرے اس کی دین داری کا اعتبار نہیں۔

[صحیح۔ مسند احمد: 135/3, 154, 210، مسند البزار: 100، طبرانی فی الاوسط: 5919، صحیح ابن حبان: 194]

1505 صحیح عن بريدة رضی اللّٰه عنه عن النبیِّ ﷺ قال: ((ما نقَضَ قَوْمٌ العَهْدَ إلا كانَ القتلُ بيْنَهُم ، ولا ظَهرتِ الفَاحِشَةُ فی قَوْمٍ إلا سُلِّطَ عليهِمُ الموتُ، ولا مَنَع قومٌ الزكاة إلا حُبِسَ عنهمُ القَطْرُ)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو قوم بھی وعدہ کی خلاف ورزی کرے ان میں خانہ جنگی پھوٹ پڑتی ہے، اور جو قوم اعلانیہ فحاشی کا ارتکاب کرے ان پر موت کو مسلط کر دیا جاتا ہے، اور جو قوم زکاۃ نہیں دیتی ان سے بارشوں کو روک لیا جاتا ہے۔ [صحیح۔ المستدرك للحاكم: 126/2]

30-اللہ کی خاطر محبت کرنے کی ترغیب، اور برے لوگوں اور بدعتیوں سے محبت کرنے پر وعید کیونکہ آدمی اُسی کے ساتھ (روزِ قیامت) ہوگا جس کے ساتھ اس نے محبت کی ہوگی

1506 صحیح البخاری عن أنس رضی اللّٰہ عنہ عن النبی ﷺ قال: ((ثلاثٌ مَنْ کُنَّ فیہ وجَد بِھِنَّ حلاوَۃَ الإیمانِ: مَنْ کانَ اللّٰہُ ورَسولُہُ أحبَّ إلیہِ ممَّا سواھُما، ومَنْ أحبَّ عَبْدًا لا یُحِبُّہُ إلا للّٰہ، ومَنْ یکرہُ أنْ یعودَ فی الکفْرِ بعدَ أنْ أنْقذَہُ اللّٰہ منہ ؛ کما یکْرَہُ أنْ یُقْذَفَ فی النار)). وفی روایۃ : ((ثلاثٌ مَنْ کُنَّ فیہِ وَجَد حلاوَۃَ الإیمان و طَعْمَہُ :أنْ یکونَ اللّٰہُ ورسولُہ أحبَّ إلیہ مِمَّا سِواھُما ، وأنْ یُحِبَّ فی اللّٰہ ویُبْغِضَ فی اللّٰہ ، وأنْ توقَدَ نارٌ عظیمۃٌ فیقَعَ فیھا ؛ أحبَّ إلیہ مِنْ أنْ یُشرِكَ باللّٰہ شَیْئًا)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی میں تین چیزیں ہوں گی وہی ایمان کی لذت اور مٹھاس کو پائے گا ① اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں ② جس سے بھی محبت کرے صرف اللہ کی خاطر محبت کرے ③ اللہ کی طرف سے ہدایت ملنے کے بعد دوبارہ پھر سے کفر میں لوٹنا اسے اس طرح ناپسند ہو جس طرح اسے آگ میں ڈالا جانا ناپسند ہے اور ایک روایت میں ہے: جس آدمی میں تین چیزیں ہوئیں تو اس نے ایمان کی لذت و مٹھاس کو پالیا ① اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ ② کسی سے محبت یا نفرت کرے تو صرف اللہ کی خاطر ہی کرے ③ اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے اسے شعلے مارتی ہوئی آگ میں جلا دیا جانا منظور ہو۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 6941، صحیح مسلم: 43، جامع الترمذی: 2624، سنن النسائی: 5003]

1507 صحیح البخاری عن أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسولُ اللّٰہ ﷺ: ((إنَّ اللّٰہ تعالی یقولُ یومَ القیامَۃِ :أیْنَ المُتحابُّونَ بَجَلالی؟ الیومَ أظِلُّھم فی ظِلِّی یومَ لا ظِلَّ إلا ظِلِّی)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: میری عزت کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے (اہل ایمان) کہاں ہیں؟ میں انہیں آج اپنا سایہ عطا

کروں گا کہ آج میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں (مراد عرش کا سایہ ہے)۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2566]

1508 عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه عن النبیّ ﷺ قال: ((مَنْ سَرَّهُ أنْ يَجِدَ حلاوةَ الإيمانِ؛ فلْيُحِبَّ المرْءَ لا يُحِبُّهُ إلا للّٰه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے ایمان کی لذت پانے کی تمنا ہو اسے چاہیے کہ دوسروں سے محبت صرف اور صرف اللہ ہی کی خاطر کرے۔ [حسن۔ المستدرك للحاكم: 3/1]

1509 عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه قال: سمعت رسول اللّٰه ﷺ يقول: ((سَبعةٌ يظلّهم اللّٰه في ظِلّه يومَ لا ظِلَّ إلا ظلُّه :الإمامُ العادلُ ، وشابٌّ نشأَ في عبادةِ اللّٰه عزوجل ، ورجلٌ قلبه معلّقٌ بالمساجدِ ، ورجلان تحابَّا في اللّٰه ؛ اجتمعا على ذلك، وتفرّقا عليه، ورجلٌ دَعَتْه امرأة ذات مَنْصِبٍ وجمالٍ ؛ فقال:إنّي أخاف اللّٰه، ورجل تصدّق بصدقةٍ فأخفاها ، حتى لا تعلم شمالُه ما تُنفق يمينه ، ورجلٌ ذكر اللّٰه خالياً ، ففاضتْ عيناه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دے گا اور اس دن اس کے (عرش کے) سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا ① عادل حکمران ② وہ نوجوان جس نے اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں گزاری ③ وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہے ④ وہ دو آدمی جنہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کی اسی پر اکٹھے ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے ⑤ وہ آدمی جسے ایک حسب ونسب والی خوبصورت عورت نے دعوتِ (زنا) دی تو اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں ⑥ وہ آدمی جس نے اس طرح خفیہ (چھپ کر) صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہوسکا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے ⑦ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :660 ، صحیح مسلم : 1031]

1510 عن أنسِ بْنِ مالكٍ رضی اللّٰه عنهُ قال: قالَ رسولُ اللّٰه ﷺ: ((ما تَحابَّ رجلانِ فی اللّٰه إلا

كانَ أحبَّهما إلى الله عزّ وجلّ أشَدُّهما حبًّا لِصاحِبِه)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی دو مسلمان ایک دوسرے سے اللہ کی خاطر محبت کرتے ہیں ان میں سے اللہ کو زیادہ محبوب (اور افضل) وہ مسلمان ہوتا ہے جو اپنے بھائی کی محبت سے بڑھ کر اس سے محبت کرے۔ [حسن صحیح۔ طبرانی فی الأوسط: 2920، مسند ابی یعلی الموصلی: 3419، صحیح ابن حبان: 566، المستدرك للحاكم: 171/4]

1511 عن عبدالله بن عمرٍو رضي الله عنهما قالَ: قال رسولُ الله ﷺ: ((خيرُ الأصْحابِ عندَالله خيرُهُم لِصاحِبِه، وخيرُ الجيرانِ عندَالله خيرُهم لِجارِه)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاں بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہے، اور اللہ کے ہاں بہترین ہمسایہ وہ ہے کہ جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہو۔

[صحیح۔ جامع الترمذی: 1944، صحیح ابن حبان: 518/2، المستدرك للحاكم: 443/1]

1512 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبيّ ﷺ: ((أنَّ رجُلًا زارَ أخًا لَهُ في قَرْيَةٍ أُخرى، فأرْصَدَ اللهُ [له] على مَدْرَجَتِه مَلَكًا، فلمّا أتى عليهِ قال: أيْنَ تريدُ؟ قال: أريدُ أخًا لي في هذه القريَةِ، قال: هَلْ لكَ عليهِ مِنْ نِعْمةٍ تَرُبُّها؟ قال: لا؛ غيرَ أنّي أحِبُّه في الله، قال: فإنّي رسولُ الله إليكَ أنَّ اللهَ قدْ أحبَّكَ كما أحْبَبْتَهُ فيه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی کی زیارت کے لئے نکلا جو کہ دوسری بستی میں رہتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے پر ایک فرشتے کو مقرر فرما دیا جب وہ آدمی اس فرشتے کے پاس پہنچا تو وہ (فرشتہ) پوچھنے لگا تمہارا کدھر جانے کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملاقات کرنے جا رہا ہوں، اس (فرشتے) نے پوچھا کیا اس نے تجھ پر کوئی احسان کیا ہے کہ تو اس کے احسان کا بدلہ دینا چاہتا ہے؟ وہ کہنے لگا نہیں بلکہ میں تو صرف اس سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں وہ (فرشتہ) کہنے لگا: میں اللہ کا نمائندہ بن کر اللہ کا پیغام تیرے پاس لے کر آیا ہوں کہ اللہ بھی تجھ سے اسی طرح محبت فرماتا ہے جس طرح کہ تو اللہ کی رضا کی خاطر اپنے اس بھائی سے محبت کرتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2567]

1513 عن أبي إدريس الخولاني قال: دخلْتُ مسجدَ (دِمشْق) فإذا فَتىً بَرّاقُ الثنايَا وإذا الناسُ مَعُه ، فإذا اختَلَفوا في شَيْءٍ أسْنَدوهُ إليه ، وصَدروا عَنْ رأيِهِ ، فسألْتُ عنه؟ فقيلَ: هذا مُعاذُ بْنُ جَبَلٍ ، فلمَّا كانَ مِنَ الغَدِ هَجَّرتُ، فوَجَدْتُه قد سَبَقني بالتَهْجيرِ ووجدْتُه يُصلِّي، فانْتَظَرْتُه حتى قَضى صلاتَه ، ثُمَّ جئتُه مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فسلَّمْتُ عليه ، ثُمَّ قلْتُ لَهُ: واللهِ إنّي لأحِبُّكَ لله ، فقال: آللّه ؟ فقلتُ: آللّه ، فقال: آللّه؟ فقلتُ: اللّه ، فأخَذَ بِحَبْوَةِ رِدائي فجذَبَني إليه فقال: أبْشِرْ فإنّي سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((قال الله تَبارَك و تعالى: وجَبتْ مَحبَّتي لِلْمُتحابّينَ فيَّ، وللمُتجالِسينَ فيَّ، وللمُتَزَاوِرينَ فيَّ ، وللمتباذِلين فيَّ)).

ابوادریس خولانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا تو کیا دیکھا کہ ایک چمکدار دانتوں والے نوجوان کے اردگرد کچھ لوگ جمع ہیں، چنانچہ دورانِ مباحثہ اگر ان میں کوئی اختلاف ہوتا تو وہ ان کی طرف رجوع کرتے ہوئے ان کی رائے کو ترجیح دیتے ہیں۔ چنانچہ میں نے بھی پوچھا کہ یہ جلیل القدر ہستی کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ صحابی رسول معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہے، چنانچہ اگلے دن میں دوپہر کو جلدی جلدی مسجد میں پہنچا تو کیا دیکھا کہ وہ مجھ سے پہلے ہی مسجد میں پہنچ کر نماز ادا کر رہے ہیں، چنانچہ میں نے انتظار کیا اور ان کے نماز سے فارغ ہو جانے کے بعد ان کے سامنے بیٹھ کر انہیں سلام کیا، پھر میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں آپ سے صرف اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں، سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اللہ کی قسم کیا یہ سچ ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں اللہ کی قسم! میں آپ سے صرف اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں، چنانچہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے میری چادر کا کنارہ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور ارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہوگئی جو میری خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں، میری خاطر ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں میری خاطر ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔ [صحیح۔ مؤطا امام مالك: 953/2, 954، صحیح ابن حبان: 575]

1514 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((إنَّ مِنْ عبادِ الله عباداً لَيْسوا بأنْبياءَ ، يَغْبِطُهم الأنْبِياءُ والشُّهَداءُ)). قيل: مَنْ هُمْ ؟ لَعلَّنا نُحِبُّهم ؛ قال: ((هُمْ قومٌ تَحابُّوا بِنورِ الله ، مِنْ غَيْرِ

أرْحامٍ ولا أنْسابٍ، وجوهُهُم نُورٌ ، على منابرَ مِنْ نُورٍ ، لا يخافُونَ إذا خافَ الناسُ، ولا يَحْزَنونَ إذا حَزِنَ الناسُ ، ثمَّ قرأ: ﴿ألا إنَّ أوْلِيَاءَ اللّٰه لاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ ولا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ کے نیک بندوں میں سے کچھ ایسے بندے ہیں کہ انبیاء کرام اور شہید (روز قیامت) ان پر رشک کریں گے حالانکہ وہ نبی نہیں ہوں گے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: وہ کون ہیں؟ (پتہ تو چلے) تا کہ ہم بھی ان سے محبت کریں؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو صرف اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں گے، حالانکہ ان کا دودھ یا نسب کا کوئی باہمی رشتہ نہیں تھا، ان کے چہرے منور ہوں گے اور یہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، جب لوگ گھبرائیں گے انہیں کوئی گھبراہٹ نہ ہوگی اور جب لوگ غم زدہ ہوں گے انہیں کوئی غم نہ ہوگا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی ﴿أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ ''خبردار! بے شک اللہ کے اولیاء پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غم زدہ ہوں گے۔''

[صحیح۔ سنن النسائی فی السنن الکبریٰ: 11236، صحیح ابن حبان: 573]

1515 عن معاذ بنِ أنسٍ رضى اللّٰه عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((مَنْ أعْطى لِلّٰه ، ومَنَع لِلّٰه، وأحَبَّ لِلّٰه، وأبْغَضَ لِلّٰه، وأنْكَحَ لِلّٰه ؛ فقَدِ اسْتَكْمَلَ إيْمانَهُ)).

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کی خاطر کسی کو کچھ دیا، اور اللہ ہی کی خاطر کسی کو نہ دیا، اور اللہ کی خاطر کسی سے محبت کی اور اللہ کی ہی کی خاطر نکاح کیا (تا کہ برائی سے بچ سکے) تو اس شخص نے یقیناً اپنے ایمان کو مکمل کرلیا۔

[حسن۔ مسند احمد: 438/3, 440، جامع الترمذی: 2521، المستدرك للحاكم: 61/1]

1516 عن أنسٍ رضى اللّٰه عنه : أنَّ رجلاً سألَ رسولَ اللّٰه ﷺ : متى الساعَةُ ؟ قال: ((وما أعْدَدْتَ لَها؟)). قال: لا شَيْءَ، إلا أنِّي أحِبُّ اللّٰه ورسولَهُ. فقال: ((أنتَ معَ مَنْ أحْبَبْتَ)). قال أنسٌ : فما فَرِحْنا بَشَيْءٍ فَرَحَنَا بقولِ النبيِّ ﷺ : ((أنتَ معَ مَنْ أحْبَبْتَ)). قال أنسٌ :فأنا أحبُّ النبيَّ ﷺ ، وأبا بكرٍ و عُمَرَ، وأرْجو أنْ أكونَ مَعَهُم بِحُبِّي إيَّاهُم [وإنْ لَمْ أعْمَلْ عَمَلَهُمْ]. رواه الترمذى ، ولفظه:

قال: رأيتُ أصْحابَ رسول الله ﷺ فرِحوا بِشَيْءٍ لَمْ أرهُم فَرِحُوا بِشَيْءٍ أشَدَّ منهُ. قال رجلٌ: يا رسولَ الله ! الرجلُ يُحِبُّ الرجلَ على العَمَلِ مِنَ الخَيْرِ يَعْمَلُ به ولا يَعْمَلُ بِمِثْلِهِ؟ فقال رسولُ الله ﷺ: ((المرءُ معَ مَنْ أحبَّ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے عرض کی: اور تو کچھ خاص نہیں، لیکن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تو محبت کرتا ہے، سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی اس بات ''یعنی تو جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا'' ہمیں جتنی خوشی ہوئی اتنی کسی اور چیز سے نہیں ہوئی، سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: میں نبی کریم ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں اور مجھے اللہ سے امید ہے کہ میں ان سے محبت کرنے کی وجہ سے (قیامت کے دن) ان کے ساتھ ہوں گا، اگرچہ میرے اعمال ان کے اعمال جیسے نہیں۔
ایک روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے،'' یہ سن کر ہمیں اتنی خوشی ہوئی کہ جتنی کسی دوسری چیز سے نہ ہوئی، ایک صحابی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک آدمی کسی مسلمان سے اس کی کسی نیکی کی وجہ سے محبت کرتا ہے لیکن یہ نیکی وہ خود نہیں کرتا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی (روزِ قیامت) اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ محبت کرتا ہے۔

[صحيح۔ صحيح البخاری: 3688, 6167، صحيح مسلم: 2639، جامع الترمذی: 2385]

1517 عن أبي سعيدٍ الخدريّ رضيَ اللّه عنه ؛ أنّه سمعَ النبيَّ ﷺ يقولُ: ((لا تُصاحِبْ إلا مُؤْمِنًا ، ولا يَأكُلْ طعَامَكَ إلاَّ تَقِيٌّ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: صرف مؤمن ہی سے دوستی رکھ اور تیرا کھانا صرف متقی ہی کھائے۔ [حسن۔ صحيح ابن حبان: 554]

1518 عن عائشةَ رضي اللّه عنها : أن رسول اللّه ﷺ قال: ((ثلاثٌ أحلِفُ عليهنّ :لا يجعلُ اللّهُ مَن له سَهمٌ في الإسلامِ كَمَنْ لَا سَهْمَ لَهُ وأسهمُ الإسلامِ ثلاثةٌ :الصلاةُ ، والصومُ والزكاة ، ولا يَتَوَلّى اللّهُ

عبدًا فی الدنیا، فَیُوَلِّیهُ غیرَہ یوم القیامة ولا یُحِبُّ رجلٌ قومًا ؛ الا جَعَلَهُ اللّٰه معهم، (والرابعةُ لو حلفتُ علیها رَجَوْتُ أن لا آثم :لا یَسْتُرُ اللّٰه عبدًا فی الدنیا ؛ إلا سَتَرَہ یوم القیامة)))۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں کہ میں اُن پر قسم اٹھاتا ہوں ① جس بندے کا اسلام میں حصہ ہے اللہ اس کو اس بندے کے برابر نہیں کرے گا جس کا اسلام میں حصہ نہیں (اسلام پر عمل کرنے والا اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے اور اسلام پر عمل نہ کرنے والا پسندیدہ نہیں پہلے کو اجر وثواب ملے گا اور دوسرا ثواب سے محروم بلکہ سزا کا مستحق ہوگا) اور اسلام تین چیزوں پر مشتمل ہے (اس کے تین حصے ہیں) ① نماز ② روزہ ③ زکوٰۃ ② اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی کو ولی یعنی اپنا دوست بنائے اور قیامت والے دن اپنے علاوہ کسی اور کو اس کا ولی بنادے (ایسا نہیں ہوگا) ③ جو آدمی جس قوم کے ساتھ محبت کرے گا اللہ اسے ان کے ساتھ رکھے گا (اور چوتھی بات بھی ہے اگر میں اس پر قسم اٹھالوں تو مجھے امید ہے کہ مجھے اس پر گناہ نہ ہوگا ④ جس بندے کے عیوب پر اللہ نے دنیا میں پردہ ڈال دیا قیامت والے دن بھی اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا)۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد :145/1]

31-جادو کرنے، کاہنوں اور نجومیوں وغیرہ کے پاس جانے اور ان کی تصدیق کرنے پر وعید

1519 حدیث عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن أبيه عن جده: أن رسولَ الله ﷺ كتَبَ إلى أهلِ اليمنِ بكتابٍ فيه الفرائضُ ، والسننُ ، والدياتُ ، فذكر فيه: ((وإن أكبَرَ الكبائرِ عندَ الله يومَ القيامة: الإشراكُ بالله، وقتلُ النفسِ المؤمنةِ بغير الحقِّ ، والفرارُ في سبيلِ الله يومَ الزحف، وعقوقُ الوالدين، ورميُ المحصنةِ ، وتعلّمُ السحرِ ، وأكلُ الربا، وأكلُ مالِ اليتيم)) .

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف ایک خط لکھا جس میں فرائض، سنن اور دیات رقم تھیں اور اس میں یہ بھی لکھا تھا بیشک قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بڑے گناہ ① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ② مومن جان کو ناحق قتل کرنا ③ اللہ کے راستے میں جہاد سے بھاگنا ④ والدین کی نافرمانی کرنا ⑤ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا ⑥ جادو سیکھنا ⑦ سود کھانا ⑧ یتیم کا مال کھانا۔ [صحيح لغيره- صحيح ابن حبان : 6559, 6555]

1520 حدیث عن جابر بن عبدالله رضى الله عنهما عن النبيِّ ﷺ قال: ((مَنْ أتى كاهِنًا فصدَّقَهُ بما قالَ ؛ فقد كفر بما أُنزِلَ على محمَّدٍ ﷺ))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کی تصدیق کرے، تو یقیناً اس نے اس (شریعت) کا انکار کر دیا جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی۔

[صحيح- مسند البزار: 3045]

1521 حدیث عن صفية بنت أبى عبيد عن بعضِ أزْواجِ النبيِّ ﷺ [عن النبى ﷺ] قال: ((مَنْ أتى عَرَّافًا فسألَهُ عنْ شَيْءٍ فصَدَّقَهُ ؛ لَمْ تُقْبَلْ له صلاةٌ أرْبَعينَ يَوْمًا)).

سیدہ صفیہ بنت ابی عبید نبی کریم ﷺ کے ازواج مطہرات میں سے کسی زوجہ محترمہ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی نجومی یا کاہن کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا اور اس کی

تصدیق بھی کر دی تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 2230]

1522 عن أبي موسى رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: **((لا يَدخُل الجنَّةَ مدْمِنُ خَمْرٍ، ولا مؤمِنٌ بِسِحْرٍ، ولا قاطعُ رَحِمٍ)).**

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شراب کا عادی، جادو کی تصدیق کرنے والا اور رشتہ داری کو توڑنے والا جنت میں نہ جا سکے گا۔

[حسن لغیرہ۔ صحیح ابن حبان: 5346, 6137]

32- جانوروں اور پرندوں کی تصویر بنانے اور انہیں گھروں وغیرہ میں رکھنے پر وعید

1523 عن عمر رضی اللہ عنہما ؛ أنَّ رسولَ اللہ ﷺ قال: ((إنَّ الذین یَصْنَعونَ ھذہ الصُّوَرَ یُعَذَّبُوْن یومَ القِیامَةِ ؛ یُقالَ لَھُمْ :أَحْیُوا ما خَلَقْتُمْ)).

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جو لوگ (جانداروں کی) تصویر بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا، اوران سے کہا جائے گا: جو تم نے (تصویریں) بنائیں ان میں جان ڈال کر انہیں زندہ کرو۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 4951، صحیح مسلم: 2018]

1524 عن عائشه رضی اللہ عنہا قالت: قَدِمَ رسولُ اللہ ﷺ مِنْ سَفرٍ وقد سَترتُ سَھْوةً لی بقرامٍ فیہ تَماثِیلُ، فلمَّا رآہُ رسولُ اللہ ﷺ تلوَّن وجْھُهُ ، وقال:((یا عائشةُ ! أشدُّ الناسِ عَذابًا عندَاللہ یومَ القِیامَةِ ؛ الَّذینَ یُضَاھُوْنَ بِخَلْقِ اللہ)). قَالتْ: فَقطَّعْناہُ ، فجعَلْنا منهُ وِسَادةً أوْ وِسادَتَیْنِ. وفی روایة: قلَتْ: دَخَل علَیَّ رسولُ اللہ ﷺ وفی البیتِ قِرامٌ فیہ صورٌ، فتَلوَّنَ وجْھُهُ ثُمَّ تناوَل السِتْرَ فَھَتَكَهُ ، وقال:((إنَّ مِنْ أشدِّ الناسِ عَذابًا یومَ القیامَةِ الَّذِینَ یصَوِّرونَ ھذہ الصُّوَرَ)). وفی أخری: أنَّھا اشْتَرتْ نُمْرُقةً فیھا تصاویرُ، فلمَّا راھا رسولُ اللہ ﷺ قامَ علی البابِ فلَمْ یَدْخُلْ، فَعرفْتُ فی وَجْھِهِ الکَراھِیَةَ. قالتْ: فقلتُ: یا رسولَ اللہ! أتوبُ إلی اللہ وإلی رسولِه، ماذا أذْنَبْتُ؟ فقال رسولُ اللہ ﷺ: ((ما بالُ ھذہ النُّمرُقَةِ؟!)). فقلتُ: اشْتَرَیْتُھا لَكَ لِتَقْعُدَ علَیھا و تَوَسَّدھا، فقال رسولُ اللہ ﷺ: ((إنَّ أصْحابَ ھذِہ الصُّورِ یُعَذَّبُوْنَ یومَ القِیامَةِ ؛ فیُقالُ لَھُمْ: أَحْیُوا ما خَلَقْتُمْ)). وقال: ((إنَّ البیْتَ الَّذی فیه الصُّوَرُ لا تَدْخُلُه الملائِکَةُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے میں نے اپنے گھر کی الماری پر ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا جس پر تصویریں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے جب اس پردے کو دیکھا تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک غصے سے متغیر ہو گیا اور فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہو گا جو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کی مشابہت کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے اس پردے کو پھاڑ کر

ایک یا دو تکیے بنا لیے۔ ایک روایت میں ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور گھر میں ایک پردہ تھا جس پر تصویریں بنی ہوئیں تھیں، (پردے کو دیکھتے ہی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ غصے سے بدل گیا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ پکڑ کر پھاڑ ڈالا اور فرمایا: قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان تصویروں کے بنانے والے مصوروں کو دیا جائے گا۔ ایک روایت میں ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک تکیہ خریدا جس میں تصویریں تھیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو دروازے پر ہی رک گئے اندر داخل نہ ہوئے، جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر ناپسندیدگی کے اثرات دیکھے تو عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں اللہ کے حضور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کی: یہ تکیہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کے لئے خریدا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اس قسم کی تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن سخت ترین عذاب ہوگا، ان سے کہا جائے جائے گا: جو تم نے بنایا تھا اس میں روح ڈالو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5954, 5957, 5961، صحیح مسلم: 2105]

1525 عن سعيد بن أبي الحسن قال: جاءَ رجل إلى ابنِ عبَّاسٍ رضيَ اللّٰه عنهما فقالَ: إنِّي رجلٌ أصَوِّرُ هذهِ الصُّوَرَ، فأفْتِني فيها، فقالَ لَهُ: ادْنُ مِنِّي، فدنَا، ثُمَّ قال: ادْنُ مِنِّي، فدنا حَتَّى وضَع يَدَهُ على رَأْسِه وقالَ: أُنَبِّئُكَ بما سمِعْتُ مِنْ رسولِ اللّٰه صلى الله عليه وسلم، سمِعتُ رسولَ اللّٰه صلى الله عليه وسلم يقول: ((كلُّ مُصَوِّرٍ في النارِ، يجْعَلُ لَه بِكلِّ صورَةٍ صوَّرَها نَفْسًا فتعذِّبه في جَهنَّمَ)). قال ابنُ عبَّاسٍ: فإنْ كنتَ لا بُدَّ فاعِلاً، فاصْنَعِ الشَّجَر وما لا نَفْسَ لَهُ.

سیدنا سعید بن ابوالحسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں تصویریں بناتا ہوں چنانچہ آپ مجھے اس کے متعلق فتویٰ دیں، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس نے کہا میرے قریب آ، وہ قریب ہو گیا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پھر فرمایا: اور قریب ہو وہ اور قریب ہوا یہاں تک عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا: میں تجھے وہی بتاؤں گا جو (اس کے متعلق) میں نے

رسول اللہ ﷺ سے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر تصویر بنانے والا جہنم میں ہوگا، اس کے لیے اس کی بنائی ہوئی ہر تصویر کے بدلے ایک وجود بنایا جائے گا جو اس تصویر بنانے والے کو جہنم میں عذاب دے گا (سائل کی ناگواری پر) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تصویر بنائے بغیر تیرا گذارا نہیں تو پھر تو درخت یا بے جان چیزوں کی تصویر بنالیا کر۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 2225, 5963، صحیح مسلم: 2110]

1526 عن أبي هريرة رضى الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((قال الله تعالى: **وَمَنْ أظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقي ، فَلْيَخْلُقوا ذَرَّةً ، وليَخْلُقوا حَبَّةً ، وليَخْلُقوا شَعيرَةً**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اس آدمی سے بڑا ظالم اور کون ہوسکتا ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح پیدا (کرنے کی کوشش) کرے، یہ لوگ ایک چیونٹی (یا ذرہ) کو پیدا کر کے دکھائیں، اور ایک دانہ تو پیدا کر کے دکھائیں اور ایک جو کا دانہ تو پیدا کر کے دکھائیں۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 5953، صحیح مسلم: 2111]

1527 عن حيان بن حصين قال: **قال لي عليٌّ رضى الله عنه: ألَاّ أبعَثُكَ على ما بَعثَني عليهِ رسولُ الله ﷺ؟ ((أنْ لا تدَع صورَةً إلا طَمَسْتَها ، ولا قَبْرًا مُشْرِفًا إلا سَوَّيْتَهُ)).**

حیان بن حصین رحمہ اللہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ مجھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تجھے اس کام پر نہ بھیجوں جس کام پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا؟ (وہ یہ ہے کہ) تو جس تصویر کو دیکھے اسے مٹا دے اور جس قبر کو اونچی بنی ہوئی دیکھے اسے برابر کر دے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 969، سنن ابی داود: 3218، جامع الترمذی: 1049]

1528 عن أبي طلحة رضى الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: **((لا تدخُل الملائكةُ بيتًا فيهِ كلْبٌ ولا صورَةٌ)).**

سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس گھر میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5958، صحیح مسلم: 2106، سنن ابن ماجہ: 3649، جامع الترمذی: 2805]

1529 عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((أتَانی جبريلُ عليه السلامُ فقال لی: أتَيْتُكَ البارِحَةَ فلَمْ يَمْنَعْنی أنْ أكونَ دخلتُ إلا أنَّه كانَ على البَابِ تَماثيلُ، وكانَ فی البيْتِ قِرامُ سِترٍ فيه تَماثيلُ، وكان فی البيت كَلْبٌ، فَمُرْ بِرَأْسِ التمثَالِ الذی فی البيْتِ يُقَطَّعْ فيصيرَ كَهَيْئَةِ الشجرةِ، ومُرْ بالسترِ فلْيُقطَّعْ فيُجْعَلَ منهُ وسادَتَيْنِ مَنبوذَتَيْنِ توطانِ، ومُرْ بالكَلْبِ فلْيُخْرَجْ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے کہا: میں گزشتہ رات آپ کے ہاں آیا تھا مگر اندر آنے سے میرے لیے یہ امر مانع تھا کہ (آپ کے گھر کے) دروازے پر تصویریں تھیں اور گھر میں تصویروں والا پردہ تھا اور کتا بھی تھا، چنانچہ آپ گھر میں تصویر کے متعلق حکم دیجیے کہ اس کا سر کاٹ دیا جائے وہ ایک درخت کی مانند ہو جائے گی اور پردے کے متعلق حکم فرمائیں کہ اسے کاٹ کر دو تکیے بنا لیے جائیں جو پھینکے جائیں اور پاؤں سے روندے جائیں اور کتے کے متعلق فرمایئے کہ اسے باہر نکال دیا جائے۔'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی کیا۔

[صحيح۔ جامع الترمذی: 2806، صحيح ابن حبان: 5854، سنن ابی داؤد: 4158]

1530 عن أبی هريرة قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((يَخرجُ عُنقٌ مِنَ النارِ يومَ القِيامَةِ لهُ عَيْنانِ تُبْصِرانِ، وأُذُنانِ تَسْمَعان، ولسانٌ ينْطِقُ، يقولُ: إنّی وُكِّلْتُ بثلاثةٍ: بِمَنْ جعَل مَع اللهِ إلهًا آخر، وبكُلِّ جَبَّارٍ عَنيدٍ، وبالمُصَوِّرِينَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک گردن جہنم کی آگ سے نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھتی ہوگی، دو کانوں سے سنتی اور زبان سے بولتی ہوگی، وہ کہے گی: مجھے تین قسم کے لوگوں پر مسلط کیا گیا ہے ① جس نے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک بنایا ② ظلم کرنے والا سرکش ③ تصویر بنانے والے لوگ۔ [صحيح۔ جامع الترمذی: 2577]

33-شطرنج اور اس سے ملتے جلتے کھیل پر وعید

1531 عن بریدة رضی اللّٰہ عنه ؛ أنّ رسولَ اللّٰہ ﷺ قال: ((**مَنْ لَعِبَ بالنَّرْدَ شیرِ ؛ فکأنما صَبَغ یَدَهُ فی لحم خنزیرٍ ودَمِهِ**)). رواه مسلم. وله ولأبی داود وابن ماجه: ((**فکأنّما غَمسَ یَدهُ فی لَحْمِ خِنْزیرٍ ودَمِهِ**)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے شطرنج یا اس سے ملتا جلتا کوئی دوسرا کھیل کھیلا ؛ تو گویا کہ اس نے خنزیر کے گوشت اور خون سے اپنے ہاتھ کو آلودہ کیا، ایک روایت میں ہے: گویا کہ اس نے خنزیر کے گوشت یا خون میں اپنا ہاتھ ڈبویا۔

[**صحیح**۔ صحیح مسلم: 2260، سنن ابی داؤد: 4939، سنن ابن ماجه: 3763]

1532 عن أبی موسی رضی اللّٰہ عنه قال: قال رسولُ اللّٰہ ﷺ : ((**مَنْ لَعِبَ بنَرْدٍ أوْ نرْدَ شیرٍ؛ فقد عَصَی اللّٰہ ورسولَهُ**)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے شطرنج یا اس سے ملتا جلتا کوئی دوسرا کھیل کھیلا تو یقیناً اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔ [حسن۔ مالك فی الموطا: 958/2، سنن ابی داؤد: 4938، سنن ابن ماجه: 3762، المستدرك للحاکم: 50/1، والبیهقی فی الشعب: 6498]

34- نیک ساتھی بنانے کی ترغیب اور برے ہم نشین بنانے پر وعید اور مجلس میں بیٹھنے کے آداب کا بیان

1533 عن أبی موسی رضی اللّٰه عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((إنَّما مَثلُ الجَلیس الصَّالحِ والجَلیسِ السُّوءِ کَحامِلِ المِسْكِ ونافِخِ الکیرِ، فحامِلُ المِسْكِ إمَّا أنْ یُحذِیكَ، وإمَّا أنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وإمَّا أنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیْحًا طَیِّبَةً، ونَافِخُ الکیر إمَّا أنْ یُحْرِقَ ثیابَكَ، وإمَّا أنْ تَجِد مِنْهُ ریحًا خَبیثَةً)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک اور برے ہم نشین کی مثال کستوری بیچنے والے اور بھٹی میں پھونکنے والے کی طرح ہے، چنانچہ کستوری بیچنے والا یا تو تجھے اپنی طرف سے خوشبو بطور تحفہ دے گا یا تو اس سے خرید لے گا یا تجھے اس (ہم نشین) سے اچھی خوشبو ضرور ملتی رہے گی، اور بھٹی میں پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑوں کو جلا دے گا یا تو جب تک اس کے پاس بیٹھے گا ناخوشگوار بو تجھے مسلسل پہنچتی رہے گی۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 2101، صحیح مسلم: 2628]

1534 عن الشرید بن سُوَیدٍ رضی اللّٰه عنه قال: مَرَّبی رسولُ اللّٰه ﷺ وأنا جالِسٌ، وقد وضَعْتُ یدیَ الیُسْری خلْفَ ظهْرِی واتَّکَأْتُ علی ألْیَةِ یَدی، فقال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((لا تَقْعُدْ قِعْدَةَ المَغْضوبِ علَیْهِمْ)).

سیدنا شرید بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں اپنا بایاں ہاتھ کمر کے پیچھے رکھ کر اس کی ہتھیلی پر ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو ان لوگوں کی طرح مت بیٹھ جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا (یعنی یہود)۔[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 5674، سنن أبی داؤد: 4848]

1535 عن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما قال: جاء رجلٌ إلی رسولِ اللّٰه ﷺ فقامَ لَهُ رجلٌ عَنْ مَجْلِسِه، فذهَب لِیَجْلِسَ فیهِ ، فنَهاهُ رسولُ اللّٰه ﷺ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا چنانچہ ایک آدمی اس کی خاطر اپنی جگہ سے اٹھا اور اس نے اس کی جگہ بیٹھنا چاہا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے (اس عمل سے) منع

فرمادیا۔[حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد: 4828]

1536 عن ابن عمر قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: **((لا یُقیمَنَّ أحَدُکم رجلًا مِنْ مَجْلِسه ثُمَّ یَجْلِسُ فیه، ولکِنْ تَوسَّعُوا وتَفَسَّحوا؛ یَفْسَحِ اللّٰه لکُمْ))**. وفی روایة: قال: **وکان ابن عمر إذا قام له رجلٌ مِنْ مَجْلِسِه لَمْ یَجْلِسْ فیهِ.**

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی کسی آدمی کو اس کی جگہ سے (دھوکے وغیرہ) سے اٹھا کر ہرگز اس کی جگہ میں مت بیٹھے، لیکن مجلس کو کھلا رکھو اور آنے والوں کو بھی بیٹھنے کی جگہ دو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کشادگی پیدا کر دے گا۔ راوی بیان کرتا ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے اگر کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھتا تو وہ اس کی جگہ پر نہیں بیٹھتے تھے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 6270، صحیح مسلم: 2177]

1537 عن جابر بن سمرة رضی اللّٰه عنهما قال: **((کنا إذا أتینا النبی ﷺ جلسَ أحدُنا حیث ینتهی))**.

سیدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے ہر ایک مجلس میں خالی آخری جگہ پر بیٹھ جاتا (یعنی گردنیں نہ پھلانگتا)۔

[حسن لغیرہ۔ سنن ابی داؤد: 4825، جامع الترمذی: 2725، صحیح ابن حبان: 6433]

1538 عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده؛ أنَّ رسول اللّٰه ﷺ قال: **((لا یَحِلُّ لرجلٍ أنْ یُفَرِّقَ بَیْنَ اثْنَیْنِ إلا بِإذْنِهما))**. وفی روایة لأبی داود: **((لا یَجْلِسْ بَیْنَ رجُلَیْنِ إلا بإذْنِهِما))**.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ دو افراد میں ان کی اجازت کے بغیر دخل اندازی کی کوشش کرے۔ ایک روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنے کی کوشش نہ کر۔

[حسن۔ سنن أبی داؤد: 4844, 4845، جامع الترمذی: 2753]

1539 عن وهب بن حذیفة رضی اللّٰه عنه؛ أنَّ رسول اللّٰه ﷺ قال: **((الرجلُ أحَقُّ بمَجلِسه، فإذا**

خَرجَ لحاجَتِه ثُمَّ رجَع ؛ فهوَ أحَقُّ بمَجلِسه)).

سیدنا وھب بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے اگر اسے کسی ضرورت کی وجہ سے باہر جانا پڑ گیا تو واپس لوٹنے پر وہ اپنی جگہ پر دوبارہ بیٹھنے کا (دوسروں سے) زیادہ حقدار ہے۔[صحیح۔ جامع الترمذی: 2752، صحیح ابن حبان: 588]

1540 عن أبی سعیدٍ الخدریِّ رضی اللّٰه عنه قال: سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ یقول: ((خیرُ المَجالِس أوْسَعُها)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بہترین مجالس وہ ہیں جو خوب کشادہ اور (بیٹھنے والوں کیلئے) وسیع ہوں۔[حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد: 4820]

1541 عن أبی سعیدٍ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((إیَّاکُمْ والجلوسَ بالطُّرقاتِ)). قالوا: یا رسولَ اللّٰه ! ما لَنا بُدٌ مِنْ مَجالِسنا نتحدَّثُ فیها ؟ فقال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((إنْ أبَیْتُمْ ؛ فأَعْطوا الطریقَ حَقَّهُ)). قالوا: وما حَقُّ الطریقِ یا رسولَ اللّٰه؟ قال: ((غَضُّ البصَرِ، وکفُّ الأذی، وردُّ السلام، والأَمْرُ بالمعروفِ، والنهیُ عَنِ المنکَرِ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے آپ کو راستے میں بیٹھنے سے بچاؤ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے لیے وہاں مجلس لگانا ضروری ہے کیونکہ ہم اس مجلس میں باتیں کرتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو راستے کو اس کا حق ادا کرو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ① نظر نیچی رکھنا ② کسی کو تکلیف دینے سے باز رہنا ③ سلام کا جواب دینا ④ نیکی کا حکم دینا ⑤ برائی سے روکنا۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 2456، صحیح مسلم: 2121، سنن ابی داؤد: 4815]

35-ایسی چھت پر سونے کی ممانعت جس کے اردگرد چاردیواری نہ ہو اور سمندر میں طغیانی کے وقت سفر کرنے پر وعید

1542 عن أبی عمران الجَوْنی قال: كنَّا بفارِس وعلينا أميرٌ يُقالُ له: (زُهَيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰه)، فأبْصَر إنْسانًا فوْقَ بَيْتٍ أوْ إجّارٍ ليسَ حوله شَيْءٌ، فقال لی: سمعتَ فی هذا شيْئًا؟ قلتُ: لا قال: حدَّثَنی رجلٌ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((مَنْ باتَ فوْقَ إجَّارٍ أو فوْقَ بيْتٍ ليسَ حوْلَهُ شیءٌ يرُدُّ رِجَلَهُ؛ فقد بَرِئَتْ منهُ الذِمَّةُ، ومَنْ رَكِبَ البَحْرَ بَعْدَ ما يَرتَجُّ؛ فقد بَرِئَتْ منه الذِمَّةُ)).

ابوعمران جونی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم فارس میں مقیم تھے تو اس وقت ہم پر زہیر بن عبداللہ رحمہ اللہ نامی ایک امیر مقرر تھا، انہوں نے ایک آدمی کو بغیر چاردیواری کے چھت پر (سوئے ہوئے) دیکھا تو مجھ سے پوچھنے لگے کیا آپ نے اس کے متعلق کوئی حدیث وغیرہ سنی ہے؟ میں نے کہا نہیں: زہیر بن عبداللہ رحمہ اللہ نے بتایا کہ مجھے ایک آدمی نے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی ایسی چھت پر رات گذارے جس کے اردگرد چاردیواری نہ ہو جو اسے گرنے سے بچائے تو اس سے اللہ کا (حفظ وامان کا) ذمہ ختم ہو گیا، اور جس نے سمندر میں طغیانی کے وقت سفر کیا اس سے بھی (اللہ کا حفظ وامان کا) ذمہ ختم ہو گیا۔

[حسن۔ مسند احمد: 79/5، بیہقی فی الشعب: 4724, 4725]

36-بغیر کسی مجبوری کے الٹا لیٹنے پر وعید

1543 صحیح الجامع عن أبي هريرة رضى الله عنه قال: **مَرَّ النبيُّ ﷺ برجلٍ مضْطَجِعٍ على بِطْنِهِ ، فغَمزَهُ بِرِجْلِهِ، وقال:((إنَّ هذه ضِجْعَةٌ لا يُحِبّها الله عزّوجلّ)).**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ کا گذر ایک ایسے آدمی پر ہوا جو پیٹ کے بل الٹا لیٹا ہوا تھا، آپ ﷺ نے اسے اپنے پاؤں سے زور سے ہلایا اور ارشاد فرمایا: یہ لیٹنے کی ایسی کیفیت ہے جسے اللہ تعالیٰ بالکل پسند نہیں کرتا۔ [حسن، صحیح۔ مسند احمد: 287/2، صحیح ابن حبان: 5549]

37-اس طرح بیٹھنے پر وعید کہ جسم کا کچھ حصہ دھوپ میں ہو اور کچھ حصہ سایہ میں اور قبلہ رُخ ہو کر بیٹھنے کی ترغیب

1544 صحیح الجامع عن أبي عياض عن رجلٍ مِنْ أصحابِ النبيّ ﷺ : **أنَّ النبيَّ ﷺ نَهى أنْ يَجْلِسَ الرجلُ بيْنَ الضِّحِّ والظِّلِّ ، وقال:((مَجْلِسُ الشيْطانِ)).**

ابو عیاض رحمہ اللہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے آدمی کو دھوپ اور سایہ کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا، اور اسے شیطان کے بیٹھنے کی جگہ قرار دیا۔

[صحیح۔ مسند احمد: 414/3]

1545 صحیح الجامع عن أبي هريرة قال: قال رسولَ الله ﷺ: **((إنَّ لكلِّ شيْءٍ سيِّدًا، وإنَّ سيِّد المَجالِسِ قِبالَةَ القِبْلَةِ)).**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کا ایک سردار ہوتا ہے اور مجلسوں کی سردار وہ مجلس ہے جو قبلہ رُخ ہو۔ [حسن۔ طبرانی فی الأوسط: 2375]

38-شام میں رہائش اختیار کرنے کی ترغیب وفضیلت

1546 وعن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنھما قال: سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: ((**ستکونُ هجرةٌ بعدَ هجرةٍ، فخيارُ أهلِ الأرضِ ألزَمُهم مُهاجَر! إبراهيمَ، ويبقى في الأرض أشرارُ أهلِها تلفظُهم أَرَضُوهم، وتَقْذَرُهم نَفْسُ اللّٰهِ، وتحشرهم النارُ مع القردة والخنازير**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ فرماتے تھے: ''ہجرت کے بعد ہجرت ہوتی رہے گی، زمین کے باسیوں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہوں گے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دار ہجرت کو اختیار کیے ہوں گے۔ اور (قرب قیامت کے وقت) برے لوگ ہی رہ جائیں گے۔ ان کی زمین انہیں نکال باہر پھینکیں گی، اللہ عزوجل بھی انہیں برا جانے گا اور آگ ان لوگوں کو بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی۔''

[صحیح۔ سنن أبي داوٗد: 2483، صحیح ابن حبان: 7306، المستدرك الحاکم 510/4]

1547 (عن عبداللہ بن عرو رضی اللہ عنھما) عن النبیّ ﷺ قال: ((**إنّي رأيتُ كأنّ عَمودَ الكتابِ انتُزِع مِنْ تحتِ وسادَتي، فأتبَعْتُه بَصرِي، فإذا هو نورٌ ساطعٌ، عُمِدَ بِه إلى الشامِ، ألا وإنَّ الإيمانَ إذا وقَعَتِ الفِتَنُ بالشَّامِ**)).

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے دیکھا کہ کتاب (یعنی قرآن مجید) کا ستون میرے تکیے کے نیچے سے نکال لیا گیا، چنانچہ میں نے اپنی نظر اسی کی طرف لگائے رکھی، تو کیا دیکھا کہ وہ ایک چمکتا ہوا نور تھا جو شام کی طرف لے جایا گیا، خبردار! جب فتنوں کا ظہور ہوگا تو ایمان شام میں ہوگا۔ [صحیح۔ طبرانی فی الکبیر: 58/10، المستدرك للحاکم: 509/4]

39-بدشگونی پکڑنے پر وعید

1548 عن ابن مسعودٍ رضي الله عنه، أن رسولَ الله ﷺ قال: ((الطِّيَرَةُ شِرْكٌ، الطيَرةُ شِرْكٌ، الطيَرةُ شِرْكٌ، وما مِنّا إلا ، ولكنَّ الله يُذْهِبُه بالتَّوكُّلِ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ''بدشگونی شرک ہے، بدشگونی شرک ہے، بدشگونی شرک ہے۔'' نیز فرمایا: ہم میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی وہم ہو ہی جاتا ہے، مگر اللہ عزوجل اسے توکل کی برکت سے زائل کر دیتا ہے۔

[صحیح۔ سنن أبي داؤد: 3910، جامع الترمذي: 1614، صحیح ابن حبان: 6122]

1549 عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ : ((لَنْ ينالَ الدَّرجاتِ العُلى مَنْ تكَهَّنَ أو اسْتَقْسَمَ، أوْ رَجع مِنْ سَفرٍ تَطَيُّرًا)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی کبھی بھی بلند مقام حاصل نہیں کر سکے گا جس نے کہانت کی یا ستاروں یا تیروغیرہ سے قسمت کا حل معلوم کیا یا بدشگونی لیتے ہوئے سفر سے واپس لوٹ آیا۔[حسن لغیرہ۔ طبرانی : ، بیہقی فی الشعب: 1177]

40-شکار یا رکھوالی کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے کتا پالنے پر وعید

1550 عن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال: سمعتُ رسولَ اللہ ﷺ یقول: ((مَنِ اقْتَنی كَلْبًا إلا كلبَ صَيْدٍ أو ماشِيَة ؛ فإنَّه يَنْقصُ مِنْ أَجْرِهِ كلَّ يومٍ قيراطانِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی نے شکار یا رکھوالی کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے کتا پالا تو اس کے (نیک اعمال کے) اجر سے ہر روز دو قیراط اجر کم کر دیا جائے گا۔[صحیح۔ مؤطا امام مالك: 969/2، صحيح البخاری: 5481، صحيح مسلم: 1574، جامع الترمذی: 1487، سنن النسائی: 4298]

1551 عن عبداللّٰہ بن مغفل رضی اللہ عنہ قال: إنِّي لَمِمَّنْ يرفَعُ أغْصانَ الشجرةِ عَنْ وَجْهِ رَسولِ اللّٰہ ﷺ وهو يَخْطُبُ فقالَ: ((لَوْلا أنَّ الكِلابَ أُمَّةٌ مِنَ الأُمَمِ لأمَرْتُ بِقَتْلِها، فاقْتُلوا مِنْها كلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ، وما مِنْ أهْلِ بيْتٍ يَرْتَبِطونَ كَلْبًا؛ إلا نَقصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كلَّ يومٍ قيراطٌ إلا كَلْبَ صيْدٍ ، أوْ كلبَ حَرْثٍ ، أو كَلْبَ غَنمٍ)). رواه الترمذی وقال: ((حديث حسن))، وابن ماجه ؛ إلا أنه قال: ((وما مِنْ قوم اتَّخذوا كَلْبًا إلا كَلْبَ ماشِيَةٍ، أو كَلْبَ صَيْدٍ ، أو كَلْبَ حَرْثٍ؛ إلاَّ نَقَصَ مِنْ أجورِهِم كلَّ يومٍ قِيراطَانِ)).

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بھی ان خدمت گذاروں میں سے تھا جو دوران خطبہ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک سے درختوں کی شاخیں اٹھا کر رکھے ہوئے آپ ﷺ نے دورانِ خطبہ ارشاد فرمایا: اگر کتے امتوں میں سے ایک امت نہ ہوتی تو میں انہیں مطلق طور پر قتل کرنے کا حکم دے دیتا، چنانچہ ان میں جو کتا بھی خالص سیاہ رنگ کا ہو اسے قتل کر دو پھر فرمایا: جو بھی گھر والے بغیر کسی ضرورت کے کتا پالتے ہیں تو ہر دن ان کے اجر وثواب سے ایک قیراط اجر کم کر دیا جاتا ہے، ہاں شکاری اور کھیت کی حفاظت کرنے والا یا بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کرنے والا کتا پالنے کی اجازت ہے۔ جبکہ ابن ماجہ میں دو قیراط اجر کم کیے جانے کا ذکر ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 1486، سنن ابن ماجه: 3205]

1552 عن بريدة رضی اللہ عنہ قال: احْتَبَسَ جبريلُ على النبيِّ ﷺ فقال لَهُ: ((ما حَبسَكَ؟))،

فقالَ: ((إنّا لا ندخلُ بَيْتًا فيه كلْبٌ)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام کئی روز تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے سے روک دیے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: اے جبریل علیہ السلام! آپ کو کس چیز نے ہمارے پاس آنے سے روکے رکھا؟ جبریل علیہ السلام نے فرمایا: جس گھر میں کتا ہو ہم وہاں بالکل نہیں جاتے۔[صحیح۔ مسند أحمد: 353/5]

41- آدمی کے تنہا سفر کرنے پر وعید اور زیادہ لوگوں سے مل کر سفر کرنے کی ترغیب

1553 عن ابن عمر رضی الله عنهما قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((لو أنَّ الناسَ يعلَمونَ مِنَ الوِحْدَةِ ما أعْلَمُ، ما سارَ راكِبٌ بلَيلٍ وَحْدَهُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تنہا سفر کرنے کی پریشانی سے جس قدر میں واقف ہوں اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے تو کوئی بھی سوار کبھی بھی اکیلا رات کو سفر کرنے کی جرأت نہ کرے۔[صحیح۔ صحيح البخاری: 3998، جامع الترمذی: 1673، صحیح ابن خزیمة: 2569]

1554 وعن عمرو بن شعيبٍ عن أبيه عن جده: أنَّ رجلاً قَدمَ مِنْ سَفرٍ، فقال له رسولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَحِبْتَ؟)). قال: ما صَحِبْتُ أحَدًا. فقال رسولُ اللهِ ﷺ: ((الراكبُ شيطانٌ، والراكبانِ شَيْطانان، والثلاثَةُ رَكْبٌ)).

سیدنا عمرو بن شعیب اپنے والد (شعیب) سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: ایک آدمی سفر سے واپس لوٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا، تو نے کس کے ساتھ سفر کیا؟ اس نے عرض کیا: میں نے تو تنہا سفر کیا کوئی میرے ساتھ نہ تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کا جواب سن کر) ارشاد فرمایا: تنہا سوار شیطان ہے، دو سوار شیطان ہیں اور تین سوار ہی سوار ہیں۔ (یعنی راستہ میں کسی آزمائش میں مبتلا ہونے پر یہ لوگ شیطان کی خوشی کا باعث ہوں گے کیونکہ وہ انسان کا ازلی دشمن ہے) اگر سفر کرنے والا اور کوئی ساتھ نہ ہو تو اکیلے سفر کرنا بھی جائز ہے۔ یہ تشدید اس وقت ہے کہ جب سفر کرنے والے زیادہ ہوں پھر بھی ہر کوئی اکیلا اکیلا سفر کرے)۔[حسن صحیح۔ المستدرك للحاكم: 102/2، سنن ابی داؤد: 2607، جامع الترمذی: 1673]

42- عورت کا بغیر محرم کے تنہا سفر کرنے پر وعید

1555 عن أبی سعیدٍ الخدریِّ رضی اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ: **((لا یَحِلُّ لامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ باللّٰه والیوم الآخِرِ أنْ تُسافِرَ سَفَرًا یکونُ ثلاثة أیّامٍ فَصاعِدًا إلا ومَعها أبوها، أوْ أخوها، أوْ زوجُها، أو ابْنُها، أوْ ذو مَحْرَمٍ منها)).**

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ عورت جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ اپنے باپ، بھائی، خاوند، بیٹے یا کسی اور محرم کی معیت کے بغیر تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر کرے۔'' [صحیح۔ صحیح البخاری: 1197، صحیح مسلم: 827، سنن أبی داؤد: 1726، جامع الترمذی: 1169، سنن ابن ماجه: 2898]

1556 عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ: **((لا یَحِلُّ لامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ باللّٰه والیومِ الآخِرِ تسافِرُ مسیرَةَ یومٍ ولیلَةٍ إلا مَعَ ذی مَحْرَمٍ علیها)).**

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان خاتون کو اپنے کسی محرم کی معیت کے بغیر ایک دن اور ایک رات کا سفر بھی حلال نہیں ہے۔'' [صحیح۔ مالك فی المؤطا: 979/2، صحیح البخاری: 1088، صحیح مسلم: 1339، سنن ابی داؤد: 1723, 1724, 1725، سنن ابن ماجه: 2899، صحیح ابن خزیمة: 2526]

43-سواری پر سوار ہونے والے مسافر کو اللہ کا ذکر کرنے کی ترغیب

1557 صحيح عن أبي لاس الخزاعي رضي الله عنه قال: حَملَنا رسولُ الله ﷺ على إبلٍ مِنْ إبلِ الصدَّقةِ ضُلَّحٍ، فقلنا :يا رسولَ الله! ما نَرى أنْ تَحمِلَنا هذه. فقال: ((ما مِنْ بَعيرٍ إلا في ذِرْوَتِه شيطانٌ، فاذْكروا اسْمَ الله عزّوجلَّ إذا رَكِبْتُموها كما أمرَكُمُ الله ، ثُمَّ امْتَهِنوها لأنفُسِكُمْ، فإنَّما يَحْمِلُ اللهُ عَزَّوجلَّ)).

سیدنا ابولاس خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کے لاغر اونٹ پر سوار کر دیا، ہم نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے ہمیں چلنے کی طاقت نہ رکھنے والے اونٹ پر سوار کر دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر اونٹ کی کوہان کی چوٹی پر شیطان ہوتا ہے، تم جب بھی اس پر سوار ہو تو اللہ کے حکم کے مطابق اللہ کا ذکر کیا کرو پھر تم ان سے فائدہ اٹھاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں ان پر سوار کیا ہے۔

[صحيح۔ مسند أحمد: 221/4، صحيح ابن خزيمة: 2377، طبراني في الكبير: 837/22]

44- سفر میں گھنٹی اور کتا ساتھ رکھنے پر وعید

1558 عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((لا تَصْحَبُ الملائِكَةُ رُفقةً فيها كلبٌ أو جَرسٌ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''فرشتے اس جماعت کے ساتھ نہیں چلتے جن کے ساتھ کتا ہو یا گھنٹی۔''

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2113، سنن ابی داؤد: 2555، جامع الترمذی: 1703]

1559 عن عائشةَ رضی الله عنها: ((أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ أمر بالأجْراسِ أنْ تُقَطَّعَ مِنْ أعْناقِ الإِبِل يومَ بَدْرٍ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن اونٹوں کی گردنوں میں لٹکی ہوئی گھنٹیوں کو کاٹنے کا حکم دیا تھا۔ [صحیح۔ صحیح ابن حبان: 4699]

1560 عن بُنانة مولاة عبدالرحمٰن بن حيان الأنصارى: أنها كانت عند عائشة إذ دُخِل عليها بجارية وعليها جلاجل يصوتن، فقالت: لا تُدْخِلْنَها علیَّ إلا أنْ تُقَطّعْنَ جَلاجِلَها، وقالت: سمعت رسول اللّٰه ﷺ يقول: ((لا تدخلُ الملائكةُ بيتًا فيه جَرَسٌ)).

بنانہ سیدنا عبدالرحمٰن بن حیان انصاری کی لونڈی بیان کرتی ہے کہ میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بیٹھی ہوئی تھی کہ ان کے پاس ایک لڑکی بھیجی گئی جس نے آواز دار گھونگرو پہنے ہوئے تھے تو انہوں نے کہا: اسے میرے پاس مت لاؤ مگر یہ کہ اس کے گھونگرو کاٹ ڈالو۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: ''جس گھر میں گھنٹی ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

[حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد: 4231]

1561 عن ابن عمر رضی الله عنهما؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((لا تَصْحَبُ الملائكةُ رُفْقةً فيها جُلْجُلٌ)). وفی رواية: قال أبوبكر بن أبی شيخ: كنتُ جالسًا مع سالمٍ فمرَّ بنا ركبٌ لأُمِّ البنين مَعهُم

أجْراسٌ ، فَحدَّث سالِمٌ عن أبيه؛ أنَّ النبيَّ ﷺ قال: ((لا تصحبُ الملائكةُ رَكْبًا معهم جُلْجُلٌ)). كَمْ تَرى معَ هؤلاءِ مِنْ جُلْجُلٍ؟!

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس گروہ کے ساتھ نہیں چلتے جس گروہ کے پاس گھنٹی وغیرہ ہو اور ابوبکر بن ابو شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ سالم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ہمارے پاس سے ام البنین کا ایک قافلہ گزرا ان کے پاس گھنٹیاں تھیں تو سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس جماعت کے ساتھ نہیں چلتے جن میں گھنگرو وغیرہ ہوں تم ان لوگوں کے پاس کس قدر زیادہ گھنگرو وغیرہ رکھتے ہو؟ [صحیح۔ سنن النسائی: 5234]

45-رات میں سفر کرنے کی ترغیب اور رات کے ابتدائی حصہ میں سفر کرنے، راستہ کے درمیان پڑاؤ ڈالنے اور علیحدہ علیحدہ پڑاؤ ڈالنے پر وعید اور جب لوگ سفر میں آرام کے لئے کہیں پڑاؤ ڈالیں وہاں تہجد پڑھنے کی ترغیب

1562 عن أنس رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللہ ﷺ: **((علیکم بالدُّلْجةِ ؛ فإنَّ الأرضَ تُطوی باللّیلِ))**.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کے وقت سفر کیا کرو، بلاشبہ رات کے وقت زمین لپیٹ لی جاتی ہے (سفر جلدی طے ہوتا ہے)۔[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داؤد: 2571]

1563 عن جابرٍ – هو ابن عبدالله – رضی الله عنهما قال: قال رسولُ اللہ ﷺ: **((لا تُرْسِلوا فَواشِيَكُم [وصِبْيانكُمْ] إذا غابَتِ الشمسُ حتّى تذهبَ فَحْمةُ العشَاءِ ، فإنَّ الشياطين تَعْبَثُ إذا غابَتِ الشمسُ حتى تَذْهَبَ فَحْمَةُ العِشَاءِ))**. رواه مسلم و أبو داود والحاكم، ولفظه: **((احْبِسوا صِبْيانكُمْ حتى تَذْهَبَ فوْعَةُ العشَاءِ ، فإنّها ساعَةٌ تَخْتَرِقُ فيها الشَياطينُ))**.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورج غروب ہوتے ہی اپنے چوپایوں (اور بچوں) کو مت چھوڑو، یہاں تک کہ رات کا اندھیرا خوب چھا جائے، بلاشبہ جس وقت سورج غروب ہوتا ہے شیاطین فساد کرتے ہیں، یہاں تک کہ رات کا اندھیرا چھا جائے۔

[صحیح لغیرہ۔ صحیح مسلم: 2013، سنن أبی داؤد: 2604، المستدرك للحاكم: 284/4]

1564 عن جابر بن عبدالله رضی الله عنهما قال: قال رسولُ اللہ ﷺ: **((إيّاكُمْ والتعريسَ على جَوادِّ الطريقِ .....، فإنّها مأوى الحيّاتِ والسِّبَاعِ ، وقضاءَ الحاجَةِ عليها ؛ فإنّها الملاعِنُ))**.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کے آخری پہر راستے کے درمیان میں پڑاؤ ڈالنے (یا نماز پڑھنے) سے اجتناب کرو کیونکہ یہ سانپوں اور درندوں کا ٹھکانہ ہے اور نہ ہی راستے کے درمیان میں قضائے حاجت کرو کیونکہ یہ لعنت کا سبب ہے۔[حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ: 329]

1565 عن أبی ثعلبة الخشنی رضی اللّٰه عنه قال کان الناسُ إذا نَزلوا تفرّقوا فی الشِّعابِ والأوْدِیَةِ ، فقال رسولُ اللّٰه ﷺ :((إنَّ تَفرُّقَکُم فی الشِّعابِ والأوْدِیَةِ إنَّما ذلکم مِنَ الشیْطانِ)). فلَمْ یَنْزِلوا بعدَ ذلك مَنْزِلًا إلا انْضَمَّ بعضُهُم إلی بَعْضٍ.

سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ جب کسی منزل پر پڑاؤ کرتے تو لوگ وادیوں اور گھاٹیوں میں بکھر جاتے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تمہارا ان وادیوں اور گھاٹیوں میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہے۔'' پھر اس کے بعد جب بھی آپ کسی منزل پر پڑاؤ کرتے تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کے بہت ہی قریب رہتے (یہاں تک کہ کہا جاتا: اگر ان پر ایک ہی کپڑا تان دیا جائے تو سب پر آ جائے)۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 2628، والنسائی فی الکبرٰی: 8856]

46- سواری پھسلنے پر اللہ کا ذکر کرنے کی ترغیب

1566 صحیح عن أبی الملیح عن أبیه رضی اللّٰه عنه قال: **كنتُ رديفَ النبيِّ ﷺ فعَثَرَ بَعيرُنا، فقلتُ: تَعِسَ الشَيطانُ ، فقال لي النبيُّ ﷺ : ((لا تَقُلْ تَعِسَ الشيطانُ؛ فإنَّه يَعْظُم حتى يَصيرَ مثلَ البَيْتِ ، ويقولُ :بقُوَّتي ، ولكنْ قُلْ :بِسْمِ اللّٰه ؛ فإنَّه يَصْغُر حتى يَصيرَ مِثْلَ الذُّبابِ)).**

سیدنا ابوالملیح اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اونٹ پر سوار تھا کہ اچانک اونٹ پھسل گیا، میں نے کہا: شیطان تباہ و برباد ہو، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس طرح مت کہہ کیونکہ یہ سن کر شیطان خوشی سے پھول کر ایک گھر کی طرح بڑا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے میں نے اپنی طاقت سے سواری کو پھسلا دیا، اگر کہیں ایسا ہو جائے تو تم یہ کہا کرو بسم اللہ یہ سن کر شیطان حقارت سے مکھی کی طرح چھوٹا سا ہو جاتا ہے۔

[صحیح۔ النسائی فی عمل الیوم واللیلة: 555، المستدرك للحاكم: 292/4، طبرانی فی الكبير: 516/1]

47- کسی مقام پر پڑاؤ ڈالتے وقت کی دعا

1567 عن خولة بنت حكيم رضى الله عنها قالَتُ: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((مَنُ نَزلَ مَنُزِلًا ثُمَّ قال: ((أَعُوُذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ) ؛ لَمْ يَضُرَّهُ شيءٌ حتى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِله ذلكَ)).

سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا پڑھی۔ (أَعُوُذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ) میں اللہ تعالیٰ کے کامل ترین کلمات سے ہر اس چیز کے شر سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں جسے اللہ نے پیدا فرمایا: تو اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی یہاں تک کہ وہ خیر وعافیت سے وہاں سے کوچ کرے گا۔

[صحيح۔ مالك فى المؤطا: 978، صحيح مسلم: 2708، جامع الترمذى: 3433]

48-اپنے غیر موجود بھائی کے لیے دعا کرنے کی ترغیب خاص طور پر مسافر کے لئے

1568 عن أم الدرداء قالت: حدثني سيدي؛ أنه سمعَ رسولَ الله ﷺ يقول: ((**إذا دعا الرجلُ لأخيه بظَهْرِ الغَيْبِ قالتِ الملائكةُ :ولكَ بِمِثْلٍ**)).

سیدہ ام الدرداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے خاوند ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ فرماتے تھے: ''جب کوئی شخص اپنے بھائی کے لیے غائبانہ دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں ''آمین'' (اے اللہ! قبول فرما) اور تجھے بھی یہی کچھ حاصل ہو۔''

[صحيح۔ صحيح مسلم: 2732، سنن ابی داؤد: 1534]

1569 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((**ثَلاثُ دَعواتٍ مُسْتَجاباتٌ لا شَكَّ فِيهِنَّ :دَعْوةُ الوالِدِ ، ودَعوَةُ المظْلومِ ، ودَعْوَةُ المُسافِرِ**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں ایسی ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک وشبہ نہیں ① مظلوم کی دعا ② مسافر کی دعا ③ والد کی دعا اپنی اولاد کے حق میں۔

[حسن۔ جامع الترمذی: 3448، سنن ابی داؤد: 1536]

49- پردیس میں فوت ہونے کی ترغیب

1570 عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال: ماتَ رجلٌ بالمدينَةِ مِمَّنْ وُلدَ بها، فَصلَّى عليه رسولُ اللہ ﷺ ثُمَّ قال: ((يا لَيْتَهُ ماتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِه)). قالوا: ولِمَ ذاكَ يا رسولَ اللہ؟ قال: ((إنَّ الرجلَ إذا ماتَ بغيرِ مَوْلِده قِيسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِه إلى مُنْقَطَعِ أثرِه في الجنَّةِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک آدمی فوت ہوگیا جو پیدا بھی وہیں ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھا، پھر فرمایا: ''کاش کہ یہ اپنی پیدائش والی جگہ سے باہر فوت ہوتا۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں؟ آپ نے فرمایا: ''آدمی جب اپنی پیدائش کی جگہ سے دور فوت ہوتا ہے تو جنت میں اسے اس کی پیدائش گاہ سے موت کی جگہ تک کا فاصلہ ماپ کر جنت دی جاتی ہے۔'' [صحیح۔ سنن النسائی: 1831، سنن ابن ماجہ: 1614، صحیح ابن حبان: 2934]

توبہ اور دنیا سے بے رغبتی

ہر انسان غلطی اور گناہ کرتا ہے، یہ علیحدہ بات ہے کوئی بڑے گناہ کرتا ہے تو کوئی چھوٹے، کوئی چھپ کر کرتا ہے تو کوئی اعلانیہ لیکن گناہ ہر ایک سے ہوتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آدم علیہ السلام کا ہر بیٹا بشری تقاضے کے تحت غلطی کا ارتکاب کرنے والا ہے اور ان غلطی کرنے والوں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔''

[حسن۔ جامع الترمذی: 2499، سنن ابن ماجه: 4251، المستدرك للحاكم: 243/4]

اس لیے ایک مؤمن کا وصف یہی ہے کہ وہ گناہ سرزد ہو جانے پر فوراً اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ گناہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں لیکن میرے رب کی رحمت بہت وسیع ہے اور یہی چیز انسان کو توبہ کی طرف راغب کرتی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تمہاری غلطیاں زمین سے آسمان تک بھی پہنچ جائیں پھر تم اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی صدقِ دل سے مانگو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور معاف فرمائے گا۔'' [حسن، صحیح۔ سنن ابن ماجه: 4248]

100 قتل اور سچی توبہ:

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جہینہ قبیلے کی ایک عورت جو زنا کی وجہ سے حاملہ تھی وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھ پر (زنا کی) حد لاگو ہوتی ہے آپ ﷺ اسے نافذ کر دیں تو آپ ﷺ نے اس عورت کے سرپرست کو بلوا کر فرمایا: اس کے ساتھ اچھا سلوک کر جب بچہ پیدا ہو تو اس عورت کو میرے پاس لے کر آنا۔ اس (کے) سرپرست نے ایسا ہی کیا آپ ﷺ نے اس عورت کے جسم پر اچھی طرح کپڑا لپیٹ کر اس کے رجم کا حکم دے دیا اسے رجم کر دیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے ایک زانیہ عورت

کی نماز جنازہ پڑھا دی؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اے عمر!) اس عورت نے ایسی سچی توبہ کی ہے کہ اگر وہ توبہ مدینہ کے ستر (گنہگار) بندوں کے درمیان تقسیم کر دی جائے تو انہیں کافی ہو جائے اپنی جان اللہ کے لیے قربان کرنے سے بہتر بھی کوئی توبہ ہو سکتی ہے؟ [صحیح۔ صحیح مسلم: 1696]

توبہ سے اللہ کا خوش اور راضی ہونا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ بات ارشاد فرماتا ہے: ''میرا بندہ میرے بارے میں جیسا گمان کرتا ہے میں اس کے ساتھ ویسے ہی پیش آتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اللہ کی قسم! تم میں سے کسی ایک کو جنگل میں اپنی گمشدہ سواری ملنے پر جس قدر خوشی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کو اس سے کہیں زیادہ خوشی اس وقت ہوتی ہے جب بندہ گناہ سے توبہ کرتا ہے اور (اللہ کا فرمان ہے) جو کوئی ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب کوئی میری طرف چل کر آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ [صحیح لغیرہ۔ صحیح بخاری: 7405، صحیح مسلم: 2675]

توبہ اور رسول اللہ ﷺ کی نصیحتیں:

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سفر کرنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے مزید نصیحت فرمائیے: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تجھ سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے فوراً بعد نیکی کر، اور اپنا اخلاق اچھا رکھ۔

[حسن۔ صحیح ابن حبان: 524/2، مستدرك للحاكم: 244/4]

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اپنی آئندہ آنے والی زندگی نیک کاموں میں گزارتا ہے تو اس کی سابقہ زندگی کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جو آدمی اپنی آئندہ آنے والی زندگی گناہ کے کاموں میں گزارتا ہے تو اس کا سابقہ اور آئندہ زندگی دونوں پر مواخذہ ہوگا۔

[حسن۔ الطبرانی:]

گناہ سرزد ہو جانے پر فوراً نیکی کرنی چاہیے:

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی نصیحت فرما دیجئے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت اس طرح کر گویا کہ تو اللہ کو دیکھ رہا ہے، اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کر (یعنی لمبی امیدیں نہ لگا) اور ہر جگہ اللہ کا ذکر کر اور جب تجھ سے گناہ ہو جائے تو اس کے فوراً بعد نیکی کر، اگر گناہ اعلانیہ کیا ہے تو نیکی بھی اعلانیہ کر اور اگر گناہ چھپ کر کیا ہے تو نیکی بھی چھپ کر ہی کر۔

[حسن لغیرہ۔ الطبرانی]

سیدنا ابوذر اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو جہاں بھی ہو اللہ سے ڈر اور برے کام کے فوراً بعد نیکی کر، یہ نیکی برے کام کے گناہ کو ختم کر دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آ۔ [حسن۔ سنن الترمذی:]

آخرت کی فکر اور دنیا سے بے رغبتی:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بندے کا مقصدِ حیات اور مطمع نظر آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس بندے کے دل میں غنا ڈال دیتا ہے اور اس کے بکھرے ہوئے معاملات سمیٹ دیتا ہے اور اس کی آنکھوں کے درمیان سے فقیری دور کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس مطیع و فرمانبردار ہو کر آتی ہے وہ صبح و شام غنی (مالدار) ہے اور جس بندے کا مقصدِ حیات اور مطمع نظر دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس بندے کی دونوں آنکھوں کے درمیان فقیری مسلط کر دیتا ہے اور ایسا آدمی صبح و شام فقیر (ہی رہتا) ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2465، الطبرانی فی الکبیر: 4891/5، مسند البزار:]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی نے تمام غموں کو صرف ایک ہی غم بنا لیا اور وہ آخرت کا غم ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کے تمام غموں سے اسے کافی ہو جائے گا اور وہ آدمی جسے دنیا کے احوال میں غموں نے متفرق کر دیا (یعنی وہ دنیا کے پیچھے بھاگتا رہا اور آخرت کی فکر نہ کی) تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں وہ جونسی وادی میں بھی ہلاک ہو جائے۔

[حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ: 257]

نیک کاموں پر ہمیشگی کرنے کی ترغیب:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو وہ اکثر نمازیں بیٹھ کر پڑھتے تھے (طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے) اور آپ ﷺ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا جس پر بندہ ہمیشگی اختیار کرے اگرچہ وہ عمل بہت تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ [صحیح۔ صحیح ابن حبان: 2507]

لالچ اور حرص مؤمن کا شیوا نہیں:

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی مکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیں کہ جب میں وہ عمل کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرنے لگے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کرنے لگیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دنیا سے بے رغبتی اختیار کر اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور لوگوں کے پاس کیا کچھ ہے اس سے بے رغبتی اختیار کر (یعنی اس کا خیال اپنے دل سے نکال دے) لوگ تجھ سے محبت کرنے لگیں گے۔ [حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ: 4102]

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے میرے خلیل جناب رسول اللہ ﷺ نے خیر و بھلائی کی چند نصیحتیں کیں۔ ① میں ہمیشہ اپنے سے امیر کی طرف نہ دیکھوں بلکہ اپنے سے کم تر کی طرف دیکھوں ② مسکینوں سے محبت کروں اور ان کے قریب رہا کروں ③ رشتہ داروں سے صلہ رحمی کروں اگر چہ وہ مجھ سے قطع تعلقی کریں۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 499، الطبرانی فی الصغیر: 758]

غرباء کے فضائل:

مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ انہیں دوسروں پر فضیلت ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم جو رزق دیئے جاتے ہو اور جو تمہاری مدد کی جاتی ہے وہ تمہارے کمزوروں کی وجہ سے ہی ہوتی ہے اور سنن نسائی ایک روایت میں ہے ''اس امت کی مدد اس کے کمزوروں کی وجہ سے ہوتی ہے کیونکہ وہ دعائیں کرتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور ان میں اخلاص موجود ہوتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 2896، سنن نسائی: 3179]

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم صفہ میں تھے (یہ وہ جگہ ہے جہاں غریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دین کی تعلیم حاصل کرتے تھے) اور ہمیں پہننے کے لئے کپڑے بہت کم میسر ہوتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے لیے (آخرت میں) کیا کچھ جمع کیا گیا ہے (نعمتیں وغیرہ) تو تم کبھی بھی اس چیز پر غم نہ کرو جس سے تم محروم کر دیئے گئے ہو (دنیا کا مال وغیرہ) اور یقیناً تمہیں روم اور فارس پر فتح دی جائے گی۔'' [صحیح۔ مسند احمد: 128/4]

سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آدم کا بیٹا دو چیزوں کو ناپسند کرتا ہے ① ''موت'' حالانکہ یہ موت فتنے وغیرہ سے بہتر ہے۔ ② ''مال کی قلت'' حالانکہ یہ مال کی قلت (کمی) (قیامت والے دن) حساب و کتاب کو کم کرنے والی ہے۔'' [صحیح۔ مسند احمد: 427/5]

قناعت ہی بہتر ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''یقیناً وہ آدمی کامیاب ہو گیا جو اسلام لایا اور اسے رزق ضرورت کے مطابق دیا گیا اور اللہ نے جو کچھ اسے عطاء فرمایا اس پر اسے قناعت کی توفیق بھی دی۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 1054، جامع الترمذی: 2348، سنن ابن ماجه: 4138]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! تو آلِ محمد کا رزق گزارے کے مطابق بنا دے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 6460، صحیح مسلم: 1055، جامع الترمذی: 2361، سنن ابن ماجه: 4139]

سیدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی سورۃ ''اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ'' تلاوت فرما رہے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''آدم کا بیٹا کہتا ہے میرا مال میرا مال اور حالانکہ اے آدم کے بیٹے! تیرا مال وہی ہے جو تو نے کھا کر ختم کر دیا، یا جو تو نے پہن کر بوسیدہ کر دیا، یا صدقہ کر کے (صدقہ جاریہ) بنا لیا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2958، جامع الترمذی: 3351، سنن النسائی: 3613]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے مسلسل تین دن پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ

آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل نے مسلسل تین دن گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ دنیا چھوڑ دی اور یہ بات سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قسم اٹھا کر بیان کیا کرتے تھے۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 5374، صحیح مسلم: 2976]

دنیاوی مال اور آخرت کا تقابل:

سیدنا مستورد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی حقیقت ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی ایک اپنی انگلی سمندر میں ڈال کر باہر نکالے اور پھر دیکھے کہ اس انگلی کے ساتھ کتنا پانی لگا ہے (سمندر آخرت ہے اور انگلی کے ساتھ جو پانی ہے وہ دنیا کی آخرت کے مقابلہ میں حیثیت ہے)۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2858]

امتِ محمد کا فتنہ دنیاوی مال:

سیدنا کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک ہر امت کی ایک آزمائش ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔''

[صحیح۔ جامع الترمذی: 2336، صحیح ابن حبان: 3223، المستدرك للحاكم: 318/4]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں تم پر فقیری سے نہیں ڈرتا لیکن میں تم پر مال کی کثرت سے ڈرتا ہوں میں تم پر خطاء (غلطی) سے نہیں ڈرتا لیکن اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم جان بوجھ کر غلطی میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

[صحیح۔ مسند احمد: 308/2، صحیح ابن حبان: 3222، المستدرك للحاكم: 534/2]

رسول اللہ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے تو انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا کہ ایک فرشتہ نازل ہوا تو جبریل آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کرنے لگے یہ فرشتہ جب سے پیدا کیا گیا ہے اس وقت سے لے کر اب تک یہ پہلی مرتبہ اترا ہے۔ وہ فرشتہ عرض کرنے لگا اے

محمد ﷺ! مجھے آپ ﷺ کے رب نے آپ ﷺ کی طرف بھیجا ہے کہ میں (یعنی اللہ تعالیٰ) آپ ﷺ کو فرشتہ بناؤں یا بندہ رسول؟ تو جبریل عرض کرنے لگے اے محمد ﷺ! اپنے رب کے لیے عاجزی اختیار کریں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' (فرشتہ نہیں) بلکہ بندہ رسول۔[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 6365]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر سو گئے جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ کے جسم اطہر پر اس چٹائی کے نشان پڑ گئے ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ ﷺ کے لئے (ایک نرم) بستر نہ بنوا دیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرا دنیا (کی آسائشوں) کے ساتھ کیا تعلق میں تو دنیا میں اس مسافر کی طرح ہوں جس نے سایہ حاصل کرنے کے لئے ایک درخت کے نیچے کچھ دیر آرام کیا اور پھر اس کو چھوڑ کر (اپنی منزل کی جانب) چل دیا۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2377، سنن ابن ماجہ: 4109]

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے۔ میں بیٹھ گیا اور آپ ﷺ پر سوائے ایک تہبند کے اور کچھ نہ تھا اور چٹائی کے نشانات آپ ﷺ کے جسم اطہر پر تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے گھر میں دو کلو کے قریب جَو تھے اور کمرے کے ایک کونے میں کیکر کے مانند ایک درخت کے پتے تھے اور ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا (یہ دیکھ کر) میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! تم کیوں روتے ہو؟ تو یہ عرض کرنے لگے اے اللہ کے نبی علیہ السلام! میں کیوں نہ روؤں یہ چٹائی اس نے آپ ﷺ کے جسم پر نشان ڈال دیئے ہیں اور یہ آپ ﷺ کا کل سامان ہے جو میں نے دیکھا ہے اور یہ قیصر و کسریٰ پھلوں، نہروں میں (دنیا کی ہر نعمت ان کے پاس ہے) جبکہ آپ ﷺ اللہ کے نبی ﷺ اور محبوب ہیں اور یہ آپ ﷺ کا سامان ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے خطاب کے بیٹے! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ ہمارے لیے آخرت (کی نعمتیں ہیں) اور ان (کفار) کے لئے دنیا؟ تو میں نے عرض کی جی ہاں (میں اس بات پر راضی ہوں)

[حسن۔ سنن ابن ماجہ: 4153]

سیدنا عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے وقت (اپنی وراثت میں) نہ

کوئی درہم چھوڑا اور نہ ہی دینار اور نہ کوئی غلام چھوڑا اور نہ ہی کوئی لونڈی بلکہ اس سفید خچر کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں چھوڑا کہ جس پر آپ ﷺ سوار ہوتے تھے اور کچھ اسلحہ تھا اور تھوڑی سی زمین تھی جسے آپ ﷺ نے مسافروں کے لئے بطور صدقہ وقف کر دیا تھا۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 2739]

24
توبہ اور دنیا سے بے رغبتی کا بیان

1- توبہ میں جلدی کرنے اور جب کسی گناہ کا ارتکاب ہو تو فوراً نیکی کرنے کی ترغیب

1571 عن أبي موسى رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ((إِنَّ اللّٰه عزَّ وجلَّ يَبْسُطُ يَده بالليلِ لِيَتوبَ مُسيءُ النهارِ، ويَبْسُطُ يدَه بالنهارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ الليلِ حتي تَطْلُعَ الشمسُ مِنْ مَغْرِبِها)).

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کے وقت گناہ کرنے والا توبہ کر لے اور دن کے وقت بھی اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کے وقت غلطی کرنے والا توبہ کرے اور یہ سلسلہ اس وقت تک چلتا رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ (قیامت قائم ہونے سے کچھ عرصہ پہلے سورج مغرب سے طلوع ہوگا)۔''

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2759، النسائی فی السنن الکبریٰ: 5/1180]

1572 عن صفوان بن عسّال رضي الله عنه عن النبيّ صلي اللّٰه عليه وسلم قال: ((إِنَّ مِنْ قِبَلِ المغْرِبِ لَباباً مَسِيرَةُ عَرْضِه أرْبعونَ عاماً أوْ سَبعون سنَةً فَتَحهُ اللّٰه عزَّ وجلَّ للتوْبَةِ يومَ خلَقَ السَّماواتِ وَالأَرْضَ فلا يُغْلِقُه حتي تَطْلُعَ الشمسُ منهُ)).

سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ مغرب کی جانب ایک دروازہ ہے جس کی چوڑائی چالیس یا ستر سال کی مسافت کے برابر ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو

بنایا ہے اس وقت سے اللہ نے اس دروازے کو توبہ کے لئے کھول دیا ہے اور یہ دروازہ اس وقت بند ہوگا جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔[حسن۔ جامع الترمذی: 3536 ,3535، بیهقی فی الشعب: 7076]

1573 عن أبي هريرة رضي الله عنه أنَّ رسولَ الله صلي الله عليه وسلم قال: ((لوْ أخْطأتُمْ حتّي تبلُغَ السماءَ، ثُمَّ تُبْتُمْ؛ لَتابَ اللهُ عليْكُمْ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تمہاری غلطیاں زمین سے آسمان تک بھی پہنچ جائیں پھر تم اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی صدقِ دل سے مانگو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور معاف فرمائے گا۔'' [حسن، صحیح۔ سنن ابن ماجه: 4248]

1574 عن أنسٍ رضي الله عنه؛ أنَّ النبيَّ قال: ((كلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وخيرُ الخطَّائينَ التَّوابُوْنَ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آدم علیہ السلام کا ہر بیٹا بشری تقاضے کے تحت غلطی کا ارتکاب کرنے والا ہے اور ان غلطی کرنے والوں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔''

[حسن۔ جامع الترمذی: 2499، سنن ابن ماجه: 4251، المستدرك للحاكم: 243/4]

1575 عن أبي هريرة رضي الله عنه أنَّه سمعَ رسولَ الله صلي الله عليه وسلم يقول: ((إنَّ عبْداً أصابَ ذَنبًا فقالَ: يا ربِّ! إنّي أذْنَبْتُ ذَنبًا فاغْفِرْهُ لي فقال له ربُّه: عَلِمَ عبْدي أنَّ له ربًّا يَغْفِرُ الذَنبَ ويأخُذُ به فَغْفَر لَه، ثُمَّ مكثَ ما شاءَ اللهُ ثُمَّ أصابَ ذَنبًا آخرَ وربّما قال: ثُمَّ أذْنَب ذَنبًا آخرَ، فقال: يا رب! إنّي أذْنبْتُ ذَنبًا آخرَ فاغْفِرْهُ لي، قال ربُّه: عَلِمَ عَبْدي أنَّ له ربًّا يغْفِرُ الذنْبَ ويأخُذُ به فَغَفر لَه، ثُمَّ مكثَ ما شاءَ اللهُ، ثُمَّ أصابَ ذَنبًا آخرَ وَرُبَّمَا قال: ثُم أذْنَب ذَنبًا آخرَ، فقال: يا ربِّ! إنّي أذْنبْتُ ذَنبًا فاغْفِرْهُ لي، فقال ربُّه: علِمَ عبْدي أنَّ له ربًّا يَغْفِرُ الذنْبَ ويأخُذُ بِه، فقال ربُّه: غَفَرْتُ لِعَبْدي، فلْيَعْمَلْ ما شَاءَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ جب کوئی بندہ گناہ کر کے یہ کہتا ہے کہ اے میرے رب! بے شک میں گناہ کر بیٹھا ہوں تو مجھے معاف فرما دے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ یہ بات جانتا ہے کہ میرا ایک رب ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر مواخذہ بھی

کرتا ہے (یہ معافی اور پکڑ ومؤاخذہ اللہ کی مشیت پر موقوف ہے) تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے، پھر جب تک اللہ چاہے وہ گناہوں سے رُکا رہتا ہے پھر وہ ایک اور گناہ کر بیٹھتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب! بے شک میں نے ایک اور گناہ کر لیا ہے تو مجھے معاف فرما دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ یہ بات جانتا ہے کہ میرا ایک رب ہے وہ گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر مواخذہ بھی کر سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے، پھر جب تک اللہ چاہے وہ گناہوں سے رُکا رہتا ہے پھر ایک اور گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھ سے ایک اور گناہ سرزد ہو گیا ہے تو مجھے معاف فرما دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ جانتا ہے کہ بے شک اس کا ایک رب ہے وہ گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر مواخذہ بھی کر سکتا ہے تو اللہ فرماتا ہے میں نے اپنے بندے کو معاف فرما دیا ہے اب یہ جو گناہ بھی چاہے کرے، (یعنی یہ جب بھی گناہ کر کے مجھ سے معافی مانگے گا میں اسے اپنی رحمت سے معاف کر دوں گا، لیکن توبہ کی اُمید پر گناہ کرنا بہت بڑی کم عقلی ہے کیونکہ کیا معلوم توبہ کی توفیق ملنی بھی ہے یا نہیں)۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 7507، صحیح مسلم: 2758]

1576 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلي الله عليه وسلم ((إنَّ المؤمِنَ إذا أذْنَبَ ذَنبًا كانَتْ نُكْتَةٌ سَوْداءُ في قَلْبِهِ فإنْ تابَ ونَزَع واسْتَغْفر صُقِلَ مِنْها وإنْ زاد زادَتْ حتي يُغَلِّفَ قَلْبُه فذلك الرَّانُ الَّذي ذكرَ اللّٰه في كتابه ﴿كَلَّا بَلْ رانَ علي قُلُوْبِهِمْ﴾)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ایک مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کرتا ہے اور گناہ سے باز آ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگتا ہے تو اس کا دل بالکل صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر وہ مزید گناہ کرتا رہتا ہے تو وہ سیاہ نکتہ بڑھتا رہتا ہے پھر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ سارے کا سارا دل (گناہوں کی آلودگی سے) سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی وہ (دل کا) زنگ ہے جس کا تذکرہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں کیا ہے: ''كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ'' بلکہ یہ وہی زنگ ہے جو ان کے دلوں پر ان کے گناہوں کی وجہ سے لگ گیا ہے۔[حسن۔ جامع الترمذی: 3334، النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: 418، سنن ابن ماجہ: 4244، صحیح ابن حبان: 930، المستدرک للحاکم: 2/517]

1577 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قالتْ قريشٌ لِلنَّبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ لنا ربَّك يَجْعَلْ لنا الصفَا ذَهبًا فإنْ أصْبحَ ذَهبًا اتَّبَعْناك فدعَا ربَّه فأتاهُ جبريلُ عليه السلامُ فقال: إنَّ ربَّك يُقْرِئُكَ السلامَ ويقولُ لَك إنْ شئْت أصْبَحَ لهُم الصفَا ذَهبًا فَمْن كَفَر منهم عَذَّبْتُه عذَابًا لا أعَذِّبُه أحَدًا مِنَ العَالَمينَ وإنْ شئْتَ فَتَحْتُ لهم بابَ التوْبَةِ والرحْمَةِ قال: ((بَلْ بابَ التوْبَةِ والرحْمَةِ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صفا پہاڑ کو ہمارے لیے سونے کا بنا دے اگر وہ سونے کا بن گیا تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر لیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے دعا کی تو جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور عرض کرنے لگے: بے شک آپ کے رب نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور ارشاد فرمایا ہے: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں تو صفا پہاڑ ان کے لئے سونے کا بن جاتا ہے لیکن ان میں سے اس کے بعد جو بھی کفر کرے گا تو میں اسے ایسی سخت سزا دوں گا کہ میں ایسی سزا کسی اور کو نہیں دونگا، اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں تو میں ان کے لئے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھلا رکھتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ توبہ اور رحمت کا دروازہ ہی کھلا رہنا چاہیے۔

[صحيح۔ الطبراني في الكبير: 152/12]

1578 عن عبد اللّٰه بن عمر رضي اللّٰه عنهما عن النبيِّ صلَّي اللّٰه عليه وَسَلَّمَ قال ((إنَّ اللّٰه يقْبَلُ تَوْبَةَ العَبْدِ ما لَمْ يُغَرْغِرْ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک اس کی جان نکلتے ہوئے حلق تک نہ پہنچ جائے۔

[حسن۔ سنن ابن ماجه: 4253، جامع الترمذي: 3537]

1579 عن معاذِ بْنِ جَبلٍ رضي اللّٰه عنه قال: قلتُ: يا رسولَ اللّٰه! أوصِني قال: ((عليكَ بتقْوي اللّٰه ما اسْتَطَعْتَ واذْكُرِ اللّٰه عندَ كلِّ حَجرٍ وشَجَرٍ، وما عَمِلْتَ مِنْ سوءٍ فأحْدِثْ له تَوْبَةً السرُّ بالسرِّ والعَلانِيَةُ بالعَلانِيَةِ)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے تو

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور پرہیز گاری اختیار کرنے میں تم اپنی ساری طاقت صرف کرو اور ہر درخت اور پتھر کے پاس اللہ کو یاد کرو اور جب تجھ سے کسی غلطی کا ارتکاب ہو جائے تو اس کے فوراً بعد نیکی کر اگر غلطی چھپ کر کی ہے تو نیکی بھی چھپ کر کرو اور اگر غلطی اعلانیہ کی ہے تو نیکی بھی اعلانیہ کر۔

[حسن لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 33/20، البیهقی فی الشعب:]

1580 عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه عن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال ((**التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لا ذَنْبَ لَه**))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جو گناہوں سے سچی توبہ کر لیتا ہے اس آدمی جیسا ہو جاتا ہے جس کا کوئی بھی گناہ نہیں ہے (یعنی گناہ سے سچی توبہ کرنے والا گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے)۔[حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجه: 4250، الطبرانی فی الکبیر: 10281/10]

1581 عبد الله بن معقل قال: **دخلت أنا وأبيَ علي ابن مسعود رضي الله عنه فقال له أبي سمعتَ النبيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول ((الندمُ توبةٌ))؟ قال: نَعَمْ.**

عبداللہ بن معقل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو میرے والد نے ان سے پوچھا کیا آپ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: گناہ پر شرمندگی توبہ کا حصہ ہے؟ تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: جی ہاں (میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے)۔[صحیح لغیرہ۔ المستدرك للحاكم: 242/4]

1582 عن عمران بن الحصين رضي الله عنه: **أَنَّ امْرأةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وهي حُبْلي مِنَ الزنا؛ فقالَتْ: يا رسولَ الله! أَصَبْتُ حدًّا، فأقِمْهُ عليَّ، فدعا نبيُّ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّها؛ فقال: ((أَحْسِنْ إليها فإذا وَضَعَتْ فأْتِني بها)). فَفعل فَأمَر بها نَبيُّ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُدَّتْ عَلَيْها ثِيابُها، ثُمَّ أمَر بها فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلي عليها، فقال له عمر: تُصلِّي عليها يا رسولَ الله! وقد زَنَتْ؟ قال: ((لَقَدْ تابَتْ تَوْبةً لو قُسِمَتْ بينَ سَبْعينَ مِنْ أَهْلِ المدينةِ لَوَسِعَتْهُم، وهل وجدْتَ [توبةً] أفضل من أن جادت بنفسها لله عز وجل!)).**

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جہینہ قبیلے کی ایک عورت جوزنا کی وجہ سے حاملہ تھی وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھ پر (زنا کی) حد لاگو ہوتی ہے آپ ﷺ اسے نافذ کر دیں تو آپ ﷺ نے اس عورت کے سرپرست کو بلوا کر کہا: اس کے ساتھ اچھا سلوک کر جب بچہ پیدا ہو تو اس عورت کو میرے پاس لے کر آنا۔ اس (کے) سرپرست نے ایسا ہی کیا آپ ﷺ نے اس عورت کے جسم پر اچھی طرح کپڑا لپیٹ کر اس کے رجم کا حکم دے دیا اسے رجم کر دیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے ایک زانیہ عورت کی نماز جنازہ پڑھا دی؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اے عمر!) اس عورت نے ایسی سچی توبہ کی ہے کہ اگر وہ توبہ مدینہ کے ستر (گنہگار) بندوں کے درمیان تقسیم کر دی جائے تو انہیں کافی ہو جائے اپنی جان اللہ کے لیے قربان کرنے سے بہتر بھی کوئی توبہ ہو سکتی ہے؟ [صحيح- صحيح مسلم: 1696]

1583 عن أبي سعيد الخدري رضي اللّٰه عنه أن نبي اللّٰه صلي اللّٰه عليه وسلم قال: كَانَ فِيمَنْ كان قَبْلَكُم رجلٌ قتلَ تسْعَةً وتسعينَ نَفْسًا، فسأل عَنْ أعْلَم أهْلِ الأرْضِ فدُلَّ علي راهبٍ، فأتاهُ فقالَ: إنَّه قَتل تِسْعةً وتِسْعينَ نفسًا فهلْ له مِنْ تَوْبَة؟ فقال: لا! فَقَتَلَه، فكَمَّلَ به مِائَةً.

ثُمَّ سأل عَنْ أعْلَم أهْلِ الأرْضِ؟ فَدُلّ علي رجل عالمٍ، فقال: إنَّه قَتل مِائَةَ نَفسٍ فهلْ لَهُ مِنْ تَوْبَة؟ فقال: نَعَمْ؛ مَنْ يَحولُ بَيْنَه وبينَ التوبَةِ؟ انْطَلقْ إلي أرْضِ كذا وكذا؛ فإنَّ بِها أُناسًا يَعبُدونَ اللّٰه، فاعْبُدِ اللّٰه معَهم، ولا تَرْجعْ إلي أرْضِك؛ فإنَّها أرضُ سوءٍ.

فانْطَلَقَ حتَّي إذا نَصَفَ الطريق، أتاهُ ملك الموت، فاخْتَصَمتْ فيه ملائكةُ الرحمةِ وملائكة العَذاب، فقالتْ ملائِكةُ الرحمةِ: جاءَ تائبًا مُقْبِلًا بقَلْبه إلي اللّٰه تعالي، وقالتْ ملائِكَةُ العَذابِ: إنَّه لَمْ يَعْمَلْ خيرًا قَطُّ، فأتاهم مَلَكٌ في صورَةِ آدَمِيٍّ فجَعَلوهُ بَيْنَهُم، فقال: قِيسوا ما بَيْن الأرْضين، فإلي أيَّتِهِما كانَ أدْني فهُوَ لَه، فقاسوا! فوَجَدوهُ أدْنَي إلي الأرْضِ الَّتي أَراد فَقَبَضَتْهُ ملائِكَةُ الرحمةِ)).

وفي رواية ((فكان إلي القرية الصالحةِ أقربَ بشبر، فَجُعِلَ من أهلها)).

وفي رواية ((فأوحي اللّٰه إلي هذه أنْ تَباعَدي، وإلي هذه أنْ تَقرَّبي، وقال: قيسوا بينَهُما، فوجَدوه إلي

هذه أقرب بِشِبْرٍ فَغُفِرَ له))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے لوگوں میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جس نے ننانوے قتل کیے تھے اس نے لوگوں سے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا کہ وہ کون ہے؟ تو اسے بتلایا گیا کہ فلاں راہب (عبادت گذار) ہے وہ آدمی اس راہب کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں ننانوے افراد کا قاتل ہوں کیا میری توبہ ممکن ہے؟ وہ راہب کہنے لگا نہیں، اس نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا اب مقتولین کی تعداد سو ہوگئی۔ اس آدمی نے پھر لوگوں سے پوچھا سب سے بڑا عالم کون ہے؟ تو اسے ایک عالم کے بارہ میں بتلایا گیا تو وہ آدمی اس عالم کے پاس جا کر عرض کرنے لگا میں سو افراد کا قاتل ہوں کیا میری توبہ ممکن ہے؟ وہ عالم کہنے لگا ہاں تمہاری توبہ ممکن ہے اس کے آگے کوئی بھی چیز رکاوٹ نہیں ہے۔ (لیکن یہاں سے) فلاں فلاں جگہ چلے جاؤ وہاں کے لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہیں تم بھی ان کے ساتھ مل کر اللہ کی عبادت کرو۔ اپنے علاقے کی طرف واپس مت آنا یہ برائی والی جگہ ہے۔ وہ آدمی چلا یہاں تک کہ راستے میں ہی تھا کہ اسے موت آ گئی چنانچہ رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں بحث ہوگئی۔ رحمت کے فرشتے کہنے لگے یہ توبہ کر کے سچے دل سے اللہ کی طرف آیا اور عذاب کے فرشتے کہنے لگے اس نے کبھی بھی بھلائی اور نیکی کا کوئی کام نہیں کیا تو ان فرشتوں کے پاس ایک اور فرشتہ انسانی شکل میں آیا تو انہوں نے اس کو اپنا منصف بنایا وہ آدمی (جو اصل میں فرشتہ تھا) کہنے لگا: تم زمین ناپ لو جس جگہ سے یہ زیادہ قریب ہوگا (یعنی جدھر سے آ رہا ہے یا جدھر جا رہا ہے) تو فیصلہ ویسا ہی ہوگا۔ انہوں نے زمین کو ناپا تو وہ آدمی جس طرف جا رہا تھا اس کا فاصلہ کم تھا تو رحمت کے فرشتے اسے لے گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو حکم دیا: جس طرف سے وہ آ رہا تھا کہ تو پھیل جا اور اس جگہ کو حکم دیا جس طرف وہ جا رہا تھا کہ تو قریب ہو جا (زمین نے ایسا ہی کیا)۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 3470، صحیح مسلم: 2766، سنن ابن ماجه: 2622]

1584 عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلي الله عليه وسلم قال: ((قال الله عزَّ وجلَّ: أنا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدي بي، وأنَا معَه حيثُ يذكُرني، والله! للهُ أفْرَحُ بتَوْبَةِ عَبْدِه مِنْ أحدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّته بالْفَلاةِ ومَنْ تَقرَّب إليَّ شِبْرًا تقَرَّبْتُ إليهِ ذراعًا، ومَنْ تقرَّبَ إليَّ ذِراعًا تقَرَّبْتُ إليه باعًا وإذا أقْبلَ إليَّ يَمْشي

أَقْبَلْتُ إليه أُهَرْوِلُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ بات ارشاد فرماتا ہے: ''میرا بندہ میرے بارے میں جیسا گمان کرتا ہے میں اس کے ساتھ ویسے ہی پیش آتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اللہ کی قسم! تم میں سے کسی ایک کو جنگل میں اپنی گمشدہ سواری ملنے پر جس قدر خوشی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کو اس سے کہیں زیادہ خوشی اس وقت ہوتی ہے جب بندہ گناہ سے توبہ کرتا ہے اور (اللہ کا فرمان ہے) جو کوئی ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب کوئی میری طرف چل کر آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ [صحیح لغیرہ۔ صحیح بخاری: 7405، صحیح مسلم: 2675]

1585 عن شريح هو ابن الحارث قال: **سمعت رجلاً من أصحاب النبي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: قال النبي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قال الله عزَّ وجلَّ: يا ابْنَ آدَم! قُمْ إليَّ أَمْشِ إليك، وامْشِ إليَّ أُهَرْوِلْ إِلَيْكَ)).**

شریح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے! تو میری طرف کھڑا ہو میں تیری طرف چلوں گا اور تو میری طرف چل میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔ [صحیح۔ مسند احمد: 478/3]

1586 عن عبد الله رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلي الله عليه وسلم يقول: **((لَلّٰه أفْرَحُ بتوبَةِ عَبْدِه المُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزل في أرْضٍ دَوِّيَّةٍ مَهلكةٍ، معه راحِلَتُه، عليها طعَامُه وشَرابُه، فوضعَ رأْسَه فنَام نَوْمةً، فاسْتَيْقظَ وقد ذهبَتْ راحِلَتُه، فطَلَبها حتّي إذا اشْتَدَّ عليه الحرُّ والعَطَشُ أوْ ما شاءَ اللّٰه تعالي؛ قال: أرجعُ إلي مكاني الَّذي كنتُ فيه فأنامُ حتّي أموتَ، فوضع يدَه علي ساعِده ليَمُوتَ، فاسْتَيْقَظ فإذا راحِلَتُه عندَه عليها زادُه وشَرابُه! فاللّٰه أشَدُّ فَرحًا بتَوْبَةِ العَبْدِ المؤْمِنِ مِنْ هذا براحِلَتِه)).**

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس قدر زیادہ خوش ہوتا ہے کہ اتنا وہ آدمی بھی خوش نہیں ہوتا جو ایک خطرناک

جنگل میں دورانِ سفر پڑاؤ کرتا ہے اس کے ساتھ ایک سواری بھی ہے جس پر کھانے پینے کا سامان موجود ہے یہ آدمی کچھ دیر کے لئے سویا جب یہ بیدار ہوا تو (کیا دیکھتا ہے) کہ اس کی سواری غائب ہے یہ سخت گرمی اور پیاس کی حالت میں اس سواری کو تلاش کرتا ہے (سواری نہیں ملتی) یہ آدمی اپنے آپ سے کہتا ہے کہ میں واپس اسی جگہ جاتا ہوں جہاں میں تھا وہاں سو جاتا ہوں یہاں تک کہ مجھے موت آ جائے (وہ وہاں جا کر) لیٹ جاتا ہے پھر کچھ دیر کے بعد بیدار ہوتا ہے تو دیکھتا ہے کہ اس کی سواری سامان سمیت وہاں موجود ہے (ایسے انسان کو سواری ملنے پر کس قدر خوشی ہوتی ہے) لیکن جب ایک مومن بندہ اللہ سے اپنے گناہ کی معافی مانگتا اور توبہ کرتا ہے تو اللہ ایسے آدمی جسے سواری ملنے پر خوشی ہے اس سے کہیں زیادہ بڑھ کر اس توبہ کرنے والے سے خوش ہوتا ہے۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 6308، صحیح مسلم: 2744]

1587 عن أبي ذر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلي الله عليه وسلم ((**مَنْ أَحْسَنَ فيما بَقِيَ؛ غُفِرَ له ما مَضي، ومَنْ أَساءَ فيما بَقِيَ؛ أخِذَ بما مضي وما بَقِيَ**)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اپنی آئندہ آنے والی زندگی نیک کاموں میں گزارتا ہے تو اس کی سابقہ زندگی کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جو آدمی اپنی آئندہ آنے والی زندگی گناہ کے کاموں میں گزارتا ہے تو اس کا سابقہ اور آئندہ زندگی دونوں پر مواخذہ ہوگا۔

[حسن۔ الطبرانی:]

1588 عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما: **أَنَّ معاذَ بْنَ جبلٍ أرادَ سفَرًا فقال: يا رسولَ اللّٰه! أوْصِني. قال: ((اعْبدِ اللّٰه ولا تُشْرِكْ به شيْئًا)) قال: يا رسولَ اللّٰه! زِدْنِي، قال: ((إذا أَسأْتَ فأحْسِنْ، ولْيَحْسُنْ خُلُقك))**.

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سفر کرنے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے مزید نصیحت فرمایئے: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تجھ سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے فوراً بعد نیکی کر، اور اپنا اخلاق اچھا رکھ۔

[حسن۔ صحیح ابن حبان: 524/2، مستدرك للحاكم: 244/4]

1589 عن معاذ قال: قلت: يا رسولَ اللّٰه! أوصِني. قال: ((اعْبُدِ اللّٰه كأنّك تراهُ، واعْدُدْ نفسَك في الموْتي، واذْكُرِ اللّٰه عندَ كُلِّ حَجرٍ وعندَ كُلِّ شَجرٍ، وإذا عمِلْتَ سَيِّئَةً فاعْمَلْ بِجَنْبِها حَسَنَةً، السرُّ بالسرِّ، والعلانِيَةُ بالعَلانِيَةِ)).

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی نصیحت فرما دیجئے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت اس طرح کر گویا کہ تو اللہ کو دیکھ رہا ہے، اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کر (یعنی لمبی امیدیں نہ لگا) اور ہر جگہ اللہ کا ذکر کر اور جب تجھ سے گناہ ہو جائے تو اس کے فوراً بعد نیکی کر، اگر گناہ اعلانیہ کیا ہے تو نیکی بھی اعلانیہ کر اور اگر گناہ چھپ کر کیا ہے تو نیکی بھی چھپ کر ہی کر۔

[حسن لغیرہ۔ الطبرانی]

1590 عن أبي ذرٍّ و معاذ بنِ جَبَلٍ رضي اللّٰه عنهما عن رسولِ اللّٰه صلي اللّٰه عليه وسلم قال: ((اتَّقِ اللّٰه حيثُما كنْتَ، وأتْبِعِ السيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُها، وخالِقِ النَّاسَ بخُلُقٍ حَسَنٍ)).

سیدنا ابوذر اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو جہاں بھی ہو اللہ سے ڈر اور برے کام کے فوراً بعد نیکی کر، یہ نیکی برے کام کے گناہ کو ختم کر دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آ۔ [حسن۔ سنن الترمذی:]

1591 عن أبي ذر رضى اللّٰه عنه أن النبي صلي اللّٰه عليه وسلم قال: ((سِتَّةَ أيَّام ثُمَّ اعْقِلْ يا أبا ذرٍّ! ما يُقالُ لكَ بَعْدُ)). فلمَّا كانَ اليوم السابِعُ؛ قال: ((أوصيكَ بتقوى اللّٰه في سرِّ أمرِكَ وعلانِيَتِه وإذا أسَأْتَ فأَحْسِنْ ولا تَسْأَلَنَّ أحدًا شَيْئًا وإنْ سَقَط سَوْطُكَ ولَا تَقْبِضْ أمَانَةً)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اے ابوذر رضی اللہ عنہ!) میں تجھے پوشیدہ اور اعلانیہ معاملات میں اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں اور جب تجھ سے کوئی گناہ کا کام سرزد ہو جائے تو اس کے فوراً بعد نیکی کا کام کر، کبھی بھی کسی سے سوال نہ کرنا اگرچہ تمہارا چابک ہی کیوں نہ گر جائے (خود اٹھا لینا) اور کبھی بھی امانت پکڑنے کی ذمہ داری نہ لینا۔ [حسن لغیرہ۔ مسند احمد: 181/5]

1592 عن أبي ذر رضي اللّٰه عنه قال قلتُ: يا رسولَ اللّٰه! أوْصِني. قال: ((إذا عَمِلْتَ سيِّئَةً فأتْبِعها

حَسنَةٌ تَمْحُهَا)). قال: قلتُ: يا رسولَ اللّٰه! أمَنَ الحَسنَاتِ لا إله إلا اللّٰه! قال: ((هي أفْضَلُ الحَسنَاتِ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے نصیحت فرمائیے: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تجھ سے کوئی گناہ کا کام ہو جائے تو اس کے فوراً بعد نیکی کر۔ وہ نیکی گناہ کو ختم کر دے گی، ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ''لا إله إلا اللّٰه'' پڑھنا بھی نیکی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکیوں میں سب سے بڑی نیکی یہی تو ہے۔

[صحيح۔ مسند احمد: 169/5]

1593 عن عبد اللّٰه رضي اللّٰه عنه قال إنَّ رجلاً أصابَ مِن امْرأةٍ قُبْلَةً وفي رواية جاءَ رجلٌ إلي النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال: يا رسولَ اللّٰه إنّي عالَجْتُ امْرأةً في أقْصي المدينَةِ وإنّي أصَبْتُ مِنها ما دونَ أنْ أمَسَّها، فأنا هذا، فاقْضِ فيَّ ما شئْتَ.

فقال له عُمَرُ: لقد سَتَرك اللّٰه لوْ سَتَرتَ نفْسَك.

قال: فَلَمْ يَرُدَّ النبيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فقامَ الرجلُ فانْطلَق فأتبَعَهُ النبيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجُلاً فدَعاه، فتَلا عليه هذه الآيَةَ: ﴿وأقِمِ الصلاةَ طَرَفَيِ النَّهارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إنَّ الحَسنَاتِ يُذْهِبْنَ السيئاتِ ذَلِكَ ذِكْري لِلذاكِرِينَ﴾.

فقال رجل مِنَ القومِ: يا نَبِيَّ اللّٰه! هذا له خاصَّةً؟ قال: ((بَلْ لِلناسِ كافَّةً)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت کو بوسہ دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں نے یہ گناہ کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے جو چاہیں سزا دیں تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس آدمی کو کہنے لگے: اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہ پر پردہ ڈالا تھا تو پردہ ہی رہنے دیتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو کچھ نہ کہا وہ چلا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو بلوا کر قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی ''وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے دونوں اطراف اور رات کی گھڑیوں میں نماز قائم کریں یقیناً نیکیاں گناہوں کو مٹا ڈالتی ہیں یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے بڑی نصیحت ہے'' لوگوں میں سے ایک آدمی عرض کرنے لگا اے اللہ کے

نبی ﷺ! کیا یہ (خوشخبری) صرف اس کے لئے خاص ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلکہ یہ تمام لوگوں کے لئے (یہ معافی اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے)[صحیح۔ صحیح مسلم: 2763]

1594 عن أبي طويل شطب الممدود أنّه أتي النبيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال: أرأيتَ مَنْ عمِلَ الذنوبَ كلَّها ولَمْ يترُكْ منها شيْئًا وهو في ذلك لَمْ يَتْرُكْ حاجّةً ولا داجّةً إلا أتاها، فَهلْ لذلِكَ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قال: ((فهلْ أسْلَمْتَ؟)).

قال: أمَّا أنا فأشْهَدُ أنْ لا إله إلا اللّٰه، وأنَّك رسولُ اللّٰه. قال:

((تَفْعَلُ الخَيْراتِ، وتَتْرُكُ السَّيِّئَاتِ، فَيَجْعَلُهُنَّ اللّٰه لَك خَيْراتٍ كلَّهُنَّ)). قال: وغَدَراتي وفَجَراتي؟ قال: ((نعم)) قال: اللّٰه أكبَرُ، فما زالَ يُكَبِّرُ حتّي تَواري.

سیدنا شطب الممدود رضی اللہ عنہ نے نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ایک آدمی ہر طرح کا گناہ کرتا ہے کوئی بھی چھوٹا، بڑا گناہ نہیں چھوڑتا۔ کیا ایسے آدمی کی بھی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تم مسلمان ہو چکے ہو؟ وہ کہنے لگا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اور آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی کے کام کرتا رہ اور برے کام چھوڑ دے (جب تو ایسا کرے گا) تو اللہ تعالیٰ ان برائیوں کو بھی نیکیوں میں بدل دیں گے۔ اس نے پھر عرض کی: میں نے جو دھوکہ دیا اور جھوٹ وغیرہ بولا ہے وہ بھی معاف ہو جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ بھی معاف ہو جائے گا۔ وہ آدمی ''اللہ اکبر'' کہتے کہتے واپس چلا گیا۔

[صحیح۔ مسند بزار: 6887، الطبرانی فی الکبیر: 249/7]

2-اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے اور عبادت کے لئے وقت نکالنے کی ترغیب اور دنیا میں مگن ہونے اور دنیا ہی کی فکر کرنے پر وعید

1595 عن معقل بن يسار رضي الله عنه قال قال رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يقولُ ربُّكم يا ابْنَ آدَمَ! تفرَّغْ لِعبادَتي؛ أمْلأْ قلْبَكَ غنيً، وأمْلأْ يَدَيْكَ رزْقًا، يا ابْنَ آدَمَ! لا تُباعِدْ مِنِّي؛ أمْلأْ قلْبَك فقْرًا، وأمْلأْ يديْك شُغْلًا)).

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت آدم کے بیٹے (انسان) کو خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے تو میری عبادت کے لئے وقت نکال میں تیرا سینہ غنیٰ سے اور تیرے دونوں ہاتھ رزق سے بھر دوں گا۔ اے آدم کی اولاد! تو مجھ سے دور مت ہونا (دور ہونے کے نتیجہ میں) میں تیرا دل فقیری سے اور تیرے دونوں ہاتھ مشغولیت سے بھر دوں گا۔ [صحيح۔ المستدرك للحاكم: 326/4]

1596 عن أبي الدرداء رضي الله عنه عن النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ما طلَعتْ شمسٌ قطُّ إلا بُعِثَ بِجَنْبَتَيها مَلَكانِ؛ إنَّهُما لَيُسمِعَانِ أهلَ الأرْضِ إلا الثَّقلَيْنِ: يا أيُّها الناسُ! هَلُمّوا إلي رِبِّكُم؛ فإنَّ ما قلَّ وكَفي، خَيْرٌ مِمّا كثُرَ وألْهي، ولا غَربَتْ شَمْسٌ قطُّ إلا وبُعِثَ بجَنْبَتيها مَلَكانِ يُنادِيَانِ اللّٰهُمَّ عَجِّلْ لِمُنْفِقٍ خلَفًا، وعَجِّلْ لِمُمْسِكٍ تَلَفًا)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس سورج کے دونوں جانب دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں وہ فرشتے انسانوں اور جنوں کے علاوہ باقی تمام مخلوقات کو یہ بات سناتے ہیں کہ اے لوگو! تم سب اپنے رب کی طرف لوٹو، وہ مال جو کم ہونے کے باوجود کفایت کرنے والا ہو وہ اس مال سے بہت بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل کرنے والا ہو اور جب بھی سورج غروب ہوتا ہے تو اس کے دونوں جانب دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں جو کہتے ہیں۔ اے اللہ! جو تیرے راستے میں خرچ کرنے والا ہے تو اسے بہت جلد مزید عطا فرما اور جو تیرے راستے میں خرچ سے رکنے والا ہے تو اسے بہت جلد نقصان سے دوچار کردے۔

[صحيح۔ مسند احمد: 197/5، صحيح ابن حبان: 3319، المستدرك للحاكم: 445/2]

1597 عن زيد بن ثابتٍ رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((مَنْ كانَتِ الدنيا هَمَّه فَرَّقَ الله عليه أَمْرَه، وجَعلَ فَقْرَه بَيْنَ عَيْنَيْهِ؛ ولمْ يأتِه مِنَ الدنيا إلا ما كُتبَ له، ومَنْ كانَتْ الآخِرَةُ نيّتَه جمَع الله له أمْرَه، وجعَل غِناهُ في قلْبه؛ وأتَتْهُ الدنيا وهِيَ راغِمَةٌ)).

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: وہ آدمی جس کی ساری فکر اور سوچ کا مرکز دنیا ہے اللہ تعالیٰ ایسے بندے کے معاملات متفرق کر دیتا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان فقیری مسلط کر دیتا ہے اور اسے دنیا میں وہی کچھ ملتا ہے جو اس کا مقدر ہے اور وہ آدمی جس کی نیت آخرت کی کامیابی ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کے معاملات سمیٹ دیتا ہے اور اس کے دل کو غنا سے بھر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس مطیع اور فرمانبردار بن کر آتی ہے۔[صحیح۔ سنن ابن ماجہ: 4105]

1598 عن أنسٍ رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كانَتِ الآخِرَةُ هَمَّه؛ جعَل اللّٰه غِناهُ في قَلْبه، وجَمَع له شَمْلَه ، وأتَتْهُ الدنيا وهي راغِمَةٌ، ومَنْ كانتِ الدنيا هَمَّه؛ جعَلَ اللّٰه فَقْرَه بَيْنَ عَيْنَيه، وفرَّقَ عليه شَمْلَه، ولَمْ يأْتِه مِنَ الدنيا إلا ما قُدِّرَ له)). وفي رواية: ((مَنْ كانَتْ نيّتَه الآخِرةُ؛ جعَل اللّٰه تبارَك وتعالي الغِني في قَلْبه، وجَمَع لَه شَمْلَه ونَزَع الفقر مِنْ بَيْن عَيْنَيْه، وأتَتْهُ الدنيا وهي راغِمَةٌ، فلا يُصْبِحُ إلا غَنِيًّا ولا يُمْسي إلا غَنِيًّا، ومَنْ كانَتْ نيّتَه الدنيا؛ جَعَل اللّٰه الفَقْرَ بيْنَ عَيْنَيْهِ، فلا يُصْبِحُ إلا فَقيرًا ولا يُمسي إلا فَقيرًا)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بندے کا مقصدِ حیات اور مطمع نظر آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس بندے کے دل میں غنا ڈال دیتا ہے اور اس کے بکھرے ہوئے معاملات سمیٹ دیتا ہے اور اس کی آنکھوں کے درمیان سے فقیری دور کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس مطیع وفرمانبردار ہو کر آتی ہے وہ صبح وشام غنی (مالدار) ہے اور جس بندے کا مقصدِ حیات اور مطمع نظر دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس بندے کی دونوں آنکھوں کے درمیان فقیری مسلط کر دیتا ہے اور ایسا آدمی صبح وشام فقیر (ہی رہتا) ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2465، الطبرانی فی الکبیر: 4891/5، مسند البزار:]

1599 عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: سمعتُ نَبِيَّكُم صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((مَنْ جعلَ

الهُمومَ همًّا واحِدًا هَمَّ المعاد؛ كَفاهُ اللّٰه هَمَّ دُنْياهُ، ومَنْ تَشعَّبَتْ بِهِ الهُمُومُ [فى] أحوالِ الدنيا؛ لم يُبالِ اللّٰه في أيِّ أوْدِيَتِه هَلَكَ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی نے تمام غموں کو صرف ایک ہی غم بنالیا اور وہ آخرت کا غم ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کے تمام غموں سے اسے کافی ہو جائے گا اور وہ آدمی جسے دنیا کے احوال میں غموں نے متفرق کر دیا (یعنی وہ دنیا کے پیچھے بھاگتا رہا اور آخرت کی فکر نہ کی) تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں وہ جونسی وادی میں بھی ہلاک ہو جائے۔

[حسن لغيره۔ سنن ابن ماجه: 257]

3- فتنہ وفساد کے دور میں نیک عمل کرنے کی ترغیب

1600 عن أبي ثعلبة الخشني قال: قال رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((**فإنّ من ورائكم أيامَ الصبرِ، الصبرُ فيهن مثلُ القبضِ علي الجمرِ، للعاملِ فيهن مثلُ أجرِ خمسين رجلاً يعملون مثلَ عمله**))
وفي رواية: **قيل :يا رسول اللّٰه! أجرُ خمسين رجلاً منا أو منهم؟ قال:((بل أجر خمسين منكم))**.

سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اے میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم!) تمہارے بعد صبر کے ایام آنے والے ہیں ان ایام میں صبر کرنا آگ کے انگارے ہاتھ میں پکڑنے کے مترادف ہے ان ایام میں (نیک) عمل کرنے والے کو پچاس آدمیوں کے برابر اجر ملے گا جو اس آدمی کے (نیک) اعمال کی طرح (نیک) اعمال کرتے ہیں۔ ایک روایت میں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ پچاس اجر والے افراد ہم سے ہیں یا اس دور کے پچاس افراد سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پچاس افراد مراد ہیں (یعنی فتنوں کے دور میں صبر کرتے ہوئے نیک اعمال پر کاربند ہونا پچاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کرنے کے برابر اجر ہے)۔

[**صحیح لغیرہ**۔ سنن ابن ماجہ: 4014، جامع الترمذی: 3060، سنن ابی داؤد: 4341]

1601 عن معقل بن يسار رضي الله عنه؛ أنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**عِبَادَةٌ في الهَرَجِ كَهِجْرَةٍ إلَيَّ**))

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتنہ وفساد کے دور میں عبادت کرنا اجر وثواب میں میری طرف ہجرت کرنے کے برابر ہے۔

[**صحیح**۔ صحیح مسلم: 2948، جامع الترمذی: 2201، سنن ابن ماجہ: 3985]

4- نیک عمل پر ہمیشگی کرنے کی ترغیب اگر چہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو

1602 عن عائشةَ رضي الله عنها قالَتْ: كان لِرَسولِ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حصيرٌ وكان يُحَجِّزه بالليلِ فيُصَلِّي عليه، ويَبسُطُه بالنهارِ فيَجْلِسُ عليه، فجعَل الناسُ يثوبُون إلي النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فيصَلُّونَ بصَلاتِه حتّي كَثُروا، فأقبَلَ عَلَيْهِمْ فقال: ((يا أيُّها الناسُ! خُذوا مِنَ الأعْمالِ ما تُطيقونَ؛ فإنَّ الله لا يَمَلّ حتي تَمَلُّوا، وإنَّ أحبَّ الأعْمالِ إلي الله ما دَامَ وإنْ قَلَّ)) وفي رواية ((وكانَ آلُ مُحَمَّدٍ إذا عَمِلُوا عَملاً أثْبَتُوْهُ)) وفي رواية قالت إنَّ رسولَ الله صَلَّي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: أيُّ الأعْمالِ أحَبُّ إلي الله؟ قال: ((أدْوَمُه وإنْ قَلَّ)) وفي رواية: قالت: انَّ رسولَ الله صَلَّي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((سدِّدُوا وقارِبُوا، واعْلَموا أنَّه لَنْ يُدخِلَ أحدَكم عَملُه الجنَّةَ، وإنَّ أحَبَّ الأعْمالِ إلي الله أدْوَمُها وإنْ قَلَّ)) ولمسلم ((وكانَتْ عائشَةُ رضي الله عنها إذا عمِلَتِ العملَ لَزِمَتْه)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چٹائی تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص اپنے لیے رکھی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اس پر نماز پڑھتے اور دن کے وقت اسے بچھا کر اس پر بیٹھتے۔ لوگ (رات کے وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہونا شروع ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی اقتدا میں نماز پڑھنے لگے یہاں تک کہ ان کی تعداد خاصی ہو گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے ''اے لوگو! اعمال اتنے ہی کرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ (ثواب دیتے ہوئے) نہیں تھکتا یہاں تک کہ تم (اعمال کرتے ہوئے) تھک جاؤ گے اور بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اعمال وہ ہیں جن پر ہمیشگی ہو اگر چہ وہ تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے لوگ جب بھی کوئی عمل کرتے تو پھر اس پر پختگی اور ہمیشگی اختیار کیا کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''راہ راست کی طرف لوگوں کی راہنمائی کرو اور حق کے قریب رہو اور یہ بات خوب اچھی طرح جان لو تم میں سے کسی کو بھی اس کا عمل ہرگز جنت میں داخل نہیں کر سکتا (نیک اعمال جنت میں داخلے کا سبب ہیں اصل چیز اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے) یقیناً اللہ کے نزدیک پسندیدہ اعمال وہ ہیں جن پر ہمیشگی ہو اگر چہ وہ کم ہی کیوں نہ ہوں۔ ایک روایت میں ہے کہ سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا جب کوئی عمل کرتیں تو اس عمل پر ہمیشگی اختیار کرتی تھیں۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 43, 6464، صحیح مسلم: 783,782]

1603 عن أم سلمة قالت: ((ما ماتَ رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حتّي كان أكْثَرُ صَلاتِه وهو جالِسٌ، وكانَ أحبَّ العَملِ إليهِ ما داوَمَ عليه العَبْدُ وإنْ كان شَيْئًا يسيرًا))

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تو وہ اکثر نمازیں بیٹھ کر پڑھتے تھے (طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا جس پر بندہ ہمیشگی اختیار کرے اگرچہ وہ عمل بہت تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 2507]

5- فقر اور کم خرچ کی ترغیب اور فقراء، مساکین اور کمزور لوگوں کے ساتھ محبت کرنے اور ان کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت کا بیان

1604 عن أمِّ الدرداءِ عن أبي الدرداءِ رضي الله عنهما قال قلتُ له: ما لكَ لا تَطْلُبُ ما يطْلُب فلانٌ وفلانٌ؟ قال: إنِّي سمِعْتُ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((إنَّ وراءَ كُمْ عقبَةً كَؤُودًا لا يَجُوزُها المُثْقِلونَ)). فأنا أُحِبُّ أنْ أتَخفَّفَ لِتِلكَ العقَبةِ.

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ دوسرے لوگوں کی طرح آپ کے دل میں دنیا کے مال ومتاع کو حاصل کرنے کی چاہت نہیں ہے؟ تو سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''تمہارے آگے ایک بہت سخت اور مشکل گھاٹی ہے، بوجھ اٹھانے والے اس گھاٹی کو عبور نہیں کر سکیں گے تو میں اس گھاٹی کے لئے اپنے آپ کو ہلکا رکھنا پسند کرتا ہوں۔

[صحيح۔ الطبرانی فی الکبیر: 4806]

1605 عن أبي أسماء أنه دخل علي أبي ذر وهو بالربذة وعندَه امْرأةٌ سَوْداءُ مُسْغبَة ليسَ عليها أثَرُ المحاسِنِ ولا الخَلوقِ، فقال: ألا تَنْظرونَ إلي ما تأمُرني هذه السوَيْداءُ؟ تأْمُرني أنْ آتيَ العِراقَ، فإذا أتَيْتُ العِراقَ مالوا عليَّ بدُنْياهُمْ، وإنَّ خَليلي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إليَّ: أنَّ دونَ جسْرِ جَهنَّمَ طَريقًا ذا دَحْضٍ ومَزَلَّةٍ، وإنا انْ نأْتي عليه وفي أحْمالِنا اقْتِدارٌ واضْطِمارٌ أحْري أنْ نَنْجُوَ مِنْ أنْ نَأتِيَ عيه ونَحْنُ مَواقِيْرُ.

ابواسماء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ ربذہ نامی بستی میں رہائش پذیر تھے۔ان کے پاس ایک کالے رنگ کی پراگندہ بکھرے ہوئے بالوں والی عورت بیٹھی تھی۔اس پر نہ تو خوبصورتی کا کوئی اثر تھا اور نہ ہی خوشبو کا ابوذر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کیا تم دیکھتے نہیں کہ یہ سیاہ رنگ کی عورت مجھے کیا کہہ رہی ہے؟ یہ مجھے کہتی کہ میں عراق جاؤں (وہاں رہائش رکھ لوں) اور جب میں عراق چلا جاؤں گا تو یہ (عراق کے) لوگ دنیا وغیرہ کا مال ودولت لے کر میری طرف مائل ہوں گے (یعنی میں کبار صحابہ میں شامل ہوں، میری عزت کرتے

ہوئے یہ لوگ مجھے مال وغیرہ دیں گے) اور بے شک میرے خلیل (محمد رسول اللہ) ﷺ نے مجھ سے عہد (وعدہ) لیا ہے کہ بے شک پل صراط سے پہلے ایک پھسلن والا راستہ ہے اور بے شک ہم اس (راستے) پر آئیں اور ہم پر ہلکا پھلکا بوجھ ہو یہ اس بات سے بہت بہتر ہے کہ ہم اس (راستے) پر آئیں اور ہم بوجھ سے لدے ہوئے ہوں۔ [صحيح۔ مسند احمد: 159/5]

1606 عن أبي سعيدٍ الخدريِّ رضي الله عنه؛ أنَّ النَّبي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنَّ اللّٰه عز وجل لَيَحْمي عبدَهُ المؤمِنَ الدنيا وهو يُحِبُّه، كما تَحْمونَ مريضَكُم الطعامَ والشرابَ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”یقیناً اللہ تعالیٰ مومن بندے کو دنیا سے بچاتا ہے اور وہ اسے پسند کرتا ہے جس طرح تم اپنے مریض کو (پرہیز کروا کر) کھانے پینے سے دور رکھتے ہو۔ [صحيح۔ المستدرك للحاكم: 207/4]

1607 عن رافع بن خديجٍ رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إذا أحبَّ اللّٰه عزَّ وجلَّ عبْدًا حَماهُ الدُّنْيا، كما يَظلُّ أحدُكم يَحْمي سَقيمَهُ الماءَ))

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے دنیا سے بچالیتا ہے (دنیا میں مگن نہیں ہونے دیتا) جس طرح تم میں سے ایک اپنے مریض کو پانی سے بچاتا ہے۔

[صحيح لغيره۔ الطبرانى فى الكبير: 17/19، صحيح ابن حبان: 669، المستدرك للحاكم: 207/4]

1608 عن ابْنِ عبَّاسٍ رضي الله عنهما عن النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((اطَّلَعْتُ في الجنَّةِ، فرأَيْتُ أكْثَرَ أهْلِها الفقَراء، واطَّلَعْتُ في النارِ فرأيتُ أكْثَرَ أهْلِها النساءَ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں نے جنت کو دیکھا تو اس کی اکثریت فقرا کو پایا اور میں نے جہنم میں جھانکا تو اس کی اکثریت عورتوں کو دیکھا۔

[صحيح۔ صحيح البخارى: 6449، صحيح مسلم: 2737]

1609 عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما عن رسول الله صلي الله عليه وسلم أنه قال:

((هَلْ تَدْرُونَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الجنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللّٰه عزَّ وجلَّ؟)). قالوا: اللّٰه ورسولُه أعْلَمُ. قال: ((الفقَراءُ الْمُهاجِرونَ الّذين تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغورُ، وتُتَّقي بِهِمُ المَكارِهُ، ويموتُ أحَدُهم وحاجَتُه في صَدْرِه؛ لا يَسْتَطيعُ لَها قَضاءً، فيقولُ اللّٰه عزَّ وجلَّ لِمَنْ يشاءُ مِنْ ملائكتِه: ائْتُوهُمْ فَحيُّوهُمْ، فتقولُ الملائِكَةُ: ربَّنا نَحْنُ سكَّانُ سَمائك، وخيرَتُك مِنْ خَلْقِكَ، أفَتَأمُرنا أنْ نأْتِيَ هؤُلاءِ فَنُسَلِّمَ عليْهِمْ؟ قال: إنَّهُمْ كانوا عِباداً يَعْبدوني ولا يُشْرِكونَ بي شيْئاً، وتُسَدُّ بهم الثُّغورُ، وتُتَّقي بِهِمُ المكارِهُ، ويموتُ أحَدُهم وحاجَتُه في صَدْرِه؛ لا يَسْتَطيعُ لها قَضاءً، قال: فَتَأتِيهِمُ الملائِكَةُ عند ذلك فيَدْخُلون علَيْهِمْ مِنْ كلِّ بابٍ ﴿سَلامٌ عَلَيْكُمْ بِما صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) سوال کیا ''کیا تمھیں معلوم ہے کہ اللہ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا؟ تو وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) عرض کرنے لگے اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہاجر فقراء یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی وجہ سے سرحدوں کی حفاظت ہوئی اور ان کی وجہ سے مشکلات سے بچاؤ ہوا، جب ان میں سے کسی ایک کو موت آتی ہے تو اس کی حالت یہ تھی کہ اس کی ضرورت، حاجت اس کے سینے میں ہی رہی اور وہ اسے پورا نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے جسے چاہتا ہے کہتا ہے تم ان کے پاس جاؤ اور انہیں سلام کہو تو فرشتے عرض کرتے ہیں اے اللہ! ہم آسمان کے باشندے ہیں اور تیری مخلوق میں سے سب سے بہتر ہیں کیا آپ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم ان کے پاس جا کر انہیں سلام بلائیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بے شک یہ میرے بندے صرف میری عبادت کرتے رہے انہوں نے میرے ساتھ شرک نہیں کیا ان کی وجہ سے سرحدوں کے حالات درست ہوئے اور ان کی وجہ سے مکروہات سے بچاؤ ہوا ان میں سے کسی ایک کو موت آئی تو اس کی خواہش اس کے دل میں ہی رہی اور وہ اسے پورا نہ کر سکا تو پھر فرشتے ان پر ہر دروازے سے داخل ہوتے ہیں (اور کہتے ہیں) ''سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ'' تمہارے صبر کی وجہ سے تم پر سلام ہو۔ آخرت کا اچھا انجام بہت ہی خوب ہے۔''

[صحیح۔ مسند احمد: 168/2، مسند بزار: 3665، صحیح ابن حبان: 7421]

1610 عن ثوبان رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إنَّ حَوْضي ما بَيْن (عَدَنٍ) إلي (عَمَّانَ)، أكْوابُه عددُ النُّجوم: ماؤهُ أشَدُّ بياضًا مِنَ الثلْجِ، وأحْلي مِنَ العَسلِ وأكْثَرُ الناسِ ورُودًا عليه فُقَراءُ الْمهاجِرِينَ)). قلنا يا رسولَ اللّٰه! صِفْهُم لَنا؟ قال: ((شُعْثُ الرُؤوسِ، دُنْسُ الثيابِ، الّذينَ لَا يَنْكِحون المتَنَعِّماتِ، ولا تُفْتَحُ لَهُم السُّدَد، الّذينَ يُعطُونَ مَا عَلَيْهِم، ولا يُعطَوْنَ ما لَهُمْ)).

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بے شک میرا حوض (اتنا بڑا ہوگا) جتنا عدن اور عمان (دو علاقوں) کا درمیانی فاصلہ ہے۔ اس (حوض) کے آبخوروں کی تعداد (آسمان کے) ستاروں جتنی ہے۔ اس کا پانی اولوں سے بھی بڑھ کر سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور فقراء مہاجرین کی اکثریت اس پر آئے گی۔ ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں ان کی صفات بتلائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''گرد آلود سر، میلے کچیلے کپڑوں والے جو ناز و نعمت میں پلنے والی عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے اور امراء کے دروازے ان کے لئے نہیں کھلتے تھے یہ اپنے حقوق کی ادائیگی تو کرتے تھے لیکن ان کے حقوق کی ادائیگی نہیں کی جاتی تھی۔ [صحیح۔ الطبرانی فی الکبیر: 1443/2، جامع الترمذی: 2444]

1611 عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما عن النبي صلي الله عليه وسلم قال: ((يَجْتَمِعونَ يومَ القِيامَةِ فيُقالُ: أيْنَ فُقراءُ هذه الأُمَّةِ؟ قال: فيُقالُ لَهُمْ: ماذا عمِلْتُم؟ فيَقولُون: ربَّنا ابْتَلَيْتَنا فصَبْرنا، ووَلَّيْتَ السلْطانَ و الأموال غيرنَا، فيقولُ اللّٰه جلَّ وعَلا: صدَقْتُم، قال: فيَدْخُلونَ الجَنَّةَ قبْلَ الناسِ، وتَبْقي شِدَّةُ الحِسَابِ علي ذَوي الأَمْوالِ والسُّلْطانِ)). قالوا: فأيْنَ المؤمِنونَ يَوْمَئِذٍ؟ قال: ((توضَعُ لَهُم كراسيُّ مِنْ نُورٍ، وتُظَلِّلُ عليهِمُ الغَمائمُ، يكونُ ذلكَ اليومُ أقْصَرَ علي المؤمِنين مِنْ ساعَةٍ مِنْ نَهارٍ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن لوگ جمع ہوں گے تو انہیں کہا جائے گا اس امت کے فقراء کہاں ہیں؟ پھر انہیں کہا جائے گا تم نے کون سے اعمال کئے؟ تو وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! آپ نے ہمیں آزمایا اور ہم نے صبر کیا اور آپ نے ہمارے علاوہ دوسروں کو بادشاہت اور مال کا وارث بنایا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''تم سچ کہتے ہو'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں سے پہلے یہ جنت میں داخل ہوں گے اور حساب کی شدت مالداروں اور حکمرانوں پر ہوگی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

عرض کرنے لگے اس دن مومن کہاں ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور بادل ان پر سایہ کریں گے مومنوں پر یہ دن ایک گھڑی سے بھی زیادہ چھوٹا ہوگا۔

[حسن۔ الطبرانی: ، صحیح ابن حبان: 7419]

1612 عن أسامة رضي الله عنه عنِ النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((قُمْتُ علي بابِ الجنَّةِ، فكانَ عامَّةُ مَنْ دخَلها المساكينُ، وأصحابُ الجَدِّ مَحْبوسونَ، غير أنَّ أصْحابَ النارِ قد أُمِرَ بِهِمْ إلي النارِ، وقُمْتُ علي بابِ النارِ، فإذا عامَّةُ مَنْ دخَلها النسَاءُ)).

سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا۔ (تو کیا دیکھا کہ) اس میں اکثریت مساکین کی تھی اور مالداروں کو (جنت میں داخل ہونے سے) روکے رکھا گیا تھا اور جو جہنمی تھے انہیں جہنم (میں پھینکنے) کا حکم دے دیا گیا تھا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والی اکثر خواتین تھیں۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 5196، صحیح مسلم: 2736]

1613 روي عن أنس رضي الله عنه أن النبي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((اللّٰهم أحْيني مسكيناً وأمتني مسكيناً، واحشُرني في زُمرة المساكين يوم القيامة ......)). وفي رواية: ابن عباس عن النبي صلي اللّٰه عليه وسلم قال: ((أتاني الليلةَ ربي)) وفي رواية: ((رأيتُ ربّي في أحسَنِ صورَةٍ)) ((قال: يا مُحَمَّدُ! قلتُ: لبَّيْكَ وسَعْدَيْكَ، فقال: إذا صَلَّيْتَ قل: اللّٰهُمَّ إنِّي أسْأَلُكَ فِعْلَ الخَيْراتِ، وتَرْكَ المنكَراتِ، وحبّ المسَاكِينِ، وإذا أرَدتَ بعبادِكَ فِتْنَة فاقْبِضْني إليكَ غَيْرَ مَفتون)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مجھے مسکینی کی حالت میں وفات دے اور قیامت والے دن مجھے مساکین کے گروہ میں اٹھا۔ ایک روایت میں ہے: کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب کو احسن صورت میں دیکھا (پھر) اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد ﷺ! میں نے کہا اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جب نماز پڑھ کر فارغ ہو تو یہ کہا کرو: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَا أردتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ'' ''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نیکیوں کے کرنے اور

برائیوں کے چھوڑنے کا اور مسکینوں کی دوستی کا اور جب تو ارادہ کرے اپنے بندوں کو فتنہ میں (یعنی گمراہی میں یا سزا میں) مبتلا کرنے کا تو مجھے بغیر فتنے میں مبتلا کئے اپنے پاس بلا لے۔''

[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2353]

1614 عن عائذ بن عمرو: أنَّ أبا سُفْيانَ أتي علي سلمانَ وصُهَيْبٍ وبلالٍ في نَفَرٍ فقالوا: [واللّٰه] ما أخَذَتْ سيوفُ اللّٰه مِنْ عُنُقِ عَدوِّ اللّٰه مَأخَذها! فقالَ أبو بَكْرٍ رضي اللّٰه عنه: أتَقولونَ هذا لَشَيْخِ قُرَيْشٍ وسَيِّدِهِمْ؟! فأتي النبيّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأخبَره، فقال: ((يا أبا بَكْرٍ! لَعلَّكَ أغْضَبْتَهُم، لِئِنْ كُنْتَ أغْضَبْتَهُم لقد أغْضَبْتَ ربَّكَ)). فأتاهُمْ أبو بَكْرٍ فقال: يا إخْوَتاهُ! أغضَبْتُكم؟ قالوا: لا، يَغْفِرُ اللّٰه لَك يا أخي.

(ایک مرتبہ) ابوسفیان سیدنا سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے پاس آیا تو یہ اسے کہنے لگے اللہ کی قسم اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمنوں کی گردنوں کی مکمل پکڑ نہیں کی۔ تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انہیں کہنے لگے کیا تم یہ بات قریش کے سردار کو کہہ رہے ہو؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری بات بتلا دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر شاید تم نے انہیں (سلمان، صہیب اور بلال وغیرہ کو) ناراض کر دیا ہے اگر تم نے انہیں ناراض کر دیا ہے تو تم نے اپنے رب کو ناراض کیا ہے۔ (یہ سن کر) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور انہیں کہنے لگے اے میرے بھائیو! کیا میں نے تمھیں غصہ دلایا ہے؟ تو یہ عرض کرنے لگے نہیں اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 2504]

1615 عن أبي ذر رضي اللّٰه عنه قال: أوْصاني خَليلي رسول اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِصالٍ مِنَ الخَيْرِ؛ أوْصاني: ((أنْ لا أنْظُرَ إلي مَنْ هو فَوْقي وأنْظُرَ إلي مَنْ هو دوني، وأوْصاني بحبِّ المساكِينِ والدُّنوِّ منْهُم، وأوْصاني أنْ أصِلَ رَحِمي وإنْ أدْبَرَتْ))

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے میرے خلیل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر و بھلائی کی چند نصیحتیں کیں۔
① میں ہمیشہ اپنے سے امیر کی طرف نہ دیکھوں بلکہ اپنے سے کم تر کی طرف دیکھوں ② مسکینوں سے محبت

کروں اور ان کے قریب رہا کروں ③ رشتہ داروں سے صلہ رحمی کروں اگر چہ وہ مجھ سے قطع تعلقی کریں۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 499، الطبرانی فی الصغیر: 758]

1616۔ عن حارثة بن وهب رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((ألا أُخْبِرُكُم بأهْلِ الجنَّةِ؟ كلُّ ضَعيفٍ مُتَضَعَّف، لوْ أقْسَمَ علي الله لأبَرّه، ألا أُخْبِرُكُمْ بأهْلِ النَارِ؟ كلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ)).

سیدنا حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”کیا میں تمہیں ان لوگوں کے بارے میں خبر نہ دوں جو جنتی ہیں؟ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) ہر کمزور جسے کمزور سمجھا گیا ہے، اگر یہ اللہ پر قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ انہیں قسم سے بری کر دیتا ہے (یعنی ان کی قسم پوری کر دیتا ہے) کیا میں تمہیں ان لوگوں کے بارے میں خبر نہ دوں جو جہنمی ہیں؟ ہر سرکش تکبر کرنے والا (جہنم میں جائے گا)۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 4918, 6071, 6657، صحیح مسلم: 2853، سنن ابن ماجہ: 4116]

1617۔ عن عبد الله بن عمرٍو رضي الله عنهما قال: سمعتُ النبيّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((أهلُ النارِ كلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ مسْتَكْبِرٍ جَمَّاعٍ مَنّاعٍ وأهلُ الجنَّةِ الضُّعَفاءُ المَغْلُوبونَ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”ہر وہ آدمی جہنمی ہے جو شوخی بگاڑنے والا، اکڑ کر چلنے والا اور تکبر کرنے والا ہے اور جنتی وہ لوگ ہیں جو کمزور اور مغلوب ہیں۔[صحیح۔ مسند احمد: 306/4، المستدرك للحاكم: 499/2]

1618۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسولِ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنَّه لَيأتي الرجلُ العظيمُ السَّمينُ يومَ القِيامَةِ؛ لا يَزِنُ عند الله جَناحَ بَعوضَةٍ [اقْرؤوا: ﴿فَلا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾])).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”حقیقت یہی ہے کہ قیامت کے دن ایک بڑا، موٹا آدمی آئے گا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا، تم قرآن مجید

کی یہ آیت پڑھ کر دیکھ لو" پس ہم ان (کفار) کے لیے ترازو قائم نہیں کریں گے"۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 4729، صحیح مسلم: 2785]

1619 عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال: مَرَّ رجلٌ علي النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال لرجُلٍ عنده جالسٍ: ((ما رأيُكَ في هذا؟)). فقال: رجلٌ مِنْ أشْراف الناس؛ هذا واللّٰه حَرِيٌّ إنْ خَطب أنْ يُنكَحَ، وإنْ شَفَع أنْ يُشَفَّع، وإنْ قال أن يُسْمَع لِقَوْلِه! [قال:] فسكَتَ رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ مَرَّ رجلٌ، فقالَ رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ما رأيُكَ في هذا)). فقال: يا رسول اللّٰه! هذا رجلٌ مِنْ فقراءِ المسْلِمينَ، هذا حَرِيٌّ إنْ خَطب أنْ لا يُنكَحَ، وإنْ شَفَع، أنْ لا يُشَفَّع، وإنْ قال أنْ لا يُسْمعَ لِقَوله، فقال رسول اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هذا خيرٌ مِنْ مِلْءِ الأرْضِ [من] مِثْلِ هذا)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایک آدمی گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی سے پوچھا اس (گزرنے والے) بندے کے بارے میں تمہاری رائے کیا ہے؟ وہ آدمی کہنے لگا "یہ عزت دار لوگوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! یہ ایسا آدمی ہے اگر یہ کسی کو نکاح کا پیغام بھیجے تو اس کے ساتھ نکاح کیا جائے اور اگر یہ کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش مانی جائے اور اگر یہ کوئی بات کرے تو اس کی بات سنی جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ پھر ایک اور آدمی گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بندے سے پوچھا اس کے بارے میں تیری رائے کیا ہے؟ وہ عرض کرنے لگا "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آدمی مسلمانوں کے فقراء میں سے ہے، اگر یہ نکاح کا کسی کو پیغام بھیجے تو اس کے ساتھ نکاح نہ کیا جائے اور اگر یہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر یہ کوئی بات کرے تو اس کی بات نہ سنی جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "پہلے آدمی جیسے آدمیوں سے پوری زمین بھر جائے تو یہ (دوسرا) آدمی ان سب سے بہتر ہے۔"

[صحیح۔ صحیح بخاری: 5091، صحیح مسلم: ، سنن ابن ماجہ: 4120]

1620 عن مصعب بن سعد قال: رأي سعدٌ رضي اللّٰه عنه أنَّ له فَضْلًا علي مَنْ دُونَه. فقال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلْ تنصَرونَ وتُرْزَقونَ إلا بِضُعَفائِكُمْ)). وفي رواية النسائي فقال النبي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إنَّما تُنْصَرُ هذه الأمَّةُ بَضُعَفائها؛ بِدَعْوَتِهِمْ وصَلاتِهِمْ وإخْلاصِهِمْ))

مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ انہیں دوسروں پر فضیلت ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم جو رزق دیئے جاتے ہو اور جو تمہاری مدد کی جاتی ہے وہ تمہارے کمزوروں کی وجہ سے ہی ہوتی ہے اور سنن نسائی ایک روایت میں ہے ''اس امت کی مدد اس کے کمزوروں کی وجہ سے ہوتی ہے کیونکہ وہ دعائیں کرتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور ان میں اخلاص موجود ہوتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 2896، سنن نسائی: 3179]

1621 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعتُ رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: **((ابغوني في ضعفائكم؛ فإنما ترزقون وتنصرون بضعفائكم))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''تم مجھے ضعفاء (کمزوروں) میں تلاش کرنا سوائے اس کے نہیں تمہیں تمہارے کمزوروں کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے اور ان کی وجہ سے ہی تمہاری مدد کی جاتی ہے۔

[صحیح۔ سنن ابی داوٗد: 2594، سنن ترمذی: 1702، سنن نسائی: 3179]

1622 عن العرباض بن سارية رضي الله عنه قال **كانَ النبيّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخرجُ إلينا في الصُّفَّةِ وعلينا الحَوْتَكِيَّةُ، فقال: ((لوْ تَعْلَمونَ ما ذُخِرَ لَكُمْ ما حَزِنْتُم علي ما زُوِيَ عنكم، ولَتُفْتَحَنَّ عليكم فارِسُ والرومُ))**.

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم صفہ میں تھے (یہ وہ جگہ ہے جہاں غریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دین کی تعلیم حاصل کرتے تھے) اور ہمیں پہننے کے لئے کپڑے بہت کم میسر ہوتے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے لیے (آخرت میں) کیا کچھ جمع کیا گیا ہے (نعمتیں وغیرہ) تو تم کبھی بھی اس چیز پر غم نہ کرو جس سے تم محروم کر دیئے گئے ہو (دنیا کا مال وغیرہ) اور یقیناً تمہیں روم اور فارس پر فتح دی جائے گی۔'' [صحیح۔ مسند احمد: 128/4]

1623 عن محمود بن لبيد رضي الله عنه؛ أن النبيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: **((اثْنَتان يَكْرَهُهُما ابْنُ آدَم: الموْتُ؛ والموْتُ خيرٌ مِنَ الفِتْنَةِ، ويكْرَهُ قِلَّةَ المالِ؛ وقِلَّةُ المالِ أقلُّ لِلْحِسابِ))**.

سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آدم کا بیٹا دو چیزوں کو ناپسند کرتا ہے ① ''موت'' حالانکہ یہ موت فتنے وغیرہ سے بہتر ہے۔ ② ''مال کی قلت'' حالانکہ یہ مال کی قلت (کمی) (قیامت والے دن) حساب و کتاب کو کم کرنے والی ہے۔'' [صحیح۔ مسند احمد: 427/5]

6- دنیا کی تھوڑی چیز پر اکتفاء اور دنیا سے بے رغبتی کی ترغیب اور دنیا کی محبت، کثرت اور اس دنیا میں مشغول ہونے سے ڈرنا اور اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے کھانے، پینے اور کپڑے وغیرہ پہننے میں کیسی زندگی بسر کی

1624 حدیث عن سهل بنِ سعدٍ الساعديِّ رضي الله عنه قال: جاءَ رجلٌ إلي النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال: يا رسول الله! دُلَّني علي عَملٍ إذا عمِلتُه أحَبَّني الله، وأحَبَّني الناسُ؟ فقال: ((ازْهَدْ في الدنْيا يُحِبَّكَ الله، وازْهَدْ فيما في أيْدي الناسِ يُحِبَّكَ الناسُ))

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی مکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیں کہ جب میں وہ عمل کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرنے لگے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کرنے لگیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دنیا سے بے رغبتی اختیار کر اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور لوگوں کے پاس کیا کچھ ہے اس سے بے رغبتی اختیار کر (یعنی اس کا خیال اپنے دل سے نکال دے) لوگ تجھ سے محبت کرنے لگیں گے۔[حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجه: 4102]

1625 حدیث عن أبي سعيدٍ الخدريِّ رضي الله عنه؛ أن رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنَّ الدنيا حلْوَةٌ خَضرَةٌ، وإنَّ الله تعالي مُسْتَخْلِفُكم فيها، فَيَنْظُرَ كيفَ تعْملُونَ، فاتّقوا الدُّنيا، واتّقوا النساءَ؛ [فإنَّ أوّلَ فِتْنَةِ بَنِي إسْرائيلَ كانَتْ فِي النِّسَاءِ]))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً دنیا سرسبز اور میٹھی ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلیفہ بنانے والا ہے پس وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو۔ چنانچہ تم دنیا اور عورتوں (کے فتنے) سے بچو۔ بے شک بنی اسرائیل کا سب سے پہلا فتنہ (آزمائش وامتحان) عورتوں کی وجہ سے تھا۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 2742]

1626 حدیث عن عبد الله بن عمروٍ رضي الله عنهما قال: سمعتُ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((الدنيا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، فَمنْ أخذَها بِحقّه بُورِكَ له فيها، ورُبَّ مُتَخَوِّضٍ فيما اشْتَهَتْ نَفْسُه ليسَ له يَوْمَ

الْقِيامَةِ إلا النارُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''دنیا سرسبز اور میٹھی ہے۔ جو بھی اسے حق کے ساتھ حاصل کرے گا (جائز طریقہ سے ضرورت کے مطابق) تو اس کے لئے اس دنیا میں برکت ڈال دی جائے گی اور کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو اپنی خواہشات نفس میں اس مال کو خرچ کرتے ہیں تو ان لوگوں کے لئے روز قیامت یہ (برائی کی راہ میں خرچ کیا ہوا مال جہنم کی) آگ ہوگی۔

[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 579/24]

1627 حدیث عن أبي عسيب رضي الله عنه قال: خَرَج رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلاً فَمرَّ بي فَدعاني، فخَرجْتُ إليه، ثُمَّ مَرَّ بأبي بَكْرٍ رحِمَهُ اللّٰه فدعَاهُ، فخرَج إلَيْهِ ، ثُمَّ مَرَّ بعُمَر رَحِمَهُ اللّٰه فدَعاهُ، فَخرَج إلَيْهِ، فانْطَلقَ حتّي دخَل حائِطًا لِبَعْضِ الأنْصارِ، فقالَ لِصاحِبِ الحائِطِ: أطْعِمْنا [بسرًا]، فجاءَ بعذْقٍ فَوضَعَه فأكَل رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأصحابُه، ثُمَّ دَعا بِماءٍ بارِدٍ فشَرِبَ، فقال: ((لتُسْألُنَّ عن هذا يوم القِيامَةِ)) قال: فأخَذَ عُمرُ رَحمهُ اللّٰه العِذْقَ فَضَرب بِه الأرْضَ، حتّي تَناثَر البُسْرُ قِبَلَ رَسولِ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ ثُمَّ قَالَ: يا رسولَ اللّٰه! إنَّا لَمسؤولونَ عَنْ هذا يومَ القِيامَةِ؟ قال: ((نَعمْ، إلا مِنْ ثَلاثٍ خِرْقَةٍ كَفَّ بها [الرجلُ] عَوْرَتَه، أوْ كسْرَةٍ سَدَّ بها جَوْعَتَه، أوْ جُحْرٍ يَتدخَّلُ فيه مِنَ الحَرِّ والقَرِّ)).

سیدنا ابوعسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے آپ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو مجھے آواز دی میں آپ ﷺ کے ساتھ نکلا۔ پھر آپ ﷺ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور انہیں آواز دی وہ بھی ساتھ چل پڑے پھر آپ ﷺ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے انہیں بھی آواز دی وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑے۔ آپ ﷺ چلتے رہے یہاں تک کہ ایک انصاری صحابی کے باغ میں داخل ہوئے۔ آپ ﷺ نے باغ کے مالک سے کہا ''ہمیں کھجوریں کھلا، وہ کھجوروں کا ایک خوشہ لے کر آیا، رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے تناول فرمایا، پھر آپ ﷺ نے ٹھنڈا پانی منگوا کر پیا اور ارشاد فرمایا: ''ان سب (نعمتوں) کے بارے میں قیامت کے دن تم سے ضرور سوال کیا جائے

گا۔'' راوی کہتا ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کھجوروں کا خوشہ زمین پر مارا یہاں تک کہ کھجوریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بکھر گئیں، پھر عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کے دن ان سب (نعمتوں) کے بارے میں ہم سے سوال کیا جائے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا''جی ہاں سوائے تین چیزوں کے ① وہ کپڑا جس سے آدمی اپنی شرمگاہ چھپاتا ہے ② کھانا جس کے ساتھ انسان اپنی بھوک دور کرتا ہے ③ وہ مکان وغیرہ جس میں سردی اور گرمی سے بچاؤ کے لئے انسان داخل ہوتا ہے (ان سب چیزوں میں میانہ روی ہونی ضروری ہے ان تین باتوں کو جواز بنا کر فضول خرچی اور عیش پرستی درست نہیں)۔ [حسن۔ مسند احمد: 31/5]

1628 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قالَ رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((أوَّلُ ما يحاسَبُ به العبدُ يومَ القِيامَةِ؛ أنْ يُقالَ لَه: ألَمْ أصِحَّ لكَ جسْمَك، وأرْوِكَ مِنَ الماءِ البارِدِ؟))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک بندے سے سب سے پہلے یہ سوال کیا جائے گا۔ کیا میں نے تیرے لیے تیرے جسم کو درست نہیں کیا تھا (یعنی تجھے صحت عطا نہیں کی تھی) اور تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟

[صحيح۔ صحيح ابن حبان: 7364، المستدرك للحاكم: 138/4]

1629 عن أنس رضي الله عنه قال: اشْتكى سَلْمانُ، فعادَهُ سَعْدٌ، فَرآهُ يَبْكي، فقالَ لَهُ سعدٌ: ما يُبْكيكَ يا أخي؟ ألَيْس قد صَحِبْتَ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أليسَ، أليسَ؟ قال سلْمانُ: ما أبْكي واحِدَةً مِن اثْنَتَيْنِ، ما أبْكي ضَنًّا علي الدُنْيا، ولا كَراهِيَةَ الآخِرَةِ؛ ولكِنَّ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إلَيْنا عَهْدًا، ما أراني إلا قد تَعَدَّيْتُ. قال: وما عَهِدَ إلَيْك؟ قال: عَهِدَ إلَيْنا أنَّه: ((يكْفي أحدَكم مثل زادِ الراكِبِ)). ولا أراني إلا قَدْ تَعدَّيْتُ. وأمَّا أنتَ يا سَعْدُ! فاتَّقِ اللّٰه عندَ حُكْمِكَ إذا حَكَمْتَ، وعندَ قَسْمِكَ إذا قَسَمْتَ، وعند هَمِّكَ إذا هَمَمْتَ. قال ثابت: فبلَغَني أنَّه ما تَرك إلا بِضْعَةً وعِشْرينَ دِرْهَمًا مع نُفَيقَةٍ كانَتْ عِنْدَه.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو سیدنا سعد رضی اللہ عنہ عیادت کے لئے تشریف لائے تو کیا دیکھا کہ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ رو رہے ہیں۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ انہیں عرض کرنے لگے۔ اے میرے بھائی! آپ

کیوں رو رہے ہو؟ کیا آپ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل نہیں ہے (کیا یہ شرف اور عزت کم ہے) کیا ایسا ایسا نہیں ہے؟ (مزید فضیلت کا اظہار کیا) تو سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں (دنیا و آخرت) ان دونوں میں سے کسی ایک پر بھی نہیں روتا۔ دنیا پر بخل کرتے ہوئے نہیں روتا اور نہ ہی مجھے آخرت کی کراہت ہے۔لیکن (اصل بات یہ ہے) کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عہد کیا تھا اور میرا خیال ہے کہ میں نے اس عہد کی پاسداری نہیں کی تو سیدنا سعد رضی اللہ عنہ پوچھنے لگے وہ عہد کیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے لیا تھا؟ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''تمھیں (دنیا میں) اتنا مال کافی ہے جتنا ایک مسافر کے راستے کا خرچہ ہوتا ہے۔'' اور میرا خیال ہے کہ میں نے اس سے تجاوز کیا ہے اے سعد! جب تم فیصلہ کرو تو فیصلہ کرنے میں اللہ سے ڈرنا اور جب (کوئی مال وغیرہ) تقسیم کرو تو تقسیم کرنے میں اللہ سے ڈرنا اور جب کسی بھی کام کا ارادہ کرو تو ارادہ کرتے وقت اللہ سے ڈرنا ثابت رحمہ اللہ (حدیث کا راوی) بیان کرتا ہے کہ ہمیں یہ خبر ملی کہ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے جو مال چھوڑا وہ تھوڑا سا نفقہ تھا اور چوبیس درہم سے لے کر انتیس تک درہم تھے۔

[صحیح- سنن ابن ماجه: 4104، صحیح ابن حبان:]

1630 عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما؛ أنَّ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قال: ((قد أفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ ورُزِقَ كَفافًا، وقَنَّعَهُ اللّه بِما أتاهُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''یقیناً وہ آدمی کامیاب ہو گیا جو اسلام لایا اور اسے رزق ضرورت کے مطابق دیا گیا اور اللہ نے جو کچھ اسے عطاء فرمایا اس پر اسے قناعت کی توفیق بھی دی۔ [صحیح- صحیح مسلم: 1054، جامع الترمذی: 2348، سنن ابن ماجه: 4138]

1631 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يقول: **اللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قوتًا، - وفي رواية -: كَفافًا)).**

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! تو آلِ محمد کا رزق گزارے کے مطابق بنا دے۔

[صحیح- صحیح بخاری: 6460، صحیح مسلم: 1055، جامع الترمذی: 2361، سنن ابن ماجه: 4139]

1632 صحیح بخاری عن أنس بن مالكٍ رضي الله عنه عن رسولِ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: **يَتْبَعُ الميتَ ثَلاثٌ: أهْلُه، ومالُه، وعَمَلُه، فيَرْجعُ اثْنانِ، ويَبْقي واحِدٌ، يَرْجعُ أهْلُه ومالُه، ويَبْقي عمَلُه))**.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں ① اس کے اہل وعیال ② اس کا مال ③ اس کا عمل۔ دو چیزیں واپس لوٹ جاتی ہیں اور ایک چیز (اس کے ساتھ) باقی رہتی ہے۔ اس کے اہل وعیال اور مال واپس لوٹ آتے ہیں اور اس کا عمل باقی رہتا ہے۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 6514، صحیح مسلم: 2960]

1633 صحیح مسلم عن عبد الله بن الشِّخِّير رضي الله عنه قال: **أتيتُ النبيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وهو يقرأ: ﴿ألْهاكُمُ التكاثُرُ﴾ قال: ((يقولُ ابْنُ آدَمَ: مالي مالي! وهلْ لكَ يا ابْنَ آدم مِنْ مالِكَ إلا ما أكَلْتَ فأفْنَيْتَ، أو لَبِسْتَ فأبْلَيْتَ، أوْ تَصَدَّقْتَ فَأمْضَيْتَ؟!))**.

سیدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی سورۃ ''اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُر'' تلاوت فرما رہے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' آدم کا بیٹا کہتا ہے میرا مال میرا مال اور حالانکہ اے آدم کے بیٹے! تیرا مال وہی ہے جو تو نے کھا کر ختم کر دیا، یا جو تو نے پہن کر بوسیدہ کر دیا، یا صدقہ کر کے (صدقہ جاریہ) بنا لیا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2958، جامع الترمذی: 3351، سنن النسائی: 3613]

1634 صحیح مسلم عن جابر رضي الله عنه: **أنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرّ بالسوقِ [داخلاً من بعض العالية] والناسُ كَنَفَتَيْه، فَمرَّ بجَدْيٍ أسَكّ مَيِّتٍ، فتناوَله بأذُنِه ثُمَّ قال: أيكُمْ يُحِبُّ أنَّ هذا لَه بِدرهَمٍ؟)). فقالوا: ما نُحِبُّ أنَّه لَنا بشَيْءٍ، وما نَصْنَعُ به؟ قال: ((أتُحِبُّون أنَّه لكُمْ؟!)). قالوا: واللّٰه لوْ كان حيًّا لكانَ عَيْبًا فيه؛ لأنَّه أسَكُّ، فكيفَ وهو مَيّتٌ؟ فقال: ((واللّٰه للدُّنْيا أهْوَنُ علي اللّٰه عز وجل مِنْ هذا عَلَيْكُمْ))**.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار سے گزرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں جانب لوگ (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹے چھوٹے کانوں والی بکری کے مرے ہوئے بچے

کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے اس کے کان کو پکڑ کر فرمایا ''تم میں سے کون یہ بات پسند کرتا ہے کہ وہ اس بکری کے بچے کو ایک درہم میں حاصل کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے ''ہم نہیں چاہتے کہ یہ ہمیں کسی چیز کے عوض میں ملے اور ہم اس کا کریں گے بھی کیا؟ تو آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہیں یہ (مفت) میں مل جائے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے ''اللہ کی قسم اگر یہ زندہ ہوتا تو تب بھی اس میں عیب تھا کہ یہ چھوٹے کانوں والا ہے۔ اب تو یہ مردہ ہے (اب ہم اسے کیسے لے سکتے ہیں؟) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی قسم جس قدر تمہارے نزدیک یہ (مردہ جانور) حقیر ہے اس سے کہیں بڑھ کر اللہ کے نزدیک یہ دنیا حقیر ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 2957]

1635 عن ابنِ عبَّاسٍ رضيَ اللّٰه عنهما قال: **مَرَّ النبيُّ صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ قد أَلْقاها أَهْلُها، فقال: ((والَّذي نَفْسي بيَدِه للدُّنْيا أَهْوَنُ علي اللّٰه مِنْ هذه علي أَهْلِها)).**

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی اکرم ﷺ ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے جس کو اس کے مالک نے پھینک دیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس مردہ بکری کی قدر و قیمت (اب) جس قدر اس کے مالکوں کے نزدیک ہے اس سے کہیں زیادہ یہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک حقیر ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند احمد: 329/1]

1636 عن سهل بن سعدٍ رضي اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((لَوْ كانَتِ الدنْيا تَعدِلُ عندَ اللّٰه جَناحَ بَعوضَةٍ، ما سَقى كافِرًا مِنْها شُرْبَةَ مَاءٍ)).**

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس دنیا کی (قدر) اگر ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو اس دنیا سے پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا۔'' [صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ: 4110، جامع الترمذی: 2320]

1637 عن الضّحاك بن سفيانَ رضي اللّٰه عنه؛ أنّ رسولَ اللّٰه صلي اللّٰه عليه وسلم قال له: **((يا ضحَّاكُ! ما طعَامُك؟)). قال: يا رسولَ اللّٰه! اللَّحْمُ واللَّبَنُ. قال: ((ثمَّ يصيرُ إلى ماذا؟)). قال: إلي ما قَدْ علِمْتَ. قال: ((فإنَّ اللّٰه تعالي ضَرَب ما يَخْرُج مِن ابْنِ آدَمَ مَثلاً لِلدنْيا)).**

سیدنا ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا ''اے ضحاک! تمہارا کھانا، پینا کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کی! گوشت اور دودھ۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا پھر اس کا کیا بنتا ہے؟ تو یہ عرض کرنے لگے وہ کچھ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آدم کے بیٹے سے جو کچھ (پاخانہ وغیرہ) نکلتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کی مثال بنادیا ہے۔'' [صحیح لغیرہ۔ مسند احمد: 452/3]

1638 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((إنَّ الدنْيا مَلْعونَةٌ، ملعونٌ ما فيها؛ إلا ذِكْرَ الله ومَا والاه، وعالِمٌ أو مَتَعَلِّمٌ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب ملعون ہے سوائے ان چیزوں کے ① اللہ کا ذکر اور وہ اشیاء جن کو اللہ پسند کرتا ہے۔ ② عالم (دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والا، دین سکھلانے والا) ③ دین سیکھنے والا۔

[حسن۔ سنن ابن ماجه: 4112، بیهقی فی الشعب: 1708، جامع الترمذی: 2322]

1639 عن المستورد أخي بني فهرٍ رضي الله عنه قال: قالَ رسولُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ما الدنْيا في الآخِرَةِ إلا كَما يَجْعَلُ أحَدُكُم اصْبَعَه هذه في اليَمِّ –وأشار يحيي بن يحيي بالسبابة–، فَلْيَنْظُر بِمَ يَرْجِعُ)).

سیدنا مستورد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی حقیقت ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی ایک اپنی انگلی سمندر میں ڈال کر باہر نکالے اور پھر دیکھے کہ اس انگلی کے ساتھ کتنا پانی لگا ہے (سمندر آخرت ہے اور انگلی کے ساتھ جو پانی ہے وہ دنیا کی آخرت کے مقابلہ میں حیثیت ہے)۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2858]

1640 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((تَعِسَ عبدُ الدِّينارِ، وعبدُ الدرْهَمِ، وعبدُ الخَمِيصَةِ، إنْ أعْطِيَ رَضِيَ، وإنْ لَمْ يُعطَ سَخِطَ، تَعِسَ وانْتكس، وإذا شِيكَ فلا انْتُقِشَ، طوبي لِعبدٍ أخِذٍ بعنانِ فَرسِه في سبيلِ الله، أشْعَثَ رأسُه، مُغْبَرّة قَدماهُ، وإنْ كانَ في الحِراسَةِ كانَ في الحِراسَةِ، وإنْ كانَ في الساقَةِ كان في الساقَةِ؛ وإنِ اسْتَأذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ له، وإنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دینار کا بندہ، درہم کا بندہ اور خوبصورت کپڑوں کا بندہ ہلاک ہو گیا اور ایک روایت میں الفاظ زائد ہیں اونی چادر کا بندہ ہلاک ہو گیا اگر اسے دیا جاتا ہے تو خوش رہتا ہے نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے۔ ہلاک ہو گیا، ذلیل وخوار ہو گیا اور جس وقت اس کے پاؤں میں کانٹا لگے نہ نکالا جائے۔ خوش نصیب ہے جو اللہ کے راستے میں پراگندہ بال اور خاک آلودہ قدموں کے ساتھ اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہوتا ہے اگر حفاظت ونگرانی کا وقت ہوتا ہے تو حفاظت ونگرانی میں ہوتا ہے اور اگر وہ لشکر کے سب سے پچھلے حصہ میں ہے تو ادھر ہی ہے (لوگوں میں اس کی اہمیت یہ ہے کہ) اگر وہ اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت نہیں ملتی اگر سفارش کرتا ہے تو اس کی سفارش قبول نہیں ہوتی۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری:2886]

1641 عن أبي موسي الأشعري رضي الله عنه؛ أن رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((من أحبَّ دُنياه؛ أضرَّ بآخرته، ومن أحبَّ آخرتَه؛ أضرَّ بدُنياه، فآثِروا ما يبقى على ما يفْنى))

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے دنیا سے محبت کی (دنیا ہی کو اپنا اصل مقصود بنالیا) اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا اور وہ آدمی جس نے آخرت سے محبت کی اس نے اپنی دنیا کو نقصان پہنچایا، تم باقی رہنے والی چیز کو فنا ہونے والی چیز پر ترجیح دو۔

[صحيح لغيره۔ مسند احمد: 412/4، صحيح ابن حبان: 709، المستدرك للحاكم: 319/4]

1642 عن أبي مالك الأشعَريِّ رضيَ اللّٰه عنه: أنّه لمّا حضرَتْهُ الوَفاةُ قال :يا مَعْشَر الأشْعَرِيّين!ليُبلِّغِ الشاهِدُ الغائِبَ؛ إنّي سمِعْتُ رسولَ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول:((حلاوَةُ الدنيا مُرَّةُ الآخِرَةِ، ومُرَّةُ الدنيا حلاوَةُ الآخِرَةِ)).

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ پر جب وفات کا وقت آیا تو اپنے قبیلے کے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمانے لگے ''جو یہاں موجود ہے وہ ان لوگوں تک یہ بات پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔

[صحيح۔ المستدرك للحاكم: 310/4]

1643 عن كعب بن مالكٍ رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((ما ذِئْبانِ جائِعانِ أرْسِلا في غَنَمٍ، بأفْسدَ لها مِنْ حِرْصِ المَرْءِ علي المالِ والشرف لدينه)).

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دو بھوکے بھیڑیے بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں وہ اتنا نقصان نہیں کرتے جس قدر (اپنا) نقصان وہ آدمی کرتا ہے جو مال پر حریص ہے اور اپنی دین داری پر فخر کرتا ہے۔[صحیح۔ جامع الترمذی: 2376، صحیح ابن حبان: 3228]

1644 عن كعب بن عياض رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّم يقول: ((إنَّ لِكُلِّ أمَّةٍ فِتْنَةً، وفِتْنَةُ أمَّتي المالُ)).

سیدنا کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک ہر امت کی ایک آزمائش ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔''

[صحیح۔ جامع الترمذی: 2336، صحیح ابن حبان: 3223، المستدرك للحاكم: 318/4]

1645 عن زيد بن ثابتٍ رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((رحِمَ اللّٰه مَنْ سمِعَ مقالَتي حتّي يُبَلِّغها غَيْرَه، ثلاثًا لا يَغِلُّ عليهِنَّ قلبُ امْرىءٍ مسْلِمٍ: إخْلاصُ العَملِ للّٰه، والنصْحُ لأئِمَّةِ المسْلِمينَ، واللُّزومُ لِجمَاعَتِهِمْ، فإنَّ دُعاءَ هُمْ يُحِيطُ مَنْ وراء هم. إنَّه مَنْ تكُنِ الدنيا نِيَّتَه يَجْعلِ اللّٰه فَقْرَه بَيْنَ عينيْه، ويشَتِّتْ عليه ضَيْعَتَه، ولا يَأتِيهِ منها إلا ما كُتِبَ له. ومَنْ تكُنِ الآخِرَةُ نِيَّتَه يَجْعَلِ اللّٰه غِناهُ في قَلْبِه، ويَكْفِيه ضَيْعَتَه، وتأتيه الدنيا وهي راغِمَةٌ)).

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحمت فرمائے جس نے میری بات کو سنا اور اسے آگے دوسروں تک پہنچایا۔ تین چیزیں ایسی ہیں کسی بھی مسلمان آدمی کو ان چیزوں پر دل میں کینہ نہیں آتا ① اللہ کے لیے عمل میں اخلاص ② مسلمانوں کے ائمہ کی خیرخواہی ③ مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا۔ ان مسلمانوں کی دعا دوسرے مسلمانوں کو بھی شامل ہوتی ہے بات یہ ہے جس آدمی کا مقصود صرف دنیا ہی ہو تو اللہ تعالیٰ فقیری ایسے بندے کی دونوں آنکھوں کے درمیان مسلط کر دیتا ہے اور اس کی جائیداد (مال و دولت) کو متفرق کر دیتا ہے اور اسے دنیا سے وہی کچھ ملتا ہے جو اس کا نصیب ہے

اور وہ آدمی جس کا مقصود آخرت ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کے دل میں غنا ڈال دیتا ہے اور اس کے مال و دولت کو کافی ہو جاتا ہے اور اس کے پاس دنیا ذلیل ہو کر آتی ہے۔

[صحیح۔ سنن ابن ماجہ: 232، الطبرانی فی الأوسط: 7267، صحیح ابن حبان: 68/1]

1646 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ما أخْشي عليكُم الْفَقْرَ، ولكِنْ أخْشي عليكُمُ التكاثُرَ، وما أخْشي عليكُمُ الخَطأَ، ولكنْ أخْشَي عليكُمُ التَّعَمُّدَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں تم پر فقیری سے نہیں ڈرتا لیکن میں تم پر مال کی کثرت سے ڈرتا ہوں میں تم پر خطاء (غلطی) سے نہیں ڈرتا لیکن اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم جان بوجھ کر غلطی میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

[صحیح۔ مسند احمد: 308/2، صحیح ابن حبان: 3222، المستدرك للحاکم: 534/2]

1647 عن أبي ذرٍّ رضي الله عنه قال: كنتُ أمْشي مَعَ النبيِّ صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في حَرَّةٍ بِالمَدِيْنَةِ، فاسْتَقْبَلَنا أحُدٌ، فقالَ: ((يا أبا ذر!)). قلتُ لبَّيْكَ يا رسولَ اللّٰه! قال:

((ما يَسُرُّني أنَّ عندي مثلَ أحُد هذا ذَهبًا، يَمْضي عليه ثالِثَةٌ وعِنْدي منهُ دينارٌ؛ إلا شَيْء أرْصدُه لِدَيْنٍ؛ إلا أنْ أقولَ في عبادِ اللّٰه هكذا، وهكذا، وهكذا- عنْ يَمينِهِ، وعنْ شِمَالِه، وعنْ خَلْفِه-)) ثُمَّ سارَ فقال: ((إنَّ الأكْثَرينَ هُمُ الأقَلُّونَ يومَ القِيامَةِ إلاَّ مَنْ قال هكذا، وهكذا، وهكذا- عنْ يَمينه وعنْ شِمالَه، ومِنْ خَلْفِه-، وقَليلٌ ما هُمْ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی پتھریلی زمین (حرۃ) میں چل رہا تھا (چلتے چلتے) ہمارے سامنے احد پہاڑ آ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابوذر!'' میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اس پر تیسرا دن آ جائے اور میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی باقی ہو مگر کچھ قرض کے لئے رکھ لوں گا میں وہ سارا مال اللہ کے بندوں میں ہر طرف اس اس طرح تقسیم کر دوں گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر چلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''زیادہ مال و دولت والے قیامت کے دن خسارے

میں ہوں گے مگر وہ مالدار نہیں جس نے مال ہر جانب اس اس طرح اللہ کے راستے میں دیا اور ایسے (صدقہ و خیرات کرنے والے) لوگ بہت ہی کم ہیں۔"

[صحیح۔ صحیح بخاری: 2388, 6268, 6444، صحیح مسلم: 990, 994]

7- سلف صالحین کی معیشت کا بیان

1648 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال ((ما شَبِعَ آلُ مُحمَّدٍ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طعامٍ ثلاثَةَ أيَّامٍ تِباعًا حتي قُبِضَ)). وفي رواية: قال أبو حازم: رأيتُ أبا هريرة يُشيرُ باصْبَعِه مِرارًا يقول: ((والذي نَفْسُ أبي هريرةَ بيده ما شَبِعَ نبيُّ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [وأهلُه] ثلاثَةَ أيَّامٍ تباعًا مِنْ خبزِ حِنطَةٍ حتي فارَقَ الدنْيا))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے مسلسل تین دن پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے مسلسل تین دن گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ دنیا چھوڑ دی اور یہ بات سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قسم اٹھا کر بیان کیا کرتے تھے۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 5374، صحیح مسلم: 2976]

1649 روي عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال: ((ما شبعَ رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في يوم شبعتين حتي فارق الدنيا))

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں دو مرتبہ پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا چھوڑ دی۔[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 5848/6]

1650 عن عائشة رضي الله عنها قالت: ((ما كان يَبْقى على مائدَةِ رسولِ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشعيرِ قَليلٌ ولا كَثيرٌ)) رواه الطبراني بإسناد حسن وفي رواية له ((ما رُفِعَتْ مائدَةُ

رسولِ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منْ بيْنِ يَديْ رسولِ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعلَيْها فُضْلَةٌ مِنْ طعامٍ قَطُّ))

رواه ابن أبي الدنيا إلا أنه قال ((وما رفع بين يديه كسرة فضلا حتي قبض))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر کبھی بھی جو کی روٹی باقی نہیں بچی۔ ایک روایت میں ہے کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دستر خوان اٹھایا گیا ہو اور اس پر کھانے کی کوئی چیز باقی بچی ہو۔ (بچتی بھی کیسے کھانا وغیرہ بہت تھوڑی مقدار میں ہوتا تھا)

[صحيح لغيره- الطبراني في الأوسط: 15/90]

1651 عن سهل بن سعدٍ رضي الله عنه قال: ((ما رأي رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقيّ مِنْ حين ابْتَعَثهُ الله تعالي حتّي قَبضَهُ الله)). فقيلَ: هلْ كانَ لكُم في عَهْدِ رسولِ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخلٌ؟ قال: ((ما رأي رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخلًا مِنْ حِين ابْتَعَثهُ الله تعالي حتي قَبَضهُ الله)) فقيلَ: فكيفَ كنتُمْ تأكُلونَ الشعيرَ غيرَ منْخولٍ؟ قال: كنَّا نَطْحَنُه ونَنْفُخه، فَيطيرُ ما طَار، وما بَقِيَ ثَرَّيْناهُ.

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مبعوث ہونے سے لے کر وفات تک کبھی بھی میدے کی صاف ستھری سفید روٹی نہیں دیکھی۔ تو (سہل بن سعد) سے سوال کیا گیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تمہارے پاس آٹا صاف کرنے والی چھاننی ہوتی تھی؟ تو یہ فرمانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مبعوث ہونے سے لے کر وفات تک چھاننی ہی نہیں دیکھی۔ ان سے پوچھا گیا تم صاف کیے بغیر جَو کس طرح کھاتے تھے؟ تو یہ کہنے لگے ہم جَو پیستے تھے پھر اس میں پھونک مارتے جو کچھ اڑنا ہوتا اڑ جاتا اور جو باقی بچتا ہم اس کو گوندھ لیتے۔

[صحيح- صحيح بخاري: 5413]

1652 عن عروة عن عائشة رضي الله عنها؛ أنها كانت تقول: والله يا ابْنَ أختي! إنْ كنّا لَنَنْظُر إلي الهلالِ، ثمّ الهلالِ، ثمّ الهلالِ؛ ثلاثَة أهِلَّةٍ في شهْرَيْن، وما أوقدَ في أبْياتِ رسولِ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نارٌ. قلتُ: يا خالة! فما كان يُعِيشُكُم؟ قالتْ: الأسْوَدان: التمرُ والماءُ، إلا أنَّه قد كان لِرسولِ الله

صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جيرانٌ منَ الأنْصار، وكانَتْ لهم مَنايحُ، فكانوا يُرْسِلونَ إلي رسولِ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبانِها، فيسقيناه)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھانجے عروہ رضی اللہ عنہ کو کہتی ہیں: اے میرے بھانجے! اللہ کی قسم ہم (یعنی ازواج مطہرات) دو ماہ میں تین چاند دیکھ لیا کرتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی گھر میں آگ نہ جلتی (کھانا وغیرہ دو دو ماہ تک تیار نہ ہوتا تھا) عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی اے خالہ جان! پھر آپ کا گذر بسر کس طرح ہوتا تھا؟ تو وہ فرمانے لگیں۔ کھجور اور پانی (ہم استعمال کرتے تھے) ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسائے انصاری تھے وہ اپنے جانوروں کا دودھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ دودھ بھی ہمیں پلا دیتے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 6459، صحیح مسلم: 2972]

1653 (عن أبي هريرة رضي الله عنه قال:) جلَس جِبْريلُ إلي النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فنظر إلي السَّمَاءِ، فإذا مَلَكٌ يَنْزِلُ، فقال لَهُ جبريلُ: هذا المَلَكُ ما نزَل مُنْذُ خُلِقَ قَبْلَ الساعَة، فلمّا نَزل قال: يا مُحمَّد! أرْسلَني إليك ربُّكَ؛ أمَلِكًا أجْعَلُكَ ، أمْ عَبْدًا رسولًا؟ قال لَهُ جبريلُ: تواضَعْ لِرَبّكَ يا محمَّد! فقال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لا بَلْ عبدًا رسولًا))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے تو انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا کہ ایک فرشتہ نازل ہوا تو جبریل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرنے لگے یہ فرشتہ جب سے پیدا کیا گیا ہے اس وقت سے لے کر اب تک یہ پہلی مرتبہ اترا ہے۔ وہ فرشتہ عرض کرنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا ہے کہ میں (یعنی اللہ تعالیٰ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرشتہ بناؤں یا بندہ رسول؟ تو جبریل عرض کرنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنے رب کے لیے عاجزی اختیار کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' (فرشتہ نہیں) بلکہ بندہ رسول۔ [صحیح۔ صحیح ابن حبان: 6365]

1654 عن عبد اللّٰه بن مسعودٍ رضي اللّٰه عنه قال: نامَ رسولُ اللّٰه صلي اللّٰه عليه وسلم علي حَصيرٍ، فقامَ وقد أثَّرَ في جَنْبِه، قُلْنا: يا رسولَ اللّٰه لِو اتَّخَذْنا لكَ وِطاءً، فقال: ((ما لي وللدُّنيا، ما أنا في الدنيا إلا كراكِبٍ اسْتَظَلَّ تحْتَ شَجَرةٍ، ثُمَّ راح وتركَها)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر سو گئے جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ کے جسم اطہر پر اس چٹائی کے نشان پڑ گئے ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ ﷺ کے لئے (ایک نرم) بستر نہ بنوا دیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرا دنیا (کی آسائشوں) کے ساتھ کیا تعلق میں تو دنیا میں اس مسافر کی طرح ہوں جس نے سایہ حاصل کرنے کے لئے ایک درخت کے نیچے کچھ دیر آرام کیا اور پھر اس کو چھوڑ کر (اپنی منزل کی جانب) چل دیا۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2377، سنن ابن ماجہ: 4109]

1655 عن ابن عباس رضي الله عنه قال: حدثني عمر بن الخطاب قال: **دخلتُ علي رسولِ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وهو علي حَصيرٍ، قال: فجلسْتُ، فإذا عليه إزارُه، وليسَ عليه غيرُه، وإذا الحصيرُ قد أثَّر في جَنْبِه، وإذا أنا بقَبضةٍ مِنْ شَعيرٍ نَحْوَ الصاعِ، وقَرَظٍ في ناحِيَةٍ في الغُرْفَةِ، وإذا إهابٌ مُعَلَّقٌ، فابْتَدرتْ عيناي، فقال: ((ما يُبْكيكَ يا ابْنَ الخطَّابِ؟)). فقال: يا نبيَّ اللّٰه! وما لي لا أبْكي وهذا الحَصيرُ قد أثَّر في جنْبِكَ، وهذه خِزَانَتُكَ لا أري فيها إلا ما أري، وذاك كِسْري وقيصَرُ في الثِّمارِ والأنْهارِ وأنتَ نبيُّ اللّٰه وصفْوَتُه، وهذه خِزانَتُكَ. قال: ((يا ابْنَ الخطَّابِ! أما تَرضي أنْ تكونَ لنا الآخِرَةُ ولهمُ الدُّنْيا؟)) قُلتُ بلي.**

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے۔ میں بیٹھ گیا اور آپ ﷺ پر سوائے ایک تہبند کے اور کچھ نہ تھا اور چٹائی کے نشانات آپ ﷺ کے جسم اطہر پر تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے گھر میں دو کلو کے قریب جَو تھے اور کمرے کے ایک کونے میں کیکر کے مانند ایک درخت کے پتے تھے اور ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا (یہ دیکھ کر) میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! تم کیوں روتے ہو؟ تو یہ عرض کرنے لگے اے اللہ کے نبی علیہ السلام! میں کیوں نہ رووں یہ چٹائی اس نے آپ ﷺ کے جسم پر نشان ڈال دیئے ہیں اور یہ آپ ﷺ کا کل سامان ہے جو میں نے دیکھا ہے اور یہ قیصر و کسریٰ پھلوں، نہروں میں (دنیا کی ہر نعمت ان کے پاس ہے) جبکہ آپ ﷺ اللہ کے نبی ﷺ اور محبوب ہیں اور یہ آپ ﷺ کا سامان ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے خطاب کے بیٹے! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ ہمارے لیے آخرت (کی نعمتیں ہیں) اور ان (کفار) کے لئے دنیا؟ تو میں نے عرض کی جی ہاں (میں اس بات پر راضی ہوں)

[حسن۔ سنن ابن ماجہ: 4153]

1656 عن عائشة رضي الله عنها قالت: ((إنَّما كان فِراشُ رسولِ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذي ينامُ عليه أدَمًا حَشْوُه لِيفٌ)) وفي رواية ((كان وسادُ رسولِ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذي يَتَّكِيءُ عليه مِنْ أدَمٍ حشْوُه لِيفٌ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس بستر پر سوتے تھے وہ چمڑے کا تھا اور اس کے اندر کھجور (کے پتوں) کی چھال بھری ہوئی تھی اور جس تکیے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگائے تھے اس کے اندر بھی کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 6456، صحیح مسلم: 2082]

1657 عن أبي بردة بن أبي موسي الأشعريِّ رضي الله عنه قال: أخْرَجتْ لنا عائشةُ رضي الله عنها كِساءً مُلَبَّدًا وإزارًا غَليظًا قالتْ ((قُبِضَ رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في هذَيْنِ))

سیدنا ابو بردہ بن ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے ایک پیوند لگی چادر اور موٹی تہبند نکالی اور فرمانے لگیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ان دو کپڑوں میں قبض کی گئی۔''

[صحیح۔ صحیح بخاری: 5818، صحیح مسلم: 2080، سنن ابی داؤد: 4036، جامع الترمذی: 1733]

1658 عن عمرو بن الحارث رضي الله عنه قال: ((ما تَرك رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عند مَوْته درْهمًا ولا دِينارًا ولا عبْدًا ولا أمَةً ولا شيئًا؛ إلا بَغْلَته البَيضاءَ التي كانَ يرْكَبُها، وسلاحَه، وأرْضًا جعَلها لابْنِ السبيلِ صدَقةً))

سیدنا عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت (اپنی وراثت میں) نہ کوئی درہم چھوڑا اور نہ ہی دینار اور نہ کوئی غلام چھوڑا اور نہ ہی کوئی لونڈی بلکہ اس سفید خچر کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں چھوڑا کہ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوتے تھے اور کچھ اسلحہ تھا اور تھوڑی سی زمین تھی جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافروں کے لئے بطور صدقہ وقف کر دیا تھا۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 2739]

1659 عن أنس رضي الله عنه قال: رأيتُ عُمَر –وهو يومَئذٍ أميرُ المؤْمِنينَ– وقد رقَّعَ بين كَتِفَيْهِ بِرِقاعٍ ثَلاثٍ، لَبَّد بَعْضَها علي بَعْضٍ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور وہ ان دنوں امیر المومنین تھے کہ ان کے دونوں کندھوں کے درمیان کپڑے کے تین پیوند لگے ہوئے تھے۔

[صحيح موقوف۔ موطا امام مالك: 918/2]

1660 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: والّذي لا إله إلا هو إنْ كُنْتُ لأعْتَمِدُ بِكَبِدي علي الأرْضِ مِنَ الجُوعِ، وإنْ كنتُ لأشُدُّ الحَجر علي بَطْني مِنَ الجوعِ، ولقدْ قعدْتُ يومًا علي طريقِهِمُ الذي يخْرُجونَ مِنْه، فمرَّ بي أبو بكْرٍ فسألتُه عَنْ آيةٍ في كتاب اللّه ما سألْتُه إلاَّ ليُشْبِعَني، فمرَّ فلم يفعل؛ ثم مرَّ عمر فسألته عن آية من كتاب اللّه، ما سألته إلا ليشبعَني، ثم مرَّ أبو القاسِمِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فتَبسَّم حينَ رآني، وعرفَ ما في وَجْهِي، وما في نَفْسي، ثمَّ قال: ((يا أبا هريرة!)). قلت: لبيك يا رسولَ اللّه! قال: ((الحق)). ومَضي فأتَّبَعْتُه، فاستأذَن، فأذِنَ له، فدخَل فوجَد لَبنًا في قَدَحٍ، فقال: ((من أيْنَ هذا اللّبَنُ؟)). قالوا: أهداهُ لك فلانٌ أو فلانَةٌ. قال: ((يا أبا هريرة!)). قلتُ: لَبَّيْكَ يا رسولَ اللّه! قال: ((الحَقْ إلي أهْلِ الصُّفَّةِ فادْعُهم لي)). قال: وأهلُ الصُّفَّةِ أضيافُ الإسْلامِ، لا يَأوون علي أهْلٍ ولا مالٍ، ولا علي أحَدٍ، إذا أتَتْهُ صدَقةٌ بعَث بِها إلَيهِمْ، ولَمْ يتناوَلْ مِنْها شيْئًا، وإذا أتَتْهُ هَدِيَّةٌ أرْسَل إلَيْهِمْ وأصاب مِنْها وأشْرَكَهُم فيها، فساءَ ني ذلك، فقلتُ: وما هذا اللّبَنُ في أهْلِ الصُّفَّةِ، كنتُ أحَقَّ أنْ أصيبَ مِنْ هذا اللّبَنِ شَرْبةً أتقوَّي بها، فإذا جاؤوا أمَرني فكنتُ أنا أعطيهِمْ، وما عَسي أنْ يَبْلُغَني مِنْ هذا اللّبَنِ؟ ولَم يَكُنْ مِنْ طاعةِ اللّه وطاعَةِ رسول اللّه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بدٌّ، فأتَيْتُهم، فدَعَوْتُهُمْ، فأقْبَلوا، واسْتَأذَنوا، فأذِنَ لَهُمْ، وأخَذوا مَجالِسَهُمْ مِنَ البَيْتِ. قال: ((يا أبا هريرة!)). قلتُ: لبَّيْكَ يا رسولَ اللّه! قال: ((خُذْ فأعْطِهِمْ)). فأخَذْتُ القَدَح فجعلْتُ أعطيهِ الرجُلَ، فيَشْرَبُ حتّي يَرْوَي، ثُمَّ يردُّ عليَّ القدحَ، حتّي انْتَهَيْتُ إلي النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وقد رَوِي القومُ كلُّهم، فأخَذ القدح فوضَعه علي يَدِه فتَبسَّم، فقال: ((يا أبا هريرة!)). فقلتُ: لَبَّيْكَ يا رسولَ اللّه! قال: ((بقيتُ أنا وأنْتَ)). قلتُ:

صدقتَ يا رسولَ اللّٰه! قال: ((اقْعُدْ فاشْرَبْ)) فشرِبْتُ، فقال: ((اشْرَبْ)). فشربْتُ، فما زالَ يقولُ: ((شْرَبْ)) حتي قلتُ: لا والّذي بعثَك بالحَقِ لا أجِدُ مسْلَكًا. قال: ((فأرِني)). فأعطَيْتُه القَدح، فَحمِدَ اللّٰه تعالي وسَمّى وشرِبَ الفَضْلَةَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے بے شک میں بھوک کی وجہ سے کبھی اپنے جگر کو زمین پر لگاتا اور کبھی بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھتا۔ ایک دن میں لوگوں کی گزرگاہ پر بیٹھا تھا کہ میرے پاس سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے تو میں نے ان سے قرآن مجید کی ایک آیت مبارکہ کے متعلق سوال کیا۔ میں نے تو سوال اس لیے کیا تھا کہ وہ (مطلب سمجھ کر) مجھے کھانا کھلا دیں۔ وہ گزر گئے اور مجھے کھانا نہ کھلایا۔ پھر میرے پاس سے عمر فاروق رضی اللہ عنہ گزرے میں نے ان سے بھی قرآن کی ایک آیت کا مطلب پوچھا میرا مطلب یہی تھا کہ وہ مجھے کھانا کھلا دیں (لیکن انہوں نے بھی کھانا نہ کھلایا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور مجھے دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔ میرے چہرے پر بھوک کے آثار دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے کہ میرے دل میں کیا (خواہش) ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چلو'' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کا ایک پیالہ پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ تو گھر والے عرض کرنے لگے فلاں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوہریرہ!'' میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل صفہ کو بلا کر لاؤ۔'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے ان کے پاس نہ مال تھا اور نہ ہی گھر بار وغیرہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقے کا مال آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ان کی طرف بھیج دیتے خود تناول نہ فرماتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی ہدیہ وغیرہ آتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف بھی بھیج دیتے اور خود بھی تناول فرماتے۔ مجھے یہ چیز ناگوار گزری میں نے (اپنے دل میں) کہا یہ دودھ اصحاب صفہ کو کیسے کفایت کرے گا۔ میں اس دودھ کا زیادہ حق دار تھا کہ میں اسے پیتا اور طاقت حاصل کرتا۔ جب یہ آئیں گے تو میں انہیں پلاؤں گا مجھے امید نہیں کہ یہ دودھ مجھے بھی ملے؟ لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ضروری

ہے۔ میں اصحاب صفہ کو بلا کر لایا، انہوں نے آ کر اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی وہ آ کر گھر میں بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دودھ پکڑ اور انہیں پلا'' میں نے پیالہ پکڑ کر باری باری سب کو پلایا یہاں تک کہ میں نبی اکرم ﷺ تک پہنچ گیا آپ ﷺ نے پیالہ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر تبسم فرمایا اور کہا ''اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ'' میں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ میں حاضر ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اور تم باقی رہ گئے ہیں تو میں نے عرض کی آپ ﷺ سچ فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ اور دودھ پی۔ میں نے پیا، آپ ﷺ نے فرمایا ''پی'' میں نے اور پیا۔ آپ ﷺ پینے کا کہتے رہے یہاں تک کہ میں نے عرض کی۔ اللہ کی قسم اب گنجائش نہیں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا ''مجھے دو'' میں نے پیالہ آپ ﷺ کو پکڑا دیا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی تعریف کی اور اللہ کا نام لیا اور دودھ پی لیا۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 6246، المستدرك للحاكم: 16,15/3]

1661 عن أبي هريرة رضي الله عنه أيضًا قال: إنَّ الناسَ كانوا يقولون: أكْثَر أبو هريرةَ، وإنِّي كنتُ ألزم رسولَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشِبَعِ بَطْني، حينَ لا آكُلُ الخَميرَ، ولا أَلْبَسُ الحريرَ، ولا يخْدِمُني فلانٌ وفلانَة، وكنتُ أُلْصِقُ بَطْني بالحَصْباءِ مِنَ الجُوعِ، وإنْ كنتُ لأَسْتَقْرِىء الرجُلَ الآية هِيَ مَعي لِكَيْ يَنْقَلِبَ بي فيُطْعِمَني، وكانَ خيرَ الناسِ لِلْمساكِين جَعْفَرُ بْنُ أبي طالِبٍ، كان يَنْقَلِبُ بنا فَيُطْعِمُنا ما كانَ في بَيْتِه، حتّى إنْ كان لَيُخْرِج إلَيْنَا العُكَّةَ التي ليسَ فيها شَيْءٌ فَنشقُّها، فنَلْعَقُ ما فيها.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ باتیں کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بہت کثرت کے ساتھ (احادیث) بیان کرتا ہے۔ (سنو) میں اپنا پیٹ بھرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتا تھا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب میرے حالات درست نہ تھے نہ کھانے پینے کا سامان ہوتا تھا اور نہ ہی خادم میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ کو پتھروں کے ساتھ لگاتا۔ میں لوگوں کو آیات پڑھ کر سناتا کہ وہ سمجھ کر مجھے کھانا کھلا دیں۔ مساکین کے حق میں سب سے بہتر سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ تھے وہ ہمیں اپنے گھر لے جاتے اور جو کچھ میسر ہوتا وہ ہمیں کھلا دیتے بعض دفعہ ایسا ہوتا وہ ہمیں چمڑے کا برتن وغیرہ دیتے (یہ گھی اور شہد وغیرہ کے لئے خاص ہوتا تھا) جو خالی ہوتا ہم اس چمڑے کو پھاڑ کر چاٹ لیتے تھے۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 5432]

1662 صحیح عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: بعثنا رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأمَّر علينا أبا عبيْدةَ رضي الله عنه نَتَلَقّى عيرًا لِقُرَيْشٍ، وزَوَّدَنا جِرابًا مِنْ تَمْرٍ، لَمْ يَجِد لنا غَيْرَه، فكانَ أبو عُبَيْدةَ يُعطينا تمرةً تمرةً، فقيلَ لَهُ: كيف كُنْتُمْ تَصْنَعونَ بها؟ قالَ: نَمُصُّهَا كما يَمُصُّ الصبيُّ، ثُمَّ نَشْرَبُ عليها مِنَ الماءِ فَتكفينا يَوْمَنا إلي الليلِ، وكنَّا نَضْرِبُ بعِصِيِّنا الخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّه [بالماء] فنأكُلُه.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر بنا کر ہمیں بھیجا ہم نے قریش کے ایک قافلہ کو حاصل کرنا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھجوروں سے بھری ایک بوری دی اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ نہ تھا۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں ایک ایک کھجور دیتے تھے تو ان سے پوچھا گیا ایک کھجور تمھیں کس طرح کفایت کرتی تھی (تم ایک کھجور کا کیا کرتے تھے)؟ تو وہ کہنے لگے ہم انہیں چوستے تھے جس طرح بچہ کسی چیز کو چوستا ہے پھر ہم اس کے بعد پانی پی لیتے تو یہ کھجور رات تک ہمیں کافی ہو جاتی اور ہم اپنی لاٹھیوں سے درختوں کے پتے اتارتے اور پانی میں بھگو کر انہیں کھاتے تھے۔[صحیح لغیرہ۔ صحیح مسلم: 1935]

1663 صحیح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: لقد رأيتُ سَبْعين مِنْ أهْلِ الصُّفَّةِ ما مِنْهُم رجلٌ عليه رِداءٌ، إما إزارٌ وإمَّا كِساءٌ، قد رَبَطوا في أعْناقِهِم، منها ما يَبْلُغ نِصْفَ الساقَيْنِ، ومِنهَا ما يَبْلُغ الكَعْبَيْنِ، فيَجْمَعه بيَدِه كراهية أنْ تُري عَوْرَتُه.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا (ان کی حالت یہ تھی کہ) بعض کے پاس صرف تہبند تھی اور بعض کے پاس اوپر لینے والی چادر۔ انہوں نے انہیں اپنی گردنوں پر باندھا ہوتا بعض کی چادر نصف پنڈلی تک جاتی اور بعض کی ٹخنوں تک۔ اس بات سے ڈرتے ہوئے کہیں شرم گاہ ظاہر نہ ہو جائے وہ چادر کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر رکھتا تھا۔[صحیح موقوف۔ صحیح بخاری: 442]

1664 صحیح عن يحيي بن جعدة قال: عاد خبَّابًا ناسٌ مِنْ أصْحابِ رسولِ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقالوا: أبْشِرْ يا أبا عبدِ الله! تَرِدُ علي محمَّدٍ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحوضَ، فقال: كيفَ بِهذا وأشارَ إلي أعْلى البيْتِ وأسْفَلِه؟ وقد قالَ رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إنَّما يكْفي أحدَكُم كزادِ الراكِبِ))

یحیٰ بن جعدۃ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کی اور کہنے لگے اے ابوعبداللہ! خوش ہو جایئے آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حوض پر ہوں گے۔ تو وہ کہنے لگے کیسے؟ اور (اپنے) گھر کے اوپر، نیچے اشارہ کر کے فرمانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: ''تم میں سے کسی ایک کو اتنا سامان کافی ہے جتنا ایک مسافر کے پاس ہوتا ہے۔'' [صحیح۔ مسند ابی یعلی: 7214، الطبرانی:]

1665 عن أبي وائل قال: جاءَ معاويةُ إلي أبي هاشمِ بْنِ عُتْبَةَ وهو مريضٌ يعودُه ، فوجَده يَبْكي، فقال: يا خال! ما يُبْكيكَ؟ أوجَعٌ يُشْئِزُك، أمْ حِرْصٌ علي الدنيا؟ قال: كلاَّ، ولكنَّ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ عَهِد إلَيْنا عَهْدًا لَمْ أخُذْ به. قال: وما ذاك؟ قال: سمِعْتُه يقول: ((إنَّما يكْفي مِن جَمْع المالِ خادمٌ ومرْكَبٌ في سبيلِ اللّٰه)). وأجِدُني اليومَ قد جَمعْتُ.

سیدنا ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیمار تھے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو دیکھا کہ یہ (ابو ہاشم) رو رہے ہیں: تو سیدنا معاویہ کہنے لگے اے ماموں جان! آپ کیوں رو رہے ہیں کوئی جسمانی تکلیف ہے یا دنیا کی تمنا؟ ابو ہاشم کہنے لگے ایسی کوئی بات نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک عہد لیا تھا میں اس پر پورا نہیں اتر سکا۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پوچھنے لگے وہ عہد کیا تھا؟ سیدنا ابو ہاشم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''ایک خادم اور اللہ کے راستے میں ایک سواری جمع کرنا کافی ہے اور میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ میں نے کافی مال جمع کر لیا ہے۔

[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2328، سنن نسائی: 5387، سنن ابن ماجہ: 4103، صحیح ابن حبان: 668]

8- اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونے پر ترغیب

1666 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((سَبعةٌ يظِلُّهم اللّٰه في ظِلِّه، يومَ لا ظِلَّ إلا ظلُّه :الإمامُ العادلُ ، وشابٌّ نشأ في عبادةِ اللّٰه عزوجل، ورجلٌ قلبه معلّقٌ بالمساجدِ ، ورجلان تحابّا في اللّٰه ؛ اجتمعا على ذلك، وتفرّقا عليه، ورجلٌ دَعَتْه امرأة ذات مَنْصبٍ وجمالٍ ؛ فقال :إنّي أخاف اللّٰه، ورجل تصدّق بصدقةٍ فأخفاها ، حتى لا تعلم شمالُه ما تُنفق يمينه ، ورجلٌ ذَكَر اللّٰه خالِياً ، ففاضَتْ عَيناهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دے گا اور اس دن اس کے (عرش کے) سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا ① عادل حکمران ② وہ نوجوان جس نے اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں گزاری ③ وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہے ④ وہ دو آدمی جنھوں نے آپس میں ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کی اسی پر اکٹھے ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے ⑤ وہ آدمی جسے ایک حسب ونسب والی خوبصورت عورت نے دعوتِ (زنا) دی تو اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں ⑥ وہ آدمی جس نے اس طرح خفیہ (چھپ کر) صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہوسکا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے ⑦ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :660 ، صحیح مسلم : 1031]

1667 عن معاوية بن حيدة رضي اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ((ثلاثةٌ لا تري أعيُنهم النارَ:عينٌ حرسَتْ في سبيل اللّٰه، وعينٌ بكت من خشيةِ اللّٰهِ، وعينٌ كَفَّت عن محارم اللّٰه)).

سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تین آدمی ایسے ہیں جن کی آنکھیں جہنم کی آگ نہیں دیکھیں گی ① وہ آنکھ جو اللہ کے راستہ میں پہرہ دیتی رہی ② وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر کی وجہ سے آنسو بہائے۔ ③ وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب کرے۔

[حسن لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 1003/19]

1668 عن أبي أمامةَ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((ليسَ شيءٌ أَحبَّ إلى الله من قطرتين وأثرين؛ قطرةُ دموع من خشية الله، وقطرة دم تُهراق في سبيل الله، وأما الأثران ؛ فأَثر في سبيل الله ، وأثر في فريضةٍ من فرائض الله)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو قسم کے قطروں اور دو قسم کے نشانات سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں ① آنسوؤں کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے نکلے ② خون کا وہ قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں بہایا گیا ہو (اور جو دو نشان ہیں) ① وہ نشان جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے پڑے ② اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی میں جو نشان پڑا۔ [حسن ۔ جامع الترمذی : 1669]

1669 عن مطرف عن أبيه قال: ((رأيتُ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يصلِّي ولصَدْرِه أزيزٌ كأزيزِ الرَّحا مِنَ البُكاءِ)) وفی روایته ((ولجوفِه أزيزٌ كأزيزِ المرجلِ)).

سیدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ کے سینے سے رونے کی وجہ سے ایسے آواز آ رہی تھی جیسے چکی چلنے کی آواز ہوتی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے: اس طرح آواز آ رہی تھی جیسے ہنڈیا ابلنے کی آواز آتی ہے۔ [صحیح۔ سنن ابی داؤد: 904، سنن النسائی: 1214، صحیح ابن خزیمہ: 900، صحیح ابن حبان: 665 ,753]

1670 عن عقبة بن عامر رضي الله عنه قال: قلتُ: يا رسولَ الله! ما النَّجاة؟ قال: ((أمْسِكْ عليك لِسانَكَ، ولْيَسعْكَ بيتُك، وابْكِ علي خطيئَتِك)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! نجات کس چیز میں ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اپنی زبان کی حفاظت کر، گھر کے اندر سکونت اختیار کر (بلاضرورت زیادہ باہر مت رہ) اور اپنی غلطی پر رویا کر۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2517، البیہقی فی الشعب: 805، وفی الذهد: 236]

1671 عن ثوبان رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((طوبي لِمَنْ ملكَ نفسه،

ووسِعَه بيتُه، وبَكي علي خطيئَتِه)).

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوشخبری ہے اس آدمی کے لیے جس نے اپنے آپ کو قابو میں رکھا، اور اپنا فارغ وقت گھر میں بسر کیا اور اپنے گناہوں پر (توبہ واستغفار کرتے ہوئے) آنسو بہائے۔[حسن لغیرہ۔ الطبرانی فی الأوسط: 8619]

9- موت کو یاد کرنے، امیدیں کم لگانے اور (نیک) عمل جلدی کرنے کی ترغیب اور اس بندے کی فضیلت جسے لمبی عمر دی گئی اور اس نے اعمال صالحہ کیے اور موت کی تمنا سے منع کا بیان

1672 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَكْثِروا ذِكْرَ هاذِمِ اللَّذَّات. يعني الموْتَ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لذتوں کو توڑنے والی (موت) کو کثرت کے ساتھ یاد کیا کرو۔'' [حسن، صحیح۔ سنن ابن ماجه: 4258، جامع الترمذی: 2307، الطبرانی فی الأسط: 5776، صحیح ابن حبان: 2992]

1673 (عن ابن عمر رضی الله عنهما:) أن رجلاً قال للنبي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أيُّ المؤمنين أفضلُ؟ قال: ((أحسنُهم خُلُقًا))

قال: فأيُّ المؤمنين أكيَسُ؟ قال: ((أكثرهم للموت ذِكراً، وأحسنُهم لما بعده استعداداً، أولئك الأكياسُ))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا مومنین میں سب سے افضل کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔'' اس نے پھر سوال کیا مومنین میں سب سے زیادہ سمجھ دار کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو کثرت سے موت کو یاد کرتا ہے اور آخرت کی خوب اچھی تیاری کرتا ہے یہی لوگ عقلمند ہیں۔''

[حسن۔ سنن ابن ماجه: 4259، البیهقی فی الزهد:]

1674 عن عبد الله بن مسعودٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اسْتَحْيوا مِنَ اللّٰه حَقَّ الحَياء)) قال: قلْنا: يا نبيَّ اللّٰه! إناَّ لَنَسْتَحْيِي والحمدُ للّٰه. قال: ((ليسَ ذلك، ولكِنَّ الاسْتِحْياء مِنَ اللّٰه حقَّ الحَياءِ؛ أنْ تحفَظَ الرأسَ وما وَعى، وتَحفظَ البطْنَ وما حَوى، ولتَذْكُرِ الموتَ

والبِلى، ومَنْ أرادَ الآخِرَة تركَ زينَةَ الدنْيا، فَمنْ فَعل ذلك؛ فقدِ اسْتَحْيا مِنَ اللّٰه حَقَّ الحَياء)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرو جس طرح حیا کرنے کا حق ہے'' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے کہا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے مکمل حیا یہ ہے کہ تو سر اور جو سر کے اندر (سوچ وغیرہ) ہے اس کی حفاظت کرے اور پیٹ اور جو کچھ پیٹ جمع کرتا ہے اس کی حفاظت کرے موت اور اپنے بوسیدہ ہونے کو یاد کرے اور جو آخرت کی کامیابی چاہتا ہے وہ دنیا کی زیب و زینت اور آسائشوں کو ترک کر دیتا ہے اور جو ایسا کرتا ہے وہی اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرتا ہے جس طرح حیا کرنے کا حق ہے۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2458]

1675 عن البراء رضي اللّه عنه قال: كنّا معَ رسولِ اللّه صَلّي اللّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في جَنازَةٍ، فجلسَ على شفيرِ القَبْرِ، فبَكى حتّى بَلَّ الثَّرى، ثُمَّ قالَ: ((يا إخْواني!لِمثْلِ هذا فأعِدُّوا)).

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے کنارے پر بیٹھ گئے اور اتنا روئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (رو رو کر) مٹی تر کر دی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے میرے بھائیو! اس وقت کی تیاری کرو۔'' [حسن۔ سنن ابن ماجه: 4195]

1676 (عن عبداللّه بن عمرو رضى اللّه عنهما قال:) قال رسول اللّه صَلَّي اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نَجا أوَّلُ هذه الأمَّةِ باليَقينِ والزُّهْدِ، ويَهْلِكُ آخِرُ هذه الأمَّةِ بالبُخْلِ والأملِ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس امت کے ابتدائی لوگ یقین اور زہد کی وجہ سے نجات پا جائیں گے اور اس امت کے وہ لوگ جو آخر میں آئیں گے وہ بخل اور (دنیا کی) امید کی وجہ سے ہلاک ہوں گے۔ [حسن لغیرہ۔ ابن ابی دنیا : 3، الأصبهانی الترغیب: 164]

1677 عن عبد اللّه بن عمر رضي اللّه عنهما قال: أخَذَ رسولُ اللّه صَلّي اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمنكبِيَّ، فقال: ((كُنْ في الدنيا كأنّكَ غريبٌ أو عابِرُ سبيلٍ)). وكانَ ابْنُ عمر يقولُ: إذا أمْسَيْتَ فلا تَنْتَظِرِ الصَّباحَ، وإذا أصْبَحْتَ فلا تَنْتَظِرِ المساءَ، وخُذْ مِنْ صِحَتِكَ لِمَرضِكَ، ومِنْ حيَاتِكَ لموتِكَ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میرے کندھوں سے پکڑا اور فرمایا "دنیا میں اس طرح زندگی بسر کر جس طرح ایک اجنبی اور مسافر رہتا ہے۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: "جب تو شام کرے تو صبح کا انتظار نہ کر اور جب صبح کرے تو شام کا انتظار نہ کر اور بیمار ہونے سے پہلے صحت کے ایام کو غنیمت سمجھ (نیک اعمال کر لے) اور اپنی زندگی میں موت کے لئے سامان تیار کر لے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 6416]

1678 عن بريدة رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((هل تدرونَ ما مَثَل هذه وهذه؟))**. ورَمي بحَصاتَيْنِ قالوا: **اللّٰه ورسولُه أعْلَمُ**. قال: **((هذا الأمل، وذاكَ الأجَلُ))**

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کنکریاں پھینکیں اور (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ اسکی اور اس کی مثال کیا ہے؟ (ایک کنکری دوسری سے فاصلے پر گری تھی) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "یہ امیدیں ہیں اور وہ انسان کی موت ہے (یعنی امیدیں زیادہ اور لمبی ہیں جبکہ زندگی کم ہے)۔

[صحيح لغيره۔ جامع الترمذی: 2870]

1679 عن ابن مسعودٍ رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((اقْتَرَبَتِ الساعةُ، ولا تَزْدادُ مِنهُم إلا بُعْدًا))**.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت قریب آ گئی اور لوگ اسے بہت دور تصور کرتے ہیں۔ [حسن۔ الطبرانی فی الکبیر: 9787/10]

1680 عن عبدِ الله عن النبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: **((الجنَّةُ أقْرَبُ إلي أحَدِكُمْ مِنْ شِراكِ نَعْلِه، والنارُ مِثْلُ ذلكَ))**.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جنت تم میں سے ہر ایک قریب اس کے جوتے کے تسمے سے بھی بڑھ کر ہے اور جہنم بھی ایسے ہی قریب ہے (اگر اعمال نیک ہیں تو جنت قریب اور اگر اعمال اچھے نہیں تو جہنم قریب)۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 6488]

1681 عن ابن عمر قال: أتي رجلٌ إلي النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال: يا رسولَ اللّٰه! حدِّثني بحديثٍ، واجْعَلْه موجَزًا؟ فقال النبيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَلِّ صَلاةَ مُودِّعٍ، فإنَّكَ إنْ كُنتَ لا تَراهُ فإنّه يراكَ، وايْأَس مِمّا في أيْدي الناسِ تكُنْ غَنِيًّا، وإيّاكَ وما يُعْتَذرُ مِنهُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے کوئی مختصر سی نصیحت کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر نماز آخری نماز سمجھ کر پڑھ (اور تیری کیفیت یہ ہونی چاہیے کہ تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے) اور اگر تو اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ لوگوں کے پاس جو کچھ (مال ودولت وغیرہ) ہے اس کی طرف توجہ نہ دے تو (دل کا) غنی بن جائے گا اور کوئی ایسی بات یا کام نہ کر کہ تجھے بعد میں معذرت کرنی پڑے۔

[حسن لغيره۔ الطبراني في الأوسط: 4424]

1682 روي الطبراني عن رجل من بني النخع قال: سمعتُ أبا الدرداءِ حينَ حضرَتْهُ الوَفاةُ قال: أحدِّثكُم حديثًا سمِعْتُه مِنْ رسولِ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمِعْتُه يقول: ((اعْبدِ اللّٰه كأنَّك تَراه، فإن لَمْ تكُنْ تَراه فإنّه يراكَ، واعْدُدْ نفْسَك في الموْتي، وإيَّاك ودَعْوةَ المظْلومِ فإنَّها تُسْتَجابُ)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ اپنی وفات کے وقت کہنے لگے میں تمھیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی عبادت اس طرح کر جیسے تو اسے دیکھ رہا ہو اور اگر تو اللہ کو نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کر اور مظلوم کی بدُعا سے بچ بے شک وہ بدُعا بڑی جلد قبول کی جاتی ہے۔ [حسن لغيره۔ الطبراني في الكبير: 374/20]

1683 عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه؛ أنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((بادِروا بالأعْمالِ فِتنًا كَقِطَعِ الليلِ المظْلِمِ، يُصْبِحُ الرجلُ مؤْمِنًا ويُمْسي كافِرًا، ويُمْسي مؤْمِنًا ويصْبحُ كافِرًا، يَبيعُ دينَه بعَرضٍ مِنَ الدنْيا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ظاہر ہونے والے فتنوں سے پہلے پہلے نیک اعمال میں خوب جلدی کرو۔ (فتنوں کی کیفیت یہ ہوگی کہ) آدمی صبح

مومن ہوگا اور شام کو کافر، شام کو مومن ہوگا اور صبح کافر (کیونکہ) دنیا کے سامان کے عوض وہ اپنا دین بیچے گا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 118]

1684 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجلٍ وهو يَعِظُه: ((اغْتَنِمْ خَمْسًا قبلَ خَمْسٍ: شبابَكَ قَبلَ هَرِمِكَ، وصِحَتَك قبل سَقْمِكَ، وغِناكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وفراغَك قَبْلَ شُغْلِكَ، وحياتَك قَبْلَ مَوْتِكَ))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: ''پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جان ① بڑھاپے سے پہلے جوانی کو ② بیماری سے پہلے صحت کو ③ فقیری سے پہلے غنا کو ④ مشغولیت سے پہلے فراغت کو ⑤ موت سے پہلے زندگی کو۔

[صحیح۔ المستدرك للحاكم: 306/4]

1685 (عن سعد رضى الله عنه) عن رسولِ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((التُّؤدَةُ في كلِّ شيْءٍ خَيرٌ، إلا في عَملِ الآخِرَةِ)).

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آخرت کے اعمال کے علاوہ ہر چیز میں سوچ و بچار اور جلدی نہ کرنا بہتر ہے (وہ اعمال جو آخرت میں نجات کا سبب ہیں وہ فوراً اور جلدی کرنے چاہئیں)۔[صحیح۔ سنن ابی داوٗد: 4810، المستدرك للحاكم: 64/1، البيهقى فى الشعب: 8411]

1686 عن أنسٍ رضيَ الله عنه؛ أنَّ النبيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إذا أرادَ الله بعبدٍ خيرًا اسْتَعْمَلَه)). قيل: كيفَ يَسْتَعْمِله؟ قال: ((يُوَفِّقُه لِعَملٍ صالحٍ قَبْلَ الموْتِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے عمل کا مطالبہ کرتا ہے۔ پوچھا گیا: کس طرح عمل کا مطالبہ کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''موت سے پہلے اللہ تعالیٰ اسے نیک عمل کی توفیق دے دیتا ہے۔''

[صحیح۔ المستدرك للحاكم: 340/1]

1687 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أعْذَرَ الله إلي

امرىءٍ أخّر أجَله حتي بلّغ ستّينَ سنَةً)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس آدمی کو اللہ تعالیٰ ساٹھ سال یا اس سے زیادہ عمر عطا کرتا ہے تو اس کا (روز قیامت اپنے بچاؤ کے لئے) کوئی بھی عذر اللہ قبول نہیں کرے گا (ایک روایت میں ستر سال کے الفاظ بھی ہیں)۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 6419]

1688 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ألا أنبّئكُمْ بخَيْرِكُمْ؟)). قالوا: نَعَمْ. قال: ((خِيارُكُمْ أطْوَلُكم أعْمارًا وأحْسَنُكم أعْمالًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمھیں اس کی خبر نہ دوں کہ تم میں سب سے بہتر کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے۔ جی ہاں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جسے لمبی عمر عطا کی گئی اور اس نے زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کئے۔[صحیح لغیرہ۔ مسند احمد: 235/2, 403، صحیح ابن حبان: 484, 2981، البیھقی فی الزھد: 629، المستدرک للحاکم: 339/1]

1689 عن أبي بكْرةَ رضي الله عنه: أنَّ رجلًا قال: يا رسولَ اللّٰه! أيُّ الناسِ خَيرٌ؟ قال: ((مَنْ طالَ عُمُره، وحَسُنَ عَمَلُه)). قال: فأيُّ الناسِ شَرٌّ؟ قال: ((مَنْ طالَ عُمره، وساءَ عَمَلُه))

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے بہتر انسان کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس کی عمر لمبی اور اعمال اچھے ہوں پھر اس نے سوال کیا لوگوں میں سب سے برا کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جس کی عمر لمبی اور اعمال برے ہوں۔[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2330، الطبرانی فی الأوسط: 2289، المستدرک للحاکم: 339/1، البیھقی فی الزھد: 627, 628]

1690 عن أبي هريرةَ رضي الله عنه قال: كانَ رجلانِ مِنْ (بَلِيٍّ) [حي] من (قضاعة) أسْلَما معَ رسولِ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاستُشْهِدَ أحَدُهما وأخرّ الآخَرُ سنَةً. قال طَلْحَةُ بنُ عُبَيْدِ اللّٰه: [فأرِيتُ الجنّةَ] فرأيتُ المؤخَّر مِنهما أدخِلَ الجنَّةَ قَبْلَ الشهيدِ. فتَعجَّبْتُ لذلك، فأصْبَحْتُ فذكرتُ

[ذلك] لِلنَّبِيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فقال رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَيْسَ قد صامَ بعدَهُ رمضانَ؟ وصلّي ستَّةَ آلافِ رَكْعَة، وكذا وكذا ركعة صلاة سنة؟))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قضاعہ قبیلے کی ایک شاخ (بَلِيّ) کے دو آدمی اکٹھے مسلمان ہوئے ان میں سے ایک اللہ کے راستے میں شہید ہو گیا اور ایک سال کے بعد اس کا دوسرا ساتھی بھی وفات پا گیا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ وہ آدمی جو ایک سال کے بعد فوت ہوا وہ شہید سے پہلے جنت میں داخل ہو گیا مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا میں نے صبح نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ سارا ماجرہ پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' کیا اس بعد میں وفات پانے والے نے پہلے وفات پانے والے (شہید) ساتھی کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے اور ایک سال کی نماز کی چھ ہزار اور اتنی اتنی رکعات ادا نہیں کیں؟ (یعنی اس کی نیکیاں شہید کی نیکیوں سے زیادہ ہو گئیں تو یہ پہلے جنت میں چلا گیا تعجب والی بات کون سی ہے؟)۔

[حسن، صحيح۔ مسند أحمد: 333/2، صحيح ابن حبان : 2971]

1691 عن عبد الله بنِ شدَّادٍ: أَنَّ نَفَرًا مِنْ بني عُذْرةَ ثلاثَةً أتَوُا النبيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأَسْلَموا. قال فقال النبيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ يَكْفِيهِمْ؟)). قال طَلْحَةُ: أنا. قال: فكانوا عندَ طَلْحَة، فبعثَ النبيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فخرَج فِيهِ أحَدُهم فاسْتُشْهِدَ، ثُمَّ بعَثَ بَعْثًا فخرج فيه آخَرُ فاسْتُشْهِدَ، ثمَّ ماتَ الثالِثُ علي فِراشِه. قال طَلْحَةُ: فرأيْتُ هؤلاءِ الثلاثَة الَّذينَ كانوا عِندي في الجنَّةِ، فرأيتُ الميّتَ علي فراشِه أمامَهُمْ، ورأيتُ الذي اسْتُشْهِدَ أخيرًا يَليهِ، ورأيْتُ أوَّلَهم آخرَهُمْ. قال: فداخَلَني مِنْ ذلك! فأتَيْتُ النبيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فذكرتُ ذلك لَه، فقال: ((وما أنْكرتَ مِنْ ذلك؟ ليسَ أحَدٌ أفْضَلَ عِنْد اللهِ عزَّ وجلَّ مِنْ مؤمنٍ يُعَمَّرُ في الإسْلامِ؛ لِتَسْبيحه وتَكْبيرِه وتَهْليله)).

سیدنا عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنو عذرہ کے تین بندے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہیں کون کافی ہو جائے گا؟ (ان کی مہمان نوازی کون کرے گا اور انہیں اپنے پاس رکھے گا) سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے۔ میں (ان کی مہمان نوازی کرتا ہوں) یہ لوگ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس ہی تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر (لڑائی کے لئے) بھیجا ان

میں سے ایک آدمی (اس لشکر میں) نکلا اور شہید ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے (لڑائی کے لئے) ایک اور لشکر روانہ کیا۔ ان (آدمیوں) میں سے ایک آدمی پھر اس لشکر میں نکلا اور شہید ہو گیا۔ پھر تیسرا آدمی بستر پر (طبعی موت) فوت ہو گیا۔ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے (خواب میں) ان تینوں افراد کو دیکھا جو میرے پاس تھے کہ یہ جنت میں ہیں اور وہ آدمی جو طبعی موت فوت ہوا تھا میں نے اسے (مرتبے میں) سب سے آگے دیکھا اور جو سب سے پہلے شہید ہوا تھا وہ (مرتبے میں) سب سے آخر میں ہے سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس بات سے مجھے تعجب ہوا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس (خواب وغیرہ) کا تذکرہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم تعجب کیوں کرتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس مومن سے بڑھ کر کوئی افضل نہیں ہے جسے اسلام کی حالت میں زیادہ عمر دی جائے اور وہ اپنی عمر اللہ کی تسبیح، پاکی بیان کرنے، بڑائی بیان کرنے اور لا الہ الا اللہ پڑھنے میں گزارے۔ [حسن صحیح۔ مسند احمد: 163/1، مسند ابی یعلی: 634]

1692 عن أم الفضل رضي الله عنها: أن النبيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخلَ علي العبَّاسِ وهو يَشْتَكي، فتمنَّي الموْتَ، فقال: ((يا عبَّاسُ عمَّ رسولِ اللّٰه! لا تَتمنَّ الموْتَ، إنْ كنْتَ مُحْسِنًا تَزْدادُ إحْسَانًا إلي إحْسانِكَ خيرٌ لَكَ، وإنْ كنْتَ مُسيئًا فإنْ تُؤَخَّرَ تَسْتَعتِبُ مِنْ إساءَتِكَ خير لك، لا تَتَمنَّ الموْتَ)).

سیدہ ام الفضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ بیمار تھے انہوں نے موت کی تمنا کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے عباس رسول اللہ ﷺ کے چچا جان! آپ موت کی تمنا نہ کریں اگر آپ نیک ہیں تو اپنی نیکیوں کے ساتھ مزید نیکیوں کا اضافہ کریں یہ آپ رضی اللہ عنہ کے لئے بہتر ہے اور اگر آپ رضی اللہ عنہ نیک نہیں ہیں تو آپ کو مہلت دی جاتی ہے کہ آپ اپنی برائیوں سے توبہ کر لیں آپ رضی اللہ عنہ کے لئے بہتر یہی ہے کہ آپ موت کی تمنا نہ کریں۔ [صحیح۔ مسند احمد: 339/6، المستدرك للحاكم: 339/1]

1693 عن أبي هريرة رضي الله عنه؛ أن رسولَ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((لا يَتمنَّى أحدُكم الموْتَ، إمَّا محْسِنًا فلعَلَّه يزدادُ، وإمَّا مُسيئًا فلعلَّه يَسْتَعْتِبُ)). في رواية لمسلم ((لا يتمنى أحدكم الموت ولا يدعو به من قبل أن يأتيه وإنه إذا مات انقطع عمله وإنه لا يزيد المؤمن عمره إلا خيرا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے اگر وہ نیک ہے تو (عمر ملنے پر) مزید نیکی میں اضافہ کر لے گا۔ اور اگر وہ گنہگار ہے تو امید ہے کہ (زیادہ عمر ملنے پر) وہ توبہ کر لے۔ ایک روایت میں ہے: تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے اور نہ ہی موت کا وقت آنے سے پہلے مرنے کی دعا کرے کیونکہ فوت ہوتے ہی اس کے عمل کرنے کی مہلت ختم ہو جائے گی اور مؤمن کی زندگی اس کی خیر و عافیت میں اضافہ کرتی ہے۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 5673، صحیح مسلم: 2682]

1694 عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**لا يَتَمَنَّى أحدُكم الموتَ لضُرّ نزَل به، فإن كانَ ولا بدّ فاعِلاً فليَقُلْ: اللّٰهُمَّ أحْيِني ما كانتِ الحَياةُ خَيْرًا لي، وتَوفَّني إذا كانَتِ الوفَاةُ خَيْرًا لي**)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی تکلیف (بیماری وغیرہ) آنے پر موت کی تمنا نہ کرے اور اگر اس کے بغیر کوئی چارہ اور راستہ نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ یہ دعا پڑھے ''اے اللہ! جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے مجھے اس وقت تک زندہ رکھ اور جب میرے لیے موت بہتر ہو تو مجھے موت دے دے۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 5671، صحیح مسلم: 2680، سنن ابوداؤد: 3108، جامع الترمذی: 971، سنن نسائی: 1820]

10-اللہ تعالیٰ کے ڈر کی ترغیب اور اس کی فضیلت

1695 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((سبعةٌ يظلّهم الله في ظِلّه يومَ لا ظِلَّ إلا ظِلُّه - فذكرهم إلي أن قال :- ورجلٌ دَعَتْهُ امْرأةٌ ذاتُ مَنْصبٍ وجمالٍ فقالَ: إنّي أخافُ اللّٰه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دے گا اور اس دن اس کے (عرش کے) سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا (① عادل حکمران ② وہ نوجوان جس نے اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں گزاری ③ وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہے ④ وہ دو آدمی جنہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کی اسی پر اکٹھے ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے) ⑤ وہ آدمی جسے ایک حسب ونسب والی خوبصورت عورت نے دعوتِ (زنا) دی تو اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں (⑥ وہ آدمی جس نے اس طرح خفیہ (چھپ کر) صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہوسکا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے ⑦ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے)۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :660، صحیح مسلم : 1031]

1696 عن أبي سعيد رضي الله عنه؛ أنَّ النبي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنَّ رجلًا كانَ قبلَكم رَغَسَه الله مالاً، فقال لِبَنيه لمّا حُضِر: أيَّ أبٍ كنتُ لكُم؟ قالوا: خيرَ أبٍ. قال: فإنّي لَمْ أعْمَلْ خيرًا قَطُّ، فإذا مُتّ فاحْرِقوني، ثُمَّ اسْحَقُوني، ثُمَّ ذَرُّوني في يومٍ عاصِفٍ، فَفعَلوا، فَجمَعَهُ اللّٰه؛ فقال: ما حَمَلَك؟ فقال: مَخَافَتُك. فتلَقّاه برَحْمَتِه)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پہلے دور میں ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ مال ودولت سے نوازا۔ جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا۔ میں تمہارے لیے کیسا باپ ثابت ہوا؟ انہوں نے جواب دیا۔ آپ بہت اچھے باپ ثابت ہوئے۔ تو وہ کہنے لگا

میں نے کبھی بھی کوئی بھلائی کا کام نہیں کیا جب میں مر جاؤں تو تم مجھے جلا کر (میرے جسم کو) پیس دینا پھر جس دن تیز ہوا چلے میرے (جسم کے) ذرات کو اڑا دینا، بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو جمع کر کے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ تو وہ کہنے لگا (اے اللہ!) تیرے ڈر کی وجہ سے (میں نے ایسا کیا) تو اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی رحمت نازل فرمادی (یعنی اسے معاف کر دیا)۔

[صحيح۔ صحيح بخاری: 3478, 7508، صحيح مسلم: 2757]

1697 عن أبي هريرة رضي الله عنه؛ أن رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**يقول الله عزَّ وجلَّ: إذا أرادَ عبدي أنْ يعمل سيِّئَةً فلا تكْتُبوها عليه حتّي يَعْمَلَها، فإنْ عمِلَها فاكْتُبوها بِمِثْلِها، وإنْ تَرَكَها مِنْ أجْلي فاكْتُبوها لَه حسنةً**))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ (فرشتوں کو) یہ بات کہتا ہے ''جب میرا بندہ برائی کے ارتکاب کا ارادہ کرے تو اتنی دیر تک نہ لکھو جب تک وہ اس پر عمل نہ کرے۔ جب وہ عمل کرلے تو جتنی برائی ہے اتنا ہی گناہ لکھو۔ اور اگر میرے ڈر کی وجہ سے آدمی اس گناہ کو چھوڑ دیتا ہے تو اس کے لئے نیکی لکھ دو۔[صحيح۔ صحيح بخاری: 7501، صحيح مسلم: 128]

1698 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ فيما يروي عن ربِّه جل وعلا؛ أنه قال: ((**وعزَّتي لا أجمع علي عبدي خوفين وأمنين إذا خافني في الدنيا أمَّنته يوم القيامة، وإذا أمِنني في الدنيا أخفته في الآخرة**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا (حدیث قدسی ہے) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''(مجھے) میری عزت کی قسم میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا۔ جب (بندہ) دنیا میں مجھ سے ڈرے گا تو میں قیامت والے دن اسے امن دوں گا اور جب (بندہ) دنیا میں مجھ سے بے خوف ہوگا تو میں آخرت میں اسے ڈراؤں گا۔''[صحيح۔ صحيح ابن حبان: 640]

1699 عن أبي هريرة أيضا رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((**مَنْ خافَ أدْلَجَ، ومَنْ أدْلَج بلَغ المَنْزِلَ، ألا إنّ سِلْعَةَ الله غاليةٌ، ألا إنَّ سِلْعَةَ الله الجنَّةُ**))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جو آدمی ڈرتا ہے وہ رات کے ابتدائی حصے میں نکل پڑتا ہے اور جو رات کے ابتدائی حصے میں نکل پڑتا ہے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے (اسی طرح جس آدمی کے دل میں اللہ کا خوف آتا ہے وہ آخرت سے ڈرتا ہے اور نیک اعمال میں جلدی کرتا ہے کہیں نیک اعمال میں رکاوٹ نہ آ جائے) خبردار اللہ تعالیٰ کا سامان بہت قیمتی ہے۔ خبردار اللہ کا سامان جنت ہے۔[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2450]

1700 عن بهز بن حكيم قال: أَمَّنا زُرارةُ بنُ أوفي رضي الله عنه في مسجد (بني قُشير)، فقرأ: ﴿المدثر﴾ فلما بلغ: ﴿فإذا نُقِر في الناقور﴾ خرَّ ميّتاً.

بہز بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) سیدنا زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نے ہمیں قبیلہ بنو قشیر کی مسجد میں نماز پڑھائی اور سورت مدثر تلاوت کی جب اس آیت پر پہنچے ''فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ'' اور جب صور پھونکا جائے گا تو فوت ہو کر گر پڑے۔ [صحيح موقوف۔ المستدرك للحاكم: 506/2]

1701 عن أبي هريرة رضي الله عنه؛ أن رسولَ الله صَلَّي اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((لو يَعلَمُ المؤمِنُ ما عندَ الله مِنَ العُقوبَةِ ما طمعَ بجنّته أحَدٌ، ولَوْ يعلَمُ الكافِرُ ما عندَ الله مِنَ الرحْمَةِ ما قنِطَ مِنْ جنته [أحَد])).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر ایک مومن کو یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر عذاب اور سزا ہے تو اللہ کی جنت کی طمع کوئی بھی نہ کرے اور اگر ایک کافر کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر رحمت ہے تو وہ اللہ کی جنت سے ناامید نہ ہو۔

[صحيح۔ صحيح مسلم: 2755]

1702 عن أنسٍ رضي الله عنه قال: خطَبَ رسولُ الله صَلّي اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبةً ما سمِعْتُ مثلَها قَطُّ، فقال: ((لوْ تَعْلَمونَ ما أعلَمُ لَضَحِكْتُم قَليلًا، ولبَكَيْتُمْ كَثيرًا)). فَغطي أصْحابُ رسولِ الله صَلّي اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وجُوهَهُم لهُم خَنِينٌ.

وفي رواية بَلَغَ رسولَ الله صَلّي اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عنْ أصْحابِه شيءٌ، فَخَطب فقالَ: ((عُرِضَتْ عليَّ

الجَنَّةُ والنارُ، فَلَمْ أرَ كاليَوْمِ في الخَيْرِ والشَرِّ ولوْ تَعْلَمُوْنَ ما أعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَليلًا ولبَكَيْتُمْ كَثيرًا)).
فما أتي على أصْحابِ رسولِ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يومٌ أشَدُّ مِنْه، غَطُّوا رُؤوسَهُم ولَهُمْ خَنينٌ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا: میں نے پہلے کبھی بھی ایسا خطبہ نہیں سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو میں جانتا ہوں وہ تمھیں معلوم ہو جائے تو تم آنسو زیادہ بہاؤ اور ہنسو کم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اس سے سخت دن نہیں آیا چنانچہ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اپنے چہروں کو ڈھانپ کر رونا شروع کر دیا۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 4621, 6486، صحیح مسلم: 2359]

11- اللہ تعالیٰ پر حسن ظن اور (رحمت) کی امید خصوصاً موت کے وقت اس کی ترغیب

1703 عن أنسٍ رضي الله عنه قال سمعتُ رسولَ الله صَلَّي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((قال الله تعالي: يا ابْنَ آدمَ! إنَّك ما دَعْوتَني ورجَوْتَني غَفَرْتُ لَك علي ما كانَ فيكَ ولا أبالي. يا ابن آدم! لو بَلَغتْ ذُنوبُكَ عَنانَ السماءِ ثمَّ اسْتَغْفَرْتَني غفَرْتُ لكَ [ولا أبالي]. يا ابْنَ آدَمَ! لَوْ أتَيْتَني بقُرابِ الأرْضِ خطايا ثُمَّ لَقيتَني لا تُشْرِكُ بي شيْئًا لأتَيْتُك بقُرابِها مَغْفِرَةً)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اے آدم کے بیٹے جب تک تو مجھے پکارے گا اور مجھ سے رحمت کی امید رکھے گا تو میں (بھی اس وقت تک) تیرے گناہ معاف کرتا رہوں اور مجھے (کسی کی) پرواہ نہیں۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان (کی بلندی) تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی مانگے تو میں تجھے معاف کر دوں گا اور مجھے (کسی کی بھی) پرواہ نہیں۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو میرے پاس زمین کے بھراؤ کے برابر بھی غلطیاں لے کر آئے اور میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو تو میں اتنی ہی مغفرت لے کر آؤں گا۔'' [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 3540]

1704 عن أنس أيضًا رضي الله عنه أن النبيَّ صَلَّي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل علي شابٍّ وهو في الموتِ فقال: ((كيفَ تَجِدُكَ؟)). قال: أرجو الله يا رسولَ الله وإني أخافُ ذُنوبي، فقال رسولُ الله صَلَّي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لا يَجْتَمِعانِ في قَلْبِ عبد في مِثْلِ هذا المَوطِن إلا أعْطاهُ الله ما يَرْجو، وأمَّنَه مِمَّا يخَافُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس آئے اور وہ نوجوان حالت نزع میں (یعنی مرنے کے قریب) تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تو اپنے آپ کو کیسے پاتا ہے؟ وہ عرض کرنے لگا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ سے رحمت کی امید کرتا ہوں اور اپنے گناہوں پر ڈرتا ہوں۔ تو رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایسے موقع (یعنی مرتے وقت) پر یہ دونوں چیزیں (① اللہ کی رحمت کی امید ② اپنے گناہوں کا خوف) جب کسی بندے میں جمع ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کرتا ہے جس کی وہ امید کرتا ہے اور جس چیز سے وہ ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے، اس سے امن دیتا ہے۔

[حسن صحيح- جامع الترمذي: 983، سنن ابن ماجه: 4261]

1705 عن جابرٍ رضي الله عنه: أنّه سمِعَ النبيَّ صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قبلَ موْتِه بثلاثَةِ أيّامٍ يقول: ((لا يَموتُنَّ أحدُكم إلا وهو يُحْسِنُ الظَّنَّ باللّٰه عزَّ وجلَّ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ان کی وفات سے تین دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے جب بھی کسی کو موت آئے تو وہ اللہ کی ذات کے بارے میں اچھا گمان رکھنے والا ہو۔

[صحيح- صحيح مسلم: 2877، سنن ابي داود: 3113، سنن ابن ماجه: 4167]

1706 عن حيان أبي النضر قال: خرجْتُ عائدًا لِيَزِيدَ بْنِ الأسْودِ، فلَقِيتُ واثِلَة بْنَ الأسْقَعِ وهو يريدُ عِيادَتَه، فدخَلْنا عليه، فلمَّا رأي واثِلَةَ بَسط يَدَه، وجعلَ يُشيرُ إلَيه، فأقْبَل واثِلَةُ حتي جَلَس، فأخَذ يَزيدُ بكَفَّيْ واثِلَة، فجعَلَهُما علي وَجْهِه، فقال له واثِلَةُ: كيفَ ظَنُّك باللّٰه؟ قال ظَنِّي باللّٰه واللّٰهِ حسَنٌ، قال: فأبْشِرْ، فإنِّي سمعتُ رسولَ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((قال اللّٰه جلَّ وعَلا أنا عندَ ظَنِّ عبْدي بي، إنْ ظَنَّ خيرًا فلَه وإنْ ظَنَّ شرًّا فله)).

حیان ابوالنضر بیان کرتے ہیں کہ میں اور واثلہ بن الاسقع یزید بن اسود رضی اللہ عنہما کی عیادت کے لئے ان کے پاس گئے۔ جب یزید رضی اللہ عنہ نے واثلہ کو دیکھا تو ہاتھ کے اشارے سے انہیں بلایا۔ واثلہ رضی اللہ عنہ، یزید رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے تو یزید رضی اللہ عنہ نے واثلہ رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اپنے چہرے پر لگا لیے تو واثلہ رضی اللہ عنہ ان سے پوچھنے لگے تمہارا اللہ کی ذات کے بارے میں گمان کیا ہے؟ یزید رضی اللہ عنہ کہنے لگے اللہ کی قسم اللہ کے بارے میں میرا گمان بہت ہی اچھا ہے تو واثلہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے خوش ہو جاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کہ اللہ عزوجل یہ بات ارشاد فرماتا ہے: ''بندہ میرے بارے میں جیسا گمان رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرتا ہوں اگر وہ میرے بارے میں اچھا گمان کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں اور اگر وہ

میرے بارے میں بُرا گمان رکھتا ہے تو میں اس کے ساتھ برا سلوک کرتا ہوں۔

[صحیح۔ مسند احمد: 3/491, 4/106، صحیح ابن حبان: 641, 633، البیهقی فی الشعب: 1005]

سفر آخرت

اہل ایمان پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سب سے بہترین نعمت عافیت ہے اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے عافیت طلب کرنے کو بہترین دعا قرار دیا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''انسان جو بھی دعا کرتا ہے وہ اس دعا سے افضل نہیں ہے ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) ''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی (یعنی عافیت) کا سوال کرتا ہوں۔[صحیح۔ سنن ابن ماجه: 3851]

کیونکہ عافیت اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمت ہے کہ جس کے ملنے سے انسان دنیا و آخرت کی خیر کو پالیتا ہے۔ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! جب میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں تو کیا مانگوں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو یہ دعا مانگا کر (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ) ''اے اللہ! مجھے معاف فرما اور مجھ پر اپنی رحمت نازل فرما، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔ یہ کلمات تیرے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائی جمع کر دیں گے۔'' [صحیح۔ صحیح مسلم: 2697]

عافیت کا سوال کرنے کے ساتھ ساتھ کسی دوسرے مصیبت زدہ کو دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ جس نے ہمیں اس پریشانی اور مصیبت سے محفوظ فرمایا ہے:

سیدنا عمر فاروق اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے اسے یہ مصیبت نہیں پہنچے گی (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا) ''تمام تعریفات اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے اس تکلیف سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت عطا فرمائی۔''

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 3431]

اور جو مومن کسی مصیبت یا پریشانی میں مبتلا ہوا اسے صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیے کیونکہ مصیبت پر صبر اجرِ عظیم کا باعث ہے۔

سیدنا صہیب رومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مومن کا معاملہ عجیب ہے۔ اس کے ہر معاملے میں خیر ہی خیر ہے اور یہ اعزاز صرف مومن کو ہی حاصل ہے اگر اس پر خوشحالی آتی ہے تو شکر کرتا ہے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر کوئی مصیبت، پریشانی آتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے تو یہ چیز بھی اس کے لئے بہتر ہے۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 2999]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن وہ لوگ جو دنیا کے اندر عافیت میں رہے خواہش کریں گے کہ کاش (دنیا میں) ان کے چمڑے قینچیوں سے کاٹ دیئے جاتے (اور یہ خواہش تب کریں گے) جب دنیا میں مصائب کے اندر مبتلا لوگوں کو اجر وثواب دیا جائے گا (تا کہ ہمیں بھی آج یہ اجر وثواب ملتا)۔[حسن۔ جامع الترمذی: 2402]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جس قدر مصیبت بڑی ہوتی ہے اس قدر ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے اور جو (اس مصیبت آنے پر اللہ سے) راضی ہوتا ہے اس پر اللہ راضی ہو جاتا ہے اور جو ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہے اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔[حسن۔ سنن ابن ماجہ: 4031، جامع الترمذی: 2396]

مومن پر آزمائش گناہوں کا کفارہ

ابوالأشعث الصنعانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ دوپہر کے وقت دمشق کی مسجد میں گئے تو وہاں ان کی ملاقات شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور صنابحی بھی ان کے ساتھ تھے میں نے کہا اللہ تعالیٰ تم دونوں پر رحمت فرمائے تم دونوں کہاں جارہے ہو؟ وہ دونوں کہنے لگے: ہمارا ایک (مسلمان) بھائی جو مضر قبیلے سے تعلق رکھتا ہے اس کی عیادت کے لئے جارہے ہیں۔ میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ ہم اس آدمی کے پاس پہنچے تو یہ دونوں کہنے لگے تم کیسے ہو؟ وہ آدمی کہنے لگا۔ میں بہت اچھا ہوں تو شداد کہنے لگے تمھیں گناہوں کے ختم ہو جانے کی بشارت ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جب

میں اپنے کسی مومن بندے کی آزمائش کرتا ہوں اور وہ اس آزمائش پر میری حمد بیان کرتا ہے تو وہ گناہوں سے بالکل پاک وصاف ہو جاتا ہے اور رب العزت نگران فرشتوں کو کہتا ہے میں نے اپنے بندے کو روکے رکھا۔ حالت تندرستی میں اس کے اعمال کا جو تم اجر لکھتے رہے ہو وہی اجر بیماری کے ایام میں بھی لکھو (حالانکہ بیماری کی حالت میں انسان نے وہ اعمال نہیں کیے ہوتے یا ادائیگی درست نہیں کرسکتا)

[حسن۔ الطبرانی فی الکبیر: 7136/7، مسند احمد: 123/4]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مومن مرد اور مومنہ عورت پر ان کی جان، اولاد اور مال وغیرہ میں مصیبت (آزمائش) آتی رہتی ہے یہاں تک کہ یہ اللہ تعالیٰ سے (اس حال میں) ملاقات کرتے ہیں کہ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں (مصیبت کی وجہ سے ان کے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے)۔[حسن صحیح۔ جامع الترمذی: 2399، المستدرك للحاكم: 314/4]

آزمائشوں میں سے بیماری بھی ایک بہت بڑی آزمائش ہے جس پر صبر کرنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں:

سیدنا عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتوں کو بھیج کر فرماتا ہے دیکھو یہ بندہ عیادت کے لئے آنے والے لوگوں کو کیا کہتا ہے؟ عیادت کے لئے آنے والے لوگ جب آتے ہیں تو یہ آدمی اللہ کی حمد وثنا بیان کرتا ہے وہ دونوں فرشتے اس (حمد وثناء وغیرہ) کو لے کر اللہ تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں حالانکہ وہ خوب جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ بات ارشاد فرماتا ہے: ''میں نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ جب یہ بندہ فوت ہوگا تو میں اسے جنت میں داخل کردوں گا اور اگر میں اسے شفا دے دوں تو اس کے گوشت کے بدلے بہتر گوشت اور خون کے بدلے اس سے بہتر خون دوں گا اور اس کے گناہ معاف کردوں گا۔[حسن لغیرہ۔ موطا امام مالك: 940/2]

بیمار کیا پڑھ کر دم کرے؟

بیمار کے لئے متاثرہ حصہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر یہ کلمات پڑھنا مسنون:

① سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی کہ جب سے وہ مسلمان ہوئے ہیں تب سے وہ اپنے جسم میں تکلیف محسوس کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تکلیف والی جگہ پر اپنا (دایاں) ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ بسم اللہ پڑھ اور سات مرتبہ یہ کلمات پڑھ ''(أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ)'' میں اس چیز کی شر سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں اللہ کی ذات اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں (موطا امام مالک کی روایت میں أَعُوْذُ (بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ) کے الفاظ ہیں) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ نے میری تکلیف ختم کر دی پھر میں ہمیشہ اپنے اہل وعیال اور دوسروں کو ان کلمات کا حکم دیتا رہا (کہ وہ انہیں لازمی پڑھیں)[صحیح۔ صحیح بخاری: 2262، صحیح مسلم: 2202، سنن ابی داؤد: 3891، جامع الترمذی: 2080، النسائی فی عمل الیوم و اللیلة: 999، موطا امام مالك: 1803]

② سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس پر ابھی موت کا وقت نہیں آیا اور وہ اس کے پاس سات مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے ((أسألُ اللّٰه العظيمَ ربَّ العرشِ العظيمِ أنْ يَشفِيَكَ)) میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو بہت بڑا، بڑے عرش کا رب ہے کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے تو اللہ تعالیٰ اس مریض کو اس مرض سے شفا دے دیتا ہے۔[صحیح۔ سنن ابی داود: 3106، جامع الترمذی: 2083، النسائی فی عمل الیوم و اللیلة: 1043، صحیح ابن حبان: 2978، المستدرك للحاکم: 213/4]

③ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب کسی بندے کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ دعا پڑھے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا ''بے شک ہم اللہ کے لئے ہیں اور بے شک ہم اسی ہی طرف لوٹنے والے ہیں اے اللہ! مجھے میری اس مصیبت کا اجر عطا فرما اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو بہترین اجر اور نعم البدل عطا کرتا ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے کہا مسلمانوں میں ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟ یہ پہلا گھرانہ تھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ ام

سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے یہ کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس (ابوسلمہ رضی اللہ عنہ) سے بہتر (خاوند) عطاء کر دیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 918، سنن ابی داؤد: 3119، النسائی فی عمل الیوم اللیلۃ: 1070]

بیمار پرسی کی فضیلت:

جب کوئی مسلمان بھائی بیمار ہو تو دوسروں کو اس کی عیادت کرنی چاہیے کیونکہ یہ ایک مسلمان کا دوسروں پر حق اور باعث ثواب ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں اور اگر وہ شام کے وقت اس کی عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور وہ ایسے ہے کہ جیسے جنت کے پھل توڑ رہا ہے (جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے)۔

[صحیح۔ سنن ابی داود: 3099، جامع الترمذی: 969]

اور اگر کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو اس کے کفن و دفن کا انتظام کرنا انتہائی ثواب کا کام ہے۔

سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے) ''جس نے کسی میت کو غسل دیا اور اس کے عیب پر پردہ ڈالا تو اللہ تعالیٰ اسے چالیس مرتبہ معاف فرماتا ہے اور جس نے کسی میت کو کفن دیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا باریک اور موٹا ریشمی لباس پہنائے گا اور جس نے کسی میت کے لئے قبر کھود کر اسے دفنا دیا تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے لئے قیامت تک اجر جاری فرماتا ہے جیسا اجر اس آدمی کا ہے کہ جو کسی کو (بطور صدقہ) رہائش دیتا ہے۔[صحیح۔ المستدرك للحاکم: 354/1, 362]

نماز جنازہ کی اطلاع مؤحدوں کو کرنے کی اہمیت:

کریب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک بیٹا قدید یا عسفان جگہ میں انتقال کر گیا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کریب سے کہنے لگے! ذرا دیکھ کیا لوگ جمع ہو گئے ہیں؟ کریب کہتے ہیں میں نے باہر نکل کر

دیکھا تحقیق لوگ جمع ہو چکے تھے میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو (لوگوں کے جمع ہونے کی) خبر دی تو وہ پوچھنے لگے تمہارا کیا خیال ہے ان لوگوں کی تعداد چالیس ہوگی؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمانے لگے جنازہ لے کر چلو بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان فوت ہوا اور اس کے جنازے میں چالیس ایسے آدمی شریک ہوں جنھوں نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو (اور وہ اس میت کی مغفرت کی دعا کریں) تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی سفارش اس میت کے حق میں ضرور قبول فرماتا ہے۔" [صحیح۔ صحیح مسلم: 948، سنن ابی داؤد: 3170، سنن ابن ماجہ: 1489]

فوت شدہ مسلمان کو اچھے کلمات سے یاد کرنا چاہیے:

ابوالاسود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ وہاں سے ایک جنازہ گزرا۔ لوگوں نے میت کی بڑی تعریف کی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس پر واجب ہوگئی، پھر وہاں سے ایک اور جنازہ گزرا۔ لوگوں نے میت کی بڑی تعریف کی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر واجب ہوگئی، پھر ایک تیسرا جنازہ وہاں سے گزرا لوگوں نے اس میت کی اچھائی بیان نہ کی بلکہ برے الفاظ میں اسے یاد کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "اس پر واجب ہوگئی، ابوالاسود کہتے ہیں میں نے پوچھا اے امیر المومنین کیا چیز واجب ہوگئی؟ (یہ سن کر) عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں نے وہی کچھ کہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: جس بھی مسلمان آدمی کے لئے چار آدمی خیر کی گواہی دے دیں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرما دیتا ہے یہ کہتے ہیں کہ ہم نے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے) پوچھا اگر تین آدمی گواہی دیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین کی گواہی بھی (میت کے حق میں قبول کی جائے گی) ہم نے کہا اگر دو ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو بھی۔ پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کے بارے میں سوال نہیں کیا۔" [صحیح۔ صحیح بخاری: 1368, 2643]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی مسلمان فوت ہوا اور اس کے ہمسایوں میں سے قریبی ہمسایوں کے افراد اس (میت) پر خیر کی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو کچھ تم اس (میت) کے بارے میں جانتے ہو میں نے اسے قبول کرلیا اور اس کے وہ گناہ وغیرہ معاف کر دیئے جنھیں تم نہیں جانتے۔ [حسن لغیرہ۔ مسند ابی یعلی: 3481، صحیح ابن حبان: 3026]

نوحہ کرنے اور بین ڈالنے پر سخت وعید:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آوازوں پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی ہے ① خوشی ملنے پر بانسری کی آواز ② مصیبت کے وقت چیخ و پکار کرنا۔

[حسن۔ مسند البزار: 795]

قبروں کی زیارت فکر آخرت کا سبب:

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں نے تمھیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا، تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی ہے (اب) تم قبروں کی زیارت کیا کرو اس (زیارت کرنے) سے آخرت یاد رہتی ہے۔[صحیح۔ جامع الترمذی: 1054]

1- اللہ تعالیٰ سے عافیت اور معافی مانگنے کی ترغیب

1707 عن معاذ بن رفاعة عن أبيه قال: قَامَ أَبُوْ بكر الصديق عَلَى الْمِنبَرِ ثم بَكَى فقال: قام فينا رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عامَ أوّلٍ على المنبر، ثُمَّ بَكَى: فقال: ((سَلوا اللهَ العَفْوَ والعافِيَةَ، فإنَّ أحدًا لَمْ يُعْطَ بعدَ اليقينِ خيرًا مِنَ العافِيَةِ)).

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (ایک مرتبہ) منبر پر کھڑے ہوئے اور رونا شروع کر دیا پھر کہنے لگے (ایک مرتبہ ہجرت کے) پہلے سال رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور انہوں نے رونا شروع کر دیا اور فرمانے لگے: ''اللہ تعالیٰ سے عافیت اور معافی کا سوال کیا کرو۔ یقین (یعنی ایمان کامل) کے بعد سب سے بہترین چیز جو انسان کو دی جاتی ہے وہ عافیت ہے۔''

[حسن صحیح۔ جامع الترمذی: 3594، سنن نسائی فی عمل الیوم و اللیلة: 879 ,88]

1708 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ما مِنْ دَعْوَةٍ يدعو بها العبدُ أفْضَلُ مِنْ اللهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''انسان جو بھی دعا کرتا ہے وہ اس دعا سے افضل نہیں ہے ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) ''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی (یعنی عافیت) کا سوال کرتا ہوں۔ [صحیح۔ سنن ابن ماجہ: 3851]

1709 عن أبي مالكٍ الأشجعي عن أبيه: أنَّ رجلاً أتى النبيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال: يا رسولَ

اللّٰہ! کیفَ أقولُ حین أسْأَلُ ربی؟ قَالَ: قلْ: (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ) – ویَجْمَعُ أصابِعَه إلا الإبْهامَ – فإنَّ هؤلاءِ تَجْمَعُ لكَ دُنْياكَ و آخِرَتَكَ))..

ابو مالک الاشجعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! جب میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں تو کیا مانگوں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو یہ دعا مانگا کر (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ) ''اے اللہ! مجھے معاف فرما اور مجھ پر اپنی رحمت نازل فرما، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔ یہ کلمات تیرے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائی جمع کردیں گے۔'' [صحیح۔ صحیح مسلم: 2697]

1710 عن عائشة رضی اللہ عنہا قالتْ: قلتُ: یا رسولَ اللّٰہ! أرأیْتَ إنْ علمتُ لیلةَ القدْرِ، ما أقولُ فیها؟ قال: ((قولی: (اللّٰهُمَّ إنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ، فاعْفُ عَنِّی))).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں لیلۃ القدر کے بارے میں جان لوں (کہ وہ کون سی رات ہے) تو میں کیا پڑھوں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ الفاظ پڑھنا ''اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے معافی کو پسند کرتا ہے مجھے معاف فرمادے۔'' [صحیح۔ جامع الترمذی: 3513، المستدرك للحاكم: 1/530]

2- کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھنے کی ترغیب

1711 عن عمر و أبي هريرة رضى الله عنهما؛ أن رسولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((مَنْ رأى صاحِبَ بلاءٍ فقال: (الحمدُ للّٰه الّذى عَافاني مِمَّا ابْتَلاك به، وفَضَّلني على كَثيرٍ مِمَّنْ خَلق تَفْضيلًا)؛ لَمْ يُصِبْهُ ذلكَ البَلاءُ)).

سیدنا عمر فاروق اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے اسے یہ مصیبت نہیں پہنچے گی (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا) ''تمام تعریفات اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے اس تکلیف سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت عطا فرمائی۔''

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 3431]

3- جو آدمی اپنی جان یا مال میں آزمایا گیا اس پر صبر کی ترغیب اور آزمائش، بیماری اور بخار کی فضیلت اور اس آدمی کا بیان جو بینائی سے محروم کر دیا گیا

1712 عن أبي مالك الأشعري رضى الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((الطُّهور شَطْرُ الإيمان ، والحمدُ للّٰه تملأُ الميزان، وسبحان اللّٰه والحمدُ للّٰه تملآن۔ أو تَملأ ۔ ما بين السماء والأرضِ ، والصلاةُ نورٌ ، والصدقةُ بُرهانٌ ، والصبرُ ضِياءٌ ، والقرآنُ حُجَّةٌ لك أو عليك ، كُلُّ الناس يَغدو ، فبائعٌ نفسَه ، فمعتقُها أو مُوبقُها)).

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفائی ایمان کا حصہ ہے اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہنا اعمال کے وزن والے ترازو کو بھر دیتا ہے اور ''سُبْحَانَ اللّٰه'' اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰه'' کہنا زمین و آسمان کے درمیانی خلا کو (ثواب سے) پُر کر دیتے ہیں۔ نماز نور اور صدقہ (تکلیف وغیرہ سے بچاؤ کی) دلیل ہے اور صبر کرنا روشنی ہے۔ اور قرآن تیرے حق میں گواہی دے گا (اگر اس کے احکامات پر عمل ہوگا) یا پھر تیرے خلاف

گواہی دے گا (اگر اس پر عمل نہ ہوگا) ہر شخص صبح کرتا ہے اور اپنی جان کو بیچنے والا ہے یا تو اس جان کو (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کر کے) جہنم سے آزاد کروانے والا ہے یا پھر (نافرمانی کر کے) جان کو ہلاک کرنے والا ہے۔[صحیح۔ صحیح مسلم:223، جامع الترمذی:3517، سنن ابن ماجہ:280]

1713 حدیث عن أبی سعیدٍ الخدریّ رضی اللّٰہ عنہ؛ أنّ رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قال: ((**ومَنْ یَتَصَبَّرْ یُصَبِّرْہُ اللّٰہ، وما أعطِی أحدٌ عطاءً خیرًا وأوْسَعَ مِنَ الصبْرِ**))

سیدنا ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دے دیتا ہے اور صبر سے بڑھ کر کسی کو بھی بہتر اور کشادہ تحفہ نہیں دیا گیا۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 1469، صحیح مسلم: 1053]

1714 حدیث عن صهیبٍ الرومی رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((**عَجبًا لأمْرِ المؤمِنِ إنَّ أمْرَہ کلَّہ لہ خَیْرٌ، ولیسَ ذلك لأحدٍ إلاَّ لِلْمؤمِنِ؛ إنْ أصابَتْہُ سرّاءُ شَکَر فکانَ خَیْرًا لہ، وإنْ أصابَتْہ ضَرَّاءُ صَبَر فکانَ خیرًا لَہ**)).

سیدنا صہیب رومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مومن کا معاملہ عجیب ہے۔ اس کے ہر معاملے میں خیر ہی خیر ہے اور یہ اعزاز صرف مومن کو ہی حاصل ہے اگر اس پر خوشحالی آتی ہے تو شکر کرتا ہے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر کوئی مصیبت، پریشانی آتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے تو یہ چیز بھی اس کے لئے بہتر ہے۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 2999]

1715 حدیث عن أبی سعیدٍ رضی اللّٰہ عنہ: أنہ دخلَ علی رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وھو مَوْعوكٌ علیہ قَطیفَةٌ، فوضَع یدَہ فَوْقَ القَطیفَةِ، فقال: ما أشَدَّ حُمَّاكَ یا رسول اللّٰہ! قال: ((إنَّا کذلك یُشَدَّدُ علینا البَلاءُ، ویضاعَفُ لنا الأجْرُ)). ثم قال: یا رسولَ اللّٰہ! مَنْ أشدُّ الناسِ بلاءً؟ قال: ((الأنبیاء)). قالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قال: ((العُلَماءُ)). قال: ثُمَّ مَنْ؟ قال: ((الصالِحونَ، کان أحدُھم یُبْتَلی بالقَمْلِ حتی یَقْتُلَہ، ویُبْتَلی أحدُھم بالفَقْرِ حتی ما یجِدَ إلا العَباءَةَ یلبَسُھا، ولأحدُھم کان أشدَّ فَرحًا بالبَلاءِ مِنْ أحَدِکُمْ بالعَطاءِ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ بیمار تھے اور آپ ﷺ پر ایک

چادر تھی۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے چادر کے اوپر ہاتھ رکھا اور کہنے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو کس قدر تیز بخار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک ہم (انبیاء ورسل علیہم السلام) پر آزمائش بہت سخت آتی ہے اور ہمارا اجر وثواب بھی بڑھا کر دیا جاتا ہے۔ پھر ابوسعید رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھ کر سخت آزمائش کن پر آتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ''انبیاء علیہم السلام پر'' ابوسعید رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے پھر ان کے بعد کن پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب: ''علماء پر'' ابوسعید رضی اللہ عنہ پھر عرض کرنے لگے پھر کن پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ''نیک لوگوں پر'' ان میں سے ایک جوں کی وجہ سے آزمایا جائے گا یہاں تک کہ وہ اسے مار دے گی اور ان میں سے ایک فقیری کی وجہ سے آزمایا جائے گا یہاں تک کہ اس کے پاس پہننے کے لئے صرف ایک چادر ہوگی۔ تم میں سے ایک جس قدر تحفہ ملنے پر خوش ہوتا ہے اس سے کہیں بڑھ کر یہ (لوگ) آزمائش پر خوش ہوتے ہیں۔ [صحيح۔ سنن ابن ماجه: 4024، المستدرك للحاكم: 307/4]

1716 عن جابرٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((يَوَدُّ أهلُ العافيَةِ يومَ القِيامَةِ، حِينَ يُعطى أهْلُ البَلاءِ الثوابَ؛ لوْ أنَّ جُلودَهُمْ كانَتْ قُرِضَتْ بالمقَاريضِ)).**

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن وہ لوگ جو دنیا کے اندر عافیت میں رہے خواہش کریں گے کہ کاش (دنیا میں) ان کے چمڑے قینچیوں سے کاٹ دیئے جاتے (اور یہ خواہش تب کریں گے) جب دنیا میں مصائب کے اندر مبتلا لوگوں کو اجر وثواب دیا جائے گا (تاکہ ہمیں بھی آج یہ اجر وثواب ملتا)۔ [حسن۔ جامع الترمذي: 2402]

1717 وعن أبي هريرة رضي الله عنه؛ أنَّ رسولَ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: **((من يُرِدِ الله به خَيْرًا يُصِبْ منه)).**

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے کسی آزمائش (مصیبت وغیرہ) میں مبتلا کر دیتا ہے۔

[صحيح۔ موطا امام مالك: 941/2، صحيح بخاري: 5645]

1718 عن أنسٍ رضي الله عنه عن النبيّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: **((إنَّ عِظَمَ الجزاءِ مَع عِظَمِ**

البَلاء، وإنَّ اللّٰه تعالى إذا أحبَّ قومًا ابتَلاهُمْ، فَمنْ رَضِيَ فلَهُ الرِّضا، ومَنْ سَخِطَ فله السخَطُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جس قدر مصیبت بڑی ہوتی ہے اس قدر ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے اور جو (اس مصیبت آنے پر اللہ سے) راضی ہوتا ہے اس پر اللہ راضی ہو جاتا ہے اور جو ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہے اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ [حسن۔ سنن ابن ماجہ: 4031، جامع الترمذی: 2396]

1719 عن أبي هريرة رضى اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إنَّ الرجُلَ لَيكونُ له عِندَ اللّٰه المنزِلَةُ، فما يَبْلُغها بِعَمَلٍ، فما يَزالُ يَبْتَليه بما يَكْرَهُ حتّى يُبْلِغَه إيَّاها)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک آدمی کا ایک خاص مقام و مرتبہ ہوتا ہے لیکن وہ آدمی اپنے اعمال کے ساتھ اس درجہ پر نہیں پہنچ رہا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اسے کسی مصیبت (آزمائش) میں مبتلا کر کے مطلوبہ درجہ تک پہنچا دیتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 2908، المسند ابو یعلی الموصلی: 6095]

1720 عن أبي سعيدٍ و أبي هريرة رضى اللّٰه عنهما عنِ النبيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((ما يُصِيبُ المؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ ولا وَصَبٍ، ولا هَمّ ولا حَزَنٍ، ولا أذىً ولا غَمٍّ، حتى الشوْكَةِ يُشاكُها؛ إلا كَفَّر اللّٰه بِهٰا من خطاياهُ)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مومن کو جو بھی تکلیف، بیماری، پریشانی اور غم وغیرہ آتا ہے یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کی وجہ سے اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 5642، صحیح مسلم: 2573]

1721 عن أبي هريرة رضى اللّٰه عنه قال قال رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ما يزالُ البَلاءُ بالمؤْمِنِ والمُؤْمِنَةِ في نفْسِه ووَلَدِه ومَالِهِ حتى يَلْقَى اللّٰه تعالى وما عليْه خَطيئَةٌ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مومن مرد اور مومنہ عورت پر ان کی جان، اولاد اور مال وغیرہ میں مصیبت (آزمائش) آتی رہتی ہے یہاں تک کہ یہ اللہ تعالیٰ سے (اس حال

میں) ملاقات کرتے ہیں کہ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں (مصیبت کی وجہ سے ان کے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے)۔[حسن صحیح۔ جامع الترمذی: 2399، المستدرك للحاكم: 314/4]

1722 عن أبي موسى رضي الله عنه قال: قالَ رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إذا مَرِضَ العبدُ أوْ سافَر؛ كُتِبَ له مثلُ ما كانَ يعْمَلُ مُقيمًا صَحيحًا)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی بیمار ہوتا ہے یا سفر پر روانہ ہوتا ہے تو اس کے لئے ان تمام اعمال کا ثواب لکھا جاتا ہے جو وہ حالت تندرستی یا اپنے علاقے میں رہائش پذیر ہوکر کیا کرتا تھا۔[صحیح لغیرہ۔ صحیح بخاری: 2996، سنن ابی داود: 3091]

1723 عن أبي الأشْعَثِ الصَّنْعانيِّ: أنَّه راحَ إلى مَسْجد دِمَشْقَ وهَجَّر الرواحَ، فلَقِيَ شدَّادَ بْنَ أوْسٍ والصنابحيّ معَه، فقلتُ: أيْنَ تُريدانِ يرحَمُكُما اللّٰه تعالى؟ فقالا: نريدُ ههُنا، إلى أخٍ لنا منِ مضَرَ نعودُه، فانْطَلَقْتُ معهما حتى دخَلا على ذلك الرجل، فقالا له: كيفَ أصْبَحْتَ؟ فقال: أصْبَحْتُ بِنعْمَةٍ، فقال شدَّاد: أبْشِرْ بكفَّاراتِ السَّيِّئاتِ وحطِّ الخَطايا، فإنِّي سمِعْتُ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((إنَّ اللّٰه يقول: [إني] إذا ابْتَلَيْتُ عبدًا مِنْ عِبادي مؤْمِنًا فَحَمَدني على ما ابْتَلَيْتُه، [فإنَّه يقومُ مِنْ مضْجَعِه ذلك كيَوْم ولَدتْهُ أمُّه مِنَ الخَطايا، ويقولُ الربُّ عز وجلَّ [للحفَظَة]: أنا قَيَّدْتُ عبدي [هذا] وابْتَلَيْتُه]، فأجْرُوا له كما كُنْتُمْ تُجْرونَ له وهو صَحِيحٌ)).

ابوالأشعث الصنعانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ دوپہر کے وقت دمشق کی مسجد میں گئے تو وہاں ان کی ملاقات شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور صنابحی بھی ان کے ساتھ تھے میں نے کہا اللہ تعالیٰ تم دونوں پر رحمت فرمائے تم دونوں کہاں جارہے ہو؟ وہ دونوں کہنے لگے: ہمارا ایک (مسلمان) بھائی جو مضر قبیلے سے تعلق رکھتا ہے اس کی عیادت کے لئے جارہے ہیں۔ میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ ہم اس آدمی کے پاس پہنچے تو یہ دونوں کہنے لگے تم کیسے ہو؟ وہ آدمی کہنے لگا۔ میں بہت اچھا ہوں تو شداد کہنے لگے تمھیں گناہوں کے ختم ہو جانے کی بشارت ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی مومن بندے کی آزمائش کرتا ہوں اور وہ اس آزمائش پر میری حمد بیان کرتا ہے تو وہ گناہوں سے

بالکل پاک وصاف ہو جاتا ہے اور رب العزت نگران فرشتوں کو کہتا ہے میں نے اپنے بندے کو روکے رکھا۔ حالت تندرستی میں اس کے اعمال کا جو تم اجر لکھتے رہے ہو وہی اجر بیماری کے ایام میں بھی لکھو (حالانکہ بیماری کی حالت میں انسان نے وہ اعمال نہیں کیے ہوتے یا ادائیگی درست نہیں کرسکتا)

[حسن۔ الطبرانی فی الکبیر: 7136/7، مسند احمد: 123/4]

1724 عن أسد بن كرزٍ رضي الله عنه؛ أنه سمعَ النبيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((**المريضُ تَحاتُّ خَطاياه كما يَتحاتُّ ورَقُ الشجرِ**)).

سیدنا اسد بن کرز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بیمار آدمی کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح ایک درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

[صحیح لغیرہ۔ ابن ابی دنیا : 212]

1725 عن عائشة رضي الله عنها: أنَّ رجلاً تلا هذه الآية ﴿**مَنْ يَعْمَلْ سوءًا يُجْزَ بِهِ**﴾، **فقال: إنَّا لَنُجْزى بكلِّ ما عمِلْنا ؟ هَلَكْنا إذًا . . فَبلغَ ذلك رسولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقالَ:((نَعم، يُجْزى به في الدنيا مِنْ مُصيبَةٍ؛ في جَسده مِمّا يُؤْذِيه))**.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی "مَنْ يَعْمَلْ سوءًا يُّجْزَبِهٖ" جو کوئی بھی برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ وہ کہنے لگا ہم جو بھی عمل کریں گے ہمیں اس کا بدلہ دیا جائے گا پھر تو ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں دنیا میں اس (گناہ) کا بدلہ آزمائش (مصیبت) ہے جو اس کے جسم کو پہنچ کر تکلیف دیتی ہے (آزمائش، مصیبت کی وجہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور یہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے)۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 2923]

1726 عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه أنه قال: **يا رسولَ اللهِ! كيفَ الصلاحُ بعدَ هذه الآية: ﴿لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ ولا أمانيِّ أَهْلِ الكِتابِ مَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا يُجْزَ به﴾ الآية؛ وكلُّ شيْءٍ عمِلْنَاهُ جُزينا به؟ فقال:((غَفر اللهُ لك يا أبا بكرٍ! أَلَسْتَ تَمْرَضُ؟ أَلسْتَ تَحْزَنُ؟ أَلَسْتَ يُصيبُكَ اللأواءُ؟)). قال: فقلتُ: بلى . قال:((هو ما تُجزَوْنَ به))**.

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! اس آیت کے بعد درستگی کیسے ممکن ہے (نجات تمہاری اور اہل کتاب کی امیدوں پر منحصر نہیں اور جو کوئی برا عمل کرے گا اُسے اس کا بدلہ دیا جائے گا) اور کیا ہمیں ہر اس عمل کا بدلہ ملے گا جو ہم نے کیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! اللہ آپ کو معاف فرمائے: کیا آپ بیمار نہیں ہوتے؟ کیا آپ پریشان نہیں ہوتے؟ کیا آپ پر آزمائشیں نہیں آئیں؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی تمہارا (دنیاوی) بدلہ ہے۔

[صحيح۔ صحيح ابن حبان: 2910, 2926]

1727 عن عطاء بن يسارٍ رحمه الله؛ أنَّ رسول الله صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: **((إذا مَرِضَ العبدُ بعثَ اللّٰه إليه مَلَكَيْنِ فقال: انْظُروا ما يقولُ لِعُوَّادِه؟ فإنْ هُوَ إذا جَاؤوهُ حَمِدَ اللّٰه وأثنى عليه، رَفعا ذلك إلى اللّٰه، وهو أعْلَمُ، فيقولُ: لِعَبْدي عَلَيَّ إنْ تَوَفَّيْتُه [أن] أُدْخلَهُ الجنَّةَ، وإنْ أنا شَفَيْتُه أنْ أبْدِلَه لحْمًا خيرًا مِنْ لَحْمِه، ودَمًا خيرًا مِنْ دَمِه، وأنْ أُكَفِّر عنهُ سيِّئَاتِه))**.

سیدنا عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتوں کو بھیج کر فرماتا ہے دیکھو یہ بندہ عیادت کے لئے آنے والے لوگوں کو کیا کہتا ہے؟ عیادت کے لئے آنے والے لوگ جب آتے ہیں تو یہ آدمی اللہ کی حمد وثنا بیان کرتا ہے وہ دونوں فرشتے اس (حمد وثناء وغیرہ) کو لے کر اللہ تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں حالانکہ وہ خوب جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ بات ارشاد فرماتا ہے: ''میں نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ جب یہ بندہ فوت ہوگا تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور اگر میں اسے شفا دے دوں تو اس کے گوشت کے بدلے بہتر گوشت اور خون کے بدلے اس سے بہتر خون دوں گا اور اس کے گناہ معاف کردوں گا۔ [حسن لغيره۔ موطا امام مالك: 940/2]

1728 عن ابن مسعودٍ رضي الله عنه قال: **دخلتُ على النبيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [وهو يوعك] فمَسَسْتُه [بيدي]، فقلتُ: يا رسولَ اللّٰه! إنَّك تُوعَكُ وعْكًا شديدًا، فقال: ((أجل؛ إنِّي أوعَكُ كما يوعَكُ رجُلانِ منكُمْ)). قلتُ: ذلك بأنَّ لك أجْرَيْنِ؟ قال: ((أجلْ؛ ما مِنْ مسلمٍ يُصيبُه أذىً مِنْ مَرضٍ فما سِواهُ؛ إلا حطّ اللّٰه به سيِّئاتِه كما تَحُطُّ الشجرةُ ورَقَها))**.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار تھا تو میں نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو لگایا اور عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بہت شدید بخار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو بخار ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی یہ اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجر دوگنا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں جس مسلمان کو بھی کوئی تکلیف بیماری وغیرہ آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس بیماری وغیرہ کی وجہ سے اس (آدمی) کے گناہ اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتے گراتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 5667، صحیح مسلم: 2571]

1729 عن أبی سعیدٍ الخدریّ رضی اللّٰه عنه: أنّ رجلاً مِنَ المسلمین قال: یا رسولَ اللّٰه! أرأیْتَ هذه الأعْراضَ التی تصیبُنا ما لَنا بها ؟ قال ((کفّاراتٌ)) قال أبَیٌّ یا رسولَ اللّٰه: وإنْ قلّت؟ قال: ((وإنْ شَوْکةٌ فما فَوْقَها)). فدعا علی نَفْسِه أن لا یفارِقَهُ الوَعْکُ حتی یَمُوتَ، وأنْ لا یُشْغِلَهُ عَنْ حَجّ ولا عُمْرةٍ، ولا جهادٍ فی سبیل اللّٰه، ولا صَلاةٍ مکْتوبَةٍ فی جَماعَةٍ. قال: فما مَسَّ إنْسانٌ جَسَده إلا وجد حَرَّها حتّی ماتَ.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسلمان نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان مصائب (بیماریاں، آفات وغیرہ) کے بارے میں بتلائیں کہ ہمیں ان کی وجہ سے کیا ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ (گناہوں) کا کفارہ ہیں۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر مصیبت کم بھی ہو تو بھی گناہوں کا کفارہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کانٹا یا اس سے بھی کوئی چھوٹی چیز ہو (یہ سن کر) ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے دعا کی کہ مرتے دم تک ان کا بخار نہ اترے اور یہ بخار اتنا ہو کہ حج، عمرہ، اللہ کے راستہ میں جہاد اور جماعت کے ساتھ فرض نماز کی ادائیگی میں رکاوٹ نہ بنے (اس کے بعد) جو انسان بھی ان کے جسم کو چھوتا اسے بخار کی گرمائش ضرور محسوس ہوتی یہاں تک کہ یہ فوت ہو گئے۔ [حسن صحیح۔ مسند احمد: 23/3، مسند ابویعلی موصلی: 995، ابن ابی الدنیا فی المرض والکفارات: 10، صحیح ابن حبان: 2928]

1730 عن أبی سعید الخدریّ رضی اللّٰه عنه؛ أنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قال: ((صُداعُ المؤْمن، وشوكةٌ یُشاكُها، أو شَیْءٌ یُؤْذیه؛ یَرْفَعُه اللّٰه بها یومَ القِیامَةِ درجةً، ویُكَفِّر عنه بِها ذُنوبَه)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کو سر درد ہونا یا اسے کوئی کانٹا وغیرہ کا لگنا یا کوئی اور ایسی چیز جو اسے نقصان دے۔ اللہ تعالیٰ اس (تکلیف وغیرہ) کے عوض روز قیامت ایک درجہ بلند کرے گا اور اس کی وجہ سے اس کے گناہ معاف فرما دے گا۔

[حسن۔ ابن ابی الدنیا فی المرض والکفارات: 182]

1731 عن عبد الرحمن بن أبی بكرٍ رضی اللّٰه عنهما؛ أن رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنَّما مثَلُ العَبْدِ المؤْمِنِ حین یُصیبُه الوَعْكُ والحُمّی؛ كحدیدَةٍ تَدْخُلُ النارَ، فَیذْهَبُ خَبثُها ویَبْقی طِیبُها)).

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیمار مومن کی مثال جب اسے بخار وغیرہ پہنچتا ہے، اس لوہے کی طرح ہے جسے آگ میں ڈالا جاتا ہے تو اس کی میل کچیل ختم ہو جاتی ہے اور عمدہ لوہا باقی رہتا ہے (بخار کی وجہ سے مومن آدمی کے گناہ ختم کر دیئے جاتے ہیں)۔

[حسن، صحیح۔ المستدرك للحاكم: 73/1, 438, 431/3]

1732 عن العرباض بن ساریة رضی اللّٰه عنه عنِ النبیِّ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یعنی عن ربِّه تبارك وتعالی؛ أنَّه قال: ((إذا سلَبْتُ مِنْ عبدی كریمَتَیْهِ وهو بهما ضَنِینٌ، لَمْ أرْضَ له ثوابًا دونَ الجنَّة إذا هو حَمِدَنی علَیْهِما)).

سیدنا عرض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''جب میں اپنے بندے سے اس کی دو محبوب چیزیں (آنکھیں) سلب کر لوں اور وہ بندہ ان آنکھوں پر بخیل (ضرورت مند) بھی ہے پھر وہ بندہ اس پر میری تعریف بیان کرتا ہے تو اس (صبر) کا بدلہ صرف اور صرف جنت ہی ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ صحیح ابن حبان: 2931]

4- جسم کے کسی حصہ میں تکلیف آنے پر یہ کلمات کہنے کی ترغیب

1733 صحيح عن عثمان بن أبي العاص رضى الله عنه: أنّه شكا إلى رسول الله صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّم وجعًا يجِدُه فى جَسدِه منذ أسْلَم ، فقال له رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((ضَعْ يدكَ على الذى يألم مِنْ جَسدِك وقل: (بِسْمِ اللّٰه) ثلاثًا، وقُلْ سبع مرات: (أعوذُ باللّٰه وقدْرَتِه مِنْ شرِّ ما أجِدُ وأحاذِرُ))). وعند مالك: ((أعوذُ بِعزَّةِ اللّٰه وقُدْرَتِه مِنْ شرِّ ما أجِدُ)). قال: فَفَعلْتُ ذلك فأذْهَبَ اللّٰه ما كان بى، فلَمْ أزَلْ آمُر بها أهْلى وغيرهم.

سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی کہ جب سے وہ مسلمان ہوئے ہیں تب سے وہ اپنے جسم میں تکلیف محسوس کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تکلیف والی جگہ پر اپنا (دایاں) ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ بسم اللہ پڑھ اور سات مرتبہ یہ کلمات پڑھ ''(أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ)'' میں اس چیز کی شر سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں اللہ کی ذات اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں (موطا امام مالک کی روایت میں أَعُوْذُ (بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ) کے الفاظ ہیں) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ نے میری تکلیف ختم کر دی پھر میں ہمیشہ اپنے اہل وعیال اور دوسروں کو ان کلمات کا حکم دیتا رہا (کہ وہ انہیں لازمی پڑھیں)[صحیح۔ صحیح بخاری: 2262، صحیح مسلم: 2202، سنن ابی داؤد: 3891، جامع الترمذی: 2080، النسائی فی عمل الیوم و اللیلة: 999، موطا امام مالك: 1803]

5- تعویذ (منکے، موتی، ہڈی) وغیرہ لٹکانے سے بچنے کا بیان

1734 صحیح عن عقبة [يعنى أبن عامر] أيضا: أنَّه جاءَ في رکْبِ عَشْرَةٍ إلى رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فبايع تِسْعَةً، وأمسكَ عَنْ رجلٍ منهم، فقالوا: ما شَأْنُه؟ فقال: ((إنَّ في عَضُدِه تَميمَة))، فقطَّعَ الرجُلُ التَّميمَةَ، فبايَعه، رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قال: ((مَنْ عَلَّقَ فقد أشْرَكَ)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ دس افراد کے قافلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نو افراد سے بیعت لی اور ایک آدمی کی بیعت سے ہاتھ روک لیا۔ لوگ کہنے لگے اس کا کیا معاملہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس کے بازو میں تعویذ ہے'' اس آدمی نے اس کو کاٹ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بیعت لے کر ارشاد فرمایا: ''جس نے یہ لٹکایا تحقیق اس نے شرک کیا۔''

[صحیح۔ مسند احمد: 156/4، المستدرك للحاكم: 219/4]

1735 صحیح عن عيسى بن عبدالرحمن بن أبي ليلى قال: دخلتُ على عبد اللّٰه بن عُكَيْمٍ [أبي معبد الجهني نعوده] وبه حُمْرَةٌ، فقلتُ: ألا تُعَلِّقُ شيئًا؟ فقال: الموت أقرب مِنْ ذلك، قال رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تعَلَّقَ شيئًا وُكِلَ إِلَيْهِ)).

عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ (ابو معبد الجہنی) کے پاس ان کی عیادت کے لئے آیا۔ ان کے جسم پر سرخ دانے نکلے ہوئے تھے میں نے انہیں کہا آپ کچھ تعویذ وغیرہ کیوں نہیں لٹکا لیتے؟ تو وہ کہنے لگے: موت اس سے بھی زیادہ قریب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اس کے سپرد کر دیا گیا۔'' [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2072، سنن ابی داؤد: 3883]
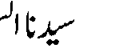
6- سینگی (حجامہ) لگوانے کی ترغیب اور کب لگوانی چاہیے

1736 حدیث وعن سَلمى خادمِ رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَتْ: ما كانَ أحَدٌ يَشْتَكى إلى رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وجَعًا في رأسِه إلا قال: ((احْتَجِمْ)). **ولا وَجعًا في رِجْلَيْه إلا قال: ((اخْضِبْهُما)).**

رسول اللہ ﷺ کی خادمہ سلمیٰ کہتی ہیں کہ جو کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کے سامنے سر درد کی شکایت کرتا تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے: تم سینگی لگواؤ اور جو پاؤں میں درد کی شکایت کرتا تو آپ ﷺ اسے مہندی لگانے کا حکم دیتے۔[حسن۔ سنن ابی داود: 3858، جامع الترمذی: 2054، سنن ابن ماجه: 3502]

1737 حدیث عن ابن مسعودٍ رضى اللّٰه عنه قال: حَدَّثَ رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ليلة أُسرِىَ به أنّه: **((لَمْ يَمُرَّ على مَلإٍ مِنَ الملائكةِ إلا أمروه: أنْ مُرْ أمَّتَكَ بالْحِجَامَةِ)).**

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات کے بارے میں ارشاد فرمایا: آپ ﷺ جس فرشتے کے پاس سے بھی گزرے تو انہوں نے آپ ﷺ کو کہا اپنی امت کو سینگی لگوانے کا حکم دیں۔[صحيح لغيره۔ جامع الترمذی: 2052]

1738 حدیث عن أنسٍ رضى اللّٰه عنه قال: ((كان رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ في الأخْدَعَيْنِ والكاهِلِ، وكان يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وتِسْعَ عَشْرةَ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گردن کے دونوں اطراف اور گردن کے تھوڑا سا نیچے سینگی لگوایا کرتے تھے اور یہ سینگی (چاند کی) سترہ اور انیس تاریخ کو لگواتے۔[حسن۔ جامع الترمذی: 2051]

1739 حدیث عن أبى هريرة رضى اللّٰه عنه عن النبى صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((مَنِ احْتَجم لِسبعَ عَشْرةَ مِنَ الشهْرِ كان لَه شفاءٌ مِنْ كُلِّ داءٍ)). ((مَنِ احْتَجم لِسبعَ عَشْرةَ وتِسْعَ عَشْرةَ وإحدى وعِشرينَ كان شِفاءً مِنْ كُلِّ داءٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی (قمری ماہ کی) سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو سینگی لگواتا ہے تو یہ (طریقہ علاج) ہر بیماری سے شفاء ہے۔

[حسن۔ ابی داؤد: 3861، المستدرك للحاكم: 210/4]

1740 عن نافعٍ، أن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما قال له: **يا نافعُ! تبيَّغَ بيَ الدمُ فالْتَمِسْ لي حجّامًا، واجْعَلْهُ رَفيقًا إنِ اسْتَطعْتَ، ولا تَجْعَلْهُ شَيْخًا كبيرًا، ولا صبيًّا صغيرًا، فإنّي سمعتُ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((الحِجامَةُ على الرِّيقِ أمْثَلُ، وفيها شفاءٌ وبَركَةٌ، وتَزيدُ في العَقْلِ وفي الحِفْظِ، واحْتَجِموا على بَركةِ اللّٰه يومَ الخميسِ، واجْتَنِبوا بالحِجَامة يومَ الأربعاءِ والجُمُعَةِ والسبْتِ والأحَدِ تحرِّيًا، واحْتَجِموا يومَ الاثْنَيْنِ والثُّلاثَاءِ؛ فإنَّه اليومُ الذي عافى اللّٰه فيه أيّوبَ، وضربَه بالبَلاءِ يومَ الأرْبِعاءِ، فإنَّه لا يَبْدو جُذَامٌ ولا برص إلا يوم الأربعاء، وليلةَ الأرْبِعاءِ)).**

نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اے نافع! میرا خون جوش مار رہا ہے (یعنی بلڈ پریشر ہے)۔ میرے لیے کوئی بہترین ماہر سینگی لگانے والا تلاش کر جو نہ بچہ ہو اور نہ بہت زیادہ بوڑھا۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: نہار منہ سینگی لگوانا بہت ہی بہتر ہے اور اس میں شفا اور برکت ہے اور اس سے حافظے اور عقل میں اضافہ ہوتا ہے۔ تم اللہ کی طرف سے برکت کا یقین رکھتے ہوئے جمعرات والے دن سینگی لگواؤ اور کوشش کرو کے بدھ، جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو سینگی نہ لگواؤ۔ سوموار اور منگل کے دن سینگی لگواؤ۔ یہ وہ دن ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا ایوب علیہ السلام کو عافیت عطا فرمائی تھی اور بدھ والے دن وہ بیماری میں مبتلا ہوئے تھے۔ کوڑھ اور پھلبہری کا مرض بدھ کی رات اور بدھ کے دن ظاہر ہوتا ہے۔ [حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجه: 3488، المستدرك للحاكم: 409/4]

7- بیمار آدمی کی عیادت اور اس سے دعا کروانے کی ترغیب

1741 عن أبي هريرة رضى الله عنه أنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((حقُّ المسْلِمِ على المسلمِ خمْسٌ: ردُّ السلامِ، وعيادَةُ المريضِ، واتّباعُ الجَنائِزِ، وإجابَةُ الدعْوةِ، وتشْميتُ العاطِسِ)).
وفي رواية لمسلم: ((حقُّ المسلمِ على المسْلمِ سِتٌّ)). قيلَ: وما هُنَّ يا رسولَ اللّٰه؟ قال: ((إذا لَقِيتَه فسلِّمْ عليه، وإذا دَعاك فأجِبْهُ، وإذا اسْتَنْصَحكَ فانصَحْ له، وإذا عَطسَ فحمِدَ اللّٰه فشمِّتْهُ، وإذا مرِضَ فعُدْهُ، وإذا ماتَ فاتَّبِعْهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں (بعض احادیث میں چھ مذکور ہیں) اور وہ یہ ہیں ① جب اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام بلائے۔ ② جب وہ اسے دعوت دے تو وہ قبول کرے ③ جب وہ اس سے خیر خواہی طلب کرے تو وہ اپنے بھائی کی خیر خواہی کرے ④ جب وہ چھینک لے کر الحمدللّٰہ کہے تو اس کے جواب میں يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے ⑤ جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے ⑥ جب وہ فوت ہو جائے تو اس کا جنازہ پڑھے۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 1240، صحیح مسلم: 2162، سنن ابی داؤد: 5030، سنن ابن ماجه: 1435، جامع الترمذی: 2809، سنن النسائی: 2737]

1742 عنه رضى اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إنَّ اللّٰه عزَّ وجلَّ يقولُ يومَ القِيامَةِ: يا ابْنَ آدَمَ! مرِضْتُ فلَمْ تَعُدْني. قال: يا ربِّ! كيفَ أعودُك وأنْتَ ربُّ العالَمينَ؟ قال: أما علِمْتَ أنَّ عبْدى فلانًا مرِضَ فلَمْ تَعُدْه؟ أما عَلِمْتَ أنَّك لوْ عُدْتَه لوجَدْتَني عنده؟ يا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطْعَمْتُكَ فلم تُطْعِمني. قال: يا ربِّ! كيفَ أُطْعِمُكَ وأنتَ ربُّ العالَمينَ؟ قال: أما عَلِمْتَ أنَّه اسْتَطْعمَك عَبدى فلانٌ فلَمْ تُطْعِمْهُ، أما عَلِمْتَ أنَّكَ لو أطْعَمْتَه لوَجْدتَ ذلك عِنْدى؟ يا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيتُكَ فلَمْ تَسْقِني. قال: يا ربِّ! وكيفَ أسْقيكَ وأنْتَ ربُّ العَالمين؟ قال اسْتَسْقاكَ عَبْدى فلانٌ فلَمْ تَسْقِه، أما إنَّكَ لو سَقَيْتَه وَجَدْتَ ذلك عندى)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری بیمار پرسی نہ کی۔ وہ کہے گا اے اللہ! میں آپ کی عیادت کیسے کرتا آپ تو رب العالمین ہیں؟ (اور آپ کو بیماری سے کیا واسطہ) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو نے اس کی عیادت نہ کی کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کے لیے جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ پھر اللہ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا لیکن تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ بندہ عرض کرے گا اے اللہ! میں آپ کو کیسے کھانا کھلاتا آپ تو رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے اسے نہ کھلایا۔ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے مجھے پانی نہ پلایا وہ کہے گا اے اللہ! آپ تو تمام جہانوں کے پروردگار ہیں میں آپ کو کیسے پانی پلاتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا مگر تو نے اسے پانی نہ پلایا اگر تو اسے پانی پلاتا تو تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم :2569]

1743 عن أبی سعیدٍ الخدری رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((**عودوا المریضَ، واتّبِعوا الجنائِزَ تُذَکِّرُکُمُ الآخِرَۃَ**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مریض کی عیادت کیا کرو اور جنازے پڑھا کرو (کیونکہ) اس سے آخرت یاد رہتی ہے۔''

[حسن صحیح۔ مسند احمد: 3/32, 42، مسند البزار: 822، صحیح ابن حبان: 2955]

1744 عن معاذ بْنِ جبلٍ رضیَ اللّٰہ عنہ قال: قال رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((**خمْسٌ مَنْ فَعل واحدۃً مِنْھُنَّ کان ضامِنًا علی اللّٰہ عزَّ وجلَّ: مَنْ عادَ مریضًا، أو خَرج معَ جَنازَۃٍ، أوْ خَرج غازِیًا، أوْ دخَل علی إمامٍ یریدُ تَعْزِیرَہ وتوْقیرَہ، أو قعَد فی بَیْتِہ فسَلِمَ الناسُ مِنْہُ وسَلِمَ مِنَ الناسِ**)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں کا عہد لیا جو شخص ان میں سے ایک بھی کر لے اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہو جائے گا ① جس نے مریض کی بیمار پرسی کی ② جنازہ کے

ساتھ نکلا ③ اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلا ④ امام (حکمران) کے پاس اس کی عزت واحترام کرنے آیا ⑤ گھر میں بیٹھا خود بھی (لوگوں کے شر سے) محفوظ ہو گیا اور لوگ بھی اس سے محفوظ ہو گئے۔

[صحيح۔ مسند أحمد : 241/5، مسند البزار : 1649، صحيح ابن حبان: 373]

1745 عن عليّ رضى الله عنه قال: سمعت رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: **((ما مِنْ مسلمٍ يعودُ مسلِمًا غَدوةً؛ إلا صلّى عليه سَبْعون ألفَ ملَكٍ حتى يُمْسِيَ، وإنْ عادَ عَشِيَّةً؛ إلا صَلّى عليهِ سَبْعون أَلْفَ ملَكٍ حتى يُصْبِحَ، وكانَ له خَرِيفٌ في الجَنَّةِ)).**

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں اور اگر وہ شام کے وقت اس کی عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور وہ ایسے ہے کہ جیسے جنت کے پھل توڑ رہا ہے (جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے)۔

[صحيح۔سنن ابی داود: 3099، جامع الترمذی: 969]

1746 عن كَعْبِ بْنِ مالكٍ رضىَ اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((مَنْ عادَ مريضًا خاضَ في الرحْمَةِ، فإذا جلَس عندَه اسْتَنْقَع فيها)).**

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ (اللہ کی) رحمت میں غوطے لگاتا ہے اور جب وہ اس مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو وہ رحمت میں ڈوب جاتا ہے۔[صحيح۔ مسند احمد: 460/3، الطبرانی فی الأوسط: 907]

8- مریض کیا کلمات کہے اور مریض کو کن کلمات کے ساتھ دعا دی جائے اس کی ترغیب

1747 صحیح عن ابن عباسٍ رضی اللّٰہ عنہما عنِ النبیّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قال: ((**مَنْ عادَ مریضًا لَمْ یحضُرْ أجلُہ فقال عندہ سبْعَ مراتٍ: ((أسألُ اللّٰہ العظیمَ ربَّ العرشِ العظیمِ أنْ یَشفِیَك)) إلاَّ عافاہ اللّٰہ مِنْ ذلك المَرضِ**)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس پر ابھی موت کا وقت نہیں آیا اور وہ اس کے پاس سات مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے **((أسألُ اللّٰہ العظیمَ ربَّ العرشِ العظیمِ أنْ یَشفِیَك))** میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو بہت بڑا، بڑے عرش کا رب ہے کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے تو اللہ تعالیٰ اس مریض کو اس مرض سے شفا دے دیتا ہے۔[صحیح۔ سنن ابی داود: 3106، جامع الترمذی: 2083، النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: 1043، صحیح ابن حبان: 2978، المستدرك للحاکم: 213/4]

1748 صحیح عن أبی سعیدٍ و أبی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہما؛ أنہما شہدا علی رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أنَّہ قال: ((**مَنْ قال (لا إلہ إلا اللّٰہ واللّٰہ أکْبَرُ)، صدَّقَہ ربُّہ؛ فقال: لا إلہ إلا أنا وأنا أکْبَرُ، وإذا قال: (لا إلہ إلاَّ ہو وَحْدَہ)، قال: یقولُ لا إلہ إلا أنا وَحْدی، وإذا قال: (لا إلہ إلا اللّٰہ وحْدَہ لا شریكَ لہ)، قال: یقولُ: صدَقَ عبْدی، لا إلہ إلا أنَا وَحْدی لا شریكَ لی، وإذا قالَ: (لا إلہ إلا اللّٰہ وحدہ لا شریكَ لَہ، لَہُ المُلْكُ، ولَہُ الحَمْدُ)، قال: یقول: لا إلہ إلا أنا، لِیَ المُلْكُ ولِیَ الحَمْدُ، وإذا قال: (لا إلہ إلا اللّٰہ، ولا حَوْلَ ولا قُوَّۃَ إلا باللّٰہ)، قال: لا إلہ إلا أنا ولا حَوْلَ ولا قُوَّۃَ إلا بی)). وکان یقول: ((مَنْ قالَہا فی مَرضِہ ثُمَّ ماتَ لَمْ تَطْعَمْہُ النارُ**)).

وفی روایۃ للنسائی عن أبی ہریرۃ وحدہ مرفوعا: ((**مَنْ قَالَ: (لا إلہ إلا اللّٰہ واللّٰہ أکْبَرُ، لا إلہ إلا اللّٰہ وحدَہ، لا إلہ إلا اللّٰہ ولا شریك لہ، لا إلہ إلا اللّٰہ لَہُ الملْكُ، ولَہُ الحَمْدُ، لا إلہ إلا اللّٰہ، ولا حولَ ولا قُوَّۃَ إلا باللّٰہ) . یَعْقِدُہُنَّ خَمْسًا بأصابعہ**)). ثم قال: ((**مَنْ قالَہُنَّ فی یومٍ أوْ فی لیلَۃٍ، أوْ فی شَہْرٍ؛ ثُمَّ ماتَ**

فی ذلك الیوم أو فی تلكَ اللیلَةِ أوْ فی ذلكَ الشهرِ غُفِرَ له ذَنبُه))۔

سیدنا ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَ اَنَا اَكْبَرُ" میرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور میں ہی سب سے بڑا ہوں اور جب وہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِی لَا شَرِیْكَ لِیْ" نہیں کوئی معبود برحق مگر میں ہی اکیلا ہوں۔ اور جب "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ" کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تصدیق کی، نہیں کوئی معبود برحق مگر میں ہی اس حال کہ میں اکیلا ہوں میرا کوئی شریک نہیں اور جب وہ کہتا ہے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ" نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ ہی وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی ہی بادشاہت ہے اور تعریف بھی اس کی ہی ہے۔ تو اللہ فرماتا ہے۔ میرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، میرے لیے ہی بادشاہت اور تعریف ہے۔ اور جب بندہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور نہیں ہے نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی دیتا ہے اور نہیں گناہ سے بچنے کی طاقت مگر اللہ کی ہی بچاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور نیکی کی طاقت بھی میں ہی دیتا ہوں اور گناہ سے بھی میں ہی بچاتا ہوں۔" جس بندے نے اپنی بیماری میں یہ کلمات کہے پھر وہ فوت ہو گیا تو اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ سنن نسائی کی ایک روایت یہ ہے جو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے) جو بندہ یہ کلمات کہتا ہے: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه." اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اس کی ہی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔ نہیں ہے نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے اور گناہ سے بھی اللہ ہی بچاتا ہے۔ جس نے یہ کلمات دن یا رات یا مہینے میں پڑھے پھر وہ اس دن یا اس رات یا اس مہینے میں فوت ہو گیا تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ [صحیح

لغیرہ۔ جامع الترمذی: 3430، سنن ابن ماجہ: 3794، صحیح ابن حبان: 851، المستدرك للحاكم: 501/1]

[صحیح لغیرہ۔ النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: 348]

9- وصیت کرنے اور اس میں عدل کرنے کی ترغیب اور ترک وصیت اور اس میں ظلم کرنے پر وعید اور اس بندے کا بیان جو موت کے وقت صدقہ کرتا ہے اور غلام وغیرہ آزاد کرتا ہے

1749 عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما؛ أنّ رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قال: ((ما حقُّ امْرِیءٍ مسلمٍ لَہ شیْءٌ یوصی فیہ یَبیتُ فیہ لَیْلَتَیْنِ، . وفی روایۃ: ثلاث لیالٍ – إلا ووَصِیَّتُہ مکْتوبَۃٌ عندہ)). قال نافع سمعتُ عبدَ اللّٰہ بنَ عُمرَ یقول: ما مرَّتْ عليَّ لیلَۃٌ منذُ سمعتُ رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یقولُ ذلك إلا وعندی وصِیَّتی مکْتوبَۃٌ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے لائق نہیں جو کسی چیز میں وصیت کرنا چاہتا ہے کہ اس پر دو یا تین راتیں گزریں مگر اس کی وہ وصیت اس کے پاس لکھی ہونی چاہیے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا تو اسی وقت میں نے اپنی وصیت لکھ کر رکھ لی۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 2738، صحیح مسلم: 1627، موطا امام مالك: 761/2، سنن ابی داؤد: 2862، جامع الترمذی: 974, 2118، سنن نسائی: 3619، سنن ابن ماجہ: 2699]

1750 عن أبی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال: جاءَ رجلٌ إلی النبیِّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فقال: یا رسولَ اللّٰہ! أیُّ الصدَقَۃِ أعْظَمُ أجرًا؟ قال: ((أنْ تَصَدَّقَ وأنتَ صحیحٌ شَحِیحٌ، تَخْشی الفَقْرَ وتأمَلُ الغِنی، ولا تُمہِلُ حتی إذا بَلَغَتِ الحُلْقومَ، قلْتَ: لِفُلانٍ کذا، ولِفلانٍ کذا، وقدْ کان لِفُلانٍ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اجر کے لحاظ سے سب سے بہتر صدقہ کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو فقیری

سے ڈرتے ہوئے ، غنیٰ کی امید کرتے ہوئے ، مال پرحرص کرتے ہوئے تندرستی کی حالت میں صدقہ کرے اور (صدقہ کرنے میں) دیر نہ کرے یہاں تک کہ جان ہنسلی تک پہنچ جائے پھر تو کہے فلاں کو اتنا مال وغیرہ دے دو فلاں کو اتنا اب وہ مال تو فلاں کا ہو چکا۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 1419، صحیح مسلم: 1032، سنن نسائی: 2542، سنن ابن ماجه: 2706]

10-اس بات سے ڈرنا کہ انسان موت کو ناپسند کرے اور جب موت آئے تو اللہ سے ملاقات کی محبت میں موت کو خوشی اور رضا سے قبول کرنے کی ترغیب

1751 عن عائشة رضي الله عنها قالَتْ: قال رسولُ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أحبَّ لِقاءَ اللّٰه أحبَّ اللّٰه لِقاءَ ہ، ومَنْ كَرِهَ لِقاءَ اللّٰه كَرِهَ اللّٰه لقاءَ ہ)). فقلت: يا نبيَّ اللّٰه! أكراهيةُ الموْتِ؟ فكلُّنا يكْرَهُ الموْتَ. قال: ((ليسَ ذٰلِكَ، ولكنَّ المؤْمِنَ إذا بُشِّرَ برحْمَةِ اللّٰه ورضْوانه وجنَّتِه أحَبَّ لِقاءَ اللّٰه، فأحبَّ اللّٰه لقاءَ ہ، وإنَّ الكافِرَ إذا بُشِّرَ بعذَابِ اللّٰه وسَخَطِه كَرِهَ لِقاءَ اللّٰه، وكَرِهَ اللّٰه لِقَاءَ ہ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو کوئی اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کیا موت کی کراہت مراد ہے؟ ہم میں سے ہر ایک موت کو ناپسند کرتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بات یہ نہیں لیکن جب ایک مومن کو اللہ کی رحمت، اس کی رضا اور اس کی جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب ایک کافر کو اللہ کی ناراضی اور اس کے عذاب کی کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 6507، صحیح مسلم: 2684، جامع الترمذی: 1067، سنن نسائی: 1837]

11-اس بندے کے لئے یہ کلمات کہنے کی ترغیب جس کی فوتگی ہو

1752 عن أم سلمة رضی اللہ عنها قالتُ: قالَ رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إذا حضَرْتُم المريضَ أوِ الميّتَ فقولوا خيرًا فإنَّ الملائِكة يُؤَمِّنونَ على ما تَقولُونَ)). قالت: فلمَّا ماتَ أبو سلَمةَ أتيْتُ النبيّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقلتُ: يا رسولَ اللّٰه! إنَّ أبا سلَمةَ قد ماتَ، قال: ((قولى: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لى ولَه، وأعْقِبْنى مِنهُ عُقْبى حسنَةً)). فقلتُ ذلك، فأعْقَبَنى اللّٰه مَنْ هو خيرٌ لى مِنْه؛ مُحمَّدًا صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ یا کسی میت کے پاس جاؤ تو خیر کے کلمات کہا کرو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلَهٗ وأعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً'' اے اللہ! مجھے اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کو معاف فرما اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما (ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں) میں نے یہ کلمات پڑھے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس (ابو سلمہ رضی اللہ عنہ) سے بہتر (خاوند) عطا کیا (اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے)۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 919، سنن ابی داؤد: 3115، جامع الترمذی: 977، النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: 1069، سنن ابن ماجہ: 1447]

1753 (عن ام سلمة) رضی اللہ عنها قالت: سمعتُ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((ما مِنْ عبدٍ تُصيبُه مُصيبَةٌ فيقول: (إنَّا للّٰه وإنَّا إليْهِ راجِعونَ، اللّٰهُمَّ اجُرْنى فى مُصِيبَتى، واخْلِفْ لى خيرًا مِنْها)؛ إلا اجَره اللّٰه تعالى فى مصيبَتِه وأخْلَفَ له خيرًا منها)). قالت: فلمّا ماتَ أبو سلَمة: قُلتُ: أيُّ المسلمينَ خيرٌ مِنْ أبى سلَمة؟ أوّلُ بَيْت هاجَر إلى رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ إنّى قلتُها، فأخْلَفَ اللّٰه لى خيرًا منه رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب کسی بندے کو

کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ دعا پڑھے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اجُرْنِیْ فِیْ مُصِيْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَيْرًا مِّنْهَا ''بے شک ہم اللہ کے لئے ہیں اور بے شک ہم اسی ہی طرف لوٹنے والے ہیں اے اللہ! مجھے میری اس مصیبت کا اجر عطا فرما اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو بہترین اجر اور نعم البدل عطا کرتا ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے کہا مسلمانوں میں ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کون ہوسکتا ہے؟ یہ پہلا گھرانہ تھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے یہ کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس (ابو سلمہ رضی اللہ عنہ) سے بہتر (خاوند) عطاء کر دیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔[صحيح- صحيح مسلم: 918، سنن ابی داؤد: 3119، النسائی فی عمل اليوم والليلة: 1070]

12- قبر کھودنے، میت کو غسل دینے اور کفن دینے کی ترغیب

1754 [رواه] الحاكم وقال: ((صحيح على شرط مسلم)) [يعنى حديث أبى رافع الذى فى ((الضعيف))]، ولفظه ((مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فكتَم عليه غَفَر اللّٰه له أربعين مَرَّةً، ومَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كساهُ اللّٰه مِنْ سُنْدُسٍ وإسْتَبْرَقٍ فى الجنَّةِ، ومَنْ حَفَر لِمَيِّتٍ قَبْرًا فأجَنَّه فيه أجْرى اللّٰه له مِنَ الأجْرِ كأجرِ مسْكَنٍ أسْكَنه إلى يوم القِيامَةِ)).

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے) ''جس نے کسی میت کو غسل دیا اور اس کے عیب پر پردہ ڈالا تو اللہ تعالیٰ اسے چالیس مرتبہ معاف فرماتا ہے اور جس نے کسی میت کو کفن دیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا باریک اور موٹا ریشمی لباس پہنائے گا اور جس نے کسی میت کے لئے قبر کھود کر اسے دفنا دیا تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے لئے قیامت تک اجر جاری فرماتا ہے جیسا اجر اس آدمی کا ہے کہ جو کسی کو (بطور صدقہ) رہائش دیتا ہے۔[صحيح- المستدرك للحاكم: 354/1, 362]

13- میت کو الوداع کرنے اور اس کی تدفین کے موقع پر حاضر ہونے کی ترغیب

1755 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((حقُّ المسْلمِ على المسْلم سِتٌّ)). قيلَ: وما هُنَّ يا رسولَ اللّٰه؟ قال: ((إذا لَقيتَه فسَلِّمْ عليه، وإذا دَعاكَ فأجبْهُ، وإذا اسْتَنْصَحك فانْصَحْ له، وإذا عَطِسَ [فحمد اللّٰه] فشَمِّتْهُ، وإذا مَرِضَ فَعدْهُ، وإذا مات فاتَّبِعْهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ سوال کیا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ وہ (حق) کون سے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ① جب تو کسی مسلمان سے ملاقات کرے تو اسے سلام بلائے ② جب وہ تجھے دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کر ③ جب وہ تجھ سے خیر خواہی طلب کرے تو اس کی خیر خواہی کر ④ جب وہ چھینک لے کر الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دے ⑤ جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کر ⑥ جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو کر نماز جنازہ کی ادائیگی کر۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2162، جامع الترمذی: 2809، سنن نسائی: 1937، سنن ابن ماجہ: 1433]

1756 (عن ابی سعید الخدری) رضی اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عُودوا المَرْضى واتَّبِعوا الجَنائِزَ؛ تُذَكِّرْكُمُ الآخِرَةَ)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مریض کی عیادت کیا کرو اور جنازے پڑھا کرو اس سے آخرت یاد رہتی ہے۔“

[صحیح۔ مسند احمد: 3/32، 42، مسند بزار الکشف: 822، صحیح ابن حبان: 2955]

1757 عن عامر بن سعد بن أبي وقاصٍ رضي اللّٰه عنه: أنه كان قاعداً عند ابن عمر رضي اللّٰه عنهما إذ طلع خَبّاب صاحب المقصورة فقال: يا عبدَ اللّٰه بْنَ عُمَر! ألا تَسْمَعُ ما يقولُ أبو هريرة رضي اللّٰه عنه؟ يقول: إنَّه سمعَ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((مَنْ خرجَ مَعَ جنازةٍ مِنْ بَيْتِها، وصلَّى عليها، واتَّبَعها حتى تُدْفَن؛ كانَ له قيراطانِ مِن الأجْرِ، كلُّ قيراطٍ مثلُ أحدٍ، ومَنْ صلَى عليها

ثُمَّ رجَع كانَ لَه مِنَ الأجْرِ مثلُ أحدٍ)). فأرسَل ابْنُ عمر خبابا إلى عائشةَ رضى الله عنها يَسَألُها عنْ قولِ أبى هريرةَ ثم يرجعُ إليه فيُخْبِرَهُ بما قالَتْ، وأخذَ ابْنُ عمر قَبْضَةً مِنْ حَصى المسْجِد يقَلِّبُها فى يَدِه حتى رَجَع [إليه الرسول]، فقال: قالَتْ عائشة رضى الله عنها: صدَق أبو هريرة، فضرَب ابْنُ عمر بِالْحصى الذى كان فى يديهِ الأرضَ؛ ثُمَّ قال: لقد فَرّطْنا فى قراريطَ كثيرةٍ.

سیدنا عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ (ایک مرتبہ) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے تھے کہ سیدنا خباب رضی اللہ عنہ آ کر کہنے لگے اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما! کیا آپ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات نہیں سنتے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی گھر سے لے کر دفن کرنے تک جنازے کے ساتھ رہتا ہے تو اسے دو قیراط اجر وثواب ملتا ہے اور ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو آدمی صرف جنازہ پڑھ کر واپس لوٹ جاتا ہے اسے ایک احد پہاڑ کے مثل ثواب ملتا ہے (یہ سن کر) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ وہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات کے متعلق پوچھ کر آئیں خود عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مسجد کی کنکریاں اٹھا کر اپنے ہاتھ میں الٹنا شروع کر دیں یہاں تک کہ سیدنا خباب رضی اللہ عنہ واپس آ کر کہنے لگے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سچ کہتے ہیں (یہ سن کر) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ کنکریاں زمین پر پھینک دیں اور کہنے لگے ہم (جنازوں یا تدفین میں شامل نہ ہو کر) اجر وثواب کے بہت سے قیراط سے محروم ہو گئے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 945]

1758 عن أبى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أصْبَحَ منكمُ اليومَ صائِمًا؟)). قال أبو بكْرٍ: أنا. فقال: ((مَنْ أطعَم منكمُ اليومَ مِسْكينًا؟)) قال أبو بكْرٍ: أنا. قال: ((مَنْ عادَ منكمُ اليومَ مَريضًا؟)). فقال أبو بكْرٍ: أنا. فقال: ((مَنْ تَبِعَ منكمُ اليومَ جَنازةً؟)). قال أبو بكْرٍ: أنا فقالَ رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ما اجْتَمعَتْ هذِهِ الخِصالُ قَطُّ فى رجُلٍ [فى يوم] إلا دَخل الجَنَّةَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے آج صبح روزہ کس نے رکھا ہے؟'' ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے۔ میں نے (روزہ رکھا ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا ''تم میں

سے آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟'' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے۔ میں نے (مسکین کو کھانا کھلایا ہے)۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا: ''تم میں سے آج کس نے بیمار کی عیادت کی ہے؟'' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے میں نے (مریض کی عیادت کی ہے)۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا ''آج تم میں سے کس نے جنازہ کی پیروی کی ہے؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے۔ میں نے (جنازہ کی پیروی کی ہے یعنی جنازہ پڑھا ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ خوبیاں جس آدمی میں بھی (ایک دن میں) جمع ہوتی ہیں وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔[صحیح۔ صحیح ابن خزیمہ: 2131]

14- نماز جنازہ میں زیادہ نمازی ہونے کی ترغیب اور تعزیت کا بیان

1759 حدیث نبوی عن كريبٍ: أن ابن عباس رضى الله عنهما ماتَ لَه ابْنٌ بـ (قُديد) أو بـ (عُسفان) فقال: يا كُرَيْبُ! انظُرْ ما اجْتَمع لَه مِنَ الناسِ؟ قال: فَخَرجْتُ فإذا ناسٌ قد اجْتَمعوا، فأخْبَرْتُه فقال: تقولُ هم أرْبَعون؟ قال: قلتُ: نعم. قال: أخْرِجوه؛ فإنِّي سمعتُ رسولَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((ما مِنْ رجلٍ مسلمٍ يموتُ فيقومُ على جَنازَته أرْبعونَ رجلًا لا يُشْرِكونَ باللهِ شيئًا إلا شَفَّعهُم اللهُ فيه)).

کریب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک بیٹا قدید یا عسفان جگہ میں انتقال کر گیا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کریب سے کہنے لگے! ذرا دیکھ کیا لوگ جمع ہو گئے ہیں؟ کریب کہتے ہیں میں نے باہر نکل کر دیکھا تحقیق لوگ جمع ہو چکے تھے میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو (لوگوں کے جمع ہونے کی) خبر دی تو وہ پوچھنے لگے تمہارا کیا خیال ہے ان لوگوں کی تعداد چالیس ہوگی؟ میں نے کہا: جی ہاں۔تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمانے لگے جنازہ لے کر چلو بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان فوت ہوا اور اس کے جنازے میں چالیس ایسے آدمی شریک ہوں جنھوں نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو (اور وہ اس میت کی مغفرت کی دعا کریں) تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی سفارش اس میت کے حق میں ضرور قبول فرماتا ہے۔'' [صحیح۔ صحیح مسلم: 948، سنن ابی داؤد: 3170، سنن ابن ماجہ: 1489]

1760 عن ابن عمر رضی اللہ عنهما عن النبيّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قال: ((ما مِنْ رجلٍ يُصَلّي عليه مائَة إلا غَفر اللّٰه له)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کی نماز جنازہ سو آدمی پڑھ لیں تو اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو معاف فرما دیتا ہے۔[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 503/1]

1761 عن عمرو بن حزم رضی اللّٰه عنه عن النبی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قال: ((ما من مؤمنٍ يعزّي أخاه بمصيبةٍ؛ إلا كساه اللّٰه من حُلَلِ الكرامة يوم القيامة)).

سیدنا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی بھی مومن آدمی اپنے بھائی کو پہنچنے والی مصیبت پر تعزیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن عزت والے جوڑوں میں سے جوڑا پہنائے گا۔[حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ: 1601]

15- جنازے کو تیزی کے ساتھ جانے اور تدفین میں جلدی کرنے کی ترغیب

1762 عن أبی هريرة رضیَ الله عنه عنِ النبيّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((أسْرِعوا بالجنَازَةِ، فإنْ تَكُ صالِحةً فخيرٌ تُقَدِّمونَها إليْهِ، وإنْ تَكُ سوى ذلك فَشَرٌّ تَضعونَه عنْ رِقابِكُمْ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنازے کو تیزی کے ساتھ لے کر چلا کرو، اگر وہ نیک ہے تو اس کے لئے خیر ہے اور تم اس میت کو اس خیر تک جلدی پہنچا دو گے اور اگر وہ (میت) نیک نہیں ہے تو یہ ایک شر ہے جسے تم اپنے کندھوں سے اتار دو گے۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 1315، صحیح مسلم: 944، سنن ابی داؤد: 3181، جامع الترمذی: 1015، سنن نسائی: 1910، سنن ابن ماجہ: 1477]

1763 عن عُيينة بن عبد الرحمن عن أبيه: أنَّه كان في جَنازَة عُثْمانَ بْنِ أبي العاص رضِيَ اللّٰه عنه، وكنَّا نَمْشي مَشْيًا خَفيفًا فلَحِقَنا أبو بَكْرَةَ رضيَ اللّٰه عنه فرفَع صوته وقال: لقد رأيْتُنا ونحنُ معَ رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَرمُلُ رَمَلًا.

عیینہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ اپنے باپ عبدالرحمٰن سے بیان کرتے ہیں کہ وہ عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں شریک تھے اور ہم (جنازے کے ساتھ) آہستہ آہستہ چل رہے تھے کہ ہمیں ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ملے تو انہوں نے بلند آواز سے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جنازوں میں) تیز تیز چلا کرتے تھے۔

[صحیح۔ سنن ابی داؤد: 3182, 3183، سنن نسائی: 1912]

16- میت کے لیے دعائے خیر اور اچھی تعریف کرنے کی ترغیب اور اس کے علاوہ گفتگو کرنے پر وعید

1764 عن عثمانَ بنِ عفّانَ رضی اللّٰہ عنہ قال: كان النبيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا فَرغ مِنْ دَفْنِ المَيِّت وقَفَ عليه فقال: ((اسْتَغْفِروا لأخيكُم واسْألوا له بالتّثْبيتِ؛ فإنَّه الآنَ يُسْأَل)).

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو قبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرماتے: اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی دعا کرو اور اس کے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو۔ بے شک اس (میت) سے اب سوال کیے جائیں گے۔'' [صحيح۔ سنن ابی داود: 3221]

1765 عن أبي الأسودِ قال: قَدِمْتُ المدينَةَ فجلسْتُ إلى عُمَرَ بْنِ الخطّابِ رضی اللّٰہ عنہ، فَمرَّتْ بِهِمْ جَنازَةٌ، فأثْنَوا على صاحِبِها خيرًا، فقالَ عُمَرُ رضى اللّٰه عنه: وجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بأخْرى فأثْنَوا على صاحِبِها خَيْرًا، فقال عُمَرُ: وجَبتْ، ثُمَّ مُرَّ بالثالِثَةِ فأثْنوا على صاحِبِها شرًّا، فقال عمر: وجَبتْ. قال أبو الأسْوَدِ: فقلتُ: ما وجَبتْ يا أمير المؤْمِنينَ؟ قال: قلتُ كما قالَ النبيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أيُّما مُسْلِمٍ شَهِدَ له أربَعةُ نفَرٍ بخَيْرٍ أدْخَلهُ اللّٰه الجَنَّةَ)). قال: فقلْنا: وثلاثَةٌ؟ فقال: ((وثلاثَةٌ)). فقلنا: واثْنانِ؟ قال: ((واثْنانِ)). ثُمَّ لَمْ نَسْأله عنِ الواحِد.

ابوالاسود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ وہاں سے ایک جنازہ گزرا۔ لوگوں نے میت کی بڑی تعریف کی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس پر واجب ہو گئی، پھر وہاں سے ایک اور جنازہ گزرا۔ لوگوں نے میت کی بڑی تعریف کی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر واجب ہو گئی، پھر ایک تیسرا جنازہ وہاں سے گزرا لوگوں نے اس میت کی اچھائی بیان نہ کی بلکہ برے الفاظ میں اسے یاد کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ''اس پر واجب ہو گئی، ابوالاسود کہتے ہیں میں نے پوچھا اے امیر المومنین کیا چیز واجب ہو گئی؟ (یہ سن کر) عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں نے وہی کچھ کہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: جس بھی مسلمان آدمی کے لئے چار آدمی خیر کی گواہی دے دیں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرما دیتا ہے یہ

کہتے ہیں کہ ہم نے (آپ ﷺ سے) پوچھا اگر تین آدمی گواہی دیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ''تین کی گواہی بھی (میت کے حق میں قبول کی جائے گی) ہم نے کہا اگر دو ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا ''دو بھی۔ پھر ہم نے آپ ﷺ سے ایک کے بارے میں سوال نہیں کیا۔'' [صحیح۔ صحیح بخاری: 1368, 2643]

1766 عن أنسٍ رضی الله عنه؛ أنَّ النبيّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((ما مِنْ مُسْلِمٍ يموتُ فيَشْهَدُ له أرْبَعَةُ أهْلِ أبْياتٍ مِنْ جِيرانِه الأدْنَيْنَ إنَّهم لا يعلَمون إلا خيرًا، إلا قالَ اللّٰه: قد قبِلْتُ عِلْمَكُم فيه، وغفَرْتُ له ما لا تَعْلَمون)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی مسلمان فوت ہوا اور اس کے ہمسایوں میں سے قریبی ہمسایوں کے افراد اس (میت) پر خیر کی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو کچھ تم اس (میت) کے بارے میں جانتے ہو میں نے اسے قبول کرلیا اور اس کے وہ گناہ وغیرہ معاف کر دیئے جنہیں تم نہیں جانتے۔ [حسن لغیرہ۔ مسند ابی یعلی: 3481، صحیح ابن حبان: 3026]

1767 عن مجاهد قال: قالت عائشة رضيَ الله عنها: ما فعلَ يزيدُ بْنُ قَيْس لعَنَهُ اللّٰه؟ قالوا: قد ماتَ، قالَتْ: فأسْتَغْفِرُ اللّٰه. فقالوا لها: مالكِ لعَنْته ثُمَّ قلْتِ: أسْتَغْفِرُ اللّٰه؟ قالَتْ: إنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((لا تَسُبُّوا الأمْواتَ، فإنَّهمْ أفْضَوْا إلى ما قَدَّموا)) وفي روايةٍ ((إذا حضرتم الميت فقولوا خيراً، فإن الملائكة يؤمنون على ما تقولون)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (ایک مرتبہ) کہا۔ یزید بن قیس نے جو کچھ کیا اللہ اس پر لعنت فرمائے۔ لوگوں نے کہا وہ تو فوت ہو چکا ہے تو یہ کہنے لگیں ''میں اللہ سے بخشش طلب کرتی ہوں'' لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ''پہلے آپ رضی اللہ عنہ نے اس (یزید) پر لعنت کی اور پھر استغفر اللہ کہا (معاملہ کیا ہے؟) تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم مردوں کو برا بھلا نہ کہو یقیناً یہ لوگ اس انجام کو پہنچ گئے جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا ہے۔ ایک روایت میں ہے جب تم کسی فوت شدہ کے پاس آؤ تو خیر کے کلمات کہا کرو کیونکہ فرشتے تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 3021، صحیح بخاری: 1393، سنن أبی داؤد: 4899]

17- میت پر نوحہ کرنے، رخسار پیٹنے، چہرہ نوچنے اور گریبان پھاڑنے پر وعید

1768 عن عمر بن الخطاب رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((المیّتُ یُعَذّبُ فی قَبْرِه بما نِیحَ علیه – وفی روایةٍ :ما نیحَ عَلَیْهِ –))

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت پر نوحہ کرنے کی وجہ سے اسے قبر میں عذاب دیا جاتا ہے (اگر مرنے والا لوگوں کو کہہ کر گیا ہو کہ میرے مرنے کے بعد مجھ پر نوحہ وغیرہ کرنا) [صحیح۔ صحیح بخاری:1292، صحیح مسلم: 928، سنن ابن ماجه: 1593، سنن النسائی: 1853]

1769 عن أنس بن مالكٍ رضی اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((صوتان ملعونان فی الدنیا والآخرة :مزمارٌ عند نعمة، ورنّةٌ عند مصیبةٍ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آوازوں پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی ہے ① خوشی ملنے پر بانسری کی آواز ② مصیبت کے وقت چیخ و پکار کرنا۔

[حسن۔ مسند البزار: 795]

1770 عن أبی مالكٍ الأشعریّ رضی اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((أربَعٌ فی أمّتی مِنْ أمْرِ الجاهِلِیّةِ لا یترکونَهُنّ: الفَخْرُ فی الأحْسابِ، والطّعْنُ فی الأنْسابِ، والاسْتِسْقاءُ بالنُّجومِ، والنِّیاحَةُ. –وقال– النائِحَةُ إذا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ موتِها؛ تُقامُ یَوْمَ القِیامَةِ وعلیها سِرْبالٌ مِنْ قَطِرانٍ، ودِرْعٌ مِنْ جَربٍ)).

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے (کچھ) لوگ زمانہ جاہلیت کے چار کام نہیں چھوڑیں گے اور وہ (کام) ان میں پائے جائیں گے ① اپنے حسب پر فخر کرنا ② (دوسروں کے) نسب پر طعن کرنا ③ ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنا ④ نوحہ کرنا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نوحہ کرنے والی عورت اگر توبہ کرنے سے پہلے مرگئی تو قیامت والے دن اس (عورت) پر گندھک کی قمیص اور خارش کی چادر ہوگی۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 934، سنن ابن ماجه: 1581]

1771 عن أبی بردة قال: وَجِعَ أبو موسى الأشعری رضی اللّٰه عنه ورأسُه فی حجر امرأةٍ مِنْ أهلِه، فَأقْبَلَتْ تَصيحُ بِرَنَّةٍ، فلَمْ يَسْتَطِعَ أنْ يَرُدَّ عليها شيئًا، فلمَّا أفاقَ قال: أنا بَرِىءٌ مِمَّنْ بَرِىءَ مِنْه رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. إنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ برىءٌ مِنَ الصالِقَة والحالِقَةِ، والشاقَّةِ.
وفی روايةٍ: أبْرَأ إليكُمْ كما بَرِىءَ رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ليسَ مِنّا مَنْ حَلَقَ، ولا خَرَق، ولا صَلَقَ)).

سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہو گئے ان کا سر ان کی بیوی کی گود میں تھا۔ ان کی بیوی بلند آواز سے چیخ کر رونے لگی ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ (بیماری اور تکلیف کی بنا پر سکت نہ ہونے کی وجہ سے) اپنی بیوی کو روک نہ سکے۔ جب انہیں افاقہ ہوا تو یہ کہنے لگے میں ہر اس بندے سے بری اور لاتعلق ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاتعلقی اور برأت کا اظہار کیا ہے، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر اس (عورت سے بری ہیں جو) میت پر نوحہ کرنے والی، مصیبت آنے پر سر منڈوانے والی اور کپڑے پھاڑنے والی ہے (اور ایک روایت میں ہے) جو کوئی یہ کام (نوحہ کرنا، مصیبت کے وقت سر منڈوانا اور مصیبت پر کپڑے پھاڑنا) کرے وہ ہم میں سے نہیں (کیونکہ یہ سب کام جاہلیت کے دور کے ہیں)

[صحیح۔ صحیح بخاری: 1296، صحیح مسلم: 104، سنن ابن ماجه: 1586، سنن النسائی: 1863]

18- خاوند کے علاوہ ایک عورت کا کسی میت پر تین دن سے زائد سوگ کرنے پر وعید

1772 عن زينب بنت أبي سلمة قالَتْ: دخلتُ على أمّ حبيبةَ زوج النبيّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حينَ تُوفِّيَ أبوها أبو سفيانَ بْنُ حَرْبٍ فدعَتْ بطيب فيه صُفْرةٌ خَلوقٌ أوْ غَيْرُه، فدهَنَتْ منه جارِيَةً، ثُمَّ مَسَّتْ بعارِضَيْها، ثُمَّ قالَتْ: والله ما لي بالطيبِ مِنْ حاجَةٍ، غيرَ أنّي سمعتُ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقولُ على المِنبَرِ: ((لا يَحِلُّ لامْرأةٍ تؤمِنُ باللّٰه واليومِ الآخِر أن تُحِدَّ على مَيّتٍ فوْقَ ثلاثِ لَيالٍ، إلّا على زوْجٍ أرْبعةَ أشْهُرٍ وعَشْرًا)). قالت زينبُ: ثُمَّ دخلتُ على زيْنبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضى اللّٰه عنها حينَ تُوُفِّيَ أخُوها، فدعَتْ بطيبٍ فَمَسَّتْ منه ثُمَّ قالَتْ: أما واللّٰه ما لي بالطِّيبِ مِنْ حاجَةٍ غير أنّي سمعْتُ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول على المِنْبَرِ: ((لا يَحِلُّ لامْرأةٍ تُؤْمِنُ باللّٰه واليومِ الآخِر أنْ تُحِدَّ على مَيّتٍ فَوْقَ ثلاثٍ، إلا على زوجٍ أربعةَ أشْهرٍ وعَشْرًا)).

سیدہ زینب بنت ابی سلمہ بیان کرتی ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد ابوسفیان رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں (ام حبیبہ رضی اللہ عنہا) کے پاس آئی تو انہوں نے خوشبو منگوائی جس میں خلوق (ایک خاص خوشبو جو زعفران اور دوسری اشیاء سے بنائی جاتی تھی اس کا رنگ سرخ زرد ہوتا تھا) کی زردی بھی تھی تو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے (پہلے) وہ خوشبو لونڈی کو لگائی اور پھر (وہ خوشبو) اپنے رخساروں پر لگا کر کہنے لگیں ''اللہ کی قسم مجھے خوشبو لگانے کی ضرورت نہیں تھی (وجہ صرف یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے خاوند کے علاوہ کسی اور کی وفات پر تین دن سے زائد سوگ کرے، ہاں اپنے خاوند کی وفات پر وہ چار ماہ دس دن تک سوگ کرے۔ زینب بنت ابی سلمہ کہتی ہیں پھر جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا بھائی فوت ہوا تو میں ان کے پاس گئی انہوں نے خوشبو منگوا کر استعمال کی اور کہنے لگیں اللہ کی قسم مجھے خوشبو لگانے کی کوئی ضرورت نہ تھی (بات صرف یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو بھی عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے خاوند کے علاوہ کسی اور کی وفات پر تین دن سے

زائد سوگ منائے، ہاں اپنے شوہر کی وفات پر وہ چار ماہ دس دن تک سوگ کرے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 1280, 5336، صحیح مسلم: 1486, 1489]

19- یتیم کا مال ناحق کھانے پر وعید

1773 عن أبي ذرّ رضي الله عنه؛ أن النبيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال له: **((يا أبا ذَرّ! إنّي أراك ضعيفاً، وإنّي أحِبُّ لكَ ما أحِبُّ لنفسي، لا تأمَّرَنَّ على اثنَيْنِ، ولا توَلَّيَنَّ مالَ اليَتيم))**.

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں محسوس کرتا ہوں کہ تم کمزور ہو (کسی بھی ذمہ داری کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے) اور میں تمہارے لیے وہی کچھ پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔ دو بندوں پر بھی امیر نہ بننا اور نہ ہی یتیم کے مال کا سرپرست بننا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 1826]

1774 عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن أبيه عن جده: **أنَّ النبيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كتبَ إلى أهْلِ اليَمن بكتاب فيه: ((وإنَّ أكبَر الكبائِر عندَ الله يومَ القيامَةِ: الإشْراكُ بالله، وقتلُ النفسِ المؤمِنَةِ بغيرِ الحَقِّ، والفرارُ في سبيلِ الله يومَ الزَّحْفِ، وعُقوقُ الوالِدَيْنِ، ورَمْيُ المُحْصَنَةِ، وتعلُّمُ السِحْرِ، وأكْلُ الرِّبا، وأكْلُ مالِ اليَتيمِ))**.

سیدنا ابن حبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن والوں کی طرف ایک خط میں یہ بات لکھ کر بھیجی: بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے کبیرہ گناہ یہ ہیں ① اللہ کی ذات کے ساتھ شرک کرنا ② کسی مومن کو ناحق قتل کرنا ③ جہاد فی سبیل اللہ سے راہ فرار اختیار کرنا ④ والدین کی نافرمانی کرنا ⑤ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا ⑥ جادو سیکھنا ⑦ سود کھانا ⑧ یتیم کا مال (ناحق) کھانا۔ [صحیح لغیرہ۔ صحیح ابن حبان: 6555]

20-مردوں کو قبروں کی زیارت کرنے کی ترغیب اور عورتوں کے لئے جنازے کے ساتھ جانے اور قبروں کی زیارت کرنے پر وعید

1775 عن أبی سعيدٍ الخدريّ رضی الله عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إنّی نَهيْتُكم عن زيارَةِ القُبورِ فزوروها؛ فإنَّ فيها عِبْرة)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میں نے تمھیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا (اب) تم قبروں کی زیارت کیا کرو بے شک اس میں بہت بڑی عبرت اور نصیحت ہے۔[حسن، صحیح۔ مسند احمد: 3/38]

1776 عن ابن بريدة عن أبيه رضی الله عنهما قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قد كنتُ نَهيْتُكم عَنْ زيارَةِ القُبورِ، فقد أذِنَ لمحمَّدٍ فی زيارَةِ قَبْرِ أمِّه، فزوروها، فإنَّها تُذَكِّرُ الآخِرَة)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں نے تمھیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا، تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی ہے (اب) تم قبروں کی زیارت کیا کرو اس (زیارت کرنے) سے آخرت یاد رہتی ہے۔[صحیح۔ جامع الترمذی: 1054]

1777 عن أبی هريرة رضی الله عنه: ((أن رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَن زوّاراتِ القُبورِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی بہت زیادہ زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (اب عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنے کی اجازت ہے اور وہ قبرستان جا سکتی ہیں یہ حکم پہلے کا ہے۔ کچھ اہل علم کا خیال ہے کہ یہاں سے وہ عورتیں مراد ہیں جو کثرت کے ساتھ قبروں کی زیارت کرتی ہیں کیونکہ حدیث میں لفظ زوارات مبالغے کا صیغہ ہے۔ لیکن کبھی کبھار قبرستان عورتوں کو جانے کی اجازت ہے وہ بھی شرعی قیود کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ (واللہ اعلم)

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 1056، صحیح ابن حبان: 1576]

21- ظالم لوگوں کی قبروں، گھروں اوران کی ہلاکت والی جگہوں سے گزرنے پر وعید جب ان پر آنے والے عذاب سے غفلت بھی برتی جائے اورعذابِ قبر، قبر کی نعمتیں اور منکر نکیر علیہما السلام کے سوالات کا بیان

1778 عن ابن عمرَ رضی اللہ عنھما: أنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال لأصْحابِه – يعنى لمّا وصلوا الحِجْرَ ديارَ ثَمودٍ –: ((لا تَدْخلوا على هؤلاءِ المُعَذَّبين إلا أنْ تكونوا باكينَ؛ فإنْ لَمْ تكونوا باكين فلا تَدْخُلوا علَيْهِمْ؛ لا يُصِيبُكُمْ ما أصابَهُمْ)). رواہ البخاری ومسلم وفی روایة قال: ((لما مرَّ النبيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بالحِجْرِ) قال: ((لا تَدْخلوا مساكِنَ الَّذين ظَلمُوا أنفُسَهم أنْ يُصيبَكُم ما أصابَهُمْ، إلا أنْ تكونوا باكِينَ)). ثُمَّ قَنَعَ رأسَه وأسْرَعَ السَّيْرَ حتّى أجازَ الوادى.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ بات ارشادفرمائی جب وہ قوم ثمود کے علاقے حجر (کے قریب) پہنچے "تم ان سزا یافتہ لوگوں کے قریب سے روتے ہوئے گزرو، اگر تم رونا نہیں چاہتے تو ان لوگوں کے پاس سے مت گزرو کہیں تمھیں بھی وہ (مصیبت) نہ آ پہنچے جو ان لوگوں پر آئی تھی، پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک ڈھانپا اور جلدی جلدی چلتے ہوئے اس وادی کو پار کیا"

[صحیح۔ صحیح بخاری: 433, 3381، صحیح مسلم: 2980]

1779 عن عائشة رضی اللہ عنہا: أنَّ يهودِيَّةً دخلَتْ عليها فذكَرتْ عذابَ القَبْرِ، فقالَتْ لها: أعاذكِ اللّٰه مِنْ عذابِ القبْرِ. قالَتْ عائشةُ: فسألتُ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن عذابِ القبْرِ؟ فقال: ((نعم، عذابُ القبْرِ حَقٌّ)). قالَتْ: فما رأيتُ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعدُ صلّى صَلاةً إلا تَعوَّذَ مِنْ عَذابِ القبْرِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک یہودیہ عورت ان کے پاس آئی اور عذابِ قبر کا تذکرہ کر کے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہنے لگی اللہ تعالیٰ تمھیں عذاب قبر سے بچائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عذاب قبر کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں عذاب قبر برحق ہے۔ سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر (اس کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں عذاب قبر سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 1372، صحیح مسلم: 584]

1780 عن أنسٍ رضى الله عنه؛ أنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((لولا أنْ لا تدافَنوا لَدعُوتُ اللّٰه أنْ يُسْمِعَكُمْ عذابَ القَبرِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم اپنے مُردوں کو دفن کرنا بند کردو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمھیں عذابِ قبر سنائے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2868]

1781 عن هانيءٍ مولى عثمان بن عفان قال: كان عثمانُ رضيَ اللّٰه عنه إذا وقَفَ على قبرٍ بَكى حتى يَبُلَّ لحيَته، فقيلَ له: تذْكُرُ الجنَّةَ والنارَ فلا تَبْكي، وتبكي من هذا؟ فقال: إنّي سمعتُ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((القبرُ أوَّلُ منزل من منازِلِ الآخِرَةِ ، فإنْ نَجا منه فما بعْدَهُ أيْسَرُ وإنْ لَمْ يَنْجُ منه فما بَعْدَه أشَدُّ)). قال: وسمعتُ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((ما رأيتُ مَنْظَرًا قَطُّ إلا والقَبرُ أفْظَعُ مِنْهُ)).

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ھانی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ ان کی داڑھی (آنسوؤں سے) تر ہو جاتی ان سے پوچھا گیا آپ رضی اللہ عنہ جنت اور جہنم کا تذکرہ کرتے ہیں اور روتے نہیں (جبکہ) قبر کو یاد کر کے بہت روتے ہیں (آخر وجہ کیا ہے؟) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے اگر (آدمی) اس سے نجات پا گیا تو بعد والی منزلیں اس سے آسان ہیں اور اگر وہ نجات نہ پا سکا تو بعد والی منزلیں بہت زیادہ مشکل اور سخت ہیں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: میں نے کوئی (خطرناک) منظر نہیں دیکھا مگر قبر کا منظر سب سے زیادہ خوفناک ہے۔" [حسن۔ جامع الترمذی: 2308]

1782 عن أبي هريرة رضى اللّٰه عنه عن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال: ((إن المؤمنَ في قبره

لفی روضةٍ خضراءَ، فیُرَحَّبُ له [فی] قبره سبعین ذراعًا، وینوّرُ له کالقمرِ لیلةَ البدرِ. أتدرون فیما أنزلت هذه الآیة: ﴿فإنّ له معیشةً ضنکًا ونحشُرُه یومَ القیامةِ أعمی﴾- قال: - أتدرونَ ما المعیشةُ الضَّنْكُ؟)). قالوا: اللّٰه ورسوله أعلم. قال: ((عذابُ الکافرِ فی قبره، والذی نفسی بیده! إنه یُسلط علیه تسعةٌ وتسعون تنینًا، أتدرون ما التنین؟! تسعون حیةً، لکل حیةٍ سبعُ رؤوسٍ یلسعونه ویخدشونه إلی یوم القیامة)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک ایک مومن آدمی اپنی قبر میں (ایسا ہوتا ہے) جیسا کہ وہ ایک سرسبز باغ میں ہے، اس کے لیے اس کی قبر ستر ہاتھ کشادہ اور چودھویں کے چاند کی طرح روشن کر دی جاتی ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ اس آیت کا شان نزول کیا ہے؟ پس بے شک اس کے لئے گذران تنگ ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ گذران تنگ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اس سے مراد) عذاب قبر ہے اس (کافر، گنہگار) کی قبر میں۔ ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس (قبر والے) پر ننانوے سانپ مسلط کر دیئے جاتے ہیں اور ہر سانپ کے سات سر ہیں اور وہ قیامت کے دن اس کو کاٹیں اور نوچیں گے۔

[حسن۔ مسند ابی یعلی: 6644، صحیح ابن حبان: 3122]

1783 عن عبد اللّٰه بن عمرٍو رضی اللّٰه عنهما: أنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذکر فَتَّانَ القبرِ، فقال عمر: أتُرَدُّ علینا عقولنا یا رسولَ اللّٰه؟ فقال رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((نعم کهَیْئتِكَ الیَوْمَ)). فقال عمر: بفیهِ الحَجَرُ!

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بے شک رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ) اس (فرشتے) کا تذکرہ کیا جو قبر میں بطور آزمائش ہوگا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم پر ہماری عقلیں واپس لوٹائی جائیں گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں آج کی طرح تمہاری عقل ہوگی، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے (پھر پریشانی کی کوئی بات نہیں) میں انہیں خاموش کر دوں گا۔

[حسن۔ مسند احمد: 2/172]

1784 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبيّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّم قال: ((إنَّ الميّتَ إذا وُضعَ في قبْرِه إنَّه يَسْمعُ خَفْقَ نِعالهم حينَ يُوَلُّون مدْبرينَ، فإنْ كان مؤْمِنًا كانتِ الصلاةُ عند رأسِه، وكانَ الصيامُ عنْ يَمينِه، وكانَتِ الزكاةُ عَنْ شِماله، وكان فعلُ الخيرات منَ الصدقة والصلاةِ والمعْروفِ والإحْسانِ إلى الناسِ عند رجْلَيْه، فيُؤْتى مِنْ قِبَلِ رأسِه فتقولُ الصلاةُ: ما قِبلي مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتى عَنْ يَمينِه فيقولُ الصيامُ: ما قِبَلي مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتى عنْ يَسارِه فتقولُ الزكاةُ: ما قِبَلي مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتى مِنْ قِبَلِ رجْلَيْه فيقولُ فِعْلُ الخيْراتِ مِنَ الصدَقَةِ والمعْروفِ والإحْسانِ إلى الناسِ: ما قِبَلي مَدْخَلٌ، فيقالُ لَه: اجلِسْ، فيَجْلِسُ قد مثلَتْ لَهُ الشمْسُ، وقد اذَنَتْ للْغُروبِ، فيُقال له: أرأيْتَكَ هذا الّذى كانَ قِبَلَكُم؛ ما تقولُ فيه، وماذا تَشْهَدُ عليه؟ فيقولُ: دعوني حتى أصَلِّي، فيقولونَ: إنّكَ سَتفْعَلُ، أخْبِرْنا عَمّا نسْأَلُك عنه؛ أرأيْتَك هذا الرجُلَ الّذى كانَ قِبَلَكُمْ؛ ماذا تَقُولُ فيه، وماذا تَشْهَدُ عليه؟ قال: فيقولُ: محَمَّدٌ؛ أشْهَدُ أنّه رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وأنَّه جاءَ بالْحَقِّ مِنْ عندِ اللّٰه، فيُقالُ له: على ذلك حَيِيْتَ، وعلى ذلك مُتَّ، وعلى ذلك تُبْعَثُ إنْ شاءَ اللّٰه، ثُمَّ يُفْتَحُ له بابٌ مِنْ أبْوابِ الجَنَّةِ فيُقالُ له: هذا مَقْعَدُكَ مِنْها، وما أعَدَّ اللّٰه لَك فيها، فَيزْدادُ غِبْطَة وسرورًا، ثُمَّ يُفْتَحُ له بابٌ مِنْ أبْوابِ النارِ، فيُقالُ له: هذا مقْعَدُكَ وما أعدَّ اللّٰه لك فيها لَوْ عَصَيْتَه ، فيَزْدادُ غِبْطَة وسُرورًا، ثُمَّ يُفْسَحُ له في قَبْرِه سَبْعون ذِراعًا، وينور له فيه ويُعادُ الجَسدُ لِما بُدِأَ مِنْهُ، فتُجْعَلُ نَسَمتُه في النَّسَم الطيّبِ، وهي طيرٌ تَعْلُق في شَجَر الجَنَّةِ، فذلك قوله: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰه الّذين آمنوا بالقَوْلِ الثّابتِ في الحَياةِ الدنْيا وفي الآخِرَةِ﴾ الآية. وإنَّ الكافِرَ إذا أتِيَ مِنْ قِبَلِ رأسِه لَمْ يوجَدْ شَيْءٌ، ثُمَّ أتِيَ عَنْ يَمينِه فلا يُوجَدُ شَيْءٌ، ثُمَّ أتِيَ عَنْ شِمالِه فلا يُوجَدُ شَيْءٌ، ثُمَّ أتِيَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْه فلا يُوجَدُ شَيْءٌ، فيُقالُ لَه: اجْلِسْ، فيَجْلِسُ مَرْعوبًا خائفًا، فيقالُ: أرأيْتَك هذا الرجلَ الّذى كانَ فيكُم؛ ماذا تقولُ فيه؟ وماذا تَشْهَدُ عليه؟ فيقولُ: أيُّ رجلٍ؟ ولا يَهْتَدي لاسْمِه، فيقالُ له: مُحَمَّدٌ، فيقول: لا أدْري، سمعتُ الناسَ قالوا قولًا، فقُلْتُ كما قالَ الناسُ! فيُقالُ لَه: على ذلك حَيِيْتَ، وعليه مِتَّ، وعليه تُبْعثُ إنْ شاءَ اللّٰه، ثُمَّ يُفْتَحُ له بابٌ مِنْ أبْوابِ النار فيُقالُ له: هذا مَقْعَدُك مِنَ النار، وما أعَدَّ اللّٰه لك فيها، فَيَزْدادُ حَسْرةً وثُبورًا، ثُمَّ يُفْتَح لَه بابٌ مِنْ أبْوابِ

الجنَّةِ، ويُقالُ له: هذا مَقْعَدُكَ مِنْها، وما أعَدَّ اللّٰه لَكَ فيها لوْ أطَعْتَه، فَيَزْدادُ حَسْرةً وثُبورًا، ثُمَّ يُضَيَّق عليه قَبرُه حتى تَخْتَلِفَ فيه أضْلاعُه، فتلك المعيشَةُ الضنكة التي قال اللّٰه: ﴿فإنَّ لَه مَعِيْشَةً ضَنْكًا ونَحْشُره يومَ القِيامَةِ أعْمى﴾)) وفي رواية للطبراني ((يُؤْتَى الرجُلُ في قَبرِه، فإذا أتِيَ مِنْ قِبلَ رأسِه دفَعتْهُ تِلاوةُ القُرآن، وإذا أتِيَ مِنْ قِبَلِ يديْهِ دفَعتْهُ الصدَقَةُ، وإذا أتِيَ مِنْ قِبَلِ رجلَيْهِ دَفعه مشْيُه إلى المسَاجِدِ ...))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ میت کو دفنا کر واپس جاتے ہیں تو وہ (میت) ان کے چلنے کی آہٹ سنتی ہے، اگر وہ مومن ہے تو نماز اس کے سر کے پاس، روزہ اس کی دائیں جانب، زکوٰۃ اس کی بائیں جانب اور دوسرے نیک اعمال (صدقہ وخیرات، نفلی نماز اور لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک وغیرہ) اس کے پاؤں کے پاس آکر کھڑے ہو جاتے ہیں، عذاب اس (میت) کے سر کی جانب سے لایا جاتا ہے تو نماز کہتی ہے: میری جانب سے داخلے کی گنجائش نہیں ہے پھر وہ عذاب دائیں، بائیں اور پاؤں کی جانب سے آنے کی کوشش کرتا ہے تو سبھی روزہ، زکوٰۃ اور دیگر نیک اعمال صدقہ وخیرات، نوافل اور لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک وغیرہ کہتے ہیں ہماری جانب سے (تیرے) داخلے کا کوئی راستہ نہیں، پھر اس (میت) کو کہا جاتا ہے بیٹھ جا، وہ بیٹھ جاتا ہے تو اسے سورج غروب ہونے کی حالت میں دکھلایا جاتا ہے، پھر اس (میت) سے پوچھا جاتا ہے اس شخصیت (ذات) کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جنہیں تمہاری طرف (رشد وہدایت کے لیے) مبعوث کیا گیا اور تم ان کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو؟ وہ (میت) کہتی ہے مجھے چھوڑو یہاں تک کہ (پہلے) میں نماز پڑھ لوں فرشتے جواب میں کہتے ہیں (نماز تو) تم پڑھ لو گے، جس چیز کے بارے میں ہم سوال کر رہے ہیں (پہلے) ہمیں اس کا جواب دو تمہارا اس ذات کے بارے میں کیا خیال ہے جنہیں تمہاری (رشد وہدایت) کے لیے مبعوث کیا گیا اور تم ان کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو؟ وہ (میت) کہتی ہے وہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے سچے رسول ہیں اور وہ اللہ کی جانب سے حق لے کر آئے (پہلا سوال اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں کیا جاتا ہے دوسرا سوال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اور تیسرا سوال دین اسلام کے بارے میں کیا جاتا ہے چاہے میت مومن ہے یا کافر) تو اس

(میت) کو کہا جاتا ہے اسی عقیدے پر تم نے زندگی گزاری اور اسی (عقیدے) پر تمھیں موت آئی اور ان شاء اللہ اسی (عقیدے) پر تمھیں دوبارہ اٹھایا جائے گا پھر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اسکے لئے کھول دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے یہ تمہارا جنتی ٹھکانہ اور وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس جنت میں تیار کی ہے (نعمتیں وغیرہ مراد ہیں) یہ (میت اس بشارت پر) بہت زیادہ خوش ہوتی ہے، پھر اس کے لئے جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے اگر تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے تو یہ تمہارا ٹھکانہ اور یہ چیز (عذاب وغیرہ) ہوتا جو اللہ تعالیٰ نے اس جہنم میں تمہارے لیے تیار کیا تھا، یہ میت (جہنم سے بچاؤ پر) بہت زیادہ خوش ہوتی ہے پھر ستر ہاتھ تک اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے اور اسے روشنی سے بھر دیا جاتا ہے اور اس کا جسم اسی چیز میں لوٹا دیا جاتا ہے جس سے ابتدا ہوئی تھی اور اس کی روح ایک پرندے میں رکھ دی جاتی ہے وہ جنت کے درختوں سے کھاتی پیتی رہتی ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مطلب ہے "یثبت اللّٰہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ" اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو پختہ بات کے ساتھ دنیا وآخرت میں مضبوط رکھتا ہے۔ اور بے شک کافر آدمی جب عذاب اس کے سر، دائیں جانب، بائیں جانب اور اس کے پاؤں کی جانب سے آتا ہے تو اس (کافر میت) کے بچاؤ کے لئے کوئی چیز نہیں ہوتی۔ پس اس (میت) کے لئے کہا جاتا ہے بیٹھ وہ ڈرتے ہوئے مرعوب ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ پھر اس (میت) کو کہا جاتا ہے کہ اس ذات کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے، تم کیا کہتے ہو جنہیں تمہاری (رشد وہدایت) کے لئے مبعوث کیا گیا اور تم ان کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو؟ وہ (کافر میت) کہتی ہے کون سی ذات (کے بارے میں تم پوچھ رہے ہو)؟ اس (میت) کو اس ذات کے نام کے بارے میں کوئی راہنمائی نہیں ملتی پھر اسے کہا جاتا ہے وہ محمد ﷺ ہیں۔ وہ (میت) کہتی ہے مجھے معلوم نہیں، میں نے لوگوں سے سنا وہ کچھ باتیں کہتے تھے میں نے بھی ویسی ہی باتیں کہہ دیں۔ پھر اسے کہا جاتا ہے تو اسی (عقیدے) پر زندہ رہا اسی پر تجھے موت آئی اور ان شاء اللہ اسی پر تجھے دوبارہ اٹھایا جائے گا پھر جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے یہ تمہارا آگ کا ٹھکانہ اور وہ عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تیار کر رکھا ہے وہ (یہ دیکھ کر) بہت ہی زیادہ افسوس ـــ ت اور

ہلاکت کا اظہار کرتا ہے۔ پھر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اس کے لئے کھولا جاتا ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے تو یہ جنت اور اس کی نعمتیں تمہارا ٹھکانہ اور مقدر ہوتیں۔ وہ پھر مزید حسرت اور ہلاکت کا اظہار کرتا ہے پھر اس پر اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں داخل ہو جاتی ہیں یہی وہ گذران کی تنگی ہے جس کا تذکرہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں کیا ہے "فإن له معيشة ضنكا و نحشره يوم القامة اعمى" بے شک اس کے لئے گذران کی تنگی ہے اور قیامت والے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے' اور ایک روایت میں ہے کہ جب عذاب اس آدمی کے سر کی جانب سے آتا ہے تو قرآن مجید کی تلاوت اس کا دفاع کرتی ہے اور جب وہ عذاب اس کے سامنے سے یا ہاتھوں کی جانب آتا ہے تو صدقہ اس کا دفاع کرتا ہے (عذاب کو روکتا ہے) اور جب عذاب اس کے پاؤں کی جانب سے آتا ہے تو اس کا مسجد کی طرف چلنا (یعنی یہ نیکی) اس کا دفاع کرتی ہے۔ [حسن۔ الطبرانی فی الاوسط: 2651، صحیح ابن حبان: 3113]

1785 قد روى عن ابن عمرو رضى الله عنهما عن النبى صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**ما مِنْ مُسْلِمٍ يموتُ يومَ الجُمعَةِ أوْ ليلَةَ الجُمعَةِ إلا وقَاهُ اللّٰه فِتنَةَ القَبْرِ**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی جمعہ کی رات یا جمعہ والے دن فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔

[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 1074]

22- قبر پر بیٹھنے اور مردہ کی ہڈی توڑنے پر وعید

1786 عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لأنْ يجلِسَ أحدُكم على جَمرةٍ فتَحْرِقَ ثيابَه فتَخْلُصَ إلى جِلْدِه؛ خَيرٌ مِنْ أنْ يَجْلِسَ على قَبْرٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایک آگ کے انگارے پر بیٹھے اور وہ (آگ کا انگارہ) اس بندے کے کپڑے جلا کر اس کے جسم تک پہنچ جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ (بندہ) قبر پر بیٹھے۔''

[صحیح۔ صحیح مسلم: 971، سنن ابی داود: 3228، سنن النسائی: 4044، سنن ابن ماجہ: 1566]

1787 عن عمارة بن حزم رضی الله عنه قال: رآنی رسول الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جالسًا على قبرٍ فقال: ((يا صاحبَ القبرِ! انزلْ مِن على القبر، لا تؤذی صاحبَ القبرِ، ولا يؤذيك)).

سیدنا عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قبر پر بیٹھے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے قبر پر بیٹھنے والے! قبر سے اتر جا، قبر والے کو تکلیف نہ دے اور نہ ہی قبر والا تجھے تکلیف پہنچائے۔ (قبر پر بیٹھنے سے گناہ ہوگا)۔ [صحیح لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر ذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد: 61/3]

1788 روی عن عائشة رضی الله عنها قالَتْ: قال رسولُ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَسْرُ عَظْمِ الميتِ كَكَسْرِه حَيًّا))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردہ کی ہڈی توڑنا (گناہ میں) اس طرح ہے جس طرح ایک زندہ آدمی کی ہڈی توڑنا ہے۔

[صحیح۔ سنن ابی داود: 3207، سنن ابن ماجہ: 1616، صحیح ابن حبان: 3167]

روزِ قیامت کے احوال

ہر جاندار نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور جو بھی انسان اس دنیا میں آیا اسے بالآخر یہاں سے رخصت ہونا ہے۔ اس لیے موت کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے اور موت کو یاد رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان گاہے بگاہے قبروں کی زیارت کرتا رہے تا کہ اسے موت یاد رہے، پھر مرنے کے بعد ہر انسان کا خواہ وہ غریب ہو یا امیر ٹھکانا قبر ہے پھر قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ پھر ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ ہر انسان اپنے رب کے حضور روز قیامت پیش ہوگا۔ قیامت کا وقوع اچانک ہوگا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''البتہ قیامت قائم ہوگی اور (قیامت اس قدر اچانک آناً فاناً آئے گی) کہ دو (آدمی خرید وفروخت کے لئے) کپڑا کھول کر دیکھ رہے ہوں گے نہ تو وہ خرید وفروخت کر سکیں گے اور نہ ہی وہ کپڑا سمیٹ سکیں گے اور البتہ قیامت قائم ہوگی اور یقیناً ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دھو کر واپس لوٹے گا اور اس کو پی نہیں سکے گا (قیامت اس قدر جلدی آئے گی) اور البتہ قیامت قائم ہوگی کہ ایک آدمی اپنے حوض کی مرمت وغیرہ کر رہا ہوگا اور اس سے پانی نہیں پی سکے گا (کہ قیامت آجائے گی) ایک آدمی کھانے کا لقمہ منہ کی طرف اٹھائے گا اور اس کو کھا نہیں سکے گا کہ اتنی جلدی قیامت قائم ہو جائے گی۔[صحیح۔ صحیح المسلم: 2954، مسند احمد: 369/2، صحیح ابن حبان: 6845]

حشر اور قبروں سے اٹھنا:

سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بے ختنہ اکٹھے کیے جائیں گے، ان لوگوں کا پسینہ ان کی لگام بنا ہوگا اور یہ (پسینہ) کانوں کی لو (یعنی منہ) تک پہنچ جائے گا میں نے عرض کی کیا ہم ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: لوگ سخت پریشانی میں ہوں گے۔ ''لِكُلِّ امْرِیءٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ'' ان میں سے ہر ایک کے لئے اس دن ایک معاملہ ہوگا جو انہیں دوسروں سے بے پرواہ کر دے گا۔

[حسن لغیرہ۔ الطبرانی فی الأوسط: 51]

سیدنا عبداللہ بن عمرو نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تکبر کرنے والے چیونٹیوں کے برابر انسانوں کی شکل میں اٹھائے جائیں گے، ہر طرف سے ذلت ان پر چھائی ہوگی، جہنم کے (بولس) نامی جیل کی طرف انہیں ہانکا جائے گا، سب سے شدید آگ ان پر (شعلے مارتی ہوئی) اونچی ہوگی، اور انہیں جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔ [حسن۔ جامع الترمذی: 2492]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ (اپنے اپنے اعمال کے تناسب سے) پسینے میں ڈوبے ہوں گے یہاں تک کہ وہ پسینہ ستر ہاتھ تک زمین کے اندر چلا جائے گا، اور بے شک وہ پسینہ ان کو لگام پہنائے گا یہاں تک کہ وہ ان لوگوں کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 6532، صحیح مسلم: 2863]

حساب کا کٹہرا:

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک ایک بندہ قیامت کے دن چار باتوں کا جواب نہیں دے گا وہاں اپنے قدم ہرگز نہیں ہلا سکتا۔ وہ چار باتیں یہ ہیں ① عمر کہاں لگائی؟ ② جوانی کن کاموں میں صرف کی؟ ③ مال کیسے اور کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ ④ جو علم حاصل کیا اس پر کتنا عمل کیا؟ [صحیح لغیرہ۔ مسند بزار: 3437، الطبرانی فی الأوسط: 4707]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے حساب میں پوچھ گچھ کی گئی اسے سزا دی جائے گی، میں نے عرض کی کیا اللہ تعالیٰ یہ ارشاد نہیں فرماتا: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا وَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا﴾ جو کوئی بھی نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا پس عنقریب اس کا آسان حساب لیا جائے گا اور وہ خوشی خوشی اپنے اہل کی طرف لوٹے گا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' (یہ آسان حساب تو) محض ایک پیشی ہوگی (یعنی پوچھ گچھ نہیں کی جائے گی) ورنہ

قیامت کے دن جس کا حساب لیا گیا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 4939، صحیح مسلم: 2876، سنن ابی داؤد: 3093، سنن ترمذی: 3337, 2428]

قیامت کے دن عبادت ناکافی معلوم ہوگی:

سیدنا عتبہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی اپنی پیدائش سے لے کر بڑھاپے کی موت تک اللہ کو راضی کرنے والے اعمال میں اپنا چہرہ گرائے رکھے تو یہ آدمی قیامت کے دن (اس عبادت اور نیک اعمال کو) بہت حقیر اور تھوڑا خیال کرے گا۔[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 123/17]

حوض کوثر پر آنے والوں کو دوبارہ کبھی پیاس نہ لگے گی:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے حوض کا فاصلہ (لمبائی و چوڑائی) ایک ماہ کی مسافت ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو کستوری سے بھی زیادہ عمدہ ہے اور اس کے برتن (تعداد اور خوبصورتی میں) آسمان کے ستاروں جیسے ہیں اور جو اس (حوض) سے (ایک مرتبہ) پانی پیئے گا وہ کبھی بھی پیاس میں مبتلا نہیں ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میرا حوض (لمبائی و چوڑائی میں) ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے اور اس کے تمام کونے برابر ہیں اور اس کا پانی چاندی سے بھی زیادہ سفید ہے۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 6579، صحیح مسلم: 2292]

پُل صراط کی کیفیت:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پل صراط جہنم کے اوپر رکھا جائے گا، یہ تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوگا اور یہ گرنے اور پھسلنے کی جگہ ہے، اس (پل) پر آگ کے کنڈے ہوں گے جو (لوگوں کو) اچک لیں گے کچھ لوگ پل صراط پر روک لیے جائیں گے اور آگ میں گریں گے اور کچھ لوگ بجلی کی سی تیزی کے ساتھ وہاں سے گزر جائیں گے اور فوراً نجات پائیں گے، کچھ لوگ ہوا کی تیزی کے ساتھ گزر کر نجات پا جائیں گے، کچھ لوگ تیز رفتار گھوڑے کی تیزی کے ساتھ گزریں گے اور کچھ لوگ تیزی کے ساتھ دوڑنے والے آدمی کی طرح اس (پل) کو پار کریں گے اور کچھ پیدل آدمی کی رفتار سے اس پل پر سے گزر کر نجات پائیں گے پھر سب سے

آخر میں وہ انسان ہوگا جسے آگ چھوئے گی اسے تکلیف بھی ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل اور رحمت سے جنت میں داخل فرمادے گا پھر اسے کہا جائے گا: جو دل چاہے مانگ اور تمنا کر۔ وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! کیا آپ مجھ سے مذاق کرتے ہیں حالانکہ آپ تو عزت والے رب ہیں۔ اسے پھر کہا جائے گا جو دل چاہے مانگ اور تمنا کر (وہ مانگے گا) یہاں تک کہ (سوال کرتے کرتے) اس کی ساری تمنائیں ختم ہو جائیں گیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جو کچھ تو نے مانگا وہ تجھے ملے گا اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی تجھے عطا کیا جائے گا۔[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی: ذکرہ الزبیدی فی إتحاف السادة المتقین: 220/2]

روزِ قیامت شفاعت رسول ﷺ:

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ بیٹھے رہے یہاں تک کہ جب چاشت کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور آپ ﷺ اسی جگہ بیٹھے رہے یہاں تک کہ ظہر، عصر اور مغرب کی نماز پڑھائی اور کسی سے اس دوران کوئی بات نہ کی یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھائی اور اپنے گھر والوں کے پاس چلے گئے، لوگوں نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں معاملہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے آج ایسا کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں کیا۔ (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوال کرنے پر) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! مجھ پر دنیا اور آخرت کے ہونے والے تمام معاملات پیش کیے گئے پہلے اور بعد والے سب (لوگ) ایک میدان میں جمع کیے گئے (پریشانی کی وجہ سے) لوگ آدم علیہ السلام کے پاس گئے اور ان کی حالت یہ تھی کہ وہ سب پسینے میں ڈوبے ہوئے تھے اور قریب تھا کہ وہ پسینہ ان کے منہ تک پہنچ کر ان کو لگام دے دے، وہ سب لوگ عرض کرنے لگے اے آدم علیہ السلام! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت عطا فرمائی آپ اللہ تعالیٰ سے ہماری سفارش کریں، تو آدم علیہ السلام جواب دیں گے: میں بھی اس چیز (پریشانی) میں مبتلا ہوں جس میں تم مبتلا ہو تم اپنے پہلے باپ کے بعد (دوسرے) باپ نوح علیہ السلام کی طرف جاؤ، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام، نوح علیہ السلام، آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام جہان والوں پر پسند کیا'' یہ لوگ نوح علیہ السلام کی طرف جائیں گے اور عرض کریں گے آپ ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کریں بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا برگزیدہ بندہ بنایا ہے اور آپ کی دعا کو شرف

قبولیت بخشا اس نے زمین پر کافروں کا ایک گھر بھی نہیں چھوڑا، نوح علیہ السلام فرمائیں گے: تمہاری سفارش کا اختیار میرے پاس نہیں چنانچہ تم ابراہیم علیہ السلام کی طرف جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا خلیل (دوست) بنالیا، وہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے، ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے: تمہاری سفارش کا اختیار میرے پاس نہیں تم موسیٰ علیہ السلام کی طرف جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کی وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کی طرف جائیں گے تو موسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے: تمہاری شفاعت کا اختیار میرے پاس نہیں، ہاں لیکن تم عیسیٰ علیہ السلام کی طرف جاؤ وہ مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو (اللہ کے حکم سے) تندرست کرتے تھے اور (اللہ کے حکم سے) مُردوں کو زندہ کرتے تھے، (لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو) عیسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے: تمہاری سفارش کا اختیار میرے پاس نہیں لیکن تم آدم علیہ السلام کی اولاد کے سردار (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف جاؤ بے شک وہ سب سے پہلے ہیں جن سے قیامت والے دن زمین پھٹے گی، تم سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاؤ وہ تمہارے رب کے پاس تمہاری سفارش کریں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر یہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں جبریل علیہ السلام کے پاس جاؤں گا اور جبریل علیہ السلام اپنے رب کے پاس جائیں گے (تاکہ اجازت حاصل کرسکیں) اللہ تعالیٰ فرمائے گا انہیں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سفارش کی) اجازت دے دو اور انہیں جنت کی خوشخبری سناؤ، چنانچہ جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر چلیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جمعہ کی مقدار کے برابر سجدے میں پڑے رہے گے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنا سر اٹھائیں بات کیجیے آپ کی بات سنی جائے گی سفارش کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش قبول کی جائے گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اٹھائیں گے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کی طرف دیکھیں گے تو سجدہ میں گر پڑیں گے اور یہ سجدہ ایک اور جمعہ کی مقدار کے برابر ہوگا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنا سر اٹھایئے اور کہیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی جائے گی اور سفارش کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش بھی قبول کی جائے گی پھر آپ سجدہ کرنے لگیں گے تو جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بازوؤں کو پکڑ لیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی دعا الہام کرے گا جو پہلے کبھی بھی کسی بشر کو نہیں بتلائی گئی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کریں گے اے میرے پروردگار! آپ نے مجھے آدم کی اولاد کا سردار بنایا اور اس میں کوئی فخر نہیں اور میں سب سے پہلا ہوں جس سے قیامت کے دن زمین پھٹے گی اور اس میں بھی کوئی فخر نہیں یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر لوگوں کی اتنی

زیادہ تعداد آئے گی کہ وہ دوشہروں صنعاء اور اُیلہ کے درمیانی حصہ کو بھر دے، پھر کہا جائے گا: سچے لوگوں کو بلاؤ وہ سفارش کریں یہ لوگ سفارش کریں گے پھر کہا جائے گا: انبیاء علیہم السلام کو بلاؤ چنانچہ ایک نبی آئے گا اور اس کے ساتھ ایک جماعت ہوگی پھر ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ پانچ اور چھ لوگ ہوں اور ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ کوئی آدمی بھی نہیں ہوگا، پھر کہا جائے گا شہداء کو بلاؤ وہ جن کے بارے میں چاہیں گے سفارش کریں گے پھر جب شہید لوگ سفارش کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''میں ارحم الرحمین ہوں میری جنت میں ہر اس آدمی کو داخل کرو جس نے میرے ساتھ شرک نہیں کیا لہٰذا یہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم آگ میں دیکھو اس میں کوئی ایسا بھی ہے جس نے کبھی خیر کا کوئی کام کیا ہو؟ تو یہ (فرشتے) آگ میں ایک آدمی کو پائیں گے اس سے پوچھا جائے گا کیا تو نے کبھی خیر اور بھلائی کا کوئی کام بھی کیا تھا؟ وہ بندہ کہے گا: نہیں سوائے اس کام کے کہ میں خرید وفروخت میں چشم پوشی سے کام لیتا تھا (لوگوں پر آسانی کرتا تھا) تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے اس بندے کے ساتھ نرمی کرو جس طرح یہ آدمی میرے بندوں کے ساتھ نرمی کیا کرتا تھا۔ پھر جہنم سے ایک دوسرے شخص کو نکالا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کا کام کیا ہے؟ وہ بندہ کہے گا: نہیں سوائے اس کام کے کہ میں نے اپنی اولاد کو حکم دیا تھا کہ جب میں مر جاؤں تو تم مجھے جلا دینا پھر مجھے اچھی طرح پیس دینا جب میں سرمہ کی طرح ہو جاؤں تو تم مجھے سمندر کی طرف لے جا کر ہوا میں اڑا دینا، اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا تم نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بندہ عرض کرے گا (اے اللہ!) یہ کام میں نے آپ کے ڈر کی وجہ سے کیا، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ایک بڑے بادشاہ کی سلطنت اور بادشاہت کی طرف دیکھ تیرے لیے اتنی بادشاہت اور اس جیسی دس مزید سلطنتیں ہیں وہ بندہ عرض کرے گا: (اے اللہ!) آپ بادشاہوں کے بادشاہ ہو کر مجھ سے مذاق کیوں کرتے ہیں؟ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:) یہی وہ بات ہے جس کی بنا پر میں چاشت کے وقت مسکرایا تھا۔

[حسن۔ مسند احمد: 4/1، مسند بزار: 3465، مسند ابویعلی: 56، صحیح ابن حبان: 6476]

قیامت کے دن ایمان کی قدر:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن اللہ رب

العزت سے فریاد کریں گے اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا ابراہیم کیا کہتے ہیں؟ ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے اے میرے رب! آپ نے میری اولاد کو (آگ میں) جلا دیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا (اے فرشتو!) آگ سے ہر اس آدمی کو باہر نکال لو جس کے دل میں ذرّے کے برابر یا جو کے دانے کے برابر بھی ایمان موجود ہے۔[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 7378]

26
مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے اور قیامت کی ہولناکیوں کا بیان

1- صور پھونکے جانے اور قیامت کے قائم ہونے کا بیان

1789 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّي الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((**لَتَقومُ الساعَةُ وثوبُهما بَيْنَهُما لا يَتبايَعانِه ولا يَطْويانِه، ولَتَقومُ الساعَةُ وقدِ انْصرَف بلَبنِ لَقْحَتِه لا يَطْعَمُه، ولَتقومُ الساعَةُ يلوط حَوْضَه لا يَسْقيه، ولَتقومُ الساعَةُ وقد رفَع لُقْمَتَه إلى فيه لا يَطْعَمُها**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''البتہ قیامت قائم ہوگی اور (قیامت اس قدر اچانک آناً فاناً آئے گی) کہ دو (آدمی خرید وفروخت کے لئے) کپڑا کھول کر دیکھ رہے ہوں گے نہ تو وہ خرید وفروخت کر سکیں گے اور نہ ہی وہ کپڑا سمیٹ سکیں گے اور البتہ قیامت قائم ہوگی اور یقیناً ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دھو کر واپس لوٹے گا اور اس کو پی نہیں سکے گا (قیامت اس قدر جلدی آئے گی) اور البتہ قیامت قائم ہوگی کہ ایک آدمی اپنے حوض کی مرمت وغیرہ کر رہا ہوگا اور اس سے پانی نہیں پی سکے گا (کہ قیامت آ جائے گی) ایک آدمی کھانے کا لقمہ منہ کی طرف اٹھائے گا اور اس کو کھا نہیں سکے گا کہ اتنی جلدی قیامت قائم ہو جائے گی۔[صحیح۔ صحیح المسلم: 2954، مسند احمد: 369/2، صحیح ابن حبان: 6845]

1790 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّي اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((**ما بينَ النَّفْخَتَيْنِ أربَعون**)). **قيل: أربَعون يومًا؟ قال أبو هريرة: أَبَيْتُ، قالوا: أربعونَ شَهْرًا؟ قال: أَبَيْتُ ، قالوا: أربعونَ سنَةً؟ قال: أَبَيْتُ. ثُمَّ ينزِلُ مِنَ السماءِ ماءٌ فيَنبُتونَ كما يَنبُتُ البَقْلُ، وليسَ مِنَ الإنْسانِ شيْءٌ لا يَبْلي إلاَّ عَظْمٌ واحدٌ، وهو عَجْبُ الذَّنَبِ، منه يُرَكَّبُ الخَلْقُ يومَ القِيامَةِ.**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دو صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا؟ (لوگوں نے یہ سن کر) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، چالیس دن کا وقفہ ہوگا؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے مجھے معلوم نہیں، لوگ کہنے لگے کیا چالیس ماہ مراد ہیں؟ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے مجھے معلوم نہیں، لوگوں نے پھر پوچھا کیا چالیس سال مراد ہیں؟ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے مجھے معلوم نہیں (پھر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل حدیث سنائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر آسمان سے پانی آئے گا (بارش ہوگی) تو یہ (لوگ اور تمام جاندار وغیرہ) اس طرح اگیں گے جس طرح سبزہ اگتا ہے، انسان کا تمام جسم بوسیدہ ہو جاتا ہے سوائے ایک ہڈی کے اور اس کا نام ''عجب الذنب'' ہے (یہ ریڑھ کی ہڈی کا سب سے نیچے ایک حصہ (ذرّہ) ہوتا ہے واللہ اعلم) قیامت کے دن اسی ہڈی سے مخلوق دوبارہ زندہ کی جائے گی (اسی عجب الذنب سے ہی مخلوق پیدا کی گئی)۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 4935، صحیح مسلم: 2955]

2- حشر اور دیگر معاملات کا بیان

1791 عن سودةَ بنتِ زمعةَ رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**يُبعثُ الناسُ حُفاةً عُراةً غُرْلًا، قد ألجمَهم العرقُ، وبلغ شُحوم الآذانِ**)). فقلت: يُبصِرُ بعضُنا بعضًا؟ فقال: ((**شُغِلَ الناسُ، ﴿لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ﴾**))

سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بے ختنہ اکٹھے کیے جائیں گے، ان لوگوں کا پسینہ ان کی لگام بنا ہوگا اور یہ (پسینہ) کانوں کی لو (یعنی منہ) تک پہنچ جائے گا میں نے عرض کی کیا ہم ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ سخت پریشانی میں ہوں گے۔ ''لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ'' ان میں سے ہر ایک کے لئے اس دن ایک معاملہ ہوگا جو انہیں دوسروں سے بے پرواہ کر دے گا۔

[حسن لغیرہ۔ الطبراني في الأوسط: 51]

1792 حدیث:- عن أنس رضي الله عنه: أنَّ رجلاً قال: يا رسولَ اللّٰه! قال الله تعالي: ﴿الَّذينَ يُحْشَرونَ عَلي وُجوهِهِمْ إلي جَهنَّمَ﴾ أيُحْشَرُ الكافِرُ علي وَجْهِه ؟ قال رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ألَيْسَ الَّذي مَشَّاهُ علي الرِّجْلَيْنِ في الدنيا قادرًا علي أنْ يُمَشِّيَهُ علي وَجْهِه؟)). قال قَتادةُ حين بلَغَه: بَلي وعِزَّةِ رَبِّنا.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿الَّذينَ يُحْشَرونَ عَلي وُجوهِهِمْ إلي جَهنَّمَ﴾ وہ لوگ جو چہروں کے بل آگ کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے، کیا کافر کو چہرے کے بل چلا کر اکٹھا کیا جائے گا؟ (یہ کیسے ہو سکتا ہے؟) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا وہ ذات جو اسے دنیا میں قدموں پر چلاتی ہے وہ اس پر قادر نہیں کہ وہ (اس کافر کو) اس کے چہرے کے بل چلا سکے۔ یہ حدیث جب سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو وہ کہنے لگے بَلي وَعِزَّة رَبِّنَا، ہاں ہمارے رب کی قسم (وہ اس کافر کو چہرے کے بل چلانے پر بھی قادر ہے)۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 4760، صحیح مسلم: 2806]

1793 حدیث: عن عمرو بن شعيبٍ عن أبيه عن جده؛ أن رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((يُحْشَرُ المتكبِّرونَ يوم القِيامَةِ أمْثالَ الذَّرِّ في صُوَرِ الرجالِ، يَغْشاهُم الذُّلُّ مِنْ كلِّ مَكان، يُساقونَ إلي سِجْنٍ في جهَنَّم يُقالُ له: (بُولَسُ)، تَعْلُوهُمْ نَارُ الأنْيارِ، يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أهْلِ النار: طِينَةِ الخَبَالِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تکبر کرنے والے چیونٹیوں کے برابر انسانوں کی شکل میں اٹھائے جائیں گے، ہر طرف سے ذلت ان پر چھائی ہوگی، جہنم کے (بولس) نامی جیل کی طرف انہیں ہانکا جائے گا، سب سے شدید آگ ان پر (شعلے مارتی ہوئی) اونچی ہوگی، اور انہیں جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔ [حسن۔ جامع الترمذی: 2492]

1794 حدیث: (عن ابی ہریرۃ) رضي الله عنه أنَّ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((يَعْرَقُ الناسُ يَوْمَ القِيامَة حتي يَذْهَبَ في الأرْضِ عَرَقُهم سبْعينَ ذِراعًا؛ وإنَّهُ يُلْجِمُهُم حتي يَبْلُغَ آذانَهُمْ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ (اپنے

اپنے اعمال کے تناسب سے) پسینے میں ڈوبے ہوں گے یہاں تک کہ وہ پسینہ ستر ہاتھ تک زمین کے اندر چلا جائے گا، اور بے شک وہ پسینہ ان کو لگام پہنائے گا یہاں تک کہ وہ ان لوگوں کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 6532، صحیح مسلم: 2863]

1795 وعن أبي هريرة رضي الله عنه عنِ النبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((﴿يومَ يقُومُ الناسُ لِرَبِّ العَالَمينَ﴾ مقدارَ نِصْفِ يوم مِنْ خَمْسينَ ألْف سنَةٍ؛ فيهون ذلك علي المؤمن كَتَدَلّي الشمس للغروبِ إلي أن تغرب)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ'' جس دن لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے (اللہ تعالیٰ کا یہ جو فرمان ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ) یہ (کھڑا ہونا) پچاس ہزار سال کے دن کی آدھی مقدار کے برابر ہوگا اور ایک مومن پر (یہ دن) اس قدر آسان ہوگا اور جلدی گزرے گا جیسے سورج غروب ہونے کے قریب سے لے کر سورج غروب ہونے کا وقت ہوتا ہے۔

[صحیح۔ مسند ابویعلی: 6025، صحیح ابن حبان: 7333]

1796 عن عبد الله بن عمرٍو رضي الله عنه عن النبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((تَجْتَمِعونَ يومَ القيامَةِ فيُقالُ: أيْنَ فُقراءُ هذه الأمَّةِ ومسَاكينُها؟ فيقُومون، فيقَالُ لَهُم: ماذا عمِلْتُم؟ فيقولون: ربَّنا ابْتَلَيْتنا فصَبْرنا، ووليّتَ الأموال والسُّلْطانَ غَيْرَنا، فيقولُ اللّٰه عز وجلَّ وعَلا: صدقْتُم، قال: فيدْخلُون الجَنَّةَ قبلَ الناسِ، وتَبقي شِدَّةُ الحِسَابِ، علي ذَوي الأمْوال والسلْطانِ. قالوا: فأيْنَ المؤْمِنونَ يومَئذٍ؟ قال: تُوضَعُ لَهُم كراسِيُّ مِنْ نورٍ، ويظَللُ عليهم الغَمامُ، يكونُ ذلك اليومُ أقصرَ علي المؤْمِنين مِنْ ساعَةٍ مِنْ نَهارٍ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سب قیامت کے دن جمع ہوں گے تو پوچھا جائے گا اس امت کے فقراء اور مساکین کدھر ہیں؟ وہ (فقراء اور مساکین) کھڑے ہوں گے تو ان سے کہا جائے گا: تم نے کیا عمل کیا؟ وہ جواب دیں گے: اے ہمارے رب! آپ نے ہمیں آزمایا اور ہم نے صبر کیا اور مال و دولت اور حکومت ہمارے غیر کو دی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم سچ کہتے ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ

(فقراء وغیرہ) تمام لوگوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور حساب وغیرہ کی سختی مال و دولت اور صاحبِ اقتدار لوگوں پر باقی رہے گی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (یہ سن کر) عرض کرنے لگے اس دن مومن کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان پر بادلوں کا سایہ کیا جائے گا اور مومنوں پر یہ دن، دن کی ایک گھڑی سے بھی چھوٹا ہوگا۔

[صحیح۔ مجمع الزوائد: 10/337، صحیح ابن حبان:7419]

3-حساب وغیرہ کا بیان

1797 عن معاذ بن جبلٍ رضي الله عنه؛ قال: قال رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَنْ تزولَ قدما عبد يومَ القيامَةِ حتي يُسْألَ عن أربع خصالٍ: عَنْ عمُره فيمَ أفْنَاهُ؟ وعَنْ شَبابِه فيمَ أبْلاهُ؟ وعنْ مَالِه مِنْ أيْنَ اكْتَسَبَهُ وفيم أنْفَقَه؟ وعَنْ علْمِه ماذا عَمِلَ فيه)).

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک ایک بندہ قیامت کے دن چار باتوں کا جواب نہیں دے گا وہاں اپنے قدم ہرگز نہیں ہلاسکتا۔ وہ چار باتیں یہ ہیں ① عمر کہاں لگائی؟ ② جوانی کن کاموں میں صرف کی؟ ③ مال کیسے اور کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ ④ جو علم حاصل کیا اس پر کتنا عمل کیا؟ [صحیح لغیرہ۔ مسند بزار: 3437، الطبرانی فی الأوسط: 4707]

1798 عن عائشةَ رضيَ الله عنها؛ أنَّ النبي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((مَنْ نُوقِشَ الحِسابَ عُذِّب)). فقلتُ: أليسَ يقولُ اللّٰه: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَاباً يَّسِيْرًا وَيَنْقَلِبُ إِلَي أَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا﴾؟ فقال: ((إنَّما ذلك العَرْضُ، ولَيْسَ أحَدٌ يُحاسَبُ يَوم القِيامَةِ إلا هَلَكَ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے حساب میں پوچھ گچھ کی گئی اسے سزا دی جائے گی، میں نے عرض کی کیا اللہ تعالیٰ یہ ارشاد نہیں فرماتا: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهٗ

بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيرًا وَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُوْرًا﴾ جو کوئی بھی نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا پس عنقریب اس کا آسان حساب لیا جائے گا اور وہ خوشی خوشی اپنے اہل کی طرف لوٹے گا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' (یہ آسان حساب تو) محض ایک پیشی ہوگی (یعنی پوچھ گچھ نہیں کی جائے گی) ورنہ قیامت کے دن جس کا حساب لیا گیا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 4939، صحیح مسلم: 2876، سنن ابی داؤد: 3093، سنن ترمذی: 2428, 3337]

1799 عن عُتبَة بن عبد الله رضي الله عنه؛ أنَّ رسولَ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((لو أنَّ رجلاً يَخِرُّ على وجْهِهِ مِنْ يومِ وُلِدَ إلى يوم يَموتُ هَرَمًا في مَرْضاةِ الله عزَّ وجلَّ لَحَقَرَهُ يومَ القِيامَةِ)).

سیدنا عتبہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی اپنی پیدائش سے لے کر بڑھاپے کی موت تک اللہ کو راضی کرنے والے اعمال میں اپنا چہرہ گرائے رکھے تو یہ آدمی قیامت کے دن (اس عبادت اور نیک اعمال کو) بہت حقیر اور تھوڑا خیال کرے گا۔ [صحیح لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 123/17]

1800 عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ أنَّها كانَتْ تقول: قال رسولُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سدِّدوا وقارِبوا وأبْشِروا، فإنَّه لَنْ يُدْخِلَ أحدًا الجنةَ عَمَلُه)). قالوا: ولا أنْتَ يا رسولَ الله؟ قال: ((ولا أنا إلا أنْ يَتَغمَّدني الله برَحْمَتِه))

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (حق) پر سیدھے رہو، قریب قریب رہو اور خوش ہو جاؤ تم میں سے کسی کو بھی اسکا عمل ہرگز جنت میں داخل نہیں کر سکتا، (یہ سن کر) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کو بھی نہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ہاں) مجھے بھی اللہ تعالیٰ اپنی آغوشِ رحمت میں لے گا۔ (نیک اعمال جنت میں داخلے کا سبب ہیں اصل چیز اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اللہ کی رحمت کے بغیر کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا)۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 6467، صحیح مسلم: 2818]

1801 عن عبد الله بن أنيسٍ رضي الله عنه؛ أنَّه سمعَ النبيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((يَحْشُرُ اللهُ العِبادَ يومَ القيامَةِ – أو قال: الناسَ – عُراةً غُرلًا بُهْمًا)). قال: قلنا: وما (بُهْمًا)؟ قال: ((ليسَ معَهُمْ

شَيْءٌ، ثُمَّ يناديهمْ بصوتٍ يسْمَعُه مَنْ بَعُدَ كما يسمَعُه مَنْ قَرُبَ: أنا الديَّان، أنا المَلِكُ، لا يَنْبَغي لأَحدٍ مِنْ أهْلِ النار أنْ يدخُلَ النارَ وله عندَ أحدٍ مِنْ أهْلِ الجنَّةَ حقٌّ؛ حتي أقُصَّه منْه، ولا يَنْبغي لأحَدٍ مِنْ أهْلِ الجنَّة أنْ يَدْخُلَ الجنَّةَ ولأحَدٍ مِنْ أهْلِ النارِ عندَه حَقٌّ حتي أقُصَّه منه، حتي اللَّطْمَةَ)). قال: قلنا: كيفَ، وإنَّما نأتي عراةً غُرْلاً بُهْمًا؟! قال: ((الحسَناتُ والسَّيِّئَاتُ)). (وفي رواية) أبي هريرة عن رسول اللّٰه صلي اللّٰه عليه وسلم قال: ((المفْلِسُ مِنْ أمَّتي من يأتي يومَ القِيامَة بصَلاةٍ وصِيام وزَكاةٍ، ويأتي وقد شَتَم هذا، وقذَفَ هذا، وأكلَ مالَ هذا، وسفَكَ دَم هذا، وضرَب هذا، فيُعطي هذا مِنْ حسَناتِه، وهذا مِنْ حسَناتِه، فإنْ فَنِيَتْ حَسناتُه قَبْلَ أنْ يَقْضِيَ ما عليه؛ أخِذَ مِنْ خطاياهُم فطُرِحَتْ عليه، ثُمَّ طُرِحَ في النارِ)).

سیدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو ننگے جسم، بے ختنہ اور اکیلے بے سروسامان اکٹھا کرے گا پھر انہیں ایسی آواز دے گا کہ دُور والے بھی اس (آواز) کو اس طرح سنیں گے جس طرح قریب والے سنیں گے۔ (اللہ فرمائے گا) میں انصاف کے ساتھ بدلہ دینے والا ہوں میں ہی بادشاہ ہوں، کسی بھی جہنمی کے لئے یہ لائق نہیں کہ وہ آگ میں داخل ہو اور اس کا کوئی حق کسی جنتی کے ذمہ ہو یہاں تک کہ میں اس کا بدلہ نہ دلوا دوں اور نہ ہی کسی جنتی کے لئے لائق ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو اور کسی جہنمی کے پاس اس کا کوئی حق ہو یہاں تک کہ میں اس کا بدلہ نہ دلوا دوں یہاں تک کہ (وہ حق) تھپڑ ہی کیوں نہ ہو۔ ہم نے عرض کی (ہم حق وغیرہ کس طرح دیں گے) جبکہ ہم قیامت والے دن ننگے بدن، بے ختنہ اور بے سروسامان ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکیاں اور برائیاں ہوں گی۔ (حق والے کو دوسروں کی نیکیاں دی جائیں گی اور اس کے گناہ دوسروں کے ذمہ ڈالے جائیں گے) [حسن لغیرہ۔ مسند احمد: 495/3] سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت مسلم وغیرہ میں موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میری امت کا مفلس وہ (آدمی) ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوۃ (جیسے اعمال) لے کر آئے گا، (لیکن اس نے دنیا میں) کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال (ناجائز) طریقے سے کھایا ہوگا، کسی کا (ناحق) خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا (حق لینے والے بھی آجائیں

گے) تو اس کی نیکیاں ان (حق والوں) کو دی جائیں گی اور اگر حق کی ادائیگی سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو حق والوں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2581]

1802 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قالوا: يا رسولَ اللّٰه! هَلْ نرى ربَّنَا يومَ القِيامَةِ؟ فقال: ((هَلْ تُضارُّونَ في رُؤيَة الشمْسِ في الظهيرَة ليسَتْ في سحَابَة؟)). قالوا: لا. قال: ((فهل تُضارُّونَ في رُؤيَةِ القَمرِ ليلةَ البَدْرِ ليسَ في سحَابَةٍ؟)). قالوا: لا. قال: ((فوَالّذي نَفْسي بيَدِه! لا تُضارُّون في رُؤيَةِ ربِّكم إلا كما تُضارُّون في رُؤيَةِ أحَدِهما، فيَلْقَي العبدُ ربَّه فيقولُ: أيْ (فُل)! ألَمْ أكْرِمْكَ وأسَوِّدْكَ وأزوِّجْكَ وأسخِّرْ لكَ الخيلَ والإبلَ، وأذَرْكَ ترأسُ وتربَع؟ فيقولُ: بَلي يا ربِّ، فيقولُ: أظَنَنْتَ أنَّك ملاقيّ؟ فيقولُ: لا. فيقولُ: فإنّي أنْساكَ كما نَسيتَني. ثم يَلْقي الثاني فيقولُ: أيْ (فُل!) ألَمْ أكْرِمْكَ وأسوِّدْكَ وأزوِّجْكَ وأسخِّرْ لكَ الخيلَ والإبلَ، وأذَرْكَ ترأسُ وتَرْبَع؟ فيقولُ: بلي يا ربِّ، فيقولُ: أظَنَنْتَ أنّك ملاقيّ؟ فيقول: لا. فيقول: إني أنساكَ كما نسيتني. ثُم يَلقي الثالث فيقول: أيْ (فُل!) ألَمْ أكْرِمْكَ وأسوِّدْكَ وأزوِّجْكَ وأسخِّرْ لكَ الخيلَ والإبلَ، وأذَرْكَ ترأسُ وتَرْبَع؟ فيقولُ: بلي يا ربِّ، فيقولُ: أظَنَنْتَ أنَّك ملاقيّ؟ فيقول: أي ربِّ! آمنتُ بِكَ وبِكتابكَ وبرسُلِك، وصلّيْتُ، وصُمْتُ، وتصدَّقْتُ، ويثْني بخيرِ ما اسْتَطاعَ. فيقول: ههُنا إذًا. ثمَّ يقولُ: الآن نَبْعَثُ شاهدنا عليك. فيتفكَّرُ في نَفْسه: مَنْ ذا الّذي يَشْهَد عليَّ؟ فيُخْتَمُ علي فيهِ، ويقالُ لِفَخذِه [ولحمه ، وعظامه]: انطقي. فيَنْطِقُ فخِذُه ولَحْمُه وعِظامُه بعَمَلِه. وذلك ليُعْذِرَ مِنْ نَفْسِه، وذلك المُنافِقُ، وذلك الذي يَسْخَطُ اللّٰه عليه)). رواه مسلم

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم دوپہر کے وقت جب آسمان بالکل صاف ہو سورج کو دیکھنے میں تنگی (تکلیف) محسوس کرتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے نہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کیا تم جب آسمان بالکل صاف ہو چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں تنگی (دقت) محسوس کرتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی نہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ

میں میری جان ہے! جس طرح تم ان دونوں (سورج اور چاند) کو بغیر تنگی و مشقت کے دیکھتے ہو بالکل اسی طرح تم بغیر تکلیف اور مشقت کے تم اپنے رب کو دیکھو گے۔ ایک بندہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا اے فلاں! کیا میں نے تجھے (دنیا میں) عزت عطا نہیں کی؟ کیا میں نے تجھے (علاقے کا) سردار نہیں بنایا تھا؟ کیا میں نے تجھے بیوی نہیں دی تھی؟ کیا میں نے تیرے لیے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر (مطیع) نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے تجھے سربراہ نہیں بنایا تھا کہ تو (مال غنیمت) کا چوتھا حصہ لے سکے؟ وہ (بندہ) عرض کرے گا، جی ہاں اے میرے رب! تو اللہ تعالیٰ (اس سے) پوچھے گا کیا تجھے میری ملاقات کا یقین تھا، وہ کہے گا۔ نہیں، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس طرح تو نے مجھے (دنیا میں) بھلا دیا بالکل اسی طرح میں نے تجھے بھلا دیا (اپنی رحمت وغیرہ سے دور کر دیا) پھر ایک دوسرا بندہ اللہ کے سامنے آئے گا اللہ تعالیٰ اسے بھی وہی کچھ پوچھے گا جو پہلے سے پوچھا تھا وہ (بندہ) بھی وہی جواب دے گا جو پہلے نے دیئے تھے پھر اس کے ساتھ بھی وہی سلوک ہوگا جو پہلے کے ساتھ کیا گیا، پھر ایک تیسرا آدمی اللہ کے سامنے آئے گا اللہ تعالیٰ اسے بھی وہی کچھ پوچھے گا (جو پہلے اور دوسرے سے پوچھا تھا) وہ (بندہ) عرض کرے گا اے میرے رب! میں آپ پر، آپ کی کتاب اور آپ کے رسولوں پر ایمان لایا میں نے نمازیں پڑھیں، روزے رکھے اور زکوٰۃ وغیرہ بھی دی۔ وہ اپنی طاقت کے مطابق خیر اور نیکی کے کام گنوائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ذرا ٹھہر پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اب ہم تجھ پر اپنا گواہ کھڑا کرتے ہیں، وہ (بندہ) اپنے دل میں سوچے گا میرے خلاف گواہی کون دے گا؟ اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی (وہ بول نہیں سکے گا) پھر اس کی ران، اس کے گوشت اور اس کی ہڈیوں سے کہا جائے گا: بول (گواہی دو) پھر اس کی ران، گوشت اور ہڈیاں اس کے اعمال کے بارے میں بتلائیں گی (ان اعضاء کی گواہی اس لیے ہے تاکہ) وہ کوئی عذر نہ کر سکے اور یہ منافق ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس پر سخت ناراض ہوگا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 182]

4- حوض کوثر، میزان (ترازو) اور پل صراط کا بیان

1803 عن عبد الله بنِ عَمرِو بن العاص رضي الله عنهما قال: قال رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((حوضي مسيرةُ شهرٍ، ماؤهُ أبيضُ من اللبنِ، وريحه أطيبُ من المسكِ، وكيزانه كنجومِ السماءِ، من شربَ منه لا يظمأ أبدًا)). وفي رواية ((حَوْضي مسيرَةُ شهرٍ، وزواياه سَواءٌ، وماؤُه أبيضُ مِنَ الوَرِقِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے حوض کا فاصلہ (لمبائی و چوڑائی) ایک ماہ کی مسافت ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو کستوری سے بھی زیادہ عمدہ ہے اور اس کے برتن (تعداد اور خوبصورتی میں) آسمان کے ستاروں جیسے ہیں اور جو اس (حوض) سے (ایک مرتبہ) پانی پیئے گا وہ کبھی بھی پیاس میں مبتلا نہیں ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میرا حوض (لمبائی و چوڑائی میں) ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے اور اس کے تمام کونے برابر ہیں اور اس کا پانی چاندی سے بھی زیادہ سفید ہے۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 6579، صحیح مسلم: 2292]

1804 عن أبي أمامةَ رضي الله عنه؛ أنَّ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنَّ اللّٰه وعَدني أنْ يُدخِلَ الجنَّةَ مِنْ أمَّتي سبْعين ألفًا بغير حِساب)). فقال يزيدُ بْنُ الأخْنَسِ: والله ما أولئك في أمَّتِك إلا كالذُّبابِ الأصْهَبِ في الذُّبابِ. فقال رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((قد وعَدني سَبْعين ألفًا، مع كلِّ ألْفٍ سَبْعين ألفًا وزادَني ثلاث حَثَياتٍ)). قال: فما سَعَةُ حوضِكَ يا نبيّ الله؟ قال: ((كما بينَ (عَدَنٍ) إلي (عمان)، وأوسع، وأوسع)). يشيرُ بيده. قال: ((فيه مَثْعبَانِ مِنْ ذَهبٍ وفِضَّةٍ)). قال: فماءُ حوضِك يا نبيَّ الله؟ قال: ((أشدُّ بياضًا مِنَ اللَّبَنِ، وأحْلي [مذاقةً] مِنَ العَسلِ، وأطيبُ رائحةً مِنَ المِسْكِ، مَن شربَ منه شَرَبةً لَمْ يظْمَأ بعدها أبدًا، ولَمْ يَسودَّ وجْهُه أبدًا)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت کے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائے گا (یہ سن کر) یزید بن الاخنس رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری امت کے مقابلہ میں یہ ستر ہزار لوگ (تعداد کے

لحاظ سے) تو مکھیوں میں سے سرخ مکھی کی طرح ہیں (جن کی تعداد بہت ہی کم ہوتی ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ستر ہزار میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار کا وعدہ فرمایا ہے (کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے) اور مزید مجھے تین چلو عطاء کیے ہیں۔

یزید بن الاخنس رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ ﷺ کے حوض کی وسعت کتنی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جتنا فاصلہ عدن اور عمان (دونوں علاقوں) کا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ وسیع ہے اس میں پانی جاری ہونے والی جگہ سونے اور چاندی کی ہے۔

یزید بن الاخنس رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کی اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ ﷺ کے حوض کا پانی کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو سے بھی بہتر ہے اور جس نے اس حوض سے ایک گھونٹ پی لیا پھر کبھی بھی اسے پیاس محسوس نہیں ہوگی اور اس کا چہرہ کبھی بھی سیاہ نہیں ہوگا۔[صحیح۔ مسند احمد: 250/5، ابن حبان: 6457]

1805 عن أبي سعيدٍ الخدريِّ رضي الله عنه ؛ أنَّ النبي صَلَّي اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قال: ((**إنَّ لي حَوْضًا ما بينَ (الكعْبَةِ) و(بيتِ المقْدِسِ)، أبيضُ من اللَّبَنِ، آنِيَتُه عَددَ النُّجومِ، وإنّي لأكْثَرُ الأنْبياء تبَعًا يَومَ القِيامَةِ**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک میرے حوض کی مسافت (لمبائی و چوڑائی میں) اتنی ہے جتنی بیت اللہ سے بیت المقدس تک ہے۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں اور میرے پیروکار قیامت کے دن تمام انبیاء علیہم السلام کے پیروکاروں سے زیادہ ہوں گے۔[صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ: 4301]

1806 ولمسلم [يعني حديث أبي هريرة رضي الله عنه الذي في ((الضعيف))] قال: ((**تَرِدُ عليَّ أمّتي الحَوْضَ، وأنا أذودُ الناسَ عنه كما يذودُ الرجلُ إبلَ الرجُلِ عَنْ إبِلِه**)). قالوا: يا نبيَّ اللّه! تَعْرِفُنا؟ قال: ((**نعم، لكُمْ سيما ليْسَتْ لأحَدٍ غيركُمْ، تَرِدونَ عليَّ غُرًّا محَجّلينَ مِنْ آثارِ الوُضوءِ، ولَيُصَدَّنَّ عنّي طائفَةٌ منكم فلا يَصِلونَ، فأقولُ: يا ربِّ! هؤلاءِ مِنْ أصْحابي، فيجيبُني مَلَكٌ فيقولُ: وهَلْ تَدْري ما**

أُحْدَثوا بَعْدَكَ؟)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حوض کوثر پر میری امت کے (کچھ) لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں وہاں سے لوگوں کو اس طرح دور کروں گا جس طرح ایک آدمی اپنے اونٹوں سے دوسرے آدمی کے اونٹوں کو دور کرتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ ﷺ ہمیں پہچان لیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تمہاری ایک علامت ایسی ہوگی جو دوسروں میں نہیں ہوگی، تم میرے پاس حوض کوثر پر آؤ گے تو وضو کرنے کی وجہ سے تمہارے ہاتھ، پاؤں اور چہرہ روشن اور چمک رہا ہوگا اور تم میں سے ایک جماعت کو روک لیا جائے گا وہ مجھ تک نہیں پہنچ پائیں گے، میں عرض کروں گا اے میرے رب! یہ میرے امتی ہیں، تو جواباً ایک فرشتہ عرض کرے گا آپ ﷺ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ ﷺ کے بعد بہت سی بدعات کو ایجاد کیا (اور پھر ان بدعات پر عمل بھی کیا) [صحيح- صحيح مسلم: 247]

1807 حسن عن عبد الله بن مسعودٍ رضي الله عنه قال: ((يوضَعُ الصراطُ علي سواءِ جهَنَّم، مثلَ حدِّ السيْفِ المرْهَفِ، مَدْحَضَةٌ مَزلَّة، عليه كلاليبُ مِنْ نارٍ يَخْطَفُ بها؛ فمُمْسَكٌ يَهْوِي فيها؛ ومَصْروعٌ، ومنهم مَنْ يمرون كالبَرْقِ فلا يَنْشَبُ ذلك أنْ يَنْجُو، ثم كالريحِ فلا ينْشَبُ ذلك أنْ يَنْجو، ثم كَجَرْيِ الفَرسِ، ثم كَرمَلِ الرجُلِ، ثم كَمشْيِ الرجُلِ، ثم يكونُ آخرُهُم إنساناً رجلٌ قد لوَّحَتْهُ النارُ، ولقِي فيها شرّاً حتي يُدخِلَهُ اللهُ الجنَّةَ بفَضْلِ رحمَته، فيقالُ له: تَمَنَّ وسَلْ. فيقولُ: أيْ ربِّ! أتَهْزَأ منِّي وأنتَ ربُّ العِزَّةِ؟ فيُقال له: تَمنَّ وسَلْ. حتَّي إذا انْقطَعَتْ به الأماني قال: لَكَ ما سألْتَ ومثلُه مَعه)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پل صراط جہنم کے اوپر رکھا جائے گا، یہ تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوگا اور یہ گرنے اور پھسلنے کی جگہ ہے، اس (پل) پر آگ کے کنڈے ہوں گے جو (لوگوں کو) اچک لیں گے کچھ لوگ پل صراط پر روک لیے جائیں گے اور آگ میں گریں گے اور کچھ لوگ بجلی کی سی تیزی کے ساتھ وہاں سے گزر جائیں گے اور فوراً نجات پائیں گے، کچھ لوگ ہوا کی تیزی کے ساتھ گزر کر نجات پا جائیں گے، کچھ لوگ تیز رفتار گھوڑے کی تیزی کے ساتھ گزریں گے اور کچھ لوگ تیزی کے ساتھ دوڑنے والے آدمی کی طرح اس (پل) کو پار کریں گے اور کچھ پیدل آدمی کی رفتار سے اس پل پر سے گزر کر نجات پائیں گے پھر سب سے

آخر میں وہ انسان ہوگا جسے آگ چھوئے گی اسے تکلیف بھی ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل اور رحمت سے جنت میں داخل فرما دے گا پھر اسے کہا جائے گا: جو دل چاہے مانگ اور تمنا کر۔ وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! کیا آپ مجھ سے مذاق کرتے ہیں حالانکہ آپ تو عزت والے رب ہیں۔ اسے پھر کہا جائے گا جو دل چاہے مانگ اور تمنا کر (وہ مانگے گا) یہاں تک کہ (سوال کرتے کرتے) اس کی ساری تمنائیں ختم ہو جائیں گیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جو کچھ تو نے مانگا وہ تجھے ملے گا اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی تجھے عطا کیا جائے گا۔[صحیح لغیرہ۔ الطبراني: ذكره الزبيدي في إتحاف السادة المتقين: 220/2]

1808 حسن صحيح عن حذيفة و أبي هريرة رضي الله عنهما قالا: قال رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يجْمَعُ اللّٰه الناسَ)) فذكرا الحديث إلي أن قالا: ((فيأتونَ محمدًا صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فيقومُ ويُؤْذَنُ له، وتُرسَلُ معَه الأمانَة والرَّحِمُ، فيقومَان جَنبَتِي الصراطِ يمينًا وشمالاً، فيمرُّ أوَّلُكم كالبَرْقِ)). قال: قلتُ: بأبي أنتَ وأمِّي! أيُّ شيْءٍ كمرِّ البرق؟ قال: ((ألَمْ تَروْا إلي البَرْقِ كيف يَمُرُّ ويَرْجِعُ في طرْفَةِ عَيْنٍ، ثم كَمرِّ الريحِ، ثم كَمرِّ الطَّيْرِ، وشدّ الرجالِ، تَجْري بِهم أعْمالُهم، ونبيُّكم صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قائِمٌ علي الصراطِ يقولُ: ربِّ سلِّم سلِّم، حتي تعجزَ أعْمالُ العبادِ، حتي يَجيءَ الرجلُ فلا يَسْتَطيع السيرَ إلا زَحْفًا، قال: وفي حافَتَيِ الصراطِ كَلاليبُ مُعلَّقَةٌ مأمورَةٌ بِأخذِ مَنْ أمِرتْ بِه، فمَخْدوشٌ ناج، ومَكْدوشٌ في النارِ، والذي نفْسُ أبي هريرة بيده إنَّ قَعْرَ جهَنَّم لَسبْعين خَريفًا)).

سیدنا حذیفہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) لوگوں کو جمع کرے گا (لوگ آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء علیہم السلام کے پاس حساب و کتاب شروع کروانے کی سفارش کے لئے جائیں گے سب کے سب انبیاء علیہم السلام جواب دے دیں گے پھر) یہ لوگ نبی اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اللہ کے سامنے) کھڑے ہو کر (سفارش کی اجازت طلب کریں گے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دے دی جائے گی۔ (جب لوگ پل صراط سے گزریں گے) تو پل صراط کے دونوں جانب دائیں اور بائیں صلہ رحمی اور امانت کھڑی ہو جائے گی، تو سب سے پہلے لوگ پل صراط پر بجلی کی سی تیزی کے ساتھ گزریں گے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی میرے ماں باپ

آپ ﷺ پر قربان ہوں کونسی چیز بجلی کے گزرنے کی طرح ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم بجلی کو نہیں دیکھتے کس طرح وہ آنکھ جھپکتے ہی گزرتی ہے اور واپس جاتی ہے اور کچھ لوگ ہوا کی سی تیزی اور کچھ لوگ پرندوں کی سی تیزی کے ساتھ پل صراط سے گزریں گے اور کچھ دوڑتے ہوئے اس پل کو عبور کریں گے ان لوگوں کو ان کے اعمال چلائیں گے (جس قدر اعمال زیادہ ہوں گے اسی قدر گزرنے میں تیزی ہوگی) اور تمہارے نبی ﷺ پل صراط پر کھڑے یہ کہہ رہے ہوں گے اے میرے رب! ان (لوگوں) کو سلامتی کے ساتھ گزار دے یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز ہو جائیں گے یہاں تک کہ ایک آدمی گھسٹتا ہوا آئے گا اور چلنے کی طاقت نہیں رکھے گا اور پل صراط کے دونوں جانب آنکڑے لٹکتے ہوں گے اور انہیں اللہ کی جانب سے حکم ہوگا کہ وہ ہر اس شخص کو پکڑیں جنہیں پکڑنے کا حکم دیا جا چکا ہوگا، پھر کچھ لوگ زخمی ہو کر بھی اس پل سے نجات پا جائیں گے اور کچھ لوگ زخمی ہو کر جہنم میں گر جائیں گے اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے! بے شک جہنم کی گہرائی (تہہ) ستر سال کی مسافت پر ہے۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 195]

5- شفاعت وغیرہ کا بیان

1809 عن أنسٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كلُّ نبي سأل سُؤالاً – أو قال :لِكلِّ نبيٍّ دعْوَةٌ قد دَعاها لأمَّتِه، وإنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوتي شَفاعةً لأمَّتي)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر نبی علیہ السلام کے لئے ایک مقبول دعا ہوتی ہے یا فرمایا: اسے ایک دعا کا اختیار ہے کہ وہ دعا رد نہیں کی جائے گی اور ہر نبی علیہ السلام نے وہ دعا اپنی امت کے لئے مانگ لی ہے لیکن میں نے اپنی امت کی شفاعت کے لئے اس دعا کو ذخیرہ کرلیا ہے (اس دعا کے ذریعے قیامت کے دن میں اپنی امت کے لئے سفارش کروں گا)۔

[صحيح۔ صحيح بخاری: 6305، صحيح مسلم: 200]

1810 عن عبد الرحمن بن أبي عقيل رضي الله عنه قال: انْطَلَقْتُ في وفد إلي رسولِ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأتَيْناهُ، فأنَخْنا بِالبَابِ، وما في الناسِ أبْغَضُ إلينا مِنْ رَجُلٍ يَلِجُ عليه، فما خَرجْنا حتي ما كانَ في الناسِ أحبَّ إلينا مِنْ رجُلٍ دخلَ عليه، فقال قائلٌ منَّا: يا رسولَ اللّٰه! ألا سألْتَ ربَّك مُلْكًا كمُلْكِ سليمانَ؟ قال: فضَحِكَ ثُمَّ قال: ((فلَعلَّ لِصاحِبِكُم عندَ اللّٰه أفْضَلَ مِنْ مُلْكِ سُلَيْمانَ، إنَّ اللّٰه لَمْ يَبْعَثْ نبيًّا إلا أعطاه دَعْوَةً، مِنْهُم مَنِ اتَّخذَها دُنْيا فأعْطِيَها، ومنهم مَنْ دعا بِها علي قوْمِه إذْ عَصَوْه فأهْلِكوا بِها، فإنَّ اللّٰه أعْطاني دَعْوةً، فاخْتَبأْتُها عِنْدَ ربِّي شَفاعةً لأمَّتي يومَ القيامةِ))

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی عقیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک وفد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم نے اپنی سواریاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر بٹھائیں اور ہماری حالت یہ تھی کہ ہمارے نزدیک لوگوں میں سے سب سے زیادہ مبغوض وہ تھا جس کے پاس ہم داخل ہونے والے تھے اور جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے تو ہمارے نزدیک سب سے زیادہ محبوب شخصیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی، تو ہم میں سے ایک نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے ایسی بادشاہت کا سوال کیوں نہیں کرتے جیسی بادشاہت سلیمان علیہ السلام کی تھی؟ (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت سے بھی افضل مقام ہے اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ایک دعا کا اختیار دیا ہے (وہ ہر حالت میں قبول ہوگی) ان انبیاء میں سے کچھ وہ تھے جنہوں نے اس دعا کے ذریعے دنیا میں کسی چیز کا سوال کیا اور وہ چیز انہیں عطا کر دی گئی اور ان انبیاء علیہم السلام میں سے بعض وہ تھے جنہوں نے اس دعا کے ذریعے اپنی قوم پر بددُعا کی جب قوم نے نافرمانی کی اور یہ لوگ اس بددُعا کے ذریعے ہلاک کر دیئے گئے، اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی ایک دُعا کا اختیار دیا تو میں نے قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے اس دعا کو اپنے رب کے پاس ذخیرہ کروا دیا (اس دعا کے ذریعے میں اپنی امت کی بخشش اور نجات کے لئے سفارش کروں گا)[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 1418، مسند البزار: 3459]

1811 حدیث عن أبي ذر رضي الله عنه قال: قالَ رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعطَهُنَّ أحدٌ قَبْلي: جُعِلَتْ لي الأرضُ طهورًا ومسْجدًا، وأحِلَّتْ ليَ الغنائم، ولَمْ تُحَلَّ لنبيّ كان قَبْلي، ونُصِرْتُ بالرُّعْبِ مسيرَةَ شَهْرٍ علي عدوِّي، وبُعِثْتُ إلي كلِّ أحْمرَ وأسْوَد، وأعْطِيتُ الشَّفاعَةَ؛ وهي نائِلَةٌ مِنْ أمَّتي مَنْ لا يُشْرِكُ باللّٰه شَيْئًا)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں اور وہ یہ ہیں ① میرے لیے پوری زمین کو سجدہ گاہ بنا دیا گیا ہے اور اس کی مٹی پاک کرنے والی ہے ② میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے اور مجھ سے پہلے کسی بھی نبی علیہ السلام کے لئے یہ مالِ غنیمت حلال نہ تھا ③ میرا رعب دشمن پر ایک ماہ کی مسافت پر ڈال دیا گیا ہے۔ ④ میں تمام لوگوں کی طرف وہ سیاہ ہوں یا سرخ مبعوث کیا گیا ہوں ⑤ مجھے شفاعت کبریٰ کا حق دیا گیا ہے اور وہ میری سفارش میری امت کے ہر اس آدمی کو پہنچے گی جو اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو۔[صحیح لغیرہ۔ مسند البزار: 3461]

1812 حدیث عن عوف بن مالكٍ الأشجعي رضي اللّٰه عنه قال: سافَرْنا معَ رسولِ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفرًا، حتي إذا كانَ في اللَّيلِ أرِقَتْ عيْنايَ فلَمْ يأتِني النومُ؛ فقُمْتُ، فإذا لَيْس في العَسْكَرِ دابَّة إلا وضَع خَدَّه إلي الأرض، وأري وقْعَ كلِّ شيءٍ في نَفْسي، فقلتُ: لآتِينَّ رسولَ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلأكْلأنَّه اللَّيْلَةَ، حتي أصْبِحَ، فخرجْتُ أتَخلَّلُ الرِجالَ حتي خرجْتُ مِنَ العَسْكَرِ، فإذا أنا

بسَوادٍ، فتيَمَّمْتُ ذلك السَّوادَ، فإذا هو أبو عُبَيْدَة بْنُ الجَرَّاحِ ومعاذُ بْنُ جَبَلٍ، فقالا لي: ما الَّذي أخْرَجَك؟ فقلتُ: الذي أخْرَجكُما، فإذا نَحنُ بغَيْضَةٍ منَّا غيرِ بَعيدَةٍ، فمشَيْنا إلي الغَيْضَةِ، فإذا نحنُ نَسْمَعُ فيها كدَوِيِّ النَحْلِ وخَفيف الرِياحِ، فقال رسول الله صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ههُنا أبو عُبَيْدَة بْن الجَرَّاحِ؟)) قلنا: نعم. قال: ((ومعاذُ بنُ جَبلٍ؟)). قلنا: نعم. قال: ((وعوفُ بْنُ مالكٍ؟)). قلنا: نَعمْ، فخرجَ إلَيْنا رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا نَسْألُه عَنْ شيْءٍ، ولا يَسْألُنا عنْ شَيْءٍ حتي رجَع إلي رَحْلِه فقال: ((ألا أخْبركُمْ بما خَيَّرني رَبِّي آنِفًا؟)). قلنا: بلي يا رسولَ اللّٰه! قال: ((خَيَّرني بينَ أنْ يُدخِلَ ثُلُثَيْ أمَّتي الجنَّةَ بغيرِ حسابٍ ولا عذَابٍ، وبينَ الشَّفاعَةِ)). قلنا: يا رسولَ اللّٰه! ما الذي اخْترْتَ؟ قال: ((اخْتَرْتُ الشَّفاعَةَ)). قلنا جَميعًا: يا رسولَ اللّٰه! اجْعَلْنا مِنْ أهلِ شَفاعَتِكَ. قال: ((إنَّ شفاعَتي لكلِّ مسلم))). و فى رواية: فقال معاذ رضي اللّٰه عنه: بأبي أنْتَ وأمِّي يا رسولَ اللّٰه! قد عرفْتَ منزِلَتي فاجْعَلْني منهُمْ. قال: ((أنتَ منهُمْ)). قال عوفُ بنُ مالك وأبو موسي: يا رسول اللّٰه! قد عرفتَ أنَّا تركْنا أمْوالَنا وأهْلينا وذَرارينا نؤْمِنُ باللّٰه ورسولِه، فاجْعلنا منهمْ. قال: ((أنْتما مِنْهُمْ)). قال: فانْتَهَيْنا إلي القومِ، فقال النبيُّ صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أتاني آتٍ مِنْ ربِّي، فخيَّرني بينَ أنْ يُدخِلَ نصفَ أمَّتي الجنَّةَ، وبين الشَّفاعَةِ، فاخترتُ الشفاعَةَ)). فقال القومُ: يا رسولَ اللّٰه! اجْعَلْنا منهم. فقال: ((أنْصِتُوا)) فأنْصَتوا حتي كأن أحدًا لمْ يتكلَّمْ، فقال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هيَ لِمنْ ماتَ لا يشْرِكُ باللّٰه شَيْئًا))

سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا، جب رات ہوئی تو میری نیند اڑ گئی مجھے نیند نہ آئی، میں اٹھ کھڑا ہوا لشکر میں جتنے بھی جانور تھے وہ سب اپنے رخسار زمین پر رکھے ہوئے (سوگئے) تھے اور میرے دل میں ہر چیز کے گرنے کا خیال آیا، میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر صبح تک پہرہ دوں گا (آپ کی حفاظت کروں گا) میں لوگوں کے درمیان سے نکلتا ہوا لشکر سے باہر آ گیا تو مجھے ایک سایہ نظر آیا میں اس کے تعاقب میں گیا تو وہ ابوعبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما تھے۔ وہ دونوں مجھ سے پوچھنے لگے تمھیں کس چیز نے باہر نکالا؟ میں نے جواب

میں کہا جس چیز نے تم دونوں کو نکالا، وہاں ہم نے قریب ہی بہت سے درخت دیکھے تو ہم ان درختوں کی طرف چل پڑے، وہاں ہم نے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ جیسی اور ہوا کے چلنے کی آواز جیسی آواز سنی، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہے؟ ہم نے عرض کی جی ہاں پھر آپ ﷺ نے پوچھا: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہے؟ ہم نے عرض کی جی ہاں پھر آپ ﷺ نے پوچھا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ ہے؟ ہم نے عرض کی جی ہاں رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکل کر آئے ہم نے آپ ﷺ سے کوئی بات نہ پوچھی اور نہ ہی آپ ﷺ نے ہم سے کوئی بات پوچھی یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے خیمے کی طرف لوٹ آئے، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس اختیار کے بارے میں نہ بتلاؤں جو اللہ تعالیٰ نے ابھی ابھی مجھے عطا فرمایا ہے؟ ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتلائیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاعت اور اس بات میں اختیار دیا کہ میری امت کی دوتہائی (تعداد) بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل کردے'' (دونوں میں سے جس کو چاہیں اختیار کرلیں) ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے کس چیز کو اختیار کیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے شفاعت کے حق کو اختیار کیا (تاکہ سب توحید پرست مسلمانوں کو اس کا فائدہ حاصل ہو) ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمالیں جن کی آپ ﷺ سفارش فرمائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت کا حقدار ہر مسلمان ہے۔ ایک روایت میں ہے: سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ ﷺ میری حالت کو خوب جانتے ہیں مجھے ان لوگوں میں شامل فرمالیں جن کی آپ ﷺ سفارش کریں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان میں شامل ہو۔ عوف بن مالک اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ جانتے ہیں بے شک ہم نے اپنے مال اور اہل وعیال بچے وغیرہ (اللہ کے لیے) چھوڑے ہیں ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے ہیں۔ آپ ﷺ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل فرمائیں جن کی آپ ﷺ سفارش فرمائیں گے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بھی میری شفاعت کے حقداروں میں سے ہو، یہ (تینوں صحابی رضی اللہ عنہم) بیان کرتے ہیں کہ ہم کچھ لوگوں کے پاس پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے رب کی جانب سے میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے مجھے (اللہ کی جانب سے) دو

باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا ① اللہ تعالیٰ میری آدھی امت کو جنت میں داخل کرے گا ② آپ ﷺ کو شفاعت کا حق دیا جائے، تو میں نے سفارش کے حق کو اختیار کر لیا، لوگ عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل فرما لیں جن کی آپ ﷺ سفارش کریں گے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''خاموش ہو جاؤ'' سب کے سب خاموش ہو گئے یہاں تک کہ کسی نے بھی کوئی بات نہ کی پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری یہ سفارش ہر اس مسلمان بندے کو حاصل ہو گی جسے موت اس حالت میں آئے کہ وہ اللہ کی ذات کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو۔

[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 107/18، صحیح ابن حبان: 7207، عبدالرزاق: 20865]

1813 عن أنسٍ رضي الله عنه قال: حدثني رسول الله صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إِنّي لقائمٌ أنتَظرُ أمَّتي تَعبُر، إذْ جاءَ عيسي عليه السلامُ، قال: فقال: هذه الأنبياءُ قد جاءَتْك يا محمَّدُ! يسْألونَ -أوْ قال: يجْتَمعونَ إليْك تدعو اللّٰه أنْ يفرِّقَ بينَ جَمْعِ الأمَمِ إلي حيثُ يَشاءُ؛ لِعظَمِ ما هم فيه، فالخَلْقُ ملْجَمونَ في العَرقِ، فأما المؤْمِنُ فهو عليه كالزَّكْمَةِ، وأما الكافِرُ فيتغَشَّاه الموتُ. قال: يا عيسي! انْتظِرْ حتي أرْجِعَ إليكَ، قال: وذهبَ نبيُّ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقامَ تحتَ العرشِ، فلَقِيَ ما لَمْ يلقَ ملَكٌ مصطفي، ولا نبيٌّ مرسَلٌ، فأوحي اللّٰه إلي جبريلَ عليه السلامُ: أنِ اذْهَبْ إلي محمَّد فقل له: ارْفَعْ رأسَك، سَلْ تُعْطَهْ، واشْفَعْ تُشَفَّعْ. -قال:- فشُفِّعتُ في أمَّتي أنْ أخرِجَ مِنْ كلِّ تسعةٍ وتسْعين إنْسانًا واحدًا، قال: فما زِلْتُ أتردَّدُ علي ربّي فلا أقومُ فيه مقامًا إلا شُفِّعتُ، حتي أعْطاني اللّٰه مِنْ ذلك أنْ قال: أدْخِلْ مِنْ أمَّتِكَ مِن خَلْقِ اللّٰه مَنْ شَهِدَ أنْ لا إله إلا اللّٰه يومًا واحدًا مُخْلِصًا ومات علي ذلك)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک میں (قیامت کے دن) کھڑا اپنی امت کے گزرنے کا انتظار کر رہا ہوں گا جب عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور عرض کریں گے اے محمد ﷺ! یہ انبیاء علیہم السلام کی جماعت آئی ہے اور یہ خواہش کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ امتوں (لوگوں) کے درمیان جو چاہیں فیصلہ کریں اور یہ بات وہ قیامت کے دن کی ہولناکیوں کی وجہ سے کہیں گے، مخلوق منہ تک پسینے کے اندر ڈوبی ہو گی اور مومن پر زکام کی سی کیفیت ہو گی اور جو کافر ہے وہ موت کی کیفیت میں مبتلا ہو گا، نبی

اکرم ﷺ فرمائیں گے: اے عیسیٰ علیہ السلام! میرے واپس آنے تک میرا انتظار کرو اور نبی اکرم ﷺ جائیں گے اور عرش کے نیچے کھڑے ہوں گے اور آپ ﷺ کو وہ اعزاز ملے گا جسے نہ کوئی نبی اور نہ ہی کوئی مقرب فرشتہ حاصل کر سکا اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو حکم دیں گے: محمد ﷺ کی طرف جا اور ان سے عرض کر اپنا سر اٹھائیں سوال کریں آپ ﷺ کو عطا کیا جائے گا، سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی، اور پھر مجھے میری امت کی سفارش کی اجازت دی جائے گی کہ آپ ﷺ ننانوے افراد میں سے ایک آدمی کو نکال لیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتا رہوں گا میں جب بھی اللہ کے سامنے کھڑا ہوں گا مجھے سفارش کا حق دیا جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس بندے نے بھی اخلاص کے ساتھ اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور اسی پر وہ فوت ہوا تو آپ ﷺ اسے (میری رحمت سے جنت میں) داخل کریں۔[صحیح۔ مسند احمد: 178/3]

1814 عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال: أَصْبَحَ رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذاتَ يومٍ، فصلَّي الغداةَ، ثم جلَس، حتي إذا كانَ مِنَ الضُّحي ضَحِك رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وجلَس مكانَه حتي صلي الأولي والعصرَ والمغرِبَ، كل ذلك لا يتكلَّمُ، حتي صلَّي العِشاءَ الآخِرَة، ثم قام إلي أهْلِه. فقال الناسُ لأبي بكْرٍ رضي اللّٰه عنه: سَلْ رسولَ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ما شأنُه صنَع اليومَ شيئًا لمْ يصْنَعْهُ قَطُّ؟ فقال: ((نعم؛ عُرِضَ عليَّ ما هو كائنٌ مِنْ أمرِ الدنيا والآخِرَةِ، فجُمعَ الأوَّلونَ والآخِرونَ بصعيدٍ واحدٍ، حتي انْطَلقوا إلي آدمَ عليه السلام والعَرقُ يكاد يُلجمُهم، فقالوا: يا آدمُ! أنتَ أبو البَشر، اصْطفاكَ اللّٰه، اشْفَعْ لنا إلي ربِّك. فقال: قد لَقيتُ مثلَ الذي لَقيتُم، انْطَلقوا إلي أبيكُم بعدَ أبيكُم؛ إلي نوحٍ ﴿إنَّ اللّٰه اصْطَفَي آدمَ ونُوحًا وآلَ إبْراهيم وآلَ عِمْرانَ علي العالَمينَ﴾.

فينْطَلقونَ إلي نوحٍ عليه السلامُ، فيقولون: اشْفَعْ لنا إلي ربّك؛ فانَّه اصْطفاكَ اللّٰه، واسْتَجابَ لك في دُعائك، فلم يدَعْ علي الأرِض مِنَ الكافرين دَيّارًا. فيقولُ: ليسَ ذاكُمْ عندي، فانطَلِقوا إلي إبْراهيم؛ فإنَّ اللّٰه اتَّخَذَه خليلًا. فينْطَلقونَ إلي إبْراهيمَ عليه السلامُ فيقولُ: ليسَ ذاكُمْ عندي، فانْطَلِقوا إلي موسي؛ فإنَّ اللّٰه كلَّمه تكْليمًا. فينْطَلِقونَ إلي موسي عليه السلامُ فيقولُ: ليسَ ذاكُمْ

عندي، ولكنِ انْطَلقوا إلي عيسي ابن مريم؛ فإنَّه كان يُبْرِيءُ الأكْمه والأبْرصَ، ويحيي المَوْتي، فيقول عيسي: ليسَ ذاكُمْ عندي، ولكنِ انْطَلقوا إلي سيّد ولدِ آدم؛ فإنّه أوّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عنه الأرضُ يومَ القيامَةِ، انْطَلِقوا إلي محمدٍ فلْيَشْفَعْ لكم إلي ربّكُمْ. قال: فينْطَلِقون إليَّ، وآتي جبريلَ، فيأتي جبريلُ ربَّه فيقول: ائْذن له، وبشِّرْه بالجنَّةِ. قال: فينطَلِقُ به جبريلُ فيخِرُّ ساجدًا قدرَ جُمعَةٍ، ثمَّ يقولُ اللّٰه تبارَك وتعالي: يا محمَّد! ارْفَعْ رأسَك، وقلْ تُسمَعْ، واشْفَعْ تُشفَّعْ. فيرفع رأسَه، فإذا نظر إلي ربّه خرَّ ساجدًا قدرَ جُمعةٍ أخري، فيقولُ اللّٰه: يا محمَّدُ! ارْفَعْ رأسَكَ، وقلْ تُسمَعْ، واشْفَعْ تُشَفَّعْ. فيذهَبُ لِيَقعَ ساجِدًا، فيأخُذ جبريلُ بضَبْعيهِ، ويفتَحُ اللّٰه عليه مِنَ الدُعاء ما لَمْ يفتَحْ علي بَشرٍ قَطُّ، فيقول: أيْ ربِّ! جعلْتَني سَيّدَ ولدِ آدَم ولا فَخْرَ، وأوّلَ منْ تنشَقُّ عنه الأرضُ يومَ القِيامة ولا فخرَ، حتي إنه لَيَرِدُ عليَّ الحوضَ أكثرُ ما بين (صنْعاءَ) (وأيْلَةَ)، ثم يقالُ: ادْعوا الصدِّيقين، فيَشْفَعون، ثم يقالُ: ادْعوا الأنْبياءَ، فيَجيءُ النبيُّ معه العِصابَةُ، والنبيُّ معه الخمسةُ والستَّةُ، والنبيُّ [ليس] معه أحدٌ، ثم يُقالُ ادْعوا الشُّهداءَ، فيشفَعونَ فيمَنْ أرادوا، فإذا فعَلتِ الشهداءُ ذلك يقولُ اللّٰه جلَّ وعلا: أنا أرْحَمُ الراحمين، أدْخِلوا جنَّتي مَنْ كان لا يُشْرِكُ بي شَيْئًا، فيدخلونَ الجنَّة. ثم يقول اللّٰه تبارك وتعالي: انْظُروا في النار؛ هلْ فيها مِنْ أحدٍ عمِلَ خيرًا قطُّ؟ فيجدون في النار رجلًا فيقال له: هلْ عمِلْتَ خيرًا قطُّ؟ فيقولُ: لا، غيرَ أنّي كنتُ أسامِحُ الناسَ في البيْعِ، فيقولُ اللّٰه: اسْمَحوا لعبْدي كإسمْاحِه إلي عَبيدي. ثم يُخرَج منَ النار آخَرُ، فيقال له: هلْ عملتَ خيرًا قطُّ؟ فيقول: لا غيرَ أنّي كنتُ أمرتُ ولدي: إذا متُّ فأحْرِقوني بالنارِ ثم اطْحَنوني، حتي إذا كنتُ مثلَ الكُحْلِ اذْهبوا بي إلي البَحْرِ فذرّوني في الريح، فقال اللّٰه: لِمَ فعلْتَ ذلك؟ قال: مِنْ مخافَتِكَ. فيقولُ: انظرْ إلي مُلْكِ أعْظَمِ مَلِكٍ؛ فإنَّ لك مثلَه وعشرةَ أمْثالِه، فيقول: لِمَ تسْخَرُ بي وأنتَ المَلِكُ؟ فذلك الذي ضحِكْتُ به مِنَ الضُّحي)).

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ بیٹھے رہے یہاں تک کہ جب چاشت کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور آپ ﷺ اسی جگہ بیٹھے رہے یہاں تک کہ ظہر، عصر اور مغرب کی نماز پڑھائی اور کسی سے اس دوران کوئی بات نہ کی یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھائی اور

اپنے گھر والوں کے پاس چلے گئے، لوگوں نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں معاملہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے آج ایسا کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں کیا۔ (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوال کرنے پر) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! مجھ پر دنیا اور آخرت کے ہونے والے تمام معاملات پیش کیے گئے پہلے اور بعد والے سب (لوگ) ایک میدان میں جمع کیے گئے (پریشانی کی وجہ سے) لوگ آدم علیہ السلام کے پاس گئے اور ان کی حالت یہ تھی کہ وہ سب پسینے میں ڈوبے ہوئے تھے اور قریب تھا کہ وہ پسینہ ان کے منہ تک پہنچ کر ان کو لگام دے دے، وہ سب لوگ عرض کرنے لگے اے آدم علیہ السلام! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت عطا فرمائی آپ اللہ تعالیٰ سے ہماری سفارش کریں، تو آدم علیہ السلام جواب دیں گے: میں بھی اس چیز (پریشانی) میں مبتلا ہوں جس میں تم مبتلا ہو تم اپنے پہلے باپ کے بعد (دوسرے) باپ نوح علیہ السلام کی طرف جاؤ، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام، نوح علیہ السلام، آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام جہان والوں پر پسند کیا'' یہ لوگ نوح علیہ السلام کی طرف جائیں گے اور عرض کریں گے آپ ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کریں بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا برگزیدہ بندہ بنایا ہے اور آپ کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اس نے زمین پر کافروں کا ایک گھر بھی نہیں چھوڑا، نوح علیہ السلام فرمائیں گے: تمہاری سفارش کا اختیار میرے پاس نہیں چنانچہ تم ابراہیم علیہ السلام کی طرف جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا خلیل (دوست) بنا لیا، وہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے، ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے: تمہاری سفارش کا اختیار میرے پاس نہیں تم موسیٰ علیہ السلام کی طرف جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کی وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کی طرف جائیں گے تو موسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے: تمہاری شفاعت کا اختیار میرے پاس نہیں، ہاں لیکن تم عیسیٰ علیہ السلام کی طرف جاؤ وہ مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو (اللہ کے حکم سے) تندرست کرتے تھے اور (اللہ کے حکم سے) مُردوں کو زندہ کرتے تھے، (لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو) عیسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے: تمہاری سفارش کا اختیار میرے پاس نہیں لیکن تم آدم علیہ السلام کی اولاد کے سردار (محمد ﷺ) کی طرف جاؤ بے شک وہ سب سے پہلے ہیں جن سے قیامت والے دن زمین پھٹے گی، تم سب محمد ﷺ کی طرف جاؤ وہ تمہارے رب کے پاس تمہاری سفارش کریں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر یہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں جبریل علیہ السلام کے پاس جاؤں گا اور جبریل علیہ السلام اپنے رب

کے پاس جائیں گے (تاکہ اجازت حاصل کر سکیں) اللہ تعالیٰ فرمائے گا انہیں (محمد ﷺ کو سفارش کی) اجازت دے دو اور انہیں جنت کی خوشخبری سناؤ، چنانچہ جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کو ساتھ لے کر چلیں گے آپ ﷺ ایک جمعہ کی مقدار کے برابر سجدے میں پڑے رہے گے پھر اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھائیں بات کیجیے کی بات سنی جائے گی سفارش کریں آپ ﷺ کی سفارش قبول کی جائے گی، آپ ﷺ اپنا سر اٹھائیں گے پھر جب آپ ﷺ اپنے رب کی طرف دیکھیں گے تو سجدہ میں گر پڑیں گے اور یہ سجدہ ایک اور جمعہ کی مقدار کے برابر ہوگا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھایئے اور کہیے آپ ﷺ کی بات سنی جائے گی اور سفارش کریں آپ ﷺ کی سفارش بھی قبول کی جائے گی پھر آپ سجدہ کرنے لگیں گے تو جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے بازوؤں کو پکڑ لیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر ایسی دعا الہام کرے گا جو کبھی بھی کسی بشر کو نہیں بتلائی گئی، چنانچہ آپ ﷺ عرض کریں گے اے میرے پروردگار! آپ نے مجھے آدم کی اولاد کا سردار بنایا اور اس میں کوئی فخر نہیں اور میں سب سے پہلا ہوں جس سے قیامت کے دن زمین پھٹے گی اور اس میں بھی کوئی فخر نہیں یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر لوگوں کی اتنی زیادہ تعداد آئے گی کہ وہ دو شہروں صنعاء اور اَیلہ کے درمیانی حصہ کو بھر دے، پھر کہا جائے گا: سچے لوگوں کو بلاؤ وہ سفارش کریں یہ لوگ سفارش کریں گے پھر کہا جائے گا: انبیاء علیہم السلام کو بلاؤ چنانچہ ایک نبی آئے گا اور اس کے ساتھ ایک جماعت ہوگی پھر ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ پانچ اور چھ لوگ ہوں اور ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ کوئی آدمی بھی نہیں ہوگا، پھر کہا جائے گا شہداء کو بلاؤ وہ جن کے بارے میں چاہیں گے سفارش کریں گے پھر جب شہید لوگ سفارش کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''میں ارحم الرحمین ہوں میری جنت میں ہر اس آدمی کو داخل کرو جس نے میرے ساتھ شرک نہیں کیا لہٰذا یہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم آگ میں دیکھو اس میں کوئی ایسا بھی ہے جس نے کبھی خیر کا کوئی کام کیا ہو؟ تو یہ (فرشتے) آگ میں ایک آدمی کو پائیں گے اس سے پوچھا جائے گا کیا تو نے کبھی خیر اور بھلائی کا کوئی کام بھی کیا تھا؟ وہ بندہ کہے گا: نہیں سوائے اس کام کے کہ میں خرید و فروخت میں چشم پوشی سے کام لیتا تھا (لوگوں پر آسانی کرتا تھا) تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے اس بندے کے ساتھ نرمی کرو جس طرح یہ آدمی میرے بندوں کے ساتھ نرمی کیا کرتا تھا۔ پھر جہنم سے ایک

دوسرے شخص کو نکالا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کا کام کیا ہے؟ وہ بندہ کہے گا: نہیں سوائے اس کام کے کہ میں نے اپنی اولاد کو حکم دیا تھا کہ جب میں مر جاؤں تو تم مجھے جلا دینا پھر مجھے اچھی طرح پیس دینا جب میں سرمہ کی طرح ہو جاؤں تو تم مجھے سمندر کی طرف لے جا کر ہوا میں اڑا دینا، اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا تم نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بندہ عرض کرے گا (اے اللہ!) یہ کام میں نے آپ کے ڈر کی وجہ سے کیا، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ایک بڑے بادشاہ کی سلطنت اور بادشاہت کی طرف دیکھ تیرے لیے اتنی بادشاہت اور اس جیسی دس مزید سلطنتیں ہیں وہ بندہ عرض کرے گا: (اے اللہ!) آپ بادشاہوں کے بادشاہ ہو کر مجھ سے مذاق کیوں کرتے ہیں؟ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:) یہی وہ بات ہے جس کی بنا پر میں چاشت کے وقت مسکرایا تھا۔

[حسن۔ مسند احمد: 4/1، مسند بزار: 3465، مسند ابویعلی: 56، صحیح ابن حبان: 6476]

1815 عن أبي سعيد رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أنا سيّدُ ولَدِ آدمَ يومَ القيامَةِ ولا فخْرَ، وبيدي لواءُ الحمْدِ ولا فخْرَ، وما مِنْ نبيّ يومَئذٍ آدمَ فمَنْ سِواهُ إلا تحتَ لِوائي، وأنا أوّلُ مَنْ تنْشَقُّ عنه الأرضُ ولا فخْرَ. قال: فآخذُ بحَلقَةِ بابِ الجنَّةِ فأقَعْقِعُها،.. فأخِرُّ ساجدًا، فيُلْهِمُني اللّٰه مِنَ الثنَاءِ والحَمْدِ، فيقالُ لي: ارْفَعْ رأسَك، سَلْ تُعْطَه، واشْفَعْ تُشَفَّعْ، وقلْ يُسمَعْ لِقولِكَ، وهو المقامُ المحمود الذي قال اللّٰه ﴿عَسى أنْ يَبْعَثَك رَبُّكَ مَقامًا مَحْمودًا﴾)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن میں آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں گا اور اس میں کوئی فخر نہیں، اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور اس میں بھی کوئی فخر نہیں ہر نبی وہ آدم علیہ السلام ہیں یا ان کے علاوہ ہر ایک میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں ہی سب سے پہلے ہوں گا جس سے زمین پھٹے گی اور اس میں کوئی فخر نہیں، میں جنت کے دروازے کا کنڈا پکڑ کر اسے کھٹکھٹاؤں گا اور (رب کے حضور) سجدے میں گر پڑوں گا اللہ تعالیٰ اپنی حمد وثناء کے کلمات مجھ پر الہام فرمائے گا۔ مجھ سے کہا جائے گا اپنا سر اٹھائیں اور مانگیں آپ ﷺ کو عطا کیا جائے گا، سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی اور بات کریں آپ ﷺ کی بات کو سنا جائے گا اور یہی وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے۔''

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 3618]

1816 عن حذيفة رضي الله عنه عن النبيّ صَلَّي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**يقول إِبْراهيمُ يومَ القِيامَةِ: يا ربَّاه! فيقولُ الربُّ جلَّ وعَلا: يا لَبَّيْكاهُ! فيقول إبراهيمُ: يا ربِّ! حَرقْتَ بَنِيَّ، فيقولُ: أخْرجوا مِنَ الناسِ مَنْ كانَ في قلْبِه ذرَّةٌ أو شعيرَةٌ مِنْ إيمانٍ**)).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن اللہ رب العزت سے فریاد کریں گے اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا ابراہیم کیا کہتے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے اے میرے رب! آپ نے میری اولاد کو (آگ میں) جلا دیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا (اے فرشتو!) آگ سے ہر اس آدمی کو باہر نکال لو جس کے دل میں ذرّے کے برابر یا جو کے دانے کے برابر بھی ایمان موجود ہے۔[صحیح۔ صحيح ابن حبان: 7378]

احوالِ جنت

دنیا میں ہر انسان کامیاب ہونا چاہتا ہے کوئی کاروبار کے عروج کو کامیابی سمجھتا ہے تو کوئی عالیشان بنگلے کو، کوئی اعلیٰ ڈگریوں کو تو کوئی اعلیٰ عہدے کو۔ لیکن حقیقت میں کامیابی وہی ہے جسے اللہ نے کامیابی قرار دیا اور وہ کامیابی جہنم کے عذاب سے بچ کر جنت میں جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۝﴾

''ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور قیامت کے دن تم اپنے بدلے پورے پورے دیئے جاؤ گے، پس جو شخص آگ سے ہٹا دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے بے شک وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کی جنس ہے۔'' [آل عمران: 185]

جنت کی عظمت کا کوئی ادراک نہیں کر سکتا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝﴾

''پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے اعمال کے بدلے میں ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کی کون کون سی چیزیں پوشیدہ رکھی گئی ہیں۔'' [السجدہ: 17]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے (ایسی ایسی) نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کسی کان نے سنا نہیں اور کسی انسان کے دل میں ان کا تصور تک نہیں آیا۔''

[صحیح بخاری: 4779، صحیح مسلم: 2824، جامع الترمذی: 3198]

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں ایک کوڑے (چھڑی) کے برابر جگہ دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔'' [صحیح بخاری: 3250]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن...... جنتیوں میں سے ایسے شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ تنگ حالات میں رہا ہوگا، اسے جنت میں ایک غوطہ لگایا جائے گا اور پھر پوچھا جائے گا کہ کیا تو نے کبھی تنگی دیکھی تھی اور کیا تجھ پر کبھی سختی کا دور آیا تھا؟ وہ جواب دے گا، نہیں اللہ کی قسم! اے میرے رب! مجھ پر کبھی تنگی نہیں آئی اور نہ ہی میں نے کبھی سختی کا دور دیکھا تھا۔'' [صحیح مسلم: 2807]

رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے جنت کے دروازے پر دستک دیں گے:

فرمان نبوی ہے کہ: ''اور جنت کے دروازے پر سب سے پہلے میں دستک دوں گا۔'' [صحیح مسلم: 197]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آ کر اسے کھلواؤں گا، تو خازن پوچھے گا، تم کون ہو؟ میں کہوں گا، میں محمد ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خازن کہے گا کہ مجھے یہی حکم دیا گیا تھا کہ میں آپ سے پہلے کسی کے لیے (جنت کا دروازہ) نہ کھولوں۔''
[صحیح مسلم: 197، مسند احمد: 136/3]

سب سے پہلے امت محمد ﷺ جنت میں جائے گی:

فرمان نبوی ﷺ ہے کہ ''ہم (یعنی امت محمدیہ کے افراد) لوگوں میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔'' [صحیح: مسند احمد: 274/2، تفسیر عبدالرزاق: 82/1، نسائی فی السنن الکبری: 1653، الموسوعة الحدیثیة: 7706]

جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں خوب جانتا ہوں کہ اہل جہنم میں سے کون سب سے آخر میں وہاں سے نکلے گا اور اہل جنت میں کون سب سے آخر میں اس میں داخل ہوگا۔ ایک شخص جہنم سے گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے نکلے گا اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ جنت کے پاس آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے

چنانچہ وہ واپس آئے گا اور عرض کرے گا اے میرے رب! میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ پھر اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ وہ پھر آئے گا لیکن ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ واپس لوٹے اور عرض کرے گا کہ اے میرے رب! میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تمہیں دنیا اور اس سے دس گنا مزید دیا جاتا ہے یا (اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ) تمہیں دنیا کے دس گنا دیا جاتا ہے۔ وہ شخص عرض کرے گا تو میرا انداق بناتا ہے حالانکہ تو شہنشاہ ہے۔ اس بات پر نبی کریم ﷺ ہنس دیئے اور آپ کے سامنے کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور کہا جاتا ہے کہ وہ جنت کا سب سے کم درجے والا شخص ہوگا۔''

[صحیح بخاری: 6571، صحیح مسلم: 186، ابن ماجه: 2595]

جنت میں داخلہ ابدی ہوگا:

یعنی جو بھی ایک مرتبہ جنت میں داخل ہو گیا وہ ہمیشہ وہیں رہے گا، اسے کبھی بھی جنت سے نکالا نہیں جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

① ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۙ○ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ○﴾

''یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ان کے لیے الفردوس (جنت کا اعلیٰ مقام) کے باغات کی مہمانی ہے۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، جس جگہ کو بدلنے کا کبھی بھی ان کا ارادہ ہی نہ ہوگا۔'' [الکهف: 107-108]

② ﴿لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَ وَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۙ○﴾

''وہاں (جنت میں) وہ موت (کا مزہ) نہ چکھیں گے سوائے پہلی موت کے اور وہ (اللہ) انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا۔'' [الدخان: 56]

موت کو ایک مینڈھے کی صورت میں لا کر ذبح کر دیا جائے گا اور یہ اعلان کر دیا جائے گا کہ جنتیو! تم ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہو گے کبھی موت نہیں آئے گی اور جہنمیو! تم بھی ہمیشہ جہنم میں رہو گے کبھی موت نہیں آئے گی۔

[صحیح بخاری: 4730، صحیح مسلم: 2849]

ایک روایت میں ہے کہ جنت میں ایک منادی یہ اعلان کر دے گا کہ ''یقیناً اب تم تندرست رہو گے کبھی بھی بیمار نہیں ہو گے، یقیناً تم زندہ رہو گے کبھی بھی نہیں فوت ہو گے، بلا شبہ تم سدا جوان رہو گے کبھی بھی بوڑھے نہ ہو گے، بے شک تم عیش و عشرت کی زندگی بسر کرو گے کبھی بھی پریشانی نہیں دیکھو گے۔'' [صحیح مسلم: 2837]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر گیا وہ جنت میں داخل ہو گا، اس میں ہمیشہ خوش و خرم رہے گا اور کبھی پریشان حال نہ ہو گا، زندہ رہے گا اور کبھی فوت نہیں ہو گا، نہ اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ اس کی جوانی کبھی ختم ہو گی۔'' [صحیح مسلم: 2836، طبرانی اوسط: 21/9]

دخولِ جنت رحمتِ الٰہی کا نتیجہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمل کرو، میانہ روی اختیار کرو اور صحیح صحیح عمل کرو، جان لو کہ کسی کو اس کا عمل ہرگز جنت میں داخل نہیں کرے گا، صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اور آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا، مجھے بھی نہیں، ہاں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور فضل کے ساتھ ڈھانپ لے۔''

[صحیح بخاری: 646,6463، صحیح مسلم: 2818,2816]

جنت میں لے کر جانے والے اعمال:

☆ شرک سے اجتناب اور ارکانِ اسلام پر مضبوطی سے عمل کرنا۔
☆ ہر معاملے میں نبی کریم ﷺ کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کرنا۔
☆ اللہ اور اس کے رسول پر کامل ایمان کے بعد نماز، روزہ کی پابندی کرنا۔
☆ زبان اور شرمگاہ کی حفاظت جنت میں داخلے کا ذریعہ ہے۔
☆ فضول گفتگو سے اجتناب۔
☆ خفیہ و اعلانیہ اللہ سے ڈرنا، فقر و تونگری میں میانہ روی اختیار کرنا اور غضب و رضا میں عدل کرنا۔
☆ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا اور اچھا اخلاق اپنانا۔
☆ قرآن حفظ کرنا اور پھر اسے مسلسل پڑھتے رہنا حتیٰ کہ ہمیشہ اسے یاد رکھنا۔

☆ سورۂ ملک کی تلاوت کرتے رہنا، کیونکہ یہ سورت روزِ قیامت اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گی۔

☆ سورۂ اخلاص سے محبت کرتے ہوئے اس کی تلاوت کرنا۔

☆ سلام پھیلانا، کھانا کھلانا، صلہ رحمی کرنا اور تہجد پڑھنا۔

☆ جھوٹ، وعدہ خلافی اور امانت میں خیانت سے بچنا۔

☆ دینی علم حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرنا (حتیٰ کہ دور دراز کے سفر کرنے سے بھی دریغ نہ کرنا)۔

☆ غصہ نہ کرنا اور اگر غصہ آئے تو اسے حتی الامکان پینے کی کوشش کرنا۔

☆ صبح وشام سید الاستغفار (دعا) کا ورد کرنا۔

☆ بکثرت تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کا ورد کرنا۔

☆ بکثرت ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' کا ورد کرنا۔

☆ عدل وانصاف کرنا، ہر مسلمان کے لیے نرم دل رہنا اور فقر وفاقے کے باوجود مانگنے سے بچنا۔

☆ ہمیشہ شرم وحیا کا پردہ قائم رکھنا اور بے حیائی سے بچنا۔

☆ اندھیرے کے اوقات (فجر اور عشاء وغیرہ) میں بھی مساجد کی طرف چل کر جانا۔

☆ ہمہ وقت نیک اعمال کی کوشش کرنا جب بھی موت آئے کوئی نیک عمل کرتے ہوئے ہی آئے۔

☆ وفات کے وقت توحید الٰہی کا اقرار کرنا اور کلمہ پڑھنا۔

احوالِ جہنم

انسان کی سب سے بڑی ناکامی یہ ہے کہ وہ اپنے گناہوں کے سبب جنت سے محروم ہو کر جہنم کا ایندھن بن جائے۔ جہنم میں کانٹے دار جھاڑیاں، بدبودار درخت، پینے کے لئے زخموں سے نکلنے والی پیپ اور اُبلتا ہوا گرم پانی ملے گا۔ سروں پر لوہے کے ہتھوڑے مارے جائیں گے یہ تمام سزائیں دنیا کی تمام آسائشوں کو بھلا کر رکھ دیں گی۔

جہنم کی شدت کا ایک نمونہ:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) دنیا میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے والے ایک جہنمی کو لایا جائے گا، پھر اسے جہنم کی آگ میں ایک غوطہ دے کر پوچھا جائے گا اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی بھلائی اور اچھی حالت دیکھی ہے؟ کیا تجھ پر کبھی عیش و عشرت کا دور گزرا؟ وہ کہے گا اللہ کی قسم اے میرے رب! کبھی نہیں (جہنم کا صرف ایک ہلکا سا غوطہ اسے سب کچھ بھلا دے گا) پھر جنتی لوگوں میں سے ایک ایسے آدمی کو لایا جائے گا جس نے دنیا میں بڑی سختی اور تنگی والی زندگی بسر کی ہوگی، اسے جنت کا ایک غوطہ دیا جائے گا اور پھر اس سے پوچھا جائے گا اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی دکھ وغیرہ دیکھا ہے؟ کیا تجھ پر کبھی سختی اور تنگی آئی تھی؟ وہ کہے گا اللہ کی قسم اے میرے رب! کبھی نہیں، مجھ پر نہ کبھی تنگی آئی اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی دکھ دیکھا ہے۔ (جنت کا ایک غوطہ جنتی کو دنیا کی تمام سختیاں اور تنگیاں بھلا دے گا)۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 2807]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر اس مسجد (نبوی) میں ایک لاکھ یا اس سے بھی زائد لوگ ہوں اور ان لوگوں میں ایک جہنمی شخص موجود ہو اور وہ سانس لے اور اس کا یہ سانس لوگوں تک پہنچ جائے تو یہ مسجد اور جو کچھ بھی (لوگ وغیرہ) مسجد میں ہیں سب کچھ جل جائے۔''

[صحیح۔ مسند ابو یعلی: 6670]

سب سے ہلکا عذاب جہنم:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم میں سب سے ہلکا عذاب ابو طالب کو ہوگا وہ آگ کی جوتیاں پہنے ہوئے ہوگا کہ جن سے اس کا دماغ کھولتا رہے گا۔
[صحیح۔ صحیح مسلم: 212]

جہنمیوں کی چیخ و پکار:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جہنم والے (جہنم کے داروغے) مالک کو پکاریں گے اور وہ چالیس سال تک ان کو جواب نہیں دے گا، پھر کہے گا: بے شک تم (اس جہنم میں) ہمیشہ ہمیشہ پڑے رہو، پھر یہ لوگ اپنے رب کو پکاریں گے اور عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہمیں اس جہنم سے نکال لے اور اگر ہم دوبارہ (کفر اور بدعملی) اختیار کریں تو بے شک ہم ظالم ہیں، تو اللہ تعالیٰ انہیں اتنی مدت تک جواب نہیں دے گا جتنی پوری دنیا کی مدت ہے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم اس جہنم میں ذلیل و رسوا ہو کر پڑے رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو، پھر یہ لوگ مایوس ہو کر چیخ و پکار کریں گے اور ان کی آواز گدھوں کی آواز جیسی ہوگی آواز کی ابتدا سینے سے ہوگی اور آواز کا آخر حلق سے ہوگا۔ [صحیح۔ مستدرك للحاكم: 395/2]

ہمیشہ جہنم سے پناہ مانگنی چاہیے:

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر ایسی دعائیں مذکور ہیں جن میں جہنم کی آگ سے پناہ مانگنے کے الفاظ موجود ہیں جیسا کہ مختلف مواقع پر یہ الفاظ مذکور ہیں ﴿وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ ''(اے ہمارے رب!) ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔'' [صحیح مسلم: 2807، بغوی: 4404، عبد بن حمید: 1313]

ایک دوسرے مقام پر یہ الفاظ ہیں کہ ﴿رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ﴾
''اے ہمارے پروردگار! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے۔'' [الفرقان: 65]

نبی کریم ﷺ ہر نماز میں تشہد کے آخر میں یہ دعا مانگا کرتے تھے: ''اے اللہ! ہم جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔'' [صحیح مسلم: 588، ابو داؤد: 983]

ایک اور روایت میں نبی کریم ﷺ کی دعا کے یہ الفاظ بھی مذکور ہیں:

''اے پروردگار! جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اس روز مجھے اپنے عذاب سے بچائے رکھنا۔''

[صحیح۔ السلسلة الصحیحة: 2703، ابو داؤد: 5045، جامع الترمذی: 3399]

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تین مرتبہ جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے سے جہنم خود اللہ کے حضور سفارش کرتی ہے کہ ''اے اللہ! اسے آگ سے بچالے۔''

[صحیح۔ صحیح الترغیب: 3654، صحیح الجامع: 6275، جامع الترمذی: 2572، ابن ماجه: 4340]

جہنم کی وسعت:

جہنم کی وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ کی ساری مخلوق میں سے ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے افراد جہنم میں جائیں گے لیکن پھر بھی اس میں جگہ باقی ہوگی اور وہ مزید افراد کا مطالبہ کرے گی تب اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم مبارک رکھیں گے تو پھر وہ کہے گی، بس بس۔

جہنم میں لے جانے والے اعمال:

☆ شرک کی ہر قسم (غیر اللہ سے مدد طلب کرنا، قبروں پر سجدے کرنا اور شرکیہ تعویذات پہننا وغیرہ) سے بچنا چاہیے کیونکہ قرآن میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مشرک کو ہرگز معاف نہیں فرمائے گا اور جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری سے اعراض نہیں کرنا چاہیے کیونکہ فرمانِ نبوی کے مطابق جو آپ ﷺ کی اطاعت نہیں کرتا وہ خود ہی جنت میں جانے سے انکار کر دیتا ہے (اور پھر وہ یقیناً جہنم میں ہی جائے گا)۔

☆ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے سے بچنا چاہیے یعنی کوئی بھی ایسی بات آپ ﷺ کی طرف منسوب نہیں کرنی چاہیے جو آپ ﷺ نے نہیں فرمائی کیونکہ جو ایسا کرتا ہے اس کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔

☆ حاکم و قاضی کو ہمیشہ عدل و انصاف سے کام لینا چاہیے کیونکہ جو بھی قاضی عدل سے کام نہیں لیتا وہ جہنم میں

جانے والا ہے۔

☆ کسی کو ناحق (ظلم وزیادتی سے) ہرگز قتل نہیں کرنا چاہیے۔قرآن میں ہے کہ ایسے شخص کی جزا جہنم ہے۔

☆ خود کو ہمیشہ تکبر سے بچانا چاہیے اور کبھی بھی خود کو بڑا اور دوسروں کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے، فرمانِ نبوی ﷺ کے مطابق جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

☆ سود کی لعنت سے بچنا چاہیے کیونکہ سود خوری ایسا عمل ہے جو جہنم میں لے جانے والا ہے۔اور ایک حدیث کے مطابق تو سود سات ہلاک کرنے والی اشیاء میں سے ایک ہے۔

☆ یتیموں کا مال ناحق کھانا بھی جہنم میں داخلے کا موجب ہے۔

☆ جانداروں کی تصاویر بنانے سے بچنا چاہیے کیونکہ فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ قیامت کے دن سب سے سخت عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہوگا۔

☆ دین کا علم خالص رضائے الٰہی کے لیے حاصل کرنا چاہیے کیونکہ جو دنیوی اغراض کے لیے دین کا علم حاصل کرتا ہے وہ روزِ قیامت جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

☆ جانوروں کو سزا دینا یا انہیں اذیت پہنچانا بھی جہنم میں داخلے کا ذریعہ بن سکتا ہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ ایک عورت نے بلی کو باندھے رکھا، نہ اسے خود کچھ کھانے کو دیا اور نہ ہی اسے کھلا چھوڑا کہ وہ خود کسی کیڑے مکوڑے کو کھا سکے، بالآخر وہ مرگئی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اسی عمل کی وجہ سے جہنم میں بھیج دیا۔

☆ خواتین کو ایسا لباس ہرگز زیب تن نہیں کرنا چاہیے جس سے ان کے جسمانی خدوخال نمایاں ہوں اور وہ لباس پہننے کے باوجود عریاں ہوں، چنانچہ فرمانِ نبوی ﷺ کے مطابق ایسی عورتیں جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گی۔

☆ خواہ کیسے بھی حالات ہوں خودکشی ہرگز نہیں کرنی چاہیے کیونکہ خودکشی کرنے والا جہنم میں بھی اسی آلے کے ساتھ بار بار خودکشی کرتا رہے گا جس کے ساتھ اس نے دنیا میں خودکشی کی تھی۔

☆ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا بھی جہنم میں داخلے کا ایک ذریعہ ہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ جو سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

1- جنت کا سوال کرنے اور جہنم سے پناہ مانگنے کی ترغیب

1817 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما: أن النبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يعلِّمهم هذا الدعاءَ كما يعلِّمُهم السورةَ مِنَ القرآنِ: ((قولوا: اللّٰهُمَّ إنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ دعا قرآن مجید کی سورت کی طرح اہتمام سے سکھلاتے تھے "اللّٰهُمَّ إنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ" اے اللہ! بے شک میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں، عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اور فتنہ دجال سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اور زندگی اور موت کے فتنوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 590، موطا امام مالك: 215/1، سنن ابی داود: 1547/980، جامع الترمذی: 3493، سنن نسائی: 5520]

1818 عن عبد الله بن مسعودٍ رضي الله عنه قال: قالتْ أُمُّ حبيبةَ رضي الله عنها زوجُ النبيِّ صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ أمْتِعْني بزوجي رسولِ الله وبأبي أبي سفيانَ، وبأخي معاويةَ. فقال: [قد] سألتِ اللّٰه لآجالٍ مضْروبَةٍ، وأيّامٍ معدودَةٍ، وأرزاقٍ مقْسومَةٍ، لن يُعَجِّلَ اللّٰه شيئًا منها قبل أجله، ولا يُؤخِّرُ [شيئًا عَنْ حِلِّه]، ولو كنتِ سألتِ اللّٰه أنْ يعيذَكِ مِنْ [عذابٍ في] النارِ، وعذابٍ [في] القبرِ؛ كان خيرًا

وأفضلَ)).

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (ایک مرتبہ) یہ دعا مانگ رہی تھیں ''اے اللہ! ایک لمبی مدت تک مجھے اپنے شوہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اپنے باپ ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے فائدہ اٹھانے کا موقع دے (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تحقیق تم نے محدود مدت، مقرر کردہ (ہماری) زندگیوں اور پہلے سے تقسیم شدہ رزق کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہے، اللہ تعالیٰ ہرگز کسی بھی چیز کو اس کے وقت سے پہلے نہ مقدم کرتا ہے اور نہ ہی مؤخر کرتا ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرتی کہ وہ تجھے عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھے تو یہ (دُعا) تیرے لیے بہت ہی بہتر اور افضل ہوتی۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 2663]

1819 عن أنسِ بنِ مالكٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سألَ اللهَ الجنَّةَ ثلاثَ مراتٍ قالتِ الجنَّةُ: اللّٰهُمَّ أدْخِلْهُ الجنَّة، ومنِ اسْتَجار مِنَ النارِ ثلاثَ مراتٍ قالَتِ النارُ: اللّٰهُمَّ أجِرْهُ مِنَ النارِ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت عرض کرتی ہے اے اللہ! اس کو جنت میں داخل فرما دے، اور جو آدمی تین بار جہنم سے پناہ طلب کرتا ہے تو جہنم عرض کرتی ہے، اے اللہ! اس کو جہنم سے پناہ عطا فرما۔ [صحیح لغیرہ۔ نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: 110، جامع الترمذی: 2572، سنن ابن ماجہ: 4340، صحیح ابن حبان: 1034]

1820 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إنَّ لله ملائكةً سيَّارةً يتبَعون مجالِسَ الذكْرِ))، فذكر الحديث إلي أن قال: ((فيسألُهُم الله عزَّ وجلَّ . وهو أعلَمُ-: مِنْ أينَ جئتُم؟ فيقولون: جئْنا مِنْ عندِ عبادٍ لكَ يسبِّحونَك، ويكبِّرونَك، ويهَلِّلونَك، ويَحْمَدونَك، ويسْألونَك. قال: فما يسْألوني؟ قالوا: يَسْألونَك جَنَّتكَ. قال: وهلْ رأوْا جنَّتي؟ قالوا: لا أيْ ربِّ! قال: فكيفَ لوْ رأوْا جنَّتي؟ قالوا: ويسْتَجيرونَك. قال: وممَّ يسْتجيروني؟ قالوا: مِنْ نارِك يا ربِّ! قال: وهلْ رأوْا ناري؟ قالوا: لا. قال: فكيفَ لوْ رأوْا ناري؟ قالوا: ويسْتَغْفرونك. قال: فيقولُ قد غَفرتُ لهم، وأعطيْتُهم ما سَألوا، وأجَرْتُهم مِمَّا اسْتَجاروا))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتے اس بات پر مقرر کر رکھے ہیں کہ وہ زمین پر چکر لگا کر ذکر کی مجالس کو تلاش کرتے ہیں (انہیں ذکر والی مجلس ملتی ہے یہ وہاں جاتے ہیں پھر جب مجلس ختم ہو جاتی ہے تو یہ واپس اللہ تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں تو) اللہ تعالیٰ ان (فرشتوں) سے سوال کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے۔ تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں: ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں وہ تیری تسبیح (پاکی)، بڑائی، حمد اور تیری وحدانیت بیان کر رہے تھے اور تجھ سے سوال کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے یہ لوگ مجھ سے کس چیز کا سوال کر رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں۔ یہ لوگ تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا ان لوگوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! ''نہیں دیکھی'' پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں تو پھر ان کی کیفیت کیا ہوگی؟ پھر فرشتے عرض کرتے ہیں اور یہ لوگ تجھ سے پناہ طلب کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ یہ لوگ کس چیز سے میری پناہ طلب کر رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! تیری آگ سے وہ تیری پناہ طلب کر رہے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کیا ان لوگوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں ''نہیں دیکھی'' اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتا ہے اگر یہ میری آگ کو دیکھ لیں تو ان کی کیفیت کیا ہوگی؟ پھر فرشتے عرض کرتے ہیں یہ لوگ تجھ سے مغفرت طلب کر رہے تھے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تحقیق میں نے انہیں معاف فرما دیا اور یہ لوگ جو کچھ طلب کر رہے ہیں میں نے انہیں عطا کیا اور جس چیز سے یہ میری پناہ طلب کر رہے ہیں میں نے انہیں (اس چیز سے) پناہ دی۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 6408، صحیح مسلم: 2689]

جہنم کی حالت کا بیان

1- آگ سے ڈرنے کا بیان (اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل وکرم سے محفوظ رکھے)

1821 عن أنسٍ رضي الله عنه قال: ((كان أكثرُ دعاءِ النبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿ربَّنا آتنا في الدُّنيا حسَنةً وفي الآخِرَةِ حسَنةً وقِنا عذابَ النَّارِ﴾))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ یہ دُعا کیا کرتے تھے ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ ''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں نصیب فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔'' [صحیح۔ صحیح بخاری: 6389]

1822 عن عدي بن حاتمٍ رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اتَّقوا النارَ). قال: وأشاح، ثمَّ قال: ((اتَّقوا النارَ)). ثم أعْرضَ وأشاحَ (ثلاثًا)، حتى ظننّا أنه ينظُر إليْها، ثم قال: ((اتَّقوا النارَ، ولوْ بشِقِّ تمرةٍ، فمنْ لَمْ يجِدْ؛ فبكلِمَةٍ طيِّبَةٍ)).

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم سب آگ سے بچو'' راوی کہتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کپکپی طاری ہوئی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سب آگ سے بچو'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تین مرتبہ کپکپی طاری ہوئی یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس (آگ) کی طرف دیکھ رہے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تم آگ سے بچو اور اگر چہ وہ (اللہ کے لیے) کھجور کے ایک ٹکڑے سے (صدقہ کرے) ہی کیوں نہ ہو اور جس کے پاس کھجور کا ٹکڑا بھی نہیں ہے وہ عمدہ اور اچھی بات کہہ کر ہی اپنے آپ کو جہنم آگ سے بچائے۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 1417، صحیح مسلم: 1016]

1823 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: لما نزلَتْ هذه الآية ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ﴾ دعا رسولُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فاجْتَمعوا فعَمَّ وخصَّ، فقال: ((يا بني كعْبِ بْنِ لُؤَيٍ! أنْقِذوا أنْفُسَكم مِنَ النار، يا بَني مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ! أنْقِذوا أنفُسَكم مِنَ النارِ، يا بني هاشِمٍ! أنْقِذوا أنفُسَكم مِنَ النارِ، يا بني عبدِ المطَّلِبِ! أنْقِذوا أنفُسَكم مِنَ النارِ، يا فاطمَةُ! أنقذي نَفْسَكِ مِنَ النارِ؛ فإنِّي لا أمْلِكُ

لَكُمْ مِنَ اللّٰه شيئًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی ''وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ'' آپ ﷺ اپنے خاندان والوں کو ڈرائیں، تو آپ ﷺ نے (اپنے خاندان) قریش کو بلایا وہ سب کے سب جمع ہوئے تو آپ ﷺ نے عام خطاب بھی فرمایا اور خصوصی خطاب بھی فرمایا (یعنی عام لوگوں کو دعوت دی اور خاص لوگوں کے نام لے کر انہیں بھی دعوت دی) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے کعب بن لوی کی اولاد! اے مرۃ بن کعب کی اولاد! اے بنو ہاشم! اے بنی عبدالمطلب! تم سب اپنے آپ کو جہنم کے عذاب سے بچاؤ۔ اے فاطمہ! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچا۔ بے شک میں تمہارے لیے اللہ کی طرف سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں (یعنی میں تم میں سے کسی کو بھی اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکتا)۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 204، صحیح بخاری: 4771، سنن ترمذی: 3186، سنن نسائی: 3648]

1824 عن أبي هريرة رضي الله عنه عنِ النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قال: **((إنَّما مثَلي ومثَلُ أمَّتي؛ كمثَلِ رجلٍ استَوْقَد نارًا، فجعلَتِ الدوابُّ والفَراشُ يقَعْنَ فيها، فأنا آخِذٌ بِحُجَزِكُم، وأنتم تَقَحَّمونَ فيها))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میری مثال اور میری امت کی مثال تو صرف اور صرف اس آدمی کی طرح ہے جس نے آگ جلائی اور پروانے اور دوسرے جانور (جو آگ میں گرتے ہیں) آگ میں گرنے لگے، میں تمہاری کمر سے پکڑ کر تمہیں آگ میں گرنے سے روک رہا ہوں اور تم ہو کہ (برے اعمال کر کے) آگ میں گر رہے ہو۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 3426, 6483، صحیح مسلم: 2284]

1825 رُوي عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ **((ما رأيتُ مثلَ النارِ نامَ هارِبُها، ولا مثلَ الجنَّةِ نامَ طالبُها))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے (جہنم کی) آگ جیسی کوئی بھی (خطرناک اور خوفناک) چیز نہیں دیکھی (لیکن پھر بھی تعجب ہے کہ) اس سے بھاگنے (بچنے) والا سویا ہوا ہے

(غفلت کا شکار ہے) اور میں نے جنت جیسی (کوئی عمدہ) چیز نہیں دیکھی (لیکن) اس کو طلب کرنے والا بھی سویا ہوا ہے (غفلت کا شکار ہے)۔[حسن لغيره۔ جامع الترمذی:]

1826 عن أنسِ بنِ مالكٍ رضي الله عنه عن رسولِ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أنَّه قال لجِبريلَ: **((ما لي لا أري ميكائيلَ ضاحِكًا قَطُّ؟)) قال: ما ضَحِكَ ميكائيلُ منذ خُلِقَتِ النارُ.**

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو فرمایا: ''میں نے میکائیل کو کبھی بھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا؟'' تو جبریل علیہ السلام عرض کرنے لگے: جب سے اللہ تعالیٰ نے جہنم کو بنایا ہے اس وقت سے میکائیل کبھی بھی نہیں ہنسا۔[حسن لغيره۔ مسند احمد: 224/3]

1827 عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: **((يُؤْتي بالنارِ يومَ القِيامَةِ لها سبْعون ألْفَ زِمامٍ ، معَ كلِّ زِمامٍ سبْعونَ ألْفَ ملَكٍ يجُرُّونَها))**

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن جہنم کو (اس حال میں) لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے (یعنی 4 ارب 90 کروڑ فرشتے ہوں گے) جو اس جہنم کو کھینچ رہے ہوں گے۔

[صحيح۔ صحيح مسلم: 2842، جامع الترمذی: 2573, 2576]

2- دوزخ کی گرمی کی شدت کا بیان

1828 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**نارُكم هذه -ما يوقِدُ بنو آدَمَ- جزْءٌ واحِدٌ مِنْ سبْعينَ جزءاً مِنْ نارِ جَهنَّمَ**)) قالوا: والله إنْ كانَتْ لكافِيَةً. قال: ((**إنَّها فُضِّلَتْ عليها بِتِسْعٍ وستِّين جُزْءاً، كلُّهُنَّ مثلُ حَرِّها**)). وفي رواية ((**وضُربَتْ بالبَحْرِ مرَّتَيْنِ، ولولا ذلك ما جَعل الله فيها منفعةً لأحَدٍ**)).

سیدنا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہاری یہ آگ جسے آدم کا بیٹا جلاتا ہے یہ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اللہ کی قسم! یہ (دنیا کی آگ ہی) کافی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم کی آگ کو دنیا کی آگ کے مقابلہ میں انہتر درجے فضیلت دی گئی ہے اور ہر درجہ کی حرارت دنیا کی آگ کی شدت کے برابر ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی الفاظ ہیں ''دنیا کی آگ دو مرتبہ سمندر کے پانی کے ساتھ دھوئی گئی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس (آگ) میں کسی ایک کے لیے فائدہ نہ رکھتا'' (کوئی اس آگ سے فائدہ نہ اٹھا سکتا)۔[صحیح۔ موطا امام مالك: 944/2، صحیح بخاری: 3265، صحیح مسلم: 2843، جامع الترمذی: 2589، مسند احمد: 467/2، صحیح ابن حبان: 7462، البیهقی فی البعث والنشور: 550, 551]

1829 (عن ابی هريرة) رضي الله عنه عن النبيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**لو كانَ في هذا المسْجِدِ مِائَةُ ألفٍ أوْ يَزيدونَ، وفيهم رجلٌ مِنْ أهْلِ النارِ فتنفَّس، فأصابَهُم نَفَسُه؛ لاحْتَرق المسْجِدُ ومَنْ فيه**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر اس مسجد (نبوی) میں ایک لاکھ یا اس سے بھی زائد لوگ ہوں اور ان لوگوں میں ایک جہنمی شخص موجود ہو اور وہ سانس لے اور اس کا یہ سانس لوگوں تک پہنچ جائے تو یہ مسجد اور جو کچھ بھی (لوگ وغیرہ) مسجد میں ہیں سب کچھ جل جائے۔''

[صحیح۔ مسند ابو یعلی: 6670]

1830 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبيّ صَلَّي اللّهُ عَلَيهِ وَسَلَّم قال: ((لمّا خلَق الله الجنّة والنارَ، أرسلَ جبريلَ إلي الجنَّةِ فقال: انْظُرْ إليْها وإلي ما أعددْتُ لأهْلِها فيها، قال فجاءَ فنظَر إليها وإلي ما أعدَّ اللّٰه لأهْلِها فيها، قال: فرجَع إليْهِ، قال: وعِزَّتِكَ! لا يَسْمَعُ بها أحَدٌ إلا دخَلها! فأمَر بها فَحُفَّتْ بالمكَارِه فقال: ارْجِعْ إليْها فانْظُر إلي ما أعددْتُ لأهْلها فيها. قال: فرجَع إليها فإذا هِيَ قد حُفَّتْ بالمكارِهِ، فرجَع إليه فقال: وعِزَّتِكَ لقد خِفتُ أنْ لا يَدْخُلَها أحَدٌ! وقال: اذْهَبْ إلي النارِ فانْظُرْ إليْها وإلي ما أعدَدْتُ لأهْلِها فيها، قال: فنظَر إليها، فإذا هي يَرْكَبُ بعضُها بعضًا، فرجعَ إليه فقال: وعِزَّتِكَ لا يسمَعُ بها أحدٌ فيدْخُلَها، فأمَر بها فحُفَّتْ بالشَّهواتِ، فقال: ارْجِعْ إليها، فرجَع إليها، فقال: وعِزَّتِكَ! لقد خَشيتُ أنْ لا يَنْجُوَ منها أحَدٌ إلا دخَلَها)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو تخلیق کیا تو جبریل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیج کر ارشاد فرمایا: ''تم جنت اور ان چیزوں کو دیکھو جو میں نے جنتی لوگوں کے لیے جنت میں تیار کی ہیں، چنانچہ جبریل علیہ السلام نے آ کر جنت اور جنت میں جنتی لوگوں کے لئے تیار شدہ اشیاء کو دیکھا اور واپس لوٹ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے عرض کرنے لگا (اے اللہ!) آپ کی عزت کی قسم جو کوئی بھی اس کے بارے میں سنے گا وہ (محنت کر کے) اس میں ضرور داخل ہوگا پھر اس جنت کو مشقتوں سے ڈھانپ دیا گیا (جنت شرعی احکام اور قیود کی پابندی پر ہی ملے گی) پھر جبریل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم جنت کی طرف جاؤ اور دیکھو کہ میں نے اس جنت میں جنتی لوگوں کے لئے کیا کیا کچھ تیار کیا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے جا کر دیکھا تو وہ جنت مشکلات اور پابندیوں سے ڈھانپ دی گئی ہے، جبریل علیہ السلام اللہ کی طرف واپس لوٹے اور عرض کرنے لگے (اے اللہ!) تیری عزت کی قسم! میں ڈرتا ہوں کہ اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہوگا (ہوسکتا ہے لوگ مشکلات اور پابندیاں برداشت نہ کرسکیں) پھر اللہ نے جبریل علیہ السلام کو فرمایا: اب جہنم کی طرف جاؤ اور جہنم اور ان اشیاء کو دیکھو جو میں نے جہنمی لوگوں کے لئے تیار کی ہیں چنانچہ جبریل علیہ السلام نے واپس لوٹ کر عرض کی (اے اللہ!) آپ کی عزت کی قسم! اس جہنم کے بارے میں جو کوئی بھی سنے گا وہ اس میں داخل نہیں ہوگا، (اس سے بچنے کی کوشش کرے گا) اللہ تعالیٰ نے اس جہنم کے بارے میں حکم دیا اور اسے شہوات سے ڈھانپ دیا گیا، پھر اللہ نے

جبریل علیہ السلام کو فرمایا: تم جہنم کی طرف جاؤ جبریل علیہ السلام جہنم کی طرف گئے اور (جہنم کے اردگرد شہوات کو دیکھ کر) عرض کرنے لگے (اے اللہ!) آپ کی عزت کی قسم مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ اس جہنم سے کوئی بھی نجات نہیں پائے گا بلکہ اس میں داخل ہوگا (لوگ شہوات کی پیروی کر کے اپنے رب کو ناراض کر دیں گے اور جہنم میں داخل ہوں گے) [حسن۔ سنن ابی داؤد: 4744، سنن نسائی: 3763، جامع الترمذی: 2698]

3- جہنم کی گہرائی کا بیان

1831 عن خالد بن عميرٍ قال: خطبَ عُتبةُ بنُ غزوانَ رضي اللّٰه عنهُ فقال: إنَّه ذُكِرَ لنا: ((أنَّ الحجرَ يُلْقي مِنْ شَفَةِ جهَنَّم، فيهْوي فيها سَبْعينَ عامًا ما يُدْرِكُ لها قعْرًا، واللّٰه لَتُملأنَّ، أفَعجِبْتُم ؟)).

رواه مسلم هكذا. ورواه الترمذي عن الحسن قال: قال عتبة بن غزوان علي منبرنا هذا يعني منبر البصرة عن النبي صلي اللّٰه عليه وسلم قال ((إنَّ الصخْرَةَ العظيمَةَ لتُلْقي من شَفيرِ جهَنَّم، فتَهْوي فيها سبْعين عامًا وما تُفْضي إلي قرارِها)) قال: وكان عمر يقول: أكْثِروا ذكرَ النارِ؛ فإنَّ حرَّها شديدٌ، وإنَّ قعرَها بعيدٌ، وإنَّ مقامِعَها حديدٌ.

خالد بن عمیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) سیدنا عقبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمانے لگے: بے شک ہمیں نبی ﷺ یہ بات بتلائی کہ یقیناً جہنم کے کنارے سے ایک پتھر پھینکا جائے اور وہ ستر سال تک مسلسل جہنم میں گرتا رہے لیکن پھر بھی وہ جہنم کی تہہ تک نہیں پہنچ پائے گا (اللہ کی قسم! البتہ یہ جہنم (انسانوں سے) بھر دی جائے گی کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو؟) سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: تم کثرت کے ساتھ جہنم کو یاد رکھا کرو اس کی حرارت (تپش) بہت سخت ہے اور اس کی گہرائی بہت ہی زیادہ ہے اور اس کے ہتھوڑے لوہے کے ہیں۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 2967، جامع الترمذی: 2575]

4- جہنم کے سانپوں اور بچھوؤں کا بیان

1832 عن عبد اللّٰه بن الحارث بن جزءٍ الزبيدي رضي اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إنّ في النارِ حياتٍ كأمثالِ أعناق البُخْتِ، تلسعُ إحداهن اللسعةَ فيجدُ حَرّها سبعين خريفًا، وإن في النار عقاربَ كأمثالِ البغال الموكفةِ تلسعُ إحداهن اللسعةَ فيجد حُمُوَّتها أربعين سنةً)).

سیدنا عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً جہنم کے سانپ بختی اونٹ کی گردنوں کے برابر ہیں ان میں جو سانپ کسی کو ایک مرتبہ بھی ڈس لے گا وہ ستر سال تک اس ڈسنے کے درد کی شدت محسوس کرتا رہے گا، اور بے شک جہنم میں جو بچھو ہیں وہ بڑے بڑے خچروں کی مانند ہیں، ان میں سے جو بچھو کسی کو ایک مرتبہ ڈس لے گا وہ اس ڈسنے کی درد کی شدت چالیس سال تک محسوس کرتا رہے گا۔

[حسن۔ مسند احمد: 191/4، صحیح ابن حبان: 7471، مستدرك حاكم: 593/4]

1833 عن يزيد بن شجرة قال: إن لجهنمَ لجُباباً، في كل جُبّ ساحلاً كساحلِ البحر، فيه هوامٌّ وحيّاتٌ كالبخاتي، وعقاربُ كالبغال الدُّلْم، فإذا سألَ أهلُ النارِ التخفيف قيلَ: اخرجوا إلي الساحلِ، فتأخذهم تلك الهوامُّ بشفاههم وجنوبهم وما شاء اللّٰه من ذلك، فتكشطُها، فيرجعون، فيبادرون إلي معظم النيرانِ، ويُسَلَّطُ عليهم الجَرَبُ، حتي إن أحدهم لَيَحُكُّ جلده حتي يبدو العظم، فيقالُ: يا فلان! هل يؤذيك هذا فيقول نعم فيقال له ذلك بما كنت تؤذي المؤمنين.

یزید بن شجرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں بے شک جہنم میں کنویں ہیں اور ہر کنویں کا ایک ساحل ہے جس طرح سمندر کا ساحل ہوتا ہے، اس (ساحل) میں زہریلے کیڑے مکوڑے اور سانپ ہیں جو بختی (لمبی گردن والے) اونٹوں کی طرح ہیں اور سیاہ خچروں کی مانند بچھو ہیں، جب جہنمی (عذاب میں) تخفیف (کمی) کا مطالبہ کریں گے تو انہیں کہا جائے گا کہ تم اس ساحل کی طرف چلے جاؤ (جب یہ لوگ ساحل پر جائیں گے) تو یہ زہریلے جانور لوگوں کے ہونٹوں اور پہلوؤں کو کاٹ کاٹ کر ان کی کھال اتار دیں گے پھر یہ لوگ واپس لوٹ کر ایک بڑی آگ کی طرف جلدی سے دوڑیں گے پھر ان پر خارش مسلط کر دی جائے گی یہ لوگ اپنے جسم پر خارش کریں گے یہاں تک کہ (خارش کرتے کرتے) ہڈی ظاہر ہو جائے گی پھر اس سے پوچھا جائے گا اے فلاں! کیا یہ چیز تجھے

تکلیف دیتی ہے؟ وہ آدمی کہے گا کیوں نہیں بہت تکلیف دیتی ہے! تو اس جہنمی سے کہا جائے گا: یہ تکلیف تجھے اس لیے دی جارہی ہے کہ تو اسی طرح (دنیا میں) مسلمانوں کو تکلیف دیا کرتا تھا۔

[صحیح موقوف۔ ابن ابی دنیا:]

5- جہنمیوں کے پینے کا بیان

1834 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلي الله عليه وسلم قال: **((إن الحميمَ ليُصَبُّ علي رؤوسهم، فينفذُ الحميمُ حتي يخلصَ إلي جوفه فيسلُتُ ما في جوفه حتي يمرق من قدميه، وهو (الصَّهرُ)، ثم يعاد كما كان))**. رواه الترمذي والبيهقي إلا أنه قال: **((فيخلصُ، فينفذُ الجمجمةَ حتي يخلصَ إلي جوفه))**.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک گرم پانی جہنمیوں کے سروں پر ڈالا جائے گا چنانچہ وہ گرم پانی ان کے جسم میں داخل ہو کر پیٹ تک پہنچ جائے گا اور جو کچھ پیٹ میں ہے (انتڑیاں وغیرہ) سب کچھ کاٹ کر باہر نکال دے گا اور (خود وہ پانی) پھر قدموں سے باہر نکلے گا اور یہ سخت گرم ہوگا (کہ سب کچھ پگھلا دے گا) اور پھر اسی طرح اسے لوٹایا جائے گا جس طرح یہ تھا (دوبارہ عذاب دینے کے لئے)۔ [حسن۔ جامع الترمذی: 2582، البیهقی فی البعث والنشور: 579]

1835 ابن حبان في صحيحه من حديث عبد الله بن عمرو أطول منه إلا أنه قال **((مَنْ عادَ في الرابِعَةِ كان حقًّا علي الله أنْ يَسقيَهُ مِنْ طينَةِ الخَبالِ يومَ القِيامَةِ))**. قالوا: يا رسولَ الله! وما طينَةُ الخَبالِ؟ قال: **((عُصارَةُ أهْلِ النارِ))**.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس آدمی نے شراب پی تو اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں کرتا اور اگر وہ (بغیر توبہ کے ہی) مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا

اور اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے، پھر اگر وہ آدمی دوبارہ نشہ کرتا ہے (شراب وغیرہ) پیتا ہے تو ایسے آدمی کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں کی جاتی اور اگر وہ ایسے ہی مرجاتا ہے تو وہ جہنم میں داخل ہوگا اور اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے، پھر اگر وہ تیسری بار شراب پیتا ہے تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں کی جاتی اور اگر وہ مرجاتا ہے تو جہنم میں داخل ہوگا اور اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے) اور اگر وہ چوتھی مرتبہ شراب پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اسے ''طینۃ الخبال'' سے قیامت والے دن پلائے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ''طینۃ الخبال'' کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنمیوں کے جسموں سے نکلنے والا خون اور پیپ۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 5357]

6- جہنمیوں کی جسامت اور ان کی بدصورتی کا بیان

1836- عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**ما بينَ مَنكبي الكافِرِ [في النار] مسيرَةُ ثلاثَة أيَّامٍ للراكِبِ المُسْرِعِ**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جہنم میں ایک کافر کے دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ اتنا ہوگا جتنا ایک تیز رفتار سوار تین دن تک سواری پر سفر کرتا ہے (جہنمی کی جسمانی ساخت عذاب دینے کے لئے بڑھا دی جائے گی)۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 6551، صحیح مسلم: 2852]

1837- عن أبي سعيد رضي الله عنه عن النبي صلي الله عليه وسلم قال: ((**مقعد الكافر في النار مسيرة ثلاثة أيام، وكلُّ ضرس مثلُ (أحدٍ) وفخذه مثل (وَرِقان)، وجلده سوي لحمه وعظامه أربعون ذراعًا**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگ میں ایک کافر کے بیٹھنے کی جگہ کا فاصلہ اتنا ہوگا جتنا تین دن کی مسافت کا ہوتا ہے اور ایک کافر کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس (کافر) کی ران ورقان پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی جلد (کھال) چالیس ہاتھ ہوگی اور اس کا گوشت اور ہڈیاں برابر کردی جائیں گی۔

[حسن لغیرہ۔ مسند احمد: 29/3، مسند ابی یعلی: 1388، مستدرك للحاكم: 598/4]

7- جہنم میں سب سے ہلکے عذاب والے بندے کا بیان اور اس بات کا بیان کہ عذاب کے کئی ایک درجات اور مراتب ہوں گے

1838 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما عن النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**أهْونُ أهلِ النارِ عذابًا أبو طالبٍ، وهو منْتَعِلٌ بنعْلَيْن، يغْلي منهُما دِماغُه**)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم میں سب سے ہلکا عذاب ابو طالب کو ہوگا وہ آگ کی جوتیاں پہنے ہوئے ہوگا کہ جن سے اس کا دماغ کھولتا رہے گا۔

[صحيح۔ صحيح مسلم: 212]

1839 عن سمرة بن جندب رضي الله عنه عن النبيِّ صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**منهمْ مَنْ تأخُذه النارُ إلي كعْبَيهِ، ومنهم مَنْ تأخُذه النارُ إلي ركْبتَيْهِ، ومنهم مَنْ تأخُذه النار إلي حُجْزَتِه، ومنهم مَنْ تأخُذه النار إلي عنقه ومنهم مَنْ تأخُذه النار إلي تَرقُوتِه**)).

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنمیوں میں سے کچھ لوگ وہ ہوں گے کہ آگ ان کے ٹخنوں تک ہوگی اور بعض وہ ہوں گے کہ آگ ان کے گھٹنوں تک ہوگی اور کچھ لوگ وہ ہوں گے کہ آگ ان کی کمر تک ہوگی اور کچھ لوگوں کے گلے تک آگ ہوگی۔[صحيح۔ صحيح مسلم: 2845]

1840 عن أنسٍ رضي الله عنه عن النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**يُؤْتي بأنْعَمِ أهْلِ الدنيا مِنْ أهْلِ النارِ، فيُصبَغُ في النارِ صَبْغَةً، ثم يُقَال له: يا ابْن آدم! هلْ رأيْتَ خيرًا قطُّ؟ هل مرَّ بكَ نعيمٌ قَطُّ؟ فيقولُ: لا واللّٰه يا ربِّ! ويُؤْتي بأشَدِّ الناسِ بؤسًا في الدُّنيا مِنْ أهْلِ الجنَّةِ، فيُصْبَغُ صَبْغَةً في الجنَّةِ، فيُقالُ له: يا ابْن آدَم! هَلْ رأيْتَ بُؤْسًا قطُّ؟ هل مَرَّ بك مِنْ شدَّةٍ قَطُّ؟ فيقولُ: لا واللّٰه يا ربِّ! ما مرَّ بي بُؤْسٌ قَطُّ، ولا رأيْتُ شِدَّةً قَطُّ**)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) دنیا میں عیش وعشرت کی زندگی بسر کرنے والے ایک جہنمی کو لایا جائے گا، پھر اسے جہنم کی آگ میں ایک غوطہ دے کر

پوچھا جائے گا اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی بھلائی اور اچھی حالت دیکھی ہے؟ کیا تجھ پر کبھی عیش وعشرت کا دور گزرا؟ وہ کہے گا اللہ کی قسم اے میرے رب! کبھی نہیں (جہنم کا صرف ایک ہلکا سا غوطہ اسے سب کچھ بھلا دے گا) پھر جنتی لوگوں میں سے ایک ایسے آدمی کو لایا جائے گا جس نے دنیا میں بڑی سختی اور تنگی والی زندگی بسر کی ہوگی، اسے جنت کا ایک غوطہ دیا جائے گا اور پھر اس سے پوچھا جائے گا اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی دکھ وغیرہ دیکھا ہے؟ کیا تجھ پر کبھی سختی اور تنگی آئی تھی؟ وہ کہے گا اللہ کی قسم اے میرے رب! کبھی نہیں، مجھ پر نہ کبھی تنگی آئی اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی دکھ دیکھا ہے۔ (جنت کا ایک غوطہ جنتی کو دنیا کی تمام سختیاں اور تنگیاں بھلا دے گا)۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 2807]

8- جہنمیوں کی چیخ وپکار اور ان کے رونے کا بیان

1841 عن عبد الله بن عمرٍو رضي الله عنهما قال: ((إنَّ أهلَ النارِ يَدْعونَ مالِكًا، فلا يُجيبُهم أرْبَعين عامًا، ثم يقول: ﴿إنَّكُمْ ماكِثُوْنَ﴾ ثمَّ يَدْعونَ ربَّهم فيقولونَ: ﴿ربَّنا أخْرِجْنا مِنْها فإنْ عُدْنا فإنّا ظالِمون﴾ فلا يُجيبُهم مثلَ الدُّنيا، ثُمَّ يقول: ﴿اخْسَؤُا فيها ولا تُكَلِّمونِ﴾، ثُمَّ يَيْأسُ القومُ فما هو إلا الزفيرُ والشَّهيقُ، تُشْبِهُ أصواتهم أصواتَ الحميرِ، أوَّلها شهيقٌ، وآخِرها زَفيرٌ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جہنم والے (جہنم کے داروغے) مالک کو پکاریں گے اور وہ چالیس سال تک ان کو جواب نہیں دے گا، پھر کہے گا: بے شک تم (اس جہنم میں) ہمیشہ ہمیشہ پڑے رہو، پھر یہ لوگ اپنے رب کو پکاریں گے اور عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہمیں اس جہنم سے نکال لے اور اگر ہم دوبارہ (کفر اور بدعملی) اختیار کریں تو بے شک ہم ظالم ہیں، تو اللہ تعالیٰ انہیں اتنی مدت تک جواب نہیں دے گا جتنی پوری دنیا کی مدت ہے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم اس جہنم میں ذلیل ورسوا ہوکر پڑے رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو، پھر یہ لوگ مایوس ہوکر چیخ وپکار کریں گے اور ان کی آواز گدھوں کی آواز جیسی ہوگی آواز کی ابتدا سینے سے ہوگی اور آواز کا آخر حلق سے ہوگا۔ [صحيح۔ مستدرك للحاكم: 395/2]

جنت اور اس کی نعمتوں کی ترغیب

1842 عن أبي بَكْرة رضي الله عنه؛ أنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**مَنْ قتلَ نفسًا مُعاهَدةً بغيرِ حقِّها؛ لمْ يَرَحْ رائحةَ الجنَّةِ، فإنَّ ريحَ الجنَّةِ ليوجَدُ مِنْ مسيرَةِ مِائَةِ عامٍ**)).

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی ذمی (یعنی ایسا کافر جو مسلمانوں کی زمین میں مسلمانوں کو ٹیکس وغیرہ دے کر رہ رہا ہو) کو ناحق قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا، بے شک جنت کی خوشبو سو سال کی مسافت پر پائی جاتی ہے۔

[صحیح۔ مسند احمد: 35/5، صحیح ابن حبان: 4881, 4882]
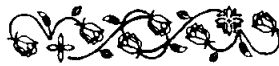
1- جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کی صفت (کیفیت) وغیرہ کا بیان

1843 عن سهل بن سعدٍ رضي الله عنه؛ أنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**ليدْخُلَنَّ الجنَّة مِنْ أمَّتي سبْعونَ ألْفًا - أو سبْعُمِائَةِ أَلْفٍ - مُتَماسِكون، آخِذٌ بعضُهم بِبَعْضٍ، لَا يدخل أوَّلُهم حتي يدْخُلَ آخِرُهُم، وجوهُهم علي صورةِ القمَر ليلةَ البدرِ**)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے جنت میں داخل ہوں گے یہ سب کے سب اکٹھے ہی داخل ہوں گے اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح (روشن) ہوں گے۔

[صحیح- صحیح بخاری: 6543، صحیح مسلم: 219]

1844 عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**إنَّ أوَّلَ زُمْرَةٍ يَدخلونَ الجنَّة علي صورةِ القَمرِ ليلةَ البدرِ، والذين يلونَهم علي أشدِّ كوكَبٍ درِّيٍّ في السماءِ إضاءَةً، لا يبولون، ولا يتغوَّطون، ولا يمْتَخِطونَ، ولا يَتْفُلونَ، أمْشاطُهم الذهَبُ، ورشْحُهم المسْكُ، ومَجامِرهُم الألُوَّة، أزْواجُهم الحورُ العينُ ، أخلاقُهم علي خُلُقِ رجُلٍ واحدٍ، علي صورَةِ أبيهم آدَمَ؛ سِتّونَ ذِراعًا في السمَاءِ**)). وفي رواية قال رسول اللّٰه صلي اللّٰه عليه وسلم: (((**أوَّل زُمرةٍ تَلجُ الجنةَ صوَرُهُم علي صورَةِ القمرِ ليلة البدْرِ، لا يَبْصُقون فيها، ولا يمْتَخِطونَ، ولا يتغوَّطون، آنِيتُهم فيها الذهَبُ، أمْشاطُهم مِنَ الذهبِ والفِضَّةِ، ومَجامِرُهُم الألُوَّةُ، ورشْحُهم المسْكُ، لكلِّ واحدٍ منهم زَوْجَتان، يُري مخُّ سُوقِهما مِنْ وراءِ اللَّحْم مِنَ الحُسْنِ؛ لا اخْتلافَ بينَهُم، ولا تَباغُضَ، قلوبُهم قلبٌ واحِدٌ، يسَبِّحونَ اللّٰه بكْرةً وعشِيًّا**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے اور جو لوگ ان کے بعد داخل ہوں گے وہ اس ستارے کی طرح چمکتے ہوں گے جو آسمان پر سب سے زیادہ روشن ہوتا ہے نہ تو انہیں (جنت میں) پیشاب آئے گا اور نہ ہی پاخانہ اور نہ ہی ان کے ناک سے فضلہ نکلے گا اور نہ ہی انہیں تھوک آئے گا، ان کی

کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کا پسینہ کستوری ہوگی (کستوری کی پسینے سے خوشبو آئے گی) اور ان کی انگھیٹیوں کے اندر (ایندھن) ایک خاص قسم کی خوشبو ہوگی ان کی بیویاں موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی اور ان سب کا اخلاق ایک آدمی کے اخلاق جیسا ہوگا (سبھی جنتیوں کا اخلاق، عادات اور سیرت بہت عمدہ ہوگی) ان کی شکل وصورت اپنے باپ آدم علیہ السلام کی طرح ہوگی اور ان کا قد ساٹھ ہاتھ بلند ہوگا (بعض روایات میں جنتیوں کی یہ صفات بھی وارد ہوئی ہیں) ''ان کے برتن سونے کے ہوں گے ہر ایک دو حوریں ملیں گی ان کا حسن اس قدر زیادہ ہوگا کہ ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے نظر آئے گا، ان کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہوگا، یہ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں گے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 3327، صحیح مسلم: 2834، سنن ترمذی: 2537، سنن ابن ماجہ: 4333]

1845 ورواه أيضا من حديث أبي هريرة. وقال: ((غريب))، ولفظه. قال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **((أهلُ الجنَّة جرْدٌ مرْدٌ كُحْلٌ، لا يَفْني شبَابُهم، ولا تبْلي ثِيابُهم))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنتی لوگوں کے جسم پر بال نہ ہوں گے اور نہ ہی ان کی داڑھی ہوگی اور ان کی آنکھوں میں (قدرتی طور پر) سرمہ ہوگا نہ ہی ان کی جوانی ختم ہوگی اور نہ ہی ان کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے۔'' [صحیح۔ جامع الترمذی: 2539]

1846 عن المقدام رضي اللّٰه عنه؛ أن رسول اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال **((ما مِنْ أحدٍ يموتُ سِقْطًا ولا هَرِمًا - وإنَّما الناسُ فيما بينَ ذلك - إلا بُعِثَ ابْنَ ثلاثٍ وثلاثينَ سنةً، فإنْ كان مِنْ أهْلِ الجنَّة كان علي مِسْحَةِ آدَم، وصورَةِ يوسُفَ، وقلبِ أيُّوبَ، ومَنْ كانَ مِنْ أهْلِ النار عُظِّموا وفُخِّموا كالجِبَالِ))**.

سیدنا مقدام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی آدمی بھی بوڑھا ہو کر فوت ہو یا نا تمام خلقت والا بچہ اور اس کے درمیان جس عمر میں بھی کوئی فوت ہوا سے (قیامت کے دن) تینتیس سال کی عمر دے کر اٹھایا جائے گا اگر وہ جنتی ہے تو اسے آدم علیہ السلام کی جسامت، یوسف علیہ السلام کی صورت (جمال وغیرہ) اور ایوب علیہ السلام کے دل جیسا دل عطا کیا جائے گا اور جو جہنمی ہے تو پہاڑ کی طرح اس کا جسم بڑا کیا جائے گا (تا کہ جہنم کا عذاب زیادہ سے زیادہ دیا جائے)۔ [حسن لغیرہ۔ البیهقی فی البعث والنشور: 466]

2- سب سے کم درجے والے جنتی کو جو کچھ ملے گا اس کا بیان

1847 عن المغيرة بن شعبة رضي الله عنه عن النبي صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((انَّ موسي عليه السلامُ سأَل ربَّه: ما أدْني أهْلِ الجنَّةِ منزلةً؟ فقال: رجلٌ يَجيءُ بعدَ ما دخِلَ أهلُ الجنَّةِ الجنَّةَ فيقالُ له: ادْخُلِ الجنَّة. فيقولُ: ربِّ! كيف وقد نَزَلَ الناسُ منازِلَهُم، وأخَذوا أخَذاتِهم؟ فيقال له: أترْضي أنْ يكونَ لك مثلُ مَلِكٍ مِنْ ملوكِ الدنيا؟ فيقولُ: رضيتُ ربِّ. فيقولُ له: لكَ ذلك، ومثلُه، ومثلُه، ومثلُه، [ومثلُه]، فقال في الخامِسَةِ: رضيتُ ربِّ. فيقولُ: هذا لَك وعَشَرَةُ أمْثالِه، ولكَ ما اشْتَهَتْ نفسُك، ولَذَّتْ عينُك. فيقولُ: رضيتُ ربِّ. قال: ربِّ! فأعْلاهُم منزلةً؟ قال: أولئك الَّذين أردْتُ، غرسْتُ كرامَتَهم بيدِي، وختَمْتُ عليها، فلَمْ تَرَ عينٌ، ولَمْ تسْمَعْ أذُنٌ ولَمْ يَخْطُرْ علي قلبِ بَشرٍ. [قال: ومصداقُه في كتابِ اللّٰه عزَّوجلَّ: ﴿فلا تَعْلَمُ نَفْسٌ ما أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أعْيُنٍ﴾ الآية])).

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ سب سے کم درجے والے جنتی کو کیا کچھ ملے گا؟ فرمایا: جب جنت والے جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے تو ایک آدمی آئے گا اسے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ وہ عرض کرے گا اے میرے رب! کیسے (داخل ہو جاؤں) جبکہ تمام لوگ اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے اور انہوں نے اپنی اپنی جگہ لے لی ہے، اسے کہا جائے گا۔ کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تجھے دنیا کے ایک بادشاہ کی بادشاہت کے برابر (جگہ اور مال و دولت وغیرہ) دی جائے؟ وہ بندہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں راضی ہوں پھر اس سے کہا جائے گا تجھے اتنی اور دی، اتنی اور دی، تیرے لیے اتنی اور ہے، اتنی اور ہے، پانچویں مرتبہ وہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں راضی ہوں، اس سے کہا جائے گا تیرے لیے یہ ہے اور مزید دس گنا ہے اور تیرے لیے وہ کچھ ہے جو تیرا دل چاہے اور جن چیزوں سے تیری آنکھ لذت حاصل کرے، وہ بندہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں راضی ہوں تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب! مرتبے کے لحاظ سے سب سے اعلیٰ درجے کے جنتی کو کیا ملے گا؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں میں نے ارادہ کیا ہے کہ ان کی عزت اور کرامت میں خود اپنے

ہاتھ سے قائم کروں اور بناؤں اور اس پر مہر لگا دوں (ان نعمتوں کو) نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی کان نے ان کے بارے میں سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا کھٹکا ہی آیا، اور اس کی تصدیق قرآن مجید میں بھی موجود ہے ﴿فلا تَعْلَمُ نَفْسٌ ما أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أعْيُنٍ﴾ ''کوئی جان نہیں جانتی کہ (جنت میں) ان کے لئے کیا کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک تیار کی گئی ہے۔'' [صحیح۔ صحیح مسلم: 189]

1848 وروي البيهقي من حديث يحيي بن أبي طالب: حدثنا عبد الوهاب: أنبأنا سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن أبي أيوب عن عبدِ اللّٰه بْنِ عمرٍو قال: ((**إنَّ أدْني أهْلِ الجنَّةِ منزلةً مَنْ يَسْعي عليه ألْفُ** خادمٍ، **كلُّ خادِمٍ علي عمَلٍ ليسَ عليه صاحبُه.** قال: وتلا هذه الآية ﴿و إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُورًا﴾))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک سب سے کم مرتبے والا جنتی وہ ہوگا جس کی خدمت کے لئے ایک ہزار خادم مقرر ہوں گے، ہر خادم جنتی کی خدمت گذاری میں مصروف ہوگا اور ہر ایک کی الگ الگ ذمہ داری ہوگی اور یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿ و إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُورًا﴾ ''اور جب تم انہیں دیکھو تو خیال کرو کہ یہ بکھرے ہوئے موتی ہیں۔''

[صحیح۔ البیهقی فی البعث والنشور: 412]

3- جنت کے درجات اور کمروں کا بیان

1849 عن أبي سعيدٍ الخدري رضي الله عنه، أنّ رسولَ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنّ أهْلَ الجنَّةَ ليتراءَوْنَ أهْلَ الغُرَفِ مِنْ فوقِهِم، كما تَتَراءَونَ الكَوْكَبَ الدُّرِّيّ الغابِرَ في الأُفُقِ مِنَ المَشْرِقِ والمغربِ، لِتفاضُلِ ما بيْنَهُم)). قالوا: يا رسولَ اللّٰه! تلك منازِلُ الأنْبياءِ لا يبْلُغها غيرُهم؟ قال: ((بلي، والّذي نفْسي بيْده! رِجالٌ آمنوا باللّٰه وصدَّقوا المرْسَلِيْنَ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جنت والے اپنے سے اوپر بالا خانوں والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم اس روشن ستارے کو دیکھتے ہو جو آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے پر ہوتا ہے، یہ سب کچھ ان لوگوں کے درمیان مراتب کے فرق کی وجہ سے ہوگا (کسی کے درجات زیادہ ہوں گے اور کسی کے کم)۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ انبیاء علیہم السلام کے محلات ہوں گے وہاں تک کوئی دوسرا انہیں پہنچ سکے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (ان محلات تک ان کی رسائی بھی ہوگی) جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔ [صحيح۔ صحيح بخاري: 3256، صحيح مسلم: 2831]

1850 عن أبي مالك عن النبي صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إنّ في الجنَّة غُرفًا يُري ظاهِرُها مِنْ باطِنها، وباطِنُها مِنْ ظاهِرِها، أعدَّها اللّٰه لِمَنْ أطْعَم الطعام، وأفْشي السلام، وصلّي بالليلِ والناسُ نِيام)).

سیدنا ابو مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جنت میں ایسے بالا خانے (اوپر والے کمرے) ہیں جن کا اندرونی حصہ باہر سے اور باہر والا حصہ اندر سے نظر آتا ہے، اور یہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں جو دوسروں کو کھانا کھلاتے ہیں، سلام کو عام کرتے ہیں، اور رات کے وقت جب لوگ سوئے ہوں تو یہ نماز پڑھتے ہیں۔ [صحيح۔ المستدرك للحاكم: 1200 , 431/2]

1851 عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه؛ أن رسول اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنّ في الجنَّة مِائةَ درَجةٍ أعدَّها اللّٰه لِلْمُجاهدين في سبيلِ اللّٰه، ما بين الدرَجَتَيْن كما بينَ السماءِ والأرضِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جنت میں سو منزلہ محل ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے لئے تیار کر رکھا ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے اور (اس محل کی) ہر منزل کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ صحیح بخاری: 2790]

4- جنت کی تعمیر اس کی مٹی اور اس کے کنکر کا بیان

1852 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قلنا: يا رسولَ اللّٰه! حدِّثْنا عنِ الجنَّةِ، ما بِناؤها؟ قال: ((لَبِنَةٌ ذهَبٌ، ولَبِنَةٌ فِضَّةٌ، وملاطُها المسْكُ، وحَصْباؤها اللُّؤلُؤ والياقوتُ، وتُرابُها الزعْفَران، مَنْ يدخُلُها يَنْعَمُ ولا يَبْأسُ، ويُخلَّدُ؛ لا يموتُ، لا تبْلي ثيابُه، ولا يَفْني شَبابُه))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں جنت اور اس کی بناوٹ کے بارے میں بتلائیں کہ وہ کیسی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس (جنت) کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور اس کا گارا (مسالہ جس کے ساتھ اینٹوں کو جوڑا گیا ہے) کستوری ہے اور اس کے کنکر (بجری) یاقوت اور موتی ہیں اور اس کی مٹی زعفران ہے، جو لوگ اس میں داخل ہوں گے وہ بڑی نعمتوں میں ہوں گے انہیں کوئی پریشانی، تنگی اور تکلیف نہ ہوگی اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے، نہ ہی انہیں موت آئے گی اور نہ ہی ان کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے، وہ ہمیشہ جوان ہی رہیں گے ان کی جوانی کبھی ختم نہ ہوگی۔

[حسن لغیرہ۔ مسند احمد: 346/4، جامع الترمذی: 2526، مسند بزار: 3509، صحیح ابن حبان: 7387]

1853 عن أبي سعيد رضي الله عنه قال: ((خلق اللّٰه تبارك وتعالي الجنةَ لَبِنةً من ذهب، ولَبِنَةً من فِضّةٍ، وملاطُها المسكُ، وقالَ لها: تكلمي، فقالت: ﴿قد أفلح المؤمنون﴾، فقالت الملائكةُ: طوبي لك

منزل الملوك)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت ایک اینٹ سونے اور ایک اینٹ چاندی سے بنائی ہے اور اس کا مسالہ (سیمنٹ وغیرہ) کستوری ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس جنت سے کہا ''کلام کر'' تو وہ جنت کہنے لگی ''تحقیق مومن فلاح پا گئے'' فرشتے کہنے لگے تیرے لیے بادشاہوں کا محل ہونا مبارک ہو۔

[صحیح۔ الطبرانی فی الأوسط: 3713، مسند بزار: 3508]

5-جنت کے خیموں اور کمروں وغیرہ کا بیان

1854 عن أبي موسي الأشعريّ رضي الله عنه عنِ النبيِّ صَلَّي اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنَّ لِلْمؤْمِنِ في الجنَّة لخَيمةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ واحِدَةٍ مجوَّفَةٍ، طولُها في السماءِ سِتّونَ مِيلًا، لِلْمُؤْمِن فيها أهْلونَ، يطوفُ عليهِم المُؤْمِنُ فلا يَري بعضهُم بَعْضًا)).

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جنت میں مومن کے لئے ایک خیمہ ایسا ہے جو ایک موتی کو کرید کر بنایا گیا ہے اسکی لمبائی بلندی میں ساٹھ میل ہے (ایک روایت میں ہے کہ اس کی چوڑائی ساٹھ میل ہے) اس میں مومن بندے کے اہل خانہ ہوں گے، مومن ان میں سے ہر ایک کے پاس آتا رہے گا (لیکن) وہ آپس میں ایک دوسرے کو نہیں دیکھیں گے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 4879، صحیح مسلم: 2838، جامع الترمذی: 2528]

1855 عن عبد اللّٰه بن عمرٍو رضي اللّٰه عنهما قال: قالَ رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((إنَّ في الجنَّةِ غرفًا يُري ظاهِرُها مِنْ باطِنها، وباطِنُها مِنْ ظاهِرِها)). فقال أبو مالك الأشعري: ((لِمَنْ هِيَ يا رسولَ اللّٰه؟ قال ((لِمَنْ أطابَ الكلام، وأطْعَم الطَعام، وباتَ قائمًا والناسُ نِيام)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جنت میں ایسے کمرے

بھی ہیں جن کا اندرونی حصہ باہر سے اور بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے، ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کن کو ملیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے عمدہ بات کی، جس نے دوسروں کو کھانا کھلایا، اور یہ کہ لوگ سوئے رہے اور اس نے (اللہ کے سامنے) قیام میں رات گزاری۔

[حسن، صحیح۔ الطبرانی فی الأوسط: 2924، مستدرك للحاكم: 80/1، صحيح ابن حبان: 509]

6- جنت کی نہروں کا بیان

1856 عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال: قالَ رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**الكوثَرُ نهرٌ في الجنَّةِ، حافَّتاهُ مِنْ ذَهبٍ، ومَجْراهُ علي الدرِّ والياقوتِ، تُرْبتُه أطْيَبُ مِنَ المِسْكِ، ومَاؤه أحْلي مِنَ العَسلِ، وأبيَضُ من الثَّلْجِ**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کوثر جنت میں ایک نہر ہے، جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور اس نہر کا بہنا موتیوں اور یاقوت پر ہے۔ اس کی مٹی کستوری سے بھی عمدہ ہے اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ سفید ہے۔''

[صحیح۔ سنن ابن ماجه: 4334، جامع الترمذی: 3361]

1857 وعن انس رضي الله عنه قال: **سُئِلَ رسولُ اللّٰه ﷺ ما الكوْثَرُ؟ قال: ((ذاكَ نهرٌ أعْطانيهِ اللّٰه – يعني في الجنة – أشَدُّ بيَاضًا مِنَ اللَّبنِ، وأحْلي مِنَ العسَلِ ، فيه طيرٌ أعْناقُها كأعْناقِ الجُزُرِ)) قال عمر: إنَّ هذه لَناعِمَةٌ .قال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أكَلَتُها أنْعَمُ مِنْها))**.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ یہ ''کوثر'' کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے، یہ جنت کی نہر ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی مانند ہیں (یہ سن کر) سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی، بے شک یہ پرندے تو بڑے عمدہ اور تنومند ہوں گے تو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان (پرندوں) کو کھانے والے (جنتی) ان سے بھی زیادہ عمدہ اور بہتر ہوں گے۔''

[حسن، صحیح۔ جامع الترمذی: 2542]

7- جنت کے درختوں اور پھلوں کا بیان

1858 عن أنس بن مالكٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**إنَّ في الجنَّةِ شجرةً يسيرُ الراكِبُ في ظِلِّها مِائَةَ عامٍ لا يقْطَعُها، إنْ شئْتُم فاقْرؤوا ﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ. وَمَاءٍ مَسْكُوبٍ﴾**)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک بھی چلتا رہے تب بھی اس کا سایہ ختم نہ ہوگا، اگر تم چاہو تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھ لو ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ﴾ (اس جنت میں) لمبے لمبے سائے اور بہتا ہوا پانی ہوگا۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 3251، جامع الترمذی: 3293]

1859 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**يقولُ اللّٰه: أعددْتُ لِعبادِيَ الصالِحين ما لا عَيْنٌ رأَتْ، ولا أُذنٌ سمِعَتْ، ولا خَطَرَ علي قلبِ بَشرٍ، اقْرَؤوا إنْ شئْتُم ﴿وظلٍّ مَمْدودٍ﴾، ومَوْضِعُ سَوْطٍ مِنَ الجنَّةِ خيرٌ مِنَ الدنيا وما فيها، واقْرَؤوا إنْ شِئْتم ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النارِ وأُدْخِلَ الجنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے (جنت میں) وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کا کھٹکا ہی آیا ہے۔ تم چاہو تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھ لو ''وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ'' (جنت میں) لمبے لمبے سائے ہوں گے، اور جنت میں ایک چابک (کوڑے) کے برابر جگہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔ تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو ''فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ'' جو کوئی جہنم

سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا۔ پس تحقیق وہی کامیاب ہے۔

[حسن۔ صحیح بخاری: 4779، جامع الترمذی: 3197، سنن ابن ماجہ: 4328]

1860 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّى الله عليهِ وَسلمَ **((مافي الجنَّة شجرَةٌ، إلا وساقُها مِنْ ذَهبٍ))**.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں ہر درخت کا تنا سونے کا ہے۔'' [حسن صحیح۔ جامع الترمذی: 2525، صحیح ابن حبان: 7410]

1861 عن البراءِ بنِ عازبٍ رضي الله عنه؛ **في قوله تعالى: ﴿وذُلِّلَتْ قطوفها تذليلًا﴾ قال: ((إن أهل الجنةِ يأكلونَ من ثمار الجنةِ قيامًا وقعودًا ومضطجعين [على أى حال شاؤوا]))**

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان **''وذللت قطوفها تذليلا''** (ان درختوں کے) گچھے نیچے لٹکا دیئے گئے ہیں'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں ''بے شک جنتی لوگ جنت کے پھل بیٹھے، کھڑے اور لیٹے ہوئے جس طرح چاہیں گے (یہ پھل) کھائیں گے۔ [صحیح لغیرہ۔ البیہقی فی البعث والنشور: 288]

1862 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما قال: **((نَخلُ الجنَّة جذُوعُها مِنْ زمُرُّدٍ خضرٍ، وكَرَبُها ذهَبٌ أحمرُ، وسعْفُها كِسْوَة لأهْلِ الجنَّةِ، منها مُقَطَّعَاتُهم وحُلَلُهم، وثمرُها أمثالُ القِلالِ والدِلاءِ أشدُّ بيَاضًا مِنَ اللَّبنِ، وأحْلي مِنَ العَسلِ، وأليَنُ مِنَ الزبْدِ، ليس فيها عَجَم))**.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ''جنت کی کھجور کے تنے سبز زمرد کے ہیں اور اس کی ٹہنی کی موٹی جڑ سرخ سونے کی ہے اور اس کی شاخ جنتیوں کے کپڑے ہوں گے ان میں سے کچھ کپڑے چھوٹے ہوں گے اور کچھ مکمل جوڑے ہوں گے اور اس کا پھل ڈول اور مٹکوں کی مانند ہے (یہ پھل) دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھے اور مکھن سے زیادہ نرم ہیں اور اس پھل میں گٹھلی نہیں ہوگی۔

[صحیح۔ مستدرك للحاكم: 2/475, 476]

8- جنتیوں کے کھانے اور پینے کا بیان

1863 عن جابرٍ رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يأكلُ أهلُ الجنَّةِ ويشرَبون، ولا يمْتَخِطون، ولا يتَغوّطون، ولا يَبُولونَ، طعامُهم ذلك جُشاءٌ كريحِ المسْكِ، يُلْهَمون التسبيحَ والتكبيرَ، كما تُلْهَمون النَّفَس)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنتی لوگ کھائیں اور پییں گے، لیکن انہیں نہ پاخانہ آئے گا اور نہ ہی پیشاب اور نہ ہی ان کے ناک سے فضلہ آئے گا۔ ان کا کھانا (اس طرح ہضم ہوگا کہ انہیں) ایک ڈکار آئے گا اور اس کی خوشبو کستوری کی طرح ہوگی ان پر (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح اور تکبیر اس طرح الہام کی جائے گی (اور یہ تسبیح اور تکبیر کہیں گے) جس طرح تمہارا سانس جاری ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2835، سنن ابی داؤد: 4741]

1864 عن زيد بن أرقم رضي الله عنه قال: جاءَ رجلٌ مِنْ أهْلِ الكتابِ إلي النبيِّ صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال: يا أبا القاسمِ تزْعُم أنَّ أهلَ الجنَّة يأكُلون ويشْرَبون؟ قال: ((نعم؛ والَّذي نفْسُ محمَّدٍ بيَدِه، إنَّ أحَدهُم ليُعْطي قوَّة مِائَةِ رجلٍ؛ في الأكْلِ والشُّرْبِ والجمَاعِ)) قال: فإنَّ الذي يأكُل ويشْرَبُ تكونُ له الحاجَةُ، وليْسَ في الجنَّةِ أذَيٌّ؟ قال: ((تكون حاجَةُ أحدِهم رشْحًا يفيضُ من جُلودِهم كرشْحِ المسْكِ، فيضْمُر بَطْنُه)).

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا، اے ابوالقاسم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم گمان کرتے ہیں کہ جنتی لوگ کھائیں اور پییں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جی ہاں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے بے شک ان (جنتی) لوگوں کو کھانے، پینے اور جماع کرنے کے لئے سو آدمیوں کی قوت عطا کی جائے گی۔'' وہ آدمی عرض کرنے لگا جو آدمی کھاتا پیتا ہے اسے پھر (پیشاب وغیرہ کی) حاجت بھی ہوتی ہے اور جنت میں گندگی نہیں ہوگی (جبکہ پیشاب وغیرہ تو گندگی ہے)۔ (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنتی لوگوں کو (کھانا کھانے کے بعد) پسینہ

آ ئے گا جس کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی اور اس کا پیٹ چھوٹا ہو جائے گا (وہ جنتی اس سے چاک و چوبند بھی ہو جائے گا)۔[صحیح۔ مسند احمد: 367/4، مسند البزار: 3522، الطبرانی فی الکبیر: 753/20]

1865 عن سُلَيم بن عامرٍ رضي الله عنه قال: كانَ أصْحابُ رسول الله صَلَّي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقولون: إنَّ الله لينفَعُنا بالأعْرابِ ومسائِلهم، قال: أقْبَل أعْرابيٌّ يومًا فقالَ: يا رسولَ الله! ذكر الله عز وجل في الجنَّةِ شجرةً مؤذِيَةً، وما كنت أري أنَّ في الجنَّة شجرةً تُؤْذي صاحِبَها! قال رسولُ الله صَلَّي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وما هي؟)) قال: السِّدرُ؛ فإنَّ له شوْكًا مُؤْذِيًا. قال رسولُ الله صَلَّي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أليسَ الله يقول ﴿ في سدْرٍ مَخْضودٍ﴾، خَضَدَ الله شوْكَه ، فجعلَ مكانَ كلِّ شوْكَةٍ ثمرةً؛ فإنَّها لتُنبِتُ ثَمرًا، تَفَتَّق الثمرةُ مِنْها عنِ اثْنَيْنِ وسبْعينَ لَوْنًا مِنْ طعامٍ، ما فيها لونٌ يُشْبِه الآخَرَ)).

سیدنا سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کہا کرتے تھے: بے شک اللہ تعالیٰ ہمیں دیہات والوں اور ان کے سوالات کے ذریعے فائدہ دیتا ہے۔ کہتے ہیں ایک دن ایک دیہاتی آیا اور عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ایسے درخت کا تذکرہ کیا ہے جو تکلیف دینے والا ہے، میں نہیں سمجھتا کہ جنت میں کوئی ایسا درخت بھی ہو جو جنتی کو تکلیف دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا وہ کون سا درخت ہے؟ تو وہ کہنے لگا ''بیری کا درخت'' اس کے کانٹے تکلیف دہ ہوتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا ''فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ'' ایسی بیریاں جن کے کانٹے نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام کانٹوں کو ختم کر کے اس جگہ بیر لگا دیئے ہیں، بے شک یہ پھل اگاتا ہے اور پھر اس سے بہتر 72 رنگ کے پھل نکلتے ہیں ایک پھل کا رنگ دوسرے سے نہیں ملتا۔

[صحیح لغیرہ۔ ابن ابی الدنیا، النہایۃ: 6421/2، المستدرك للحاكم: 352/3, 3778]

9- جنتیوں کے کپڑوں اور جوڑوں کا بیان

1866 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صَلَّي الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ قال: ((**مَنْ يدخل الجنَّةَ يَنْعَمُ ولا يبْأسُ، لا تَبلي ثيابُه، ولا يفْني شَبابُه، في الجنَّةِ ما لا عينٌ رأتْ، ولا أذُنٌ سمعَتْ، ولا خطر علي قلْبِ بشَرٍ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی جنت میں داخل ہوگا وہ بڑی عیش و عشرت اور نعمتوں میں ہوگا اسے کسی قسم کی کوئی مصیبت، پریشانی وغیرہ لاحق نہ ہوگی اس کے کپڑے بوسیدہ نہ ہوں گے اور اس کی جوانی ختم نہ ہوگی اور جنت میں وہ نعمتیں ہیں جن کو (آج تک) کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کا کھٹکا ہی آیا ہے۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 2836]

1867 (عن انس رضی الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:) ((**ولو اطَّلَعتِ امْرأةٌ مِنْ نساءِ أهل الجنَّةِ إلي الأرضِ لملأتْ ما بينَهُما ريحًا، ولأضاءَتْ بيْنَهُما، ولَنَصيفُها - يعني خِمارَها - علي رأسِها خيرٌ مِنَ الدنيا وما فيها**)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو زمین و آسمان کا درمیانی خلا خوشبو سے بھر دے اور زمین و آسمان کا خلا روشن کر دے اور اس کا دوپٹہ (اوڑھنی جو سر پر لی جاتی ہے) دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے (اس قدر عمدہ اور قیمتی ہے)۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 6415، صحیح مسلم: 1880]

10- جنتی عورتوں کے وصف کا بیان

1868 عن أبي هريرة رضي الله عنه عنِ النبيِّ صَلَّي اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنَّ أوَّلَ زمرةٍ يدخلونَ الجنَّةَ علي صورةِ القمرِ ليلةَ البدْرِ، والتي تَليها علي أضْوَءِ كوكَبٍ دُرّيٍّ في السَّماءِ، ولكلِّ امْرِیءٍ منهم زوْجَتانِ اثْنَتانِ؛ يُري مُخُّ سوقِهِما مِنْ ورَاءِ اللَّحْمِ وما في الجنَّةِ أعْزَبُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور جو گروہ اس کے بعد جائے گا وہ آسمان پر سب سے زیادہ روشن ستارے کی مانند ہوں گے اور ہر جنتی کو دو بیویاں (حوریں) ملیں گی ان کی پنڈلی کا گودا (مخ) گوشت کے اوپر سے نظر آ رہا ہوگا، کوئی جنتی ایسا نہ ہوگا کہ جس کے اہل وعیال نہ ہوں۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 3254، صحیح مسلم: 2834]

11- موٹی آنکھوں والی حوروں کے گیت کا بیان

1869 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((إنَّ أزْواجَ أهْلِ الجنَّةِ ليُغَنِّينَ أزْواجَهُنَّ بأحْسنِ أصواتٍ ماسمِعَها أحدٌ قَطُّ، إنَّ مِمّا يُغَنِّينَ به: نحنُ الخيْراتُ الحِسَانُ، أزواجُ قومٍ كِرام، ينظُرونَ بقُرَّةِ أعْيان. وإنَّ مِمّا يُغَنِّينَ به: نحنُ الخالِداتُ فلا نَمُتْنَهْ. نَحنُ الآمِناتُ فلا نَخَفْنَهْ. نحنُ المُقيماتُ فلا نَظْعَنَّهْ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جنتی لوگوں کی بیویاں اپنے خاوندوں کو بڑی اچھی اور عمدہ آواز میں نغمے سنائیں گی کہ کبھی بھی کسی نے ایسی چیز نہ سنی ہوگی، ان کے نغموں کا ایک حصہ یہ ہے ''ہم بڑی اچھی عمدہ اور خیر والی عورتیں ہیں خوبصورت ہیں ہم عزت والی قوم کے لوگوں کی بیویاں ہیں جو ٹھنڈی آنکھوں سے دیکھتے ہیں ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں اور ہم پر موت نہیں آئے گی ہم

امن والی ہیں ہم پر کسی قسم کا کوئی خوف نہیں ہے، ہم یہیں ٹھہرنے والی ہیں ہم اسے چھوڑ کر کہیں بھی نہیں جائیں گی۔" [صحیح- الطبرانی فی الصغیر: 260,259، والأوسط: 4914]

12- جنت کے بازار کا بیان

1870 عن أنس بن مالكٍ رضي الله عنه؛ أن رسولَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: **((إنَّ في الجنَّة لَسوقًا يأتُونَها كلَّ جمُعَةٍ، فتهبُّ ريحُ الشَّمالِ ؛ فتحْثو في وُجوهِهم وثيابِهم؛ فيزْدادونَ حُسْنًا وجمَالاً، فيرْجِعونَ إلي أهْليهم وقدِ ازْدادوا حُسْنًا وجمالاً، فتقول لهم أهْلوهُم: والله لقدْ ازْدَدْتُم بعدَنا حُسْنًا وجمالاً، فيقولون: وأنتم والله لقد ازدَدْتُم بعدنا حُسْنًا وجَمالاً))**.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بے شک جنت میں ایک بازار ہے جنتی لوگ ہر جمعہ کو وہاں جائیں گے اور شمال کی جانب سے ہوا چلے گی وہ (ہوا) جنتیوں کے چہروں اور کپڑوں پر (عمدہ خوشبو وغیرہ) ڈالے گی جس سے ان (جنتیوں کا) حسن و جمال مزید بڑھ جائے گا پھر جب یہ لوگ اپنے مزید بڑھے ہوئے حسن و جمال کے ساتھ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹیں گے تو ان کے گھر والے انہیں کہیں گے۔ اللہ کی قسم! تمہارا حسن و جمال ہمارے بعد مزید بڑھ گیا ہے تو وہ لوگ آگے سے جواب دیں گے اللہ کی قسم! ہمارے جانے کے بعد تمہارا حسن و جمال بھی مزید بڑھ گیا ہے۔

[صحیح- صحیح مسلم: 2833]

13-جنت والوں کی ایک دوسرے سے ملاقات اور ان کی سواریوں کا بیان

1871 عن سليمانَ بنِ بريدةَ عن أبيه: أن رجلاً سأل النبي صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال: يا رسول اللّٰه! هل في الجنةِ من خيلٍ؟ فقال رسول اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إنِ اللّٰهُ أدخلكَ الجنةَ، فلا تشاءُ أن تُحملَ فيها علي فرسٍ من ياقوتةٍ حمراءَ تطير بك في الجنةِ حيث شئتَ؛ إلا كان)). قال: وسأله رجل فقال: يا رسول اللّٰه! هل في الجنةِ من إبلٍ؟ قال: فلم يقل له ما قال لصاحبه، قال: ((إن يُدخِلكَ اللّٰهُ الجنةَ؛ يكن لك فيها ما اشتهت نفسُك، ولذَّت عينُك)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں داخل فرمایا اور تو نے گھوڑے پر سواری کی خواہش کی تو تجھے سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار کیا جائے گا اور تو جنت میں جہاں جانا چاہے گا وہ تجھے لے کر اڑے گا۔ پھر ایک آدمی نے سوال کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہ جواب نہیں دیا جو پہلے کو دیا (تفصیلی جواب نہیں دیا بلکہ عام جواب دیا)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت عطا فرمائی تو تجھے وہاں ہر وہ چیز ملے گی جس کی خواہش تیرا نفس کرے گا اور تیری آنکھ اس سے لذت حاصل کرے گی۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2543]

14- جنت میں اہل جنت کے لئے اللہ رب العزت کے دیدار کا بیان

1872 عن صهيب رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّي الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((إذا دخَل أهْلُ الجنَّةِ الجنَّةَ، يقولُ الله عزَّ وجلَّ: تُريدون شيْئًا أزيدُكم فيقولون: ألَمْ تبيّضْ وجوهَنا؟ ألَمْ تُدخلْنا الجنَّةَ وتُنَجِّنا مِنَ النَّارِ؟ قال: فيُكْشَفُ الحِجابُ، فما أعْطوا شيْئًا أحبَّ إليْهِم مِنَ النظرِ إلي ربِّهم. ثُمَّ تلا هذه الآية: ﴿لِلَّذينَ أحْسَنوا الحُسْني وزِيادَةٌ﴾)).

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ (ان جنتیوں سے) ارشاد فرمائے گا: کیا تم ارادہ کرتے ہو کہ میں تمھیں مزید کچھ عطا کروں؟ وہ جواباً عرض کریں گے۔ (اے ہمارے رب!) کیا آپ نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا؟ اور کیا آپ نے ہمیں جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل نہیں فرمایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (ان کے اس جواب پر) پردہ ہٹا دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے بڑھ کر کوئی بھی چیز انہیں محبوب نہ ہو گی جو انہیں دی گئی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ'' ان لوگوں کے لیے کہ جنہوں نے نیکی کی اچھائی ہے اور انہیں مزید (دیدار الٰہی) بھی ملے گا۔

[صحيح- صحيح مسلم: 181، جامع الترمذي: 2552]

1873 عن أبي سعيدٍ الخدريِّ رضي الله عنه؛ أنَّ رسولَ الله صَلَّي الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنَّ الله عزَّوجلَّ يقولُ لأهْلِ الجنَّة: يا أهلَ الجنَّة! فيقولونَ: لبَّيْكَ ربَّنا وسعْدَيْكَ، والخيرُ في يدِيْك! فيقولُ: هل رَضيتُم؟ فيقولون: وما لَنا لا نَرْضي يا ربَّنا! وقد أعْطَيْتَنا ما لَمْ تُعطِ أحَداً مِنْ خَلْقِكَ؟ فيقولُ: ألا أعْطيكم أفْضلَ مِنْ ذلك؟ فيقولون: وأيُّ شيْءٍ أفْضَلُ مِنْ ذلك؟! فيقولُ: أحِلُّ عليكم رِضْواني فلا أسْخَطُ عليكم بعده أبدًا)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا اے جنت والو! وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں اور بھلائی اور خیر

آپ ہی کے ہاتھوں میں ہے اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم راضی کیوں نہ ہوں، آپ نے ہمیں وہ کچھ عطا فرمایا ہے جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں کیا؟ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا، کیا میں تمھیں اس سے بھی افضل چیز عطا نہ کروں؟ وہ عرض کریں گے اس (جنت کی نعمتوں) سے بڑھ کر افضل چیز اور کون سی ہو سکتی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تم پر اپنی رضا اور خوشنودی نازل کرتا ہوں آج کے بعد کبھی بھی میں تم سے ناراض نہ ہوں گا۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 6549، صحیح مسلم: 2829، جامع الترمذی: 2555]

15-ایک انسان کے خیال میں جو کچھ آ سکتا ہے یا عقل جن اچھی اور عمدہ صفات کا چناؤ کر سکتی ہے جنت اور جنت والے اس سے کہیں زیادہ اوپر، بلند اور اعلیٰ ہوں گے اس بات کا بیان
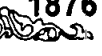
1874 عن سهل بن سعدٍ الساعدي رضي الله عنه قال: شهِدتُ من رسولِ الله صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مجلِسًا وصفَ فيه الجنَّة حتي انْتَهي، ثم قال في آخِر حديثه: ((فيها ما لا عينٌ رأتْ، ولا أذُنٌ سمعَتْ، ولا خطرَ علي قلْبِ بشَرٍ))، ثم قرأ هاتَيْن الآيتين: ﴿تَتَجَافٰي جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُوْنَ. فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾)).

سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں جنت کا تذکرہ کیا اور فرمایا: اس جنت میں وہ کچھ ہے جسے نہ ہی کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ ہی کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کا کھٹکا ہی آیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو آیات پڑھیں ﴿تَتَجَافٰي جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُوْنَ. فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (یہ جنتی لوگ) ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں یہ اپنے رب کی رحمت کی امید کرتے ہوئے اور اس کے خوف سے ڈرتے ہوئے اسے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے یہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں، کوئی جان بھی نہیں جانتی کہ (جنت میں) اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کچھ تیار کیا گیا ہے، (یہ سب) ان کے اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔ [صحيح- صحيح مسلم: 2825]

1875 عن داود بن عامر بن سعد بن أبي وقاص عن أبيه عن جده رضي الله عنهم عن النبيِّ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((لو أنَّ ما يُقِلُّ ظُفُرٌ ممَّا في الجنَّة بدا؛ لَتزخْرَفَ له ما بينَ خَوَافِقِ السمواتِ والأرض، ولوْ أنَّ رجلًا مِنْ أهْلِ الجنَّةِ اطَّلَع فبدا سِوارُه؛ لطَمسَ ضَوْءَ الشمسِ كما تطْمِسُ الشمسُ ضوءَ النُّجومِ)).

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر جنت کا اتنا سا سامان کہ

جسے ایک ناخن اٹھالے وہ (دنیا پر) ظاہر ہو جائے تو زمین و آسمان کے کنارے اور جو کچھ زمین و آسمان کے درمیان ہے سب کچھ (خوبصورتی سے) مزین ہو جائے۔ اور اگر ایک جنتی آدمی جھانکے اور اس کا کڑا (کنگن جو ہاتھ میں پہنا ہوگا) ظاہر ہو جائے تو اس کی چمک سورج کی چمک کو ماند کر دے جس طرح سورج ستاروں کی روشنی کو ماند کر دیتا ہے۔[صحیح۔ ابن ابی الدنیا: ، جامع الترمذی: 2538]

1876 عن أنسٍ رضي الله عنه؛ أنَّ رسول الله صَلَّي اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ قال: ((لَغَدْوَةٌ في سبيلِ اللّٰه أوْ رَوْحَةٌ خيرٌ مِنَ الدُّنيا وما فيها، ولَقابُ قَوْسِ أحَدِكُم أو موضعُ قدمِه في الجنَّةِ خيرٌ مِنَ الدُّنيا وما فيها، ولَوْ أنَّ امْرأةً مِنْ نِساءِ أهْلِ الجَنَّةِ اطَّلعَتْ إلي أهل الأرضِ لأضاءَ ت الدُّنيا وما فيها، ولَمَلأتْ ما بَيْنَهُما ريحًا، ولَنَصيفُها – يعني خمارَها – خيرٌ مِنَ الدنيا وما فيها)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے راستے میں صبح یا شام گزارنا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے، جنت میں کسی کو ایک قدم کے برابر یا تم میں سے کسی کی ایک کمان کی مقدار کے برابر جگہ کا ملنا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے اور اگر ایک جنتی عورت زمین پر جھانک لے تو زمین و آسمان کا درمیان البتہ روشن کر دے اور زمین و آسمان کا درمیانی حصہ خوشبو سے بھر دے اور اس جنتی عورت کا ایک دوپٹہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 6568، صحیح مسلم: 1880، جامع الترمذی: 1651]

1877 عن ابن عبَّاسٍ رضي اللّٰه عنهما قال: ((ليسَ في الجنَّةِ شيءٌ مما في الدنيا إلا الأسْماءُ))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ دنیا کی اشیاء (نعمتوں) میں سے کوئی بھی چیز جنت میں نہ ہوگی۔ صرف (ان جنتی) اشیاء کے نام دنیا والے ہوں گے۔[صحیح۔ البیہقی فی البعث والنشور: 368]

16-جنتیوں کا جنت میں اور جہنمیوں کا جہنم میں ہمیشہ رہنا اور موت کو ذبح کر دینے کا بیان

1878 صحيح لغيره عن معاذ بن جبلٍ رضي الله عنه: أنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعثَه إلي اليمَنِ، فلمّا قَدِمَ عليهم قال: ((يا أيُّها الناسُ! إنّي رسولُ رسولِ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إليكم يخبركم أنَّ المردَّ إلي اللّٰه؛ إلي جنَّةٍ أو نارٍ ، خلودٍ بلا مَوْتٍ، وإقامةٍ بلا ظَعْنٍ)). رواه الطبراني في الكبير بإسناد جيد إلا أن فيه انقطاعا وتقدم حديث أبي هريرة في بناء الجنة وفيه: ((مَنْ يدخُلُها يَنْعَمْ ولا يَبْأسُ، ويخلُد لا يموتُ، لا تبْلي ثِيابُه، ولا يَفْني شَبابُه)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف (گورنر بنا کر) بھیجا، جب یہ یمن پہنچے تو انہوں نے لوگوں کو خطاب فرمایا: ''اے لوگو! میں تمہاری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد بنا کر بھیجا گیا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمھیں خبر دیتے ہیں: کہ تم سب نے اللہ کی طرف لوٹنا ہے (تمہارا ٹھکانہ) یا تو جنت ہے یا جہنم، وہاں تم نے ہمیشہ رہنا ہے تمھیں موت نہیں آئے گی، وہاں ہمیشہ کی اقامت ہے اس میں کوئی سفر اور کوچ نہیں۔ [صحیح لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 375، مسند احمد: 346/4، جامع الترمذی: 2526، صحیح ابن حبان: 7387]

1879 صحيح عن أبي سعيدٍ الخدريِّ و أبي هريرة رضي اللّٰه عنهما عن النبي صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إذا دخَل أهْلُ الجنَّةِ الجنَّةَ يُنادي منادٍ: إنَّ لكم أنْ تَصحّوا فلا تَسْقَموا أبدًا، وإنَّ لكم أنْ تَحيَوْا فلا تَموتوا أبدًا، وإنّ لكم أنْ تَشِبُّوا فلا تَهرَموا أبدًا، وإنَّ لكم أنْ تَنْعَموا فلا تَبْأسوا أبدًا، وذلك قولُ اللّٰه عز وجل: ﴿ وَنُوْدُوْا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا کہ (اے جنتیو!) تم یہاں ہمیشہ صحت مند رہو گے تم کبھی بھی بیمار نہ ہو گے تم یہاں ہمیشہ زندہ رہو گے اور تمھیں موت نہ آئے گی، بے شک تمہارے لیے ہمیشہ کی جوانی ہے اور تم پر کبھی بھی بڑھاپا نہ آئے گا، بے شک تمہارے لیے نعمتیں ہی نعمتیں ہیں تم پر کبھی بھی

کوئی تکلیف اور پریشانی نہ آئے گی اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے ﴿ وَنُوْدُوْا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ انہیں آواز دی جائے گی یہ جنت ہے جس کے وارث تمھیں بنایا گیا ہے یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم (دنیا میں) کرتے تھے۔

[صحيح۔ صحيح مسلم: 2837، جامع الترمذی: 3246]

1880 عن أنسٍ رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يُؤْتَي بالموْتِ يومَ القِيامَةِ كأنَّه كَبْشٌ أملَحُ ، فَيُوقَفُ بينَ الجنَّةِ والنار، ثم ينادي منادٍ: يا أهْلَ الجنَّة! فيقولونَ: لَبَّيْكَ ربَّنا؛ قال: فيقالُ: هَلْ تعرفون هذا؟ فيقولونَ: نعم ربَّنا؛ هذا الموتُ، ثُمَّ ينادي منادٍ: يا أهْلَ النار! فيقولون: لَبَّيْكَ رَبَّنا، قال: فيُقالُ: لهم هَلْ تَعْرِفون هذا؟ فيقولون: نعم رَبَّنا؛ هذا الموتُ، فيُذْبَحُ كما تُذْبَحُ الشاةُ، فَيَأمَنُ هؤلاءِ وينقَطِعُ رجاءُ هؤلاءِ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا گویا کہ وہ ایک سیاہ رنگ کا مینڈھا ہے اور اسے جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے گا پھر ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا۔ اے جنت والو! وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں، تو انہیں کہا جائے گا۔ کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ عرض کریں گے۔ جی ہاں اے ہمارے رب! یہ موت ہے۔ پھر ایک منادی کرنے والا آواز لگائے گا، اے جہنم والو! وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ عرض کریں گے۔ جی ہاں اے ہمارے رب! یہ موت ہے تو اس موت کو اس طرح ذبح کر دیا جائے گا جس طرح ایک بکری کو ذبح کیا جاتا ہے (یہ دیکھ کر) جنتی بے خوف ہو جائیں گے اور جہنمیوں کی امید ختم ہو جائے گی۔ [صحيح۔ مسند ابو يعلى: 2898، مسند بزار: 3557]

(ولنختم) الكتاب بما ختم به البخاري رحمه الله كتابه وهو حديث أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتانِ إلَي الرَّحْمنِ، خَفِيفَتانِ عَلي اللِّسانِ، ثَقِيلَتانِ في المِيْزَانِ: سُبْحَانَ اللهِ وبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ العَظِيمِ)).

(قال الحافظ) زكي الدين عبد العظيم مملي هذا الكتاب رضي الله عنه وقد تم ما أرادنا الله به من هذا

الإملاء المبارك و نستغفر الله سبحانه مما زل به اللسان أو داخله ذهول أو غلب عليه نسيان والله ، يجعله خالصا لوجهه الكريم وأن ينفع به إنه ذو الطول الواسع والفضل العظيم .

امام منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہم کتاب کا خاتمہ اس حدیث کے ساتھ کرتے ہیں جس حدیث کے ساتھ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کو ختم کیا اور وہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو رحمٰن کو بڑے محبوب ہیں اور (ادائیگی کے لحاظ سے) زبان پر بہت ہلکے ہیں اور (اعمال تولنے والے) ترازو میں بہت وزنی ہیں، وہ کلمات یہ ہیں۔ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم" میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اس کی حمد کے ساتھ بیان کرتا ہوں اور میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں وہ اللہ جو بڑی عظمت والا ہے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 6406]

حافظ زکی الدین عبدالعظیم رحمہ اللہ جو اس کتاب کی املاء کروانے والے ہیں فرماتے ہیں کہ یہ مبارک املاء جس کا ارادہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے کیا وہ پوری ہو چکی اور ہم اللہ تعالیٰ سے اس امر کی بخشش چاہتے ہیں جس سے ہماری زبان پھسل گئی (غلطی ہوگئی) یا بھول ہوگئی یا جس پر نسیان کا غلبہ ہوا۔ میں اللہ تعالیٰ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ (ہمارے) اس کام کو اپنے عزت والے چہرے کے واسطے سے اخلاص والا بنائے (قبولیت کا درجہ عطا فرمائے) اور اس کے ذریعے دوسروں کو نفع دے، بے شک وہ اللہ تعالیٰ بڑی طاقت والا اور بڑے فضل والا ہے۔